

قَالَ مِنْ جُلَسَاءِ الْحَجَّةِ أَمْرًا لَمْ يَمُتْ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ

بِفَضْلِ رُبِّ الْعَالَمِينَ وَرُكَّتْ حَضْرَاتُ أئِمَّةِ مَعْصُومِينَ لِسُخْرِ مَوْسُومِهِ بِهِ

ASIA LIBRARY
685
7841
S. 1. 1

تَذَكُّرَةُ الطَّاهِرِينَ
٢٤ هـ ١٣
مَجْلَدُ أَوَّلِ كِتَابِ وَجْهَةِ أَوَّلِ وَدُومِ شَيْخِ

مَوْلَانَا حَاجِي آخُونِزَادَ سَمْعَانِي حَقِيقَةً كَرِيمَةً لِيُشْفِيَ زُرَّاءَ فَضْلِهِ الْعَالِي

مَطْبَعُ الْكَاسِبِ شَهْرُ هَلْدَامِ صِغَرِ حُسْنِ طَبْعِ كَرِيمِ
دَرِجِ عَابِقِ وَقَعْدِ كَاهِنِ سَيِّدِ حُسْنِ

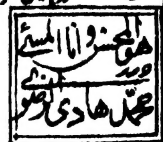
۱۵۴

صورة تصديق و توثيق و تخطي خاص كرامت اختصاص كرام
 شريعت اربعة العلماء بالاعلام ثم بركة الفقهاء الكرام
 محمد الطهر الزمان المنتجع الحاضر والباد مولانا وسيدنا
 جناب المولى السيد محمد رادى صاحب قبه دست بر كرام
 العالى بدوام الايام واللىالى -

باسمہ سبحانہ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام
 على سيد المرسلين واهل بيته الطيبين الطاهرين
 و بعد بركة كتاب مستطاب تذكرة الطاهرین جناب شيخ الاسلام
 عمدة الاقطار المصنف الاقطار الانجاب فضائل مولانا
 آية جناب آخوند مرزا قاسم علي صاحب دام فؤاده كه از ابتدا تا انتها
 و تصريف با حسن اسلوب تركيب الفيش شرح مرغوب ده
 و بلا حظ حضرت علما اعلام آيد هم تعا و كثر انما لهم كذا
 تابعت عزيز و توثيق و تصديق بوجه باشد خداوند عالم
 مؤمنين و توثيق و توثيق و توثيق و توثيق و توثيق و توثيق
 مرحمت ياد و مؤمنين و توثيق و توثيق و توثيق و توثيق و توثيق و توثيق
 فانه نعم الكون نعم العالمين و الله اعلم بالصواب

عفی عنه -



فہرست مجالس حصہ اول تذکرۃ الطاہرین۔

صفحہ	خلاصہ مضمون ہر مجلس	صفحہ
۱	فضیلت صلوات و ذکر ولادت باسعادت جناب رسول خدا و حالات عالم بوقت ولادت آنحضرت و خاموش شدن آتشکدہ فارس و شوق الفجر فرمودن آنحضرت ۲۔	۱
۲	فضیلت و فوائد صلوات و تاکید صلوات خواندن بر رسول و آل رسول و برکات و فوائد ولادت و وجود یحییٰ و جناب رسول خدا و برکات و فوائد جناب امام حسین و مصائب شہادت و اسیری الطحتم آنحضرت ۳۔	۱۱
۳	ذکر عهد و میثاق بنی اسرائیل با دہی کردن آنجناب رسول خدا و دعوت اسلام فرمودن و حیلہ سازی یهود و معجزات طلب کردن مشرکین از جناب رسول خدا و اتمام حجت فرمودن جناب امام حسین با تقیای امت و شہادت آنحضرت ۴۔	۱۸
۴	فضائل جناب رسول خدا و بیارشدن و تاکید تشکک الہییت خود فرمودن و وداع کردن آنحضرت اصحاب خود و اوطاب قصاص کردن سوادہ ۵۔	۲۶
۵	فضائل جناب رسول خدا و بمرض موت تسلی دادن با قرآن و تقسیم کردن کافور جنت و ذکر مصائب الہییت خود فرمودن آنحضرت ۶۔	۳۵
۶	خبر موت دادن خدا بجناب رسول خدا و حاضر شدن ملک الموت و قبض روح اندس کردن او و گریہ و بکا الہییت اطہار و حال غسل و کفن و نماز جنازہ و دفن آنحضرت ۷۔	۴۰
۷	ذکر معراج جناب رسول خدا و سیر سادات کردن آنحضرت و فضائل سیر السجادین ۸۔	

۴۶	جناب علی بن ابیطالب وبت فکینی ایشان در مکہ و مصائب طہبت آنحضرت	۴۶
۸	فضائل و ولادت با سعادت جناب فاطمہ زہرا آمدن حوران حبش و خویش مستقر بوقت ولادت آن معصومہ و مصائب اولاد ایشان -	۵۶
۹	فضائل جناب فاطمہ زہرا و شفاعت فرمودن آن معصومہ بروز جزا و مصائب آن مخدومہ و اولاد ایشان -	۶۵
۱۰	فضائل جناب فاطمہ زہرا و خبر مصائب ایشان دادن جناب رسول خدا و آواز و آزارسانی اشیای است و مصائب آن معصومہ و اولاد ایشان -	۷۱
۱۱	فضائل جناب فاطمہ زہرا و ظلم و ستم کردن اشیای است و تہمت فریاد کردن آن معصومہ و آثار غضب آبی نمودار شدن و مصائب آن مخدومہ	۷۹
۱۲	فضائل جناب فاطمہ زہرا و ظلم کردن اشیای است و مجروح شدن بپیکر آن مخدومہ و مصائب اولاد ایشان -	۸۵
۱۳	فضائل جناب فاطمہ زہرا و آمدن لبرصہ محشر و مصائب و گریہ و بکای آن مخدومہ بر مفارقت پدر بزرگوار خود و مصائب اولاد ایشان -	۹۲
۱۴	حال وفات جناب فاطمہ زہرا و غسل و کفن و نماز جنازہ و دفن آن معصومہ و گریہ و بکای اولاد ایشان -	۹۶
۱۵	فضائل جناب فاطمہ زہرا و آمدن بہ محشر و شفاعت کردن آن شفیعہ دوز جزا و مصائب اولاد ایشان -	۱۱۵
۱۶	خبر موت دادن خدا بجناب رسول خدا و حال بیماری جناب فاطمہ زہرا و و رحلت کردن آن معصومہ و غسل و کفن و نماز جنازہ و دفن کردن آن مظلومہ را	۱۲۴

۱۷	فضائل جناب فاطمہ زہرا و علیہین یہود بخاند شادی و بربکت آن معصومہ السلام آوردن جماعت یہود و مصائب و اسیری دختران جناب سیدہ و رسیدن ایشان بنام۔	۱۳۳
۱۸	فضائل جناب فاطمہ زہرا و خبر دادن جناب رسول خدا با ایشان از شہادت امام حسین و بقراری آن معصومہ و در عالم رو یادیدن شخصے آن محدومہ را در صحرا سے کر بلا۔	۱۳۶
۱۹	فضائل جناب فاطمہ زہرا و ظاہر شدن نور آن محدومہ بزرگ مختلف و متقل شدن آن نور بہ پیشانی امام حسین و روشن تر شدن آن نور از چہرہ نور آنحضرت بروقت شہادت بروز عاشورا۔	۱۴۰

فہرست کتب تالیفات جناب والد ماجد دام ظلہ العالی۔

ردیف	نام کتاب	کیفیت اجالی
۱	دوبار طبع ہوئی پانچ حصوں پر مشتمل ہے ولادت و شہادت حضرات چہارہ معصومین علیہم السلام اور حال اجالی مختار وغیرہ اس میں درج ہے ذاکرین کے لیے نہایت مفید ہے۔	کیفیت اجالی
۲	دوبار طبع ہوئی پانچ حصوں پر مشتمل ہے ذاکرین اور عزاداران جناب سید الشہداء کے لیے نہایت مفید ہے۔	کیفیت اجالی
۳	ایک بار طبع ہوئی پانچ حصوں پر مشتمل ہے ذاکرین اور زائرین اور عزاداران کے لیے مفید ہے	کیفیت اجالی
۴	دوبار طبع ہوئی آٹھ حصوں پر مشتمل ہے یہ کتاب اہم اسمی ہے تحقیقات عمدہ واقفہ کر بلا حال شہداء و شہت بنوئے مین اہل آئی ہے ذاکرین اور عزاداران کے لیے اکیسرا اہم ہے۔	کیفیت اجالی
۵	ایک بار طبع ہوا سنوڑ ایک حصہ پر مشتمل ہے ذکر مجالس فضائل کے لیے عمدہ ہے۔	کیفیت اجالی
۶	دوبار طبع ہوا دو حصوں پر مشتمل ہے زائرین و عبات عالیات کے لیے نہایت مفید ہے	کیفیت اجالی
۷	سات بار طبع ہوا اعتقادات حقہ اور مسائل ضروریہ پر مشتمل ہے اور اطفال کے لیے بہت مفید ہے۔	کیفیت اجالی
۸	حال ولادت و شہادت میں حضرات چہارہ معصومین علیہم السلام کے جو پانچ حصوں پر مشتمل نادر المعصر ہے اور ہنوز دو حصہ طبع ہو سکیں۔	کیفیت اجالی
۹	آداب و شرائط و مسائل ضروری عقائد نکاح میں ہے۔	کیفیت اجالی

ترجمہ از علی حسن بن حاجی آخوند مرزا قاسم علی صابو علی بابائی المشہدی مافی عنہما بآئینی والدہ

جدول ولادت و شہادت حضرات چارہ معصومہؑ

اسامی شہد	بارخ ولادت	بارخ شہادت	سبب شہادت	حاجی	تاریخ
حضرت علیؑ	۱۷ ربیع الاول ۲۸۰ھ صفر عام اربع	۲۸۰ھ صفر ۲۸۰ھ	زہر دادن زن لعینہ	مدینہ منورہ خاصہ	۳۳ سال
حضرت ابوبکرؑ	۱۳ ماہ ربیع الاول ۲۸۱ھ رمضان	۲۸۱ھ رمضان	بعضی شہیدین بن علیؑ	بخت اشرف	۳۳ سال
حضرت امام زین العابدینؑ	۲۰ جمادی الثانیہ ۲۸۱ھ عام اربع	۳ جمادی الثانیہ ۲۸۱ھ	ضربت در فراق پدر	مدینہ منورہ رسول	۱۸ سال
حضرت امام حسنؑ	۱۵ ماہ رمضان ۲۸۱ھ	۲۸۱ھ صفر ۲۸۱ھ	زہر دادن جده لعینہ	مدینہ منورہ بکرم معاویہ	۴۴ سال
حضرت امام حسینؑ	۳ ماہ شعبان ۲۸۱ھ	۱۰ ماہ محرم ۲۸۱ھ	ذبح کردن در حکم ابی بکر دیزیر لعین	کربلائے معلیٰ	۵ سال
حضرت امام علیؑ	۵ جمادی الاول ۲۸۱ھ	۲۵ ماہ محرم ۲۸۱ھ	زہر دادن ولید بن عبد الملک لعین	مدینہ منورہ بکرم معاویہ	۵ سال
حضرت امام محمد باقرؑ	۲۰ ربیع الاول ۲۸۱ھ	۲۰ ذیحجہ ۲۸۱ھ	زہر دادن شام عمیلک از دست ابرہہ بن لہیعہ	مدینہ منورہ بکرم معاویہ	۵ سال
حضرت امام جعفرؑ	۱۷ ربیع الاول ۲۸۱ھ	۵ اشوال ۲۸۱ھ	زہر دادن مشورہ و لعین	مدینہ منورہ بکرم معاویہ	۵ سال
حضرت امام کاظمؑ	۱۷ صفر ۲۸۱ھ	۲۵ ربیع ۲۸۱ھ	زہر دادن ولید بن عبد الملک لعین	مدینہ منورہ بکرم معاویہ	۵ سال
حضرت امام علیؑ	۱۱ ماہ ذیقعدہ ۲۸۱ھ	۲۳ ذیقعدہ ۲۸۱ھ	زہر دادن باغی شہید	خراسان مقام طوس	۵۰ سال
حضرت امام محمد باقرؑ	۱۰ ماہ ربیع ۲۸۱ھ	۲۹ ذیقعدہ ۲۸۱ھ	زہر دادن شہید لعین	بغداد مقام کربلائے معلیٰ	۲۵ سال
حضرت امام علیؑ	۵ ماہ ربیع ۲۸۱ھ	۳۰ ربیع ۲۸۱ھ	زہر دادن شہید لعین	کربلائے معلیٰ بکرم معاویہ	۲۰ سال
حضرت امام حسنؑ	۱۰ ربیع الثانیہ ۲۸۱ھ	۲۸ ربیع الاول ۲۸۱ھ	زہر دادن شہید لعین	کربلائے معلیٰ بکرم معاویہ	۲۸ سال
حضرت امام حسینؑ	۱۰ ربیع الثانیہ ۲۸۱ھ	۲۸ ربیع الاول ۲۸۱ھ	زہر دادن شہید لعین	کربلائے معلیٰ بکرم معاویہ	۲۸ سال

درین کتاب تذکرہ اہالی این جنرات درج است انانیات دارالماجدہ ام فاطمہ زہرا علی حسن عقی عنہ

فہرست مجالس حصہ دوم تذکرۃ الطاہرین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین

صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون ہر مجلس	صفحہ نمبر
۱۴۵	فضائل ولادت امیر المومنینؑ خواندنیجائے انبیاء پرورش فرمودن سونچاوا و اخبار مرتبایشان	۱
۱۵۴	فضائل امیر المومنینؑ و حاجت والی مساکین فرمودن آنحضرتؐ حال شب ضربت و گریہ و بکاسے اولاد و اہل حرم آن حضرت -	۲
۱۴۴	فضائل معجزات امیر المومنینؑ و مجروح شدن آنحضرتؐ آمدن جنین بے سجدہ کوفہ و گریہ بجای ایشان	۳
۱۸۶	فضائل امیر المومنینؑ و هجوم اقربا و شیعیان آنحضرتؐ بے سجدہ کوفہ و گریہ شدن قاتل و مصائب قیاری و ولادت آنحضرتؐ	۴
۱۹۴	فضائل امیر المومنینؑ و شرف و بزرگی ایشان سؤال کردن از امامت ولایت آنحضرتؐ و شہادت علی اکبرؑ	۵
۲۰۴	فضائل امیر المومنینؑ و بدن اقربا و شیعیان آنحضرتؐ را از مسجد کوفہ بجانہ و گریہ بجای ایشان و نصبت فرمودن و رحلت کردن آنحضرتؐ	۶
۲۱۴	فضائل عبادت و زہد حضرت امیر المومنینؑ علی مرتضیٰ و ایثار پروری و بیوہ نوازی آنحضرتؐ و غسل و کفن و ادافہ نماز جنازہ خواندن و دفن کردن آنحضرتؐ را و گریہ و بکاسے اقربا و احباب آن حضرت	۷
۲۳۰	فضائل حضرت امیر المومنینؑ علی مرتضیٰ و نوازش فرمودن بے سبکین بیار و رحلت کردن او و از شنیدن خبر رحلت آنحضرتؐ و مصائب جناب جنین و صبر ایشان و عذر اشتیاقے کوفہ	۸
۲۳۸	فضائل حضرت امیر المومنینؑ علی مرتضیٰ و باب علم و حکمت علم صحابہ بودن آنحضرتؐ و تحمل مصائب و صبر کردن بعد جناب سونچاوا و مجروح شدن در مسجد کوفہ و مصائب اہل بیت آنحضرتؐ	۹
۲۴۴	فضائل حضرت امیر المومنینؑ و تاکید محبت و مودت آنحضرتؐ و حال ضربت در مسجد کوفہ و دیدن جناب جنین بخاک خون آلودہ و گریہ و بکاسے ایشان حال ضربت جناب علی اکبرؑ و جناب عباسؑ	۱۰
۲۵۱	فضائل نجات پادشاه و خلعت نوا ایشان تاریخ ولادت جناب رسول خدا و جناب علی مرتضیٰ و تشنہ لبی و بیقراری علی اصغرؑ و شہادت آن شیرخوار -	۱۱

۱۲	ثواب سیراب کردن تشنه و سیراب فرمودن جناب رسول خدا و حضرت علی مرتضیٰ اصحاب خود را و با عجاظا هر کردن چشمه اسلام آوردن اسب حال تشنگی اصحاب امام حسین و نحوه خواندن آنحضرت بر لاش حجر۔	۲۵۸
۱۳	فضائل حضرت امیر المؤمنین و جناب حسنین و آمدن رطب جنت حسنجایش امام حسین و مصائب آل رسول و امیری اہل حرم ایشان۔	۲۴۶
۱۴	فضائل امیر المؤمنین و ثواب ذکر آن و معجزات و قضایا آن حضرت و مصائب و امیری دختران آن حضرت و رسیدن ایشان بدر بار کوفہ شام۔	۲۴۵
۱۵	فضائل امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ و صفات خلیفہ کبج و معجزات و قضایا و بت شکنی آن حضرت و حال ضربت رسیدن بر سر او را آن حضرت۔	۲۸۱
۱۶	سؤال کردن ملائکہ از دلالت حضرت علی مرتضیٰ بہریت در قبر و حال غسل و کفن و دفن جناب فاطمہ بنت اسد و حال شیعیان حضرت علی مرتضیٰ و مصائب و بید فنی امام حسین۔	۲۹۰
۱۷	فضیلت امیر المؤمنین و جواب دادن ایشان بہ سائلین با فضیلت علم دین و مصائب آنحضرت و مصائب امام حسین و حال سر او را آنحضرت۔	۲۹۶
۱۸	بعض فضائل خود بیان فرمودن امیر المؤمنین علی مرتضیٰ و تفاخر نمودن امام حسین و فخر کردن ملائکہ بخدمتگذاری آن حضرت۔	۳۰۳
۱۹	فضائل امیر المؤمنین علی مرتضیٰ و آمدن رطب جنت و بردن ملائکہ آبیکما از آن دست شستند تبرکات و نایابی آب بروز عاشورا و مصائب امام حسین۔	۳۱۳
	حررہ مرزا علی حسن بن حاجی آخوند مرزا قاسم علی است برکاتہ العالی ۱۱۳۵ هجری لمرجبت ۱۳۲۷	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



الحمد لله الذي من علينا بوجوه الصابرين والصلوة والسلام على محمد
سيد الانبياء والمرسلين وعترته الطاهرين المعصومين سيما وصيه
ونفسه وخليفته علي سيد الاوصياء المرضيين ولعنن الله على
اعدائهم وظالمهم وغاصصهم حقهم وقائلهم لجمعين الى يوم الدين
اما بعد فواطر اكية برادران ايماني اور لوايح صافية اخلاص و حاني پر مخفي
نہ رہے کہ یہ نسخہ موسومہ بہ تذکرۃ الطاہرین جو شمل بائچ حصون پر ہے
اور یہ اس کا حصہ اول ہے جو شامل ہے بارہ فصائل و مناقب اور ولادت
و شہادت پر جناب رسول خدا اور فاطمہ زہرا بتول عذرا علیہما السلام کے کہ
تفصیل اس کی فہرس بالا سے ظاہر ہے وباللہ التوفیق وبہ نہ سنعین

مَجْلِسِ اَقَالَ

قَالَ اللهُ تَعَالٰى اِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتُهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا حق سبحانہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے
تتفق کہ خدا اور ملائکہ اس کے صلوات بھیجتے ہیں رسول خدا پر بعد اس کے یونین
خطاب کر کے فرماتا ہے اسے وہ گروہ کہ ایمان لائے ہو صلوات بھیجتی خدا پر
اور سلام کرو اور نہر ایسا سلام کہ لائق اونکے ہے اور تم کو زیبا ہے پس حضرات
دور و جینا حضرت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پر باعث نزول رحمت ہر
اور ملائکہ رحمت اہل مجلس کو گھیر لیتے ہیں جس جگہ کہ ذکر حضرت محمد و آل محمد کا
ہوتا ہے اور قیاطین دور ہوتے ہیں اب ذکر کچھ حال ولادت اور حضرت کا

بیان کرتا ہے توجہ دینے کی التجار و غیرہ اَنْ رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ وَاٰلہٖ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ السَّابِعِ عَشَرَ مِنْ رَجَبِ الْاَوَّلِ عَامِ الْفِیْلِ جِیسا کہ
سبحار الانوار وغیرہ میں منقول ہے کہ جناب رسول خدا محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہ علیہ وَاٰلہٖ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شرفِ عین تارخ ماہ رجب الاول کی سنہ ایک عام فیل کہ مکہ معظمہ میں
پیدا ہوئے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ قَالَتْ لِي اَمِنَةُ مَا اخَذَ فِي
الطَّلُقِ وَاسْتَدَّ عَلَيَّ الْاَمْرُ سَمِعْتُ كَلَامَ الْاَدَمِيِّينَ وَرَأَيْتُ عَبَّاسًا
مِنْ سُودَانِ عَلِيٍّ قَضِيْبٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ قَدْ ضُرِبَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ابا و خوں نے سنا میں نے
حضرت آمنہؓ سے وہ فرماتی ہیں جب مجھے دروزہ عارض ہوا تو سنا میں نے
کلام شاہ بکلام انسان اور دیکھا میں نے ایک علم کہ ہر جسم و سکند میں شہادت
اور جہز اور کی یاقوت کی تھی کہ وہ درمیان زمین و آسمان کے منصوب ہے
وَرَأَيْتُ نُوْرًا يَكْطَعُ مِنْ رَاسِهِ حَتَّى يَبْلُغَ السَّمَاءَ وَرَأَيْتُ قُصُوفَ سَمَائَاتٍ
كَأَنَّهُمَا شُعْلَتَانِ نُوْرًا وَرَأَيْتُ حَوَیْءَ مَنْ اَلْقَا اَمْرًا عَظِيْمًا قَدْ نَشَرَتْ
اَجْحَتَهَا اور دیکھا میں نے کہ ایک نور سر سے اوس علم کے بلند ہوا اور آسمان
پہونچا اور اوس نور کی ایسی روشنی تھی کہ سکانات نام کے مانند شعلہ لگے نار
دور سے دکھائی دیے اور دیکھا میں نے ایک امر عظیم کہ گرد اپنے بہت سے
پرندے بصورت قطا جانور کے ہر و نگو اپنے چیلے ہوئے ہیں وَرَأَيْتُ
سَمَاءًا مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ طَوْمًا لَا وَاسْتَدَّ اَمْرًا عَظِيْمًا وَاجْهًا شَبَابًا
سَاطِنًا اَعْبَدَ الْمُطْلِبِ قَدْ دَنَا مِنْهُ اور دیکھا میں نے کہ ایک جوان

خوشتر و کشیدہ قاصحت سرخ و سفید بسترین جوانان روزگار قریب میرے آجائے یا میرے
 مجھے گمان ہوا کہ وہ عبدالمطلب تھے فَاَخَذَ الْمَوَدَّ قَتَلَ فِيْهِ وَاسْتَطَقَ
 فَطَنَ وَكُوْا فَهَمَّ مَا قَالَ اَلَا اَنْ قَالَ فِيْ اَمَانِ اللّٰهِ وَحَفِظْ لَهُ قَدْ حَسِبْتُ
 قَلْبَكَ اِيْمَانًا وَعِلْمًا وَحِلْمًا وَبَقِيْنَا وَعَقْلًا وَشَجَاعَةً بَسْ اُسے میرے فرزند کو
 لیا اور لعاب دہن اپنا اونکے سمنہ میں ڈالا اور اونسے کہا کہ کچھ باتیں کرو پس زند
 میرا قدرت خدا گویا ہوا لیکن میں نہ سمجھی کیا کہا مگر اتنی بات کہ اوس جوان نے
 کہا خدا تمہارا نگہبان ہے اور تم اسکی مخالفت میں نہ جہتیں کہ میں نے تمہارا
 دلوایمان اور علم اور حلم اور یقین و عقل اور شجاعت سے ہم دیا انت حَبِيْرُ
 الْبَشَرِ طُوًى لِيْ مِنْ اَتْبَعَكَ وَوَيْلٌ لِّمَنْ تَخْلَفُ عَنْكَ ثُمَّ اَخْرَجَ صُورَةً
 مِنْ حَبِيْرٍ يُّبْصِنُ نَفَقَتُهَا وَاِذَا فِيْهَا خَاتَمٌ نَّضَرَبَ عَلَیْ كِفْطِهَا
 اور کہا تم سرور اور بہترین عالم ہو خوشحال اوس شخص کا جو تمہاری اطاعت
 اور فرمان برداری کرے اور ویل ہے اوسکے لیے جو تمہاری مخالفت کرے
 بعد اوسکے ایک صُورہ کہ وہ حریر سفید کا تھا نکالا پس اوسکو کھولا اور اوس سے
 ایک انگوٹھی نکال کے میرے فرزند کے شانے پر ٹھہر کر وی ٹُو قَالَ اَمْرُنِيْ
 رَجِيْ اَنْ اَنْفَخْتُ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِ الْقُدُسِ فَفُحِّ فِيْهِ وَالْبَسَهُ نَيْبُصًا
 وَقَالَ هٰذَا اَمَانُكَ مِنْ اَفَاتِ الدُّنْيَا بعد اسکے اوس جوان نے
 میرے فرزند سے کہا مجھے اپنے پروردگار کا حکم ہے کہ تمہارے دلوں کو ملو کرو
 عصمت اور تقدیس ہے یہ کہہ کر اوسنے قلب کو مہلک کیا اور ایک پیراہن اوکو
 پہنایا اور کہا کہ یہ پیراہن باعثِ امان ہے آپکے لیے آفات دنیا سے دُکھ

۴
 حجاب کی صفحہ

۴
 حجاب کی صفحہ

جاری ہوا اور بخیر و سادہ خشک ہو گیا کہ اوکی لوگ پرستش کرتے تھے اور خود بخود آگ
 فارس کے آتش پر تنوکی گج گئی حالانکہ وہ آگ ہزار سال سے روشن تھی اور بھی بجھتی تھی
 اور نور رسالت مآب کی برکت سے اس شب کو ان سحر سحر و کابا بل ہوا اور درج
 اَللّٰهُمَّ اُولٰٓئِکَ کَانَ حَوَاتٍ مِنْ جَبَّتَانِ الْبَحْرِ قَالَ لَهُ طَمَسُو سَا وَهُوَ
 سَیِّدُ الْجَبَّتَانِ اَوْ زَقُول ہے کہ بحر محیط کی مجلیوین ایک مجلی کہ نام اوسکا طمسو ماہی
 اور وہ سب مجلیوں کی سردار ہے وَلَہٗ سَبْعُ مِائَاتٍ اَلْفِ ذَنْبٍ یُتَنَبَّی عَلَیْہِہٖ
 سَبْعُ مِائَاتٍ اَلْفِ سُوْرَ الْوَاحِدِ مِنْہَا الْکَبْرِ عَنِ الدُّنْیَا اور خداوند عالم نے اس
 مجلی کو سات لاکھ دین عطا کی ہیں اور بزرگی اوکی اس مرتبہ میں ہے کہ سات لاکھ
 گائیں اوکی بہت بڑھتی ہیں کہ ہر ایک اونہیں سے تمام دنیا سے بڑی ہے وَلِیْلُ سُوْر
 سَبْعُ مِائَاتٍ اَلْفِ ثَمَّ مِنْ رُؤُوسِ الْخَنَازِکَ لَا یَسْعُرُ لَہِیْنِ اضْطَرَبَ رَحْلُ الْمَوْلِدِ
 اور ہر گاہ کہ خدا نے سات لاکھ شاخیں زعفران سے عطا فرمائی ہیں باہنہ اس
 ہاں کو کچھ گرائی محسوس نہیں ہوتی ہے پس وہ ماہی بسبب شادمانی اور سرور
 ولادت اور خضریت کے اچھل بڑی وَلَہٗ اَلَا اَللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَلَّتِیْہِہٖ لَیْلُ الْکَبْرِ
 سَا اَلْکَہَا اور اگر حافظ آسمان و زمین خداوند عالم جلتانہ اوس مجلی کو نہ زوکتا تو وہ
 بسبب سرور کے اولٹ جاتی وَمَا یَقْبِ جَبَلُ الْاَلَا نَادِیْ صَاخِبَہٗ بِالْبِشَارِ
 وَیَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور کوئی پہاڑ باقی نہ رہا مگر یہ کہ ایک جہاز نے دوسرے پہاڑ کو
 خوشخبری دی اور کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کما وَلَقَدْ قَدْ سَتِ الْاَشْجَارُ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا
 بِالْاَوَّاعِ اَفْتَانِہَا وَتَارَہَا قَحْلًا لَمَّا لِدِہٖ اور تحقیق کہ چالیس روز تک تمام درخت
 بالشلخ و غیر تنزیہ اور تقدیس خدا میں مشغول رہے بوجہ فرح و سرور ولادت

۲۰
 از شب سادہ
 سبب الاحباب
 وادب کردہ
 است ادبی

اور حضرت کے ولقد زمر الیس کمل والقر فی الحصن اربعین یوماً و غیرت
عشرۃ اربعین یوماً اور تحقیق کہ اس روز ابیس ہر کش کی ناک میں ہمارا دلک
اور زخمیر و نمین جگر کہ ایک قلعہ مستحکم میں چالیس روز تک مقید کیا اور سخت اوسکا جائیں
روز تک دُبور دیا گیا ولقد انکبت الھننا و کلھنا ولقد سمعنا صوتاً من الکعبۃ
یا ال قریش جاءکم البشیر جاءکم النذیر و دعوا خاتم الانبیاء و عزتہ
خبر الناس بعدہ اور تحقیق کہ تمام بیت مکہ کے سرنگون ہو گئے اور تمام اہل مکہ
ایک ماہ اور سنی کہ کوئی نعبہ سے کہتا ہے اے آل قریش خوش ہو کہ آجکی شب پیدا ہوا
وہ سرور عالم جو بشارت دیگا کہ نعمتوں سے بہشت کی اور خوف دلائل کا مکہ عذاب
آخرت سے اور وہ خاتم انبیاء ہیں اور دین اور نکات قیامت تک مانی رہے گا اور
عزت ادنیٰ بعد اُنکے بہترین خلق ہے وہ اولاد فاطمہ حسن و حسین بن و عت
صفیہ بنت عبد المطلب اٹھا قالت لما ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
علیہ وآلہٖ و آلہٖ بعد علیہ لادھن نور رفع رأسہ و قال لا الہ الا اللہ انی رسول اللہ
اور صفیہ دختر حضرت عبد المطلب سے منقول ہے وہ کہتی ہیں کہ جب وقت جناب
رسول خدا پیدا ہوئے اسی وقت سجدہ باری تعالیٰ زمین پر کیا اور بعد اُسکے
سراقدس بلند کیا اور زبان فصیح فرمایا لا الہ الا اللہ انی رسول اللہ نہیں ہے کوئی
معبود بحق سوا اے خدا کے اور میں اوسکا رسول بحق ہوں فلما اردت ان اخرجک
نادی منادیاً صفیہ لا تغسلیہ نائی ارسلتہ طاهر مطہراً فاحذتہ
فی حجری و رایت بین ینفہ مکثوا بالاکالہ الا اللہ محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہٖ جب میں نے جاہلکہ اور حضرت کو غسل دلاوت و دن

تو لیک سنادی نے باو از بلند کہا اے صفیہ اس مولود کو غسل نہ دے کہ تمہنے اسکو
 غسل دیکے اور طاہر و مطہر بھیجا ہے تیرے پاک کرنے کی حاجت نہیں ہے پس میں نے
 او نہضت کو گو دین لیا اور دیکھا میں نے کہ در میان دو نون شانوں کے لا الہ الا اللہ
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لکھا ہے **وَفِي الْحَجَرِ وَغَيْرِهِ أَنَّهُ لَمَّا وُلِدَ مُحَمَّدٌ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ صَاحَّ ابْنُ سَعْدٍ فِي أَبِي السَّيِّدِ فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا لَهُ
مَا الَّذِي أَفْرَعَكَ يَا سَيِّدَنَا اور بچار الا نوار وغیرہ میں منقول ہے کہ جب بنی
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ پیدا ہوئے تو اس وقت معجزات و عجائبات ظاہر
 ہونے لگے پس دیکھتے ہی ان کے ابلیس ملعون گھبرا گیا اور اپنی فوج کو طلب کیا پس
 وہ سب جمع ہوئے اور کہا کہ اے سردار ہمارے کیا سبب ہے کہ تو اس وقت حضرت
فَقَالَ لَهُمْ مَوْلَاكُمْ قَدْ انْكَوَتْ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ مِنْدُ الْكَلْبَةِ لَقَدْ حَدَّثَ
فِي الْأَرْضِ حَدَثٌ عَظِيمٌ مَا حَدَّثَ مِثْلُهُ مِنْذُ رَفَعَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ
 پس اس ملعون نے ان سے کہا کہ وائے ہوتمبر آج اول شب سے رنگ آسمان و
 زمین کا دگرگون نظر آتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ایسا امر عظیم آج زمین پر واقع ہوا
 کہ جیسے حضرت عیسیٰ آسمان پر گئے ہیں آج تک کسی ایسا حادثہ واقع نہیں ہوا ہے
فَلْعَزِمُوا وَانْظُرُوا مَا هَذَا الْحَدَثُ الَّذِي قَدْ حَدَّثَ فَافْتَرَقُوا شَرًّا
اجْتَمَعُوا إِلَيْهِ وَقَالُوا لَهُ مَا وَجَدْنَا شَيْئًا بِسِوَا سَبِّ جَدِّهِ وَدُكْيِهِ اور دیکھو اور دیکھو
 کرو کہ آج کی شب کونسا امر جدید حادث ہوا ہے سنتے ہی اسکے تمام شاہین تفرق
 ہو کر ہر طرف واسطے دریافت کرنے اس امر کے گئے مگر اسکے مجبور ہو کر گریہ کرنے
 جمع ہوئے اور اس سے کہا ہم نے ہر جہد دریافت کیا لیکن کوئی امر جدید نہیں پایا

فَقَالَ ابْلِيسُ اَنَا هَذَا الْاَمْرُ ثُمَّ انْعَمَسَ فِي الدُّنْيَا فَجَاهَا حَتَّى اَنْتَهَى اِلَى الْحَرَمِ
فَمَا جَدَّ مَعْصُومًا بِالْمَلَائِكَةِ فَذَهَبَ لِيَدَّخُلَ يَنْكُرًا بَيْسَ بَعِيْنِ نِ
کما کہ اس امر عظیم کی تحقیق مجھی سے ہوگی یہ سیراہی کا مہ ہے یہ کیکے واسطے
دریافت کے جلا اور تمام دنیا میں پھرا بیات تک کہ حوالی خانہ کعبہ میں پہونچا دیکھا
کہ حرم مکہ کو ملا کہ گھیرے ہوئے ہیں پس جاہا کہ اندر جائے اور دریافت کرے
کہ کیا ماجرا ہے فَصَاحُوا اِيْهِ فَوَجَّعَ ثَوْبًا رَّصَدًا وَهُوَ الْعَصْفُ فَقَدْ خَلَّ
مِنْ قَبْلِ حِرَاءٍ پَسْ لَمَّا کُھ نِے آواز دی اور او سکوروکا اور اندر جانے نہ دیا
پس شیطان بصورت کنجشک کے بنکر جانب کوہ حرا سے داخل ہوا فَقَالَ لَهُ
جِبْرِئِيلُ مَا وَّرَاكَ لَعَنَكَ اللهُ فَقَالَ لَهُ كُھ حَرْتُ اسْتَمَلْتُ مِنْهُ كَاجِبِلِ
مَا هَذَا الْحَدَثُ مِنْذُ الْيَلِيَّةِ فِي الْاَرْضِ جِبْرِئِيلُ نِے او سکودیکہ کے کسا
اے ملعون تو بیان کیوں آیا ہے اور تیرا کیا کام ہے ابلیس نے کہا میں ایک
بات کا تم سے سوال کرتا ہوں اسے جبرئیل آج اول شب سے کونسا ایسا امر عظیم
زمین پر حادث ہوا ہے فَقَالَ جِبْرِئِيلُ لَهُ الْيَلِيَّةُ وَلِلَّهِ الْحُكْمُ اللهُ عَلَيَّكَ وَالْاَمْرُ
فَقَالَ يَا جِبْرِئِيلُ هَلْ لِيْ فِيْهِ نَصِيْبٌ فَقَالَ لَا قَالَ اِنِّيْ اُمِّيْتُهُ قَالَ نَعَمْ
قَالَ رَضِيْتُ بِهٖ جِبْرِئِيلُ نِے فرمایا جبرئیل شب جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
پیدا ہوئے ہیں اور روسے زمین آن اوحی نور سے روشن ہے شیطان نے پوچھا
اسے جبرئیل آیا اونہیں کچھ تیرا ہی حصہ ہے جبرئیل نے جواب دیا کہ تمہیں شیطان نے
کہا کہ آیا اونہی اُمت پر مجھے تسلط ہو گا یا نہ ان کچھ لوگ تیری متابعت کریں گے
یہ نیکو و بدو خوش ہوا اور کھامین اس پر حشی ہوا اور ایک روایت میں وارد ہوا

کہا تو میں روئے حضرت شیبۃ الحمد معروف بہ عبد المطلبؐ نے آنحضرتؐ کا عقیقہ کیا اور
 حکیم خدا نام محمد رکھا لوگوں نے کہا یہ نام کس لئے رکھا فرمایا اہل آسمان وزمین انکی
 مسح و ستائش کریں گے اور ایک روایت میں دار وہ ہے کہ وہ جناب ختنہ کردہ
 اویاف بریدہ پیدا ہوئے اور کلینی علیہ الرحمہ وغیرہ نے جناب امام جعفر صادق
 علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے وقت ولادت جناب
 رسول اللہؐ کے جناب فاطمہ بنت اسد بن ہاشم حضرت آمنہؓ کے پاس موجود تھیں
 پس ایک نے دوسری سے کہا کچھ دیکھتی ہو اسنے کہا ہاں یہ نور ساطع ہے جسنے
 دریاں مشرق و مغرب کو گھیر لیا ہے یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ جناب ابوطالبؓ
 تشریف لائے اور اونسے پوچھا تمہیں کیا تعجب ہے پس فاطمہ بنت اسدؓ نے
 اوس نور کا حال اور عجائب و غرائب بیان کیے جناب ابوطالبؓ نے فرمایا
 تم جاہتی ہو کہ میں تکوین بشارت دوں جناب فاطمہؓ نے کہا ہاں حضرت ابوطالبؓ
 کہا بعد تین سال کے ایک فرزند تمہیں بھی پیدا ہوگا کہ وہ اس فرزند کا دھی ہوگا
 اور اسمائے مقدسہ جناب رسول خداؐ کے بہت ہن بخلاہ اونسکے صفات نے جناب امام
 جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ قرآن مجید میں آنحضرتؐ کے دل
 نام میں محمد اور احمد اور عبد اللہ اور طہ اور یس اور نون اور قمر تل اور مدثر اور ذکر
 اور رسول تبارک کے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ذکر آنحضرتؐ کے
 ناموں سے ہے اور ہم اہل ذکر میں جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے
 فَاسْتَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ پس سوال کرو اہل ذکر سے اگر تم
 نہیں جانتے ہو اور بروایت علی بن ابراہیم حق سبحانہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کا نام

ہاں

فرل اسلئے رکھا کہ جب وقت وحی نازل ہوتی تھی تو اس وقت بدن اطمینان سے
 چھپا لیتے تھے اور جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے حق سبحانہ تعالیٰ نے مجھ کو
 ایک نور سے خلق کیا اور ہمارے نام اپنے ناموں سے شفق فرمائے پس خدا محمود ہے
 اور میں محمد ہوں اور خدا علیؑ اسلئے ہوا اور وصی میرے علیؑ ہیں اور حدیث یونسؑ
 وارد ہے جسکا حاصل یہ ہے فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جناب
 رسول خداؐ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت بابرکت میں ماہ ذیحجہ کی چودھویں شب کو
 چودہ آدمی اہل عقبہ کے حاضر ہوئے اور عرض کیا ہر رسول کے لیے ایک معجزہ ہے
 آپکا معجزہ کیا ہے یہ سنکر انحضرتؐ نے فرمایا تم کس معجزہ کو چاہتے ہو ادن لوگون نے
 عرض کیا اگر خدا کے نزدیک آپکی قدر و منزلت ہے اور آپ رسول ادسکے ہیں تو
 اس چاند کے دو ٹکڑے کر دیجئے اسی انسان میں جبریلؑ نازل ہوئے اور عرض کیا
 یا رسول اللہ حق سبحانہ تعالیٰ بعد تختہ سلام کے فرماتا ہے میں نے تمام مخلوقات کو
 آپکے تابع کیا ہے اس وقت انحضرتؐ نے سر انور اپنا طرف آسمان کے بلند کیا
 چاند کو حکم فرمایا تو دو ٹکڑے ہو جا پس فوراً چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے اور انحضرتؐ
 اور مومنین نے سجدہ شکر کیا بعد اسکے ادن لوگون نے عرض کیا اب چاند بصورتِ صلی
 ہو جائے پس حضرتؐ نے چاند کو حکم فرمایا کہ بصورتِ صلی ہو جا حسبِ حکم فوراً وہ
 سابق دستور ہو گیا یہ دیکھ کر کفار کہنے لگے جب ہمارے مسافر ملک شام اور یمن سے
 واپس آئینگے تو ہم ادن سے دریافت کریں گے کہ آیا تم نے شق القمر دیکھا یا نہ اگر انھوں نے
 بھی دیکھا ہو گا تو البتہ یہ تمہارے خدا کی جانب سے ہے ورنہ سحر ہے پس جب
 شام اور یمن سے لوگ آئے تو انھوں نے چاند کا دو ٹکڑے ہونا اور پھر ملنا

بیان کیا جس حضرات بنا بر حدیث مشہور کے حق سبحانہ تعالیٰ نے واسطے ہدایت مخلوقات کے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اپنے لطف و کرم سے بھیجے اور انہیں سے ہر ایک کو جو جو معجزہ عطا فرمایا وہ سب سب بجز اے ہمارے پیغمبر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مرحمت ہوئے اور علاوہ ان کے بہت سے معجزات کرامت فرمائے ایک انہیں سے قرآن مجید ہے جو قیامت تک مخلوقات پر حجت ظاہرہ ہے تاکہ بیش خدا کسی کو کوئی عذر باقی نہ رہے اور فیضانِ انصاف و حکمت اور ان سب معجزات کا اور ان کے طفیل سے ان کے اوصیا و اولیاء اللہ حضرات ائمہ اثنا عشر کی طرف ہوا اور اکثر معجزے اونسے بظہور آئے جو عمدہ دلیل اوکی ولایت و امامت کی ہے مگر حیف ہے ان لوگوں پر جو دیدہ و دانستہ اوکی امامت سے چشم پوشی کرتے ہیں نہیں معلوم کہ وہ بروز قیامت خدا سے کیا عذر کریں گے اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِمْ

جَلْسِ دُور

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا خداوند عالم قرآن مجید میں فرماتا ہے تحقیق کہ خدا اور ملائکہ اس کے صلوات بھیجتے ہیں رسول خدا پر بعد اسکے مومنین سے خطاب کر کے فرماتا ہے اے وہ گروہ کہ ایمان لائے ہو صلوات بھیجی خدا پر اور سلام کرو ان پر ایسا سلام کہ لائق ان کے ہے اور تمہارا یہاں ہے اور مالی وغیرہ میں منقول ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ غضبناک ہوتا ہے اس شخص پر جو آل رسول کو صلوات میں شریک نہ کرے پس جب تک وہ آل رسول کو درود میں شریک

نکرے رحمت خدا سے دور رہتا ہے اور ایک خطبہ میں حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم نے جب دُرود بھیجا حضرت محمد مصطفیٰ صلی علیہ وآلہ یہ کل مومنین پر واجب و لازم کیا تو اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کس طرح آپ پر دُرود بھیجیں انحضرت نے فرمایا اس طرح سے **يُحْمَدُكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ** جس امام حسن علیہ السلام نے فرمایا ہر مسلمان پر واجب و لازم ہے کہ انحضرت کے ساتھ تم آل رسول پر بھی دُرود بھیجے اور حدیث میں ملو کہ جب مومن حضرت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پر صلوٰۃ بھیجتا ہے تو وہاں آسمان اُسکے لئے کھل جاتے ہیں اور اوس مومن کی ایک صلوٰۃ کے عوض میں ملائکہ ستر مرتبہ اس پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں اور ملائکہ کے صلوٰۃ بھیجنے سے گناہ اُس مومن سے گرنے شروع ہوتے ہیں جہ طرح درخت کے پتے ہوا سے گرتے ہیں اور خق سبحانہ تعالیٰ اوس مومن سے فرماتا ہے **لَيْتَ لَكَ عِبَادِي وَسَعْدُ لَيْتَ** حاضر ہوں میں اربند میرے اور میں تیری مدد کروں گا اور اپنے ملائکہ سے خطاب فرماتا ہے اے ملائکہ منہ میرے اس بندہ مومن پر ستر مرتبہ صلوٰۃ بھیجی ہیں اس بندے پر سات سو مرتبہ صلوٰۃ بھیجتا ہوں حضرات مقام غور ہے کہ ملائکہ کے ستر مرتبہ صلوٰۃ بھیجنے سے تو دُرود بھیجنے والے مومن کے گناہ گرنے شروع ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک و پاکیزہ ہوتا ہے اب جو خداوند عالم خود صلوٰۃ سات سو مرتبہ بھیجے گا تو کس درجہ وہ مومن پاک و پاکیزہ ہوگا بلکہ خداوند عالم کا ایک مرتبہ صلوٰۃ بھیجتا بندے کے اعلیٰ درجہ کی پاک و پاکیزہ ہونے کو کافی ہے نہ کہ سات سو مرتبہ صلوٰۃ بھیجے تو اب کیا اوس پاک و پاکیزہ کی حد کو کوئی دریافت کر سکتا ہے اور جس رسول اکرم و اطہر

انکی اصل طہارہ پر ایک مرتبہ صلوات بھیجنے سے مومن ایسا پاک و پاکیزہ ہوتا ہے تو ایسے
 نبی مرسل اور انکو اہلبیت معصومین کی عصمت و طہارت کی حد کو کیا کوئی بشر سمجھ
 سکتا ہے جبکی خلقت نور خدا سے ہوئی ہے جبکی شان میں آیہ نظیر نازل ہوئی ہے۔ ہے
 جبکی مروت و محبت خدا نے اجر رسالت قرار دی ہے اور فوائد صلوات بھیجنے کے
 بہکشت ہین سجدہ انکے یہ ہے کہ جعفر ر مومن صلوات زیادہ بھیجے خداوند عالم رزق ادا
 زیادہ کرتا ہے اور شر سے شیاطین جن و انس کے محفوظ رکھتا ہے اور یہ صلوات مومن کے لیے
 بسبب انواع و اقسام خیر کی ہے اور دعا و نماز اسکی مقبول ہوتی ہے اور مرض و نفاق کا
 دور ہوتا ہے اب ذکر شتمہ فیوضات و برکات و ولادت باسعادت سے جناب رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ کے بیان کرتا ہے توجہ سنئے اور ادب و غنیمت اور او کی آل پر نعرہ صلوات
 بلند کیجئے بحار الانوار وغیرہ میں منقول ہے جسکا حاصل یہ ہے حضرت ثبۃ احمد معروف
 یہ عبد المطلب فرماتے ہیں جب نصف شب جمعہ ہوئی تو میں نے دیکھا کہ خانہ
 کعبہ کی چاروں دیواریں مجتمع ہو کے مقام ابراہیم میں سجدہ خالق کے لیے جھکیں مگر
 دیواریں خانہ کعبہ کی سیدھی ہوئیں اور اسی شب کی صبح کو اوس نورانی کا ظہور ہوا
 اور تمام عالم منور ہوا اور خانہ کعبہ سے آواز آئی اللہ اکبر منتم ہے خداے محمد مصطفیٰ صلی
 علیہ وآلہ کی کہ اب مجھ کو میرے خدا نے مشرکین کی نجاسات اور کافروں کی پلیدگیوں سے
 پاک و پاکیزہ کیا پس جب میں نے خانہ آسمان میں جانے کا ارادہ کیا تاکہ اپنے فرزند کو
 دیکھوں تو ایک فرشتہ بصورت انسان کے آیا اور اوسنے مجھ سے کہا آپ واپس جا
 کوئی شخص بنی آدم سے اس مولود مسعود کو نہیں دیکھ سکتا ہے جب تک کہ ملائکہ او کی
 زیارت سے فارغ نہ ہوں پس تین رات اور دن تک برابر یہی حالت رہی اور دیکھ

روایات سے ظاہر ہے کہ بہت معجزات و برکات اوس نور خدا سے وقت ولادت کے ظاہر ہوئے ہیں اور جو برکات بعد ولادت آیام رضاعت میں اہل مکہ اور انحضرت کی مرضعہ اور ان کے خاندان ہی سعد پر بسبب وجود و ذیچہ و انحضرت کے ظاہر ہوئے ان کا احصاء بشر سے نہیں ہو سکتا ہے بخملا و ان برکات کے دفع قحط ہے کہ جب سے ولادت باسعادت انحضرت کی ہوئی اوس زمانہ سے جب تک مکہ معظمہ میں تشریف فرما رہے یا جس مقام پر وہ جناب تشریف فرما ہونے تھے تو وہ مقام سرسبز و شاداب ہو جاتا تھا اور اوس جگہ پر قحط نہ ہوتا تھا چنانچہ قبیلہ بنی سعد جس جگہ پر تھا ان اطراف پر قحط شدید نہ تھا اور زن و مرد و بچے عاجز ہو کر مکہ معظمہ میں آئے بخملا ان کے حلیہ خاتون مع اپنے شوہر کے آئین جو اپنی قوم میں پاکیزہ ترین عورات سے اور نہایت عظیمہ و عالی خاندان تھیں ایسے خدا نے ان کو اپنے حبیب کی رضاعت کے لیے منتخب کیا تھا پس جب کلمہ خاتون ہجرہ جناب آمنہ میں آئین جہان وہ نور منور تھا تو حلیہ خاتون نے عرض کی اے آمنہ آپ اپنے فرزند کے لیے انکو بھی چراغ روشن کرتی ہیں یہ سن کر جناب آمنہ نے فرمایا نہیں قسم ہے خدا کی جسے یہ فرزند میرے بیان پیدا ہوا ہے میں نے کسی قسم کی روشنی نہیں کی بلکہ اس مولود کے نور نے مجھ کو چراغ سے بے پروا کر دیا ہے ایسا یہ سراج نہیں ہے کہ شب تاریک میں بھی مجھے چراغ کی حاجت نہیں رہی آپ جن نظر حلیہ خاتون کی انحضرت پر پڑی تو ایسی محبت اوس نور خدا کی قلب میں ان کے جاگزیں ہوئی اور اس درجہ سرور ہوئیں کہ کوئی حد اوس سرور کی نہ تھی اوس وقت وہ جناب آرام فرماتے تھے اور حلیہ خاتون کا شوہر دیر سے باہر منتظر تھا کہ بسبب محبت حلیہ خاتون کو انحضرت کا بیدار کر کے لیجانا ناگوار تھا پس ایک ساعت تک توقف کیا

بعد اؤٹے او حضرت کی طرف ہاتھ بڑھایا اور حضرت نے حلیمہ خاتون کی طرف دیکھ کر
قبضہ فرمایا اور سوت ایسا نور حضرت کے دہن اطراف سے نکلا کہ حلیمہ خاتون جب کو دیکھ کے
نسایت متعجب ہوئیں آپ صلی علیہ خاتون کہتی ہیں کہ جب میں اور حضرت کو اپنے
گھر کی طرف پہلی توجس تھرایا کہ کی طرف گزر کرتی تھی وہ مجھ کو تنہیت و مبارکباد اس
نعمت عظمیٰ کی دیتا تھا راوی کہتا ہے جب تک حلیمہ خاتون اپنے قبیلہ تک اور حضرت
لیکھ رہے تھیں اتنی دیر میں بہشت معجزات ظاہر ہوئے چنانچہ پہلی ہی شب جبکہ وہ بنائے
قبیلہ میں سعد میں پہنچے تو یہ برکات ظاہر ہوئے کہ زراعت اون لوگوں کی سرسبز ہو گئی
اور روزنہ زمین میوے کے بار آگئے حالانکہ قحط عظیم میں وہ لوگ مبتلا تھے اور نہایت
خشک سالی تھی پس اسی وجہ سے وہ سب اہل قبیلہ اور حضرت کو بہت دوست تھے
سبحان اللہ کہ قدر فیوضات و برکات اون لوگوں کو حضرت کی بدولت حاصل ہوئے
کہ جب کوئی اونہیں سے کسی مرض میں مبتلا ہوتا تھا تو فوراً او کو اور حضرت کے پاس
لاتے تھے اور بہ برکت اور حضرت کے شفا پاتا تھا اور لوگ حلیمہ خاتون کو عادی تھے
کہ آپ ان حضرت کو ہمارے بیان لائیں جبکہ وہ سعید و فائز ہوئے اور
دست اقدس میں اور حضرت کے یہ برکت تھی جیسا کہ حلیمہ خاتون کہتی ہیں کہ جب ہم
تھوڑا سا کھانا لاتے تھے اور مجتمع ہوتے تھے تاکہ تناول کریں تو اس وقت دست اقدس
حضرت کا اٹھا کر اس طعام پر رکھ دیتے تھے اور او کی برکت سے ہم سب کھاتے
سیر ہو جاتے تھے اور اکثر اس کھانے میں کا باقی رہ جاتا تھا اور برکت اور حضرت کی
او کی گوسفند و نکا شیر جاری ہو جو خشک ہو گیا تھا واقعی یہ شرف و بزرگی مخصوص
اور حضرت کے لیے ہے کہ ابتدا سے ولادت سے معجزات و برکات ظاہر ہوئے اور

فیضانِ اودن معجزات و برکات کا انحضرتؐ کے اوصیا و اولیاء اللہ کی طرف اویسین کا
برکت سے ہوا جو حج اللہ اور اُمناء اللہ میں چنا چہ اومنین سے ایک بزرگوار جناب
سید الشہداء علیہ السلام میں جنگی محبتِ خاصہ قلوبِ مومنین میں منجھی ہے جس نے زندہ رسولؐ
محبتِ خدا میں اپنے دلوں کو تعلقات سے ایسا خالی کیا کہ سوائے خدا کے اُسمین
کسی کا گزرنہ تھا جسکے باکی اور عزادار اور زائر داخلِ جنت ہونگے کیونکہ وہ جناب
صاحبِ برکات نامتناہیہ اُلمیہ میں کہ فیض ہائے خدا بسبب انحضرتؐ کے خلائق
نازل ہوتے ہیں چنانچہ شیخ جعفر بنجی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ ایک جماعت شیعہ بسبب
انحضرتؐ کے ہمراہ رکاب ہونے اور جان نثار کرنے کے سعیِ جنت ہوئی اور
سعادتِ ابدی حاصل کی اور ایک جماعت بسبب روئیکے مصائبِ برائے
آدرا ایک جماعت بوجہ زلانی کے ذکرِ مصائبِ کر کے آدرا ایک جماعت بوجہ باکی کی
صورت بنانے کے داخلِ جنت ہوگی اور ایک جماعت بوجہ عزا داری کر نیکی
آدرا ایک جماعت آبِ سرد و شیرین پیکر بوجہ پیاس اذکی یا دکر نیکی سعیِ جنت ہوگی
آدرا ایک جماعت بسبب زیارتِ قبر انورا کے آدرا ایک جماعت بسبب اعانت
کرنے زائرانہ کے کے لائقِ جنت ہوگی آدرا ایک جماعت شیوعہ بسبب دفن ہونے
زمین کر بلا جو رحمت میں ان کے داخلِ جنت ہوگی اور دہشتِ زلزلہ سے بھی محفوظ
رہیگی اور مجاور کر بلا کو حیات میں بعض عبادت ایک روز کے ہزار دن سوا
ملیگی کسی طرح اودن برکات و فیوضات سے جو بسبب انحضرتؐ کے ان کے شیعہ
پائے ہیں کل عقبات سے نجات پا کر داخلِ جنت ہونگے اور شیعہ وہ ہر چہ یہ دُعا
رسول کا ہوا وہ عقائدِ حقہ درست ہوں اور احکامِ الہی اور واجبات اور مستحبات

مثل ناندور و زہ اور حج و زیارت وغیرہ کا پابند ہوا اور موافق حکم خدا و رسول اور
 آل رسول یعنی ائمہ طہرین کے عمل لانا ہوا و رنہیات انہی سے پرہیز کرتا ہوا تو ضرور
 وہ وقت جاگنی ہے وقت دفن تک اور وقت دفن سے قیامت تک و رسیدین
 محشر و حشر و نشر اور میزان عدل اور پل صراط اور حساب اور عرض اعمال وغیرہ
 کل عقبات سے نجات پا کر توبتل و امان جناب سید الشہداء مظلوم کربلا کے دخل
 جنت ہو گا کیونکہ اوں حضرت نے محض بقائے اسلام اور نجاتِ عاصیان اس کے لیے
 برضا و رغبت شہادت اختیار کی ہے اور عنوان شہادت بھی بطور خاص ہے
 آہ عالم غربت و مسافرت میں وطن سے دور صحرا سے کربلا میں کو فیون نے
 روگردان ہو کر حکم ابن زیاد اور یزید لعین کے ہر طرف سے اوس مظلوم کا محاصرہ کیا
 اور بانی تک بند کر دیا جسکے صدمہ سے اونکے الحرم اور بچے فریاد اُٹھتے اُٹھتے
 کرتے تھے آخر روز عاشورا لڑائی ہوئی اور اصحاب و اقربا و حضرت کے تشہد
 شہید ہوئے اور وہ جناب یکہ و تنہا میدان کارزار میں کھڑے تھے اور چھ مہینہ کے
 بچہ شیرخوار کے لیے لشکر عمر بن سعد سے بانی طلب فرماتے تھے افسوس عوص بانی کے
 حرمہ لعین نے ایک تیرتہ پہلوار اس کے صدمہ سے وہ بچہ اوس مظلوم کے ہاتھ پر
 شہید ہوا بعد اسکے اوس جناب نے لشکر اعدا پر حملہ کیا اور ایک نہر انوسو سجا
 اشقیاکو قتل کیا اور خود بھی نہایت مجروح ہوئے اور تھوڑی دیر جنگ سے توقف کیا
 اور اعدائے تیرباران کیے اور نیزہ و پتھر مارتے تھے آہ اسی اثنا میں ایک لعین
 ایک پتھر بیشانی انور پر مارا جسکے صدمہ سے پیشانی اقدس مقام سجدہ شوق ہوا
 اور دامن کمرۃ کا اوٹھا کر جاہا کہ خون صاف کرین اور سینہ اٹھ کر کھل گیا ناگاہ

مولا
۱۲۱

ایک تیرہ پہلو زہر الو و قلب انور پر لگا اور خون مانند برنالہ کے جاری ہوا جس
 نائقوان ہو کر گھوڑے سے زمین پر شریف لائے اور خاک و خون میں الودھ
 اور ایک شقی نے نیزہ پہلو سے اٹھ پر پار اور خون جاری ہوا اور اعدائے
 ہجوم کیا اور وار تلوار و نکلے لگائے یکا یک شمر بعین قریب آیا اب کس زبان سے
 بیان کروں کہ اوس شقی نے اپنے پاسے نجس تے کیا بے ادبی کی آہ بعد اسکے
 اوس ملعون نے ایک ہاتھ میں تیغ ابدار اڑھائی اور دوسرے ہاتھ اوس مظلوم کی
 ریش اقدس کو بلند کیا اور سر انور کو شدت نسلی اور حال حیات ہی میں جد کیا
 اور اعدائے لباس لوٹ لیا کوئی عمامہ لٹکیا کوئی کرتہ لٹکیا کسی نے ردا اوٹالی
 اور ایک شقی نے ایک انگوٹھی کے لیے انگشت اٹھ قطع کی تھے افسوس مجبور
 شہادت مظلوم کر بلا کے انکے اٹھرم کا اسباب لوٹ لیا اور متنع اور جاوید
 جبین لین اور انکے خیمونین آگ لگا دی اور اسیر و مقید کر کے اوٹو نہر ہوا کیا
 اور مع سر ہائے شہدائے طرف کو ذہ کے لٹکے اور وہاں پہونچکر بازار و زمین
 بھرا یا بعد اسکے دربار عام میں سامنے ابن زیاد کے لائے اور وہ شقی و کیم کر
 خوش و مسرور ہوا اور ہر ایک کا نام و نسب دریافت کیا اَلَا کُنْتُمْ عَلَی الْفَوْرِ الطَّاهِرِ

مجلس سواہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ
 وَأَوْفُوا بِعَهْدِي أُؤَفِّ بِعَهْدِكُمْ وَأَيَّامِي فَأَرْهَبُكُمْ عَدَاوَنَدَ حَالِمِ
 قرآن مجید میں فرماتا ہے اے بنی اسرائیل میری نعمت کو تم یاد کرو انعمتی
 کہ میں نے تمکو نعمت کی ہے اور وفا کرو ساتھ اپنے عہد و پیمان کے تاکہ میں

وفا کروں ساتھ عہد تمہارے کے اور خاص کر محمد سے اور تفسیر توضیح المجید وغیرہ میں لکھا ہے کہ مہر و نعمت سے اس آیت کریمہ کے یہ ہے خدا نے اونکے آباء و اجداد کو جو عظم اور غرق سے نجات دی تھی اور گو سالہ پرستی کے بعد توبہ او کی قبول کی تھی اور بنا برود و سری حدیث کے مہر ادا اس نعمت سے حصول عہد کرامت محمد خاتم انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ ہے اور جو عہد خداوند عالم نے توریت میں اونسے حق میں پیغمبر آخر الزمان کے بپاتھا او سکو وہ سب و فاکرین ساتھ ایمان لانے و عہد خدا اور تصدیق کرنے رسالت اور ولایت حضرت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ تاکہ خدا و فاکرے ساتھ عہد اونکے کے کی نکی کرے اور ثواب عطا فرمائے بقول ہے کہ اوس زمانہ میں علما اونکے مانند کعب بن اشرف وغیرہ کے ہدیئے اور تحفے دیوئے لیکر آیات توریت میں تنبیہ و تبدل کرتے تھے اور صفات پیغمبر آخر الزمان جناب رسول خدا کے بدل دیتے تھے پس اونھ نبی نے یہودیوں کو طرف اسلام کے دعوت فرمائی اور بحکم خدا او کو عہد و پیمان سابق یاد دلایا پس اونھوں نے انکار کیا اور منقول ہر کہ جب یہود خدمت میں جناب رسول خدا کی حاضر ہوئے اور کہنے لگے کیا آپ پر الکو نازل نہیں ہوا ہے اور حضرت نے فرمایا ہاں نازل ہوا ہے پس وہ یہود کہنے لگے بحباب ابجد معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی امت اور اسلام کی عمر اکھتر سال کی ہوگی بعد اسکے کما اسکے علاوہ اور بھی کچھ نازل ہوا ہے نہ فرمایا المصّ وہ یہود کہنے لگے ان حروف سے تو ایک سو اکتھ برس معلوم ہوتے ہیں بعد اسکے کما اسکے علاوہ اور بھی کچھ نازل ہوا ہے فرمایا الزّود یہود کہنے لگے کہ اس سے تو دو سو اکتیس برس معلوم ہوتے ہیں پھر کما اور بھی کچھ نازل ہوا ہے

فرمایا المکر وہ کہنے لگے اس سے دو سو اکھتر برس معلوم ہوتے ہیں بدو کہنے لگو
ہم نہیں سمجھ سکتے ہیں کہ کم مراد ہے یا زیادہ اب کیونکہ ہم ایمان لائیں اور سوت
یہ آیت نازل ہوئی جسکے آخر میں ہے وَمَا يَعْلَمُ تَاوِيلُهَا إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ
فِي الْعِلْمِ اور کوئی نہیں جان سکتا ہے تاویل اسکی سواے خدا اور اون
بزرگواروںکے جو مضبوط و ثابت قدم اپنے علم میں ہیں اور تفسیر قیمی میں منقول ہے
کہ رَاسِخُونَ فِی الْعِلْمِ سے مراد حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ اور امام حسین اور امام
حسین اور نو امام اولاد امام حسین سے ہیں ایسے کہ امیر المومنین کا علم جناب
رسول خدا کے علم سے ہے اور جناب رسول خدا کا علم بواسطہ جبریل علیہ السلام سے ہے
پس ظاہر ہے کہ جن بزرگواروں کا علم ایسا استوار اور یقینی ہواوئے برحق کے
کون تاویل و تفسیر قرآن مجید کی جان سکتا ہے اور اون یہود کا یہ حیلہ تھا
اور تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام میں منقول ہے جسکا حاصل یہ ہے
کہ جب جناب رسول خدا نے مکہ معظمہ میں لوگوں کو طوافِ راہِ حق کے دعوت کرنی
شروع کی تو عرب اذیت و تکلیف پہونچانے لگے پس اونحضرت کی خدمت میں
ایک قوم مشرکین سے حاضر ہوئی اور بے ادبانہ عرض کیا اے محمد کیا تم گمان
کرتے ہو کہ میں رسول خدا ہوں اور اس پر بھی راضی نہیں ہواور گمان کرتے ہو
کہ میں تمام انبیاء کا سردار ہوں اور سب سے افضل ہوں پس اگر تم رسول خدا ہو
تو کوئی معجزہ دکھاؤ جیسا کہ تم انبیاء سے سلف کے بارے میں کہتے ہو مثل نوح کے
کہ طوفان لائے اور خود اونھوں نے مع چند مومنین کے کشتی میں نجات
پائی اور مانند ابراہیم کے کہ آگ اونکے واسطے سرد ہوئی اور خود وہ سلامت

اور مثل موسیٰؑ کے کہ اونھوں نے اپنے اصحاب کے سر پہ ہاتھ کو بند کیا یہاں تک کہ وہ میطع اونکے ہوئے اور مانند عیسیٰؑ کے جو لوگوں کو اونکے کھانے پینے اور گھر وغیرہ مال جمع کرنے کی خبر دیتے تھے راوی کہتا ہے کہ اون مشرکین کے چار فرقے تھے ہر فرقہ نے ایک ایک معجزہ اون چاروں فیونکا طلب کیا آپس جناب سوئچہؑ فرمایا میں ڈرانے والا ہوں خوف خدا سے اور ظاہر میں لایا ہوں تمھارے واسطے ایک دلیل یقین یہ قرآن مجید ایسا ہے جسکا مثل و نظیر لانے سے تم سب عرب عاجز ہو حالانکہ یہ تمھاری زبان اور محاورہ میں ہے بس تمہرہ دلیل ہویدا اور ظاہر ہے اب بعد اسکے جھگو گنجائش نہیں ہے کہ میں اپنے پروردگار پر ہٹ کروں بعد قیام ایسی حجت کے کہ اور کوئی دلیل ظاہر کر دے یہ کلام ابھی ہو رہا تھا کہ جبرئیلؑ نازل ہوئے اور عرض کیا یا نبیؐ اُنہ تحقیق کہ خداوند عالم آجکو بعد تحفہ سلام کے ارشاد فرماتا ہے عنقریب میں یہ سب معجزے ظاہر کرونگا جو اون لوگوں نے طلب کیے ہیں اور میں تمھارے اتنا محبت کے لیے اور اونکا حذر برطرف ہونے کے لیے صاف صاف آیات دکھاؤنگا آپس آپ اون لوگوں سے کہد لیجئے جو طلب کرتے ہیں آیت نوحؑ سے کہ کوہ اوقیسس کی طرف جاؤ جب تم دامن کوہ میں پہنچو گے تو معجزہ نوحؑ کو دیکھو گے جب تنکو ہلاکت گھیرے گی تو تم تک ہو میرے بھائی علی بن ابیطالبؑ اور اون دو بچوں سے جو اونکے پاس ہونگے کہ وہ تنکو غرق سے بچائینگے اور اس فریق سے کہد لیجئے جو آیت ابراہیمؑ طلب کرتا ہے کہ بیرون شہر حطیف جاؤ جو آپس معجزہ ابراہیمؑ کو دیکھو گے جب تمہیں آگ گھیر لیگی تو برہو ایک عورت کو دیکھو گے

فمن رزقنا فاطمة
عن زرقان تقول
قد كنت في بيت
بابي لم أكن
في خفة دموع
بهم مردمان

اور اوسکا گوشہ رواں لگتا ہوگا پس تم اوس گوشہ رواں سے نکل جانا تو البتہ اس سر
 نجات پاؤ گے اور اوس فریق سے کد بھیجے جو آیت موسیٰ طلب کرنا ہو کہ خاد کعبہ کے
 سایہ میں جاؤ تو عنقریب موسیٰ کے معجزہ کو دیکھو گے اور چچا میرے جناب حمزہؑ تکو
 پچائینگے اور اوس فریق سے جو عیسیٰ کے معجزہ کو طلب کرتا ہے اور سرگردہ اذکا
 ابوہل ہے اور اوس سے کد بھیجے کہ میرے سامنے رہے تجکو از تینون فریق کاحال
 معلوم ہو جائیگا اور جس معجزہ کا تو طالب ہے وہ اسی مقام پر ظاہر ہوگا پس جناب
 رسول خداؐ نے دن چارون فرقون سے موافق حکم خدا کے ارشاد کیا اور ابوہل تقی نے
 تینون فرقون سے کما تم اپنے اپنے مقام پر جاؤ تا کہ معلوم ہو جاوے کہ کون کون سا
 قول محمدؐ کا باطل ہے یہ سنکر ہلا فرود کوہ انبوس کی طرف گیا جب قریب اوسکے پہونچا
 تو اوسکے پانوں کے نیچے سے پانی اُبلنے لگا اور آسمان سے بھی بارش ہونے لگی حالانکہ
 کوئی علامت بارش کی مثل ابر وغیرہ کے نہ تھی مطلع صاف تھا پس جب اوسخون نے
 کوئی پناہ نہ پائی تو مجھوڑی بہاڑ پر چڑھنے لگے اور پانی نیچے سے بلند ہوتا جاتا تھا اور وہ
 لوگ بھی بہاڑ پر چڑھتے جاتے تھے یہاں تک کہ بہاڑ کی چوٹی تک پہونچے اور پانی بھی اُتار
 پہونچا پس اون لوگو کو اپنے غرق ہونے کا یقین ہو گیا کیونکہ اب کوئی جاے پناہ نہ پائی
 لگاہ دیکھا کہ حضرت امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام بانی برکھڑے مین اور
 دہنے اور بائیں اونحضرت کے دو عاصبا سے مین پس اونحضرت نے فرمایا ای قوم
 میرا ہتھ دیکھو اور جبکہ اسی چاہے ان پچونکا ہاتھ پکڑے پس جب ان لوگوں نے کوئی جا
 سواے اسکے نہ دیکھا تو بعضون نے ہاتھ حضرت علی رضی علیہ السلام کا پکڑا اور
 بعضون نے ہاتھ اون صاحبزادے کا پکڑا اور وہ حضرات اون لوگو کو مہاڑ سے نیچے

اُتارے تھے اور بانی بھی کم ہوتا جاتا تھا یہاں تک کہ زمین تک پہنچے اور جو بانی آسمان
 پرست تھا وہ طرف آسمان کے گیا اور جو زمین سے اُلتا تھا وہ زمین میں جذب ہو گیا
 اور لوگوں کے لباس سے بانی ایسا جلد خشک ہوا کہ اس کا اثر بھی باقی نہ رہا جس جناب
 امیر المؤمنین علیہ السلام اور لوگوں کو جناب رسول خدا کی خدمت میں لائے اور وہ
 لوگ بندت روتے تھے اور کہتے تھے نَسْهَدُ اَنَّكَ سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ وَخَيْرُ الْخَلْقِ
 اَجْمَعِينَ ہم کو ابی دیتے ہیں کہ آپ سردار ہیں مرسلین کے اور تمام مخلوقاتِ خدا
 افضل و بہتر ہیں جیسے مثل طوفانِ نوح کے دیکھا اور مکہ ان حضرت اور دو تہون نے
 بچا یا کہ سوائے آپ کے ہننے اور بچو کو کبھی نہیں دیکھا تھا فقال رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَمَّا اَنْتُمْ
 سَيِّدُكُمْ اَنْتُمْ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدُكُمْ اِنْ لَا خَيْرَ هَذَا اَوْ هُمَا سَيِّدُكُمْ اِنْ لَمْ يَكُنْ
 اَهْلُ الْجَنَّةِ وَاَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا جِسْمًا جَنَاب رسول خدا نے فرمایا وہ دونوں عنقریب
 پیدا ہونے والے ہیں اور وہ دونوں حسن و حسین تھے عنقریب میرے اس بھائی کے
 یہاں پیدا ہونگے اور وہ دونوں سردار ہیں جو ان اہل جنت کے اور بزرگوار
 اونکے و فے بہتر ہیں بعد اسکے جناب رسول خدا نے فرمایا کہ دنیا میں دریا عقیق کے حجر
 اور اوسمین بہت سے لوگ غرق ہوئے ہیں اور اوس دریا سے نجات پانے کی
 کشتی آلِ محمد ہیں اور وہ کشتی نجات علی اور حسن و حسین اور اولادِ حسین ہیں جس
 جو اوس کشتی میں سوار ہوگا وہ نجات پائیگا اور جو اوس کشتی سے چُھٹ رہے گا وہ
 نوح ہوگا بعد اسکے ابوہل سے فرمایا یہ سب سنا تو نے اوسنے عرض کیا اے سنا
 سبحان اللہ جناب رسول خدا نے قبل ولادت جناب حسین کے اونکے باپ کو
 فرمایا کہ وہ دونوں سردار ہیں جو ان اہل جنت کے اور بعد اونکی ولادت کے

اکثر اپنے اصحاب سے بھی یہ لقب اور فضائل اونکے بیان فرماتے تھے اور یہی لقب قدیم اپنا جناب امام حسین علیہ السلام نے صحراے کربلا میں بروز عاشورا انشیاے است کو یاد دلایا فقال اَوَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ قَوْلُ نَبِيِّكُمْ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اور فرمایا آیت تم تک یہ حدیث تمہارے نبی کی نہیں ہو سچی ہے اور قول او حضرت کا نہیں سنا ہے جو فرمایا یہ دونوں فرزند میرے حسن اور حسین سردار ہیں جو ان اہل جنت کے آہ وہ انشیا استنہز کرنے لگے اور شور و غل مچایا تاکہ کلام او حضرت کا نہ سین اور کو فی ابو جہل سے بھی جہالت میں بڑھ گئی فقال الْحُسَيْنُ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ فَاسْمَعُوا قَوْلِي وَارْتَمَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى سَبِيلِ الْاِشْدَادِ پس امام حسین علیہ السلام نے فرمایا اے ساکنان عراق و اے ہوتمبر کلام تو میرا سُن لو کہ میں کیا کہتا ہوں تحقیق کہ میں تمکو طرف راہ راست کے ہدایت کرتا ہوں اور راہ ضلالت و گمراہی کو چھوڑ دو ورنہ فرداے قیامت کو عذاب سخت میں گرفتار ہو گے پس وہ انشیا ایک دوسرے کو ملاست کرنے لگے اور آپس میں کہنے لگے کہ سُن لو یہ کیا کہتے ہیں او سوقت مجمع عام میں شمر لعین نے بجا رکے کہا یا حُسَيْنُ مَا هَذَا الَّذِي تَقُولُ اَفَهْمَا حَتَّى نَفْهَمَا وَحَسْبُ زُورِ اب کیا کہتے ہیں ہمیں سمجھائیے تاکہ ہم سمجھیں فقال اَقُولُ اَتَقُولُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ وَكَأَنَّهُمْ قَالُوْا نَعَمْ حضرت نے فرمایا میں یہ کہتا ہوں کہ تم لوگ اپنے پروردگار سے ٹور و اور میرے قتل سے باز رہو فانّہ لَکُم فِتْنَةٌ وَلَا اَنْتُمْ اَلَا حُرْمَتِیْ ایسیہ کہ قتل میرا کسی طرح تمکو حلال نہیں ہے اور یہ تک حرمت میری نہیں جائز نہیں ہے فَاِنَّ بَنِيَّ نَبِيِّكُمْ وَجَدْتُمْ خَلِيْفَتَهُ رُوْحًا نَبِيِّكُمْ

کیونکہ میں فرزند ہوں تمہارے نبی کی مہربانی کا اور مانی میری خدیجہ کبریٰ زوجہ
 تمہارے پیغمبر کی ہیں آہ اوں اشقیانے جواب دیا قَدْ عَلِمْنَا ذَٰلِكَ كُلَّهُ وَنَحْنُ
 غَيْرُ بَارِكِيكَ حَتَّى تَدُوقَ الْمَوْتَ عَطَشًا ہم ان سب باتوں کو جانتے
 ہیں لیکن ہم آپ کو نہ چھوڑینگے یہاں تک کہ آپ ذائقہ موت کا تشہ لہی میں نہ
 قَلَمًا رَأَاهُمُ الْحَسَيْنُ مُصْرِيَّ عَلَى قَتْلِہِ أَخَذَ الْمُصْحَفَ وَنَشَرَهُ پس جب
 امام حسین علیہ السلام نے اوں اشقیاء کو اپنے قتل پر مصر بایا تو قرآن مجید اپنے
 ہاتھ پر لیا اور اوسکو کھولا و نَادَى بِكُنْيَى وَبَيْنَكَ كِتَابُ اللَّهِ وَسُتَّةٌ جَدِي
 رَسُولُ اللَّهِ اور آواز دی کہ درمیان میرے اور تمہارے یہ کتاب اللہ اور
 سنت میرے نام رسول خدا کی ہے سچ کہو کہ یہ حدیث جناب رسول خدا کی تمام
 نہیں پہنچی اور تمہیں نہیں سنا ہے قول اوں حضرت کا جو میرے اور میرے بھائی کے
 حق میں فرمایا ہے الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا سَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ میرے
 اور حسین دونوں سردار ہیں جو ان اہل جنت کے آہ بعد اسکے حضرت نے عجب
 مظلومی کا کلام فرمایا کہ اے اہل عراق اگر تم کو اس حدیث میں شک ہو تو کیا
 میرے بھائی رسول ہونے میں بھی شک کرتے ہو قسم ہے خدا کی درمیان تمہارے
 عرب و عجم میں مشرق سے مغرب تک کوئی نوا سا تمہارے نبی کا سوا میرے
 نہیں ہے آہ مومنین کس کس طرح سے اوس حجت خدا نے تمام حجت فرمائی مگر
 اوں سنگدلوں کو کچھ اثر نہ ہوا اور ہجوم کر کے محاصرہ کر لیا اور آمادہ قتل ہوئے
 جیسا کہ معصوم زیارت ناحیہ میں فرماتے ہیں وَبَسَطُوا إِلَيْكَ أَكْفَ الْأَصْطِلَا
 اے جد مظلوم اوں اشقیانے ہاتھ ظلم و ستم کے آپ کی طرف کشادہ کیے و انکت

مُتَّفَكٌ مَّوَدَّ الْمَبُوءَاتِ وَحَقَّقَ لِلْأَدْيَاتِ اور آپ بسبب اپنی دلیری کے
 گرد و غبار حرب میں ہمیشہ آگے رہتے تھے اور اپنے اذیتوں پر تحمل کیا قَدْ عَجَبَتْ
 مِنْ صَبْرِكَ مَلَائِكَةُ السَّمَوَاتِ فَاحْدَقُوا بِكَ مِنْ كُلِّ الْجِهَاتِ تحقیق
 اپنے ایسا صبر و تحمل کیا کہ ملائکہ سماوات نے آپ کے صبر سے تعجب کیا بس اعدائے
 اکو ہر طرف سے گھیر لیا دیکھیں لَکْ نَاصِرٌ وَأَنْتَ مُحْتَسِبٌ صابراً اور آپ کا
 کوئی ناصر و مددگار باقی نہ رہا اور آپ راضی برضا اور صابر رہے تَدْبِثُ عَنْ
 سُنُوكِ وَأَوْلَادِكَ حَتَّى تَنْكَسُوا عَنْ جَوَادِكَ آپ دفع کرتے تھے اون
 اشتیاق کو اپنے اہل حرم اور اولاد سے یہاں تک کہ اکبوزخی کر کے نہ کے بل گھوڑے سے
 گرادیا تھوگتِ إِلَى الْأَرْضِ جَرِيحًا نَطَأَكَ الْخِيُولُ بِجَوَارِهَا وَتَعْلُوكَ الطُّغَا
 یُوَازِرُهَا بَسْ آپ کثرت سے زخموں کے ناتواں ہو کے زمین پر تشریف لائے
 اور گھوڑے اپنے سمون سے آپ کے بدن مجروح سے بے ادبی کرتے تھے اور اشتیاق
 لواریں کہنے ہوئے آپ کے قتل کرنے پر ٹوٹے پرتے تھے قَدْ رَسَمَ لَوُتٌ جَبِينَكَ
 وَاخْتَلَفَتْ بِالْإِنْقِبَاضِ وَالْإِنْسَاطِ شِمَالُكَ وَبَعِثْتَ تَحْقِيقَ كِبَاكِ بِشَانِ
 انور پر عرق موت کا آگیا تھا اس وقت آپ کبھی دست چپ سمیٹ لیتے تھے اور
 دست راست پھیلا دیتے تھے اور کبھی دست راست کھینچ لیتے تھے اور دست چپ
 پھیلا دیتے تھے اَلَا لَعَنَ اللَّهُ عَلَى الْفُقَرَاءِ الظَّالِمِينَ

جلس چہارم

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِمُحَاطِبَاتِ الْحَبِيْبَةِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهَا وَآلِهَا وَكَانَ
 فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيماً خدائے عالم خطب کر کے اپنے حبیب فرماتا ہے

کہ آپ بفضل خدا اچھی عظیم مقاماتی الواقع ہوئیں فضائل جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے استقدر ہیں کہ ہرگز احصا اور احاطہ اونکا کسی انسان کا کیا ذکر ہے ملائکہ اور جن و انس سے بھی ممکن نہیں ہے مگر بعض فضائل سے او حضرت کے یہ ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ اور تمام فرشتے صلوات سب سے ہیں او حضرت پر اور اہل کلمہ اکثر دیکھا کہ جب وہ جناب کسی درخت یا کسی پہاڑ کی طرف سے ہو کر گزرتے تھے تو وہ جھک جاتا تھا اور یہ نظم کرتا تھا او صلوات سب جاتا تھا اور باوازل بند کستا تھا **السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا نبی اللہ ورحمۃ اللہ** اور گنگا شتر سلام ہو آپ پر اسے رسول خدا اسلام ہو آپ پر اسے نبی خدا اور رحمتیں اور برکتیں او کی آپ پر نازل ہوں اور فضائل سے او حضرت کے یہ ہے کہ جب وہ حضرت کمین دہو پ میں تشریف لیجاتے تھے تو ایک لکھ ابر سفید سراقہ پر سجائے چتر سایہ انگن ہوتا تھا اور ہمراہ حضرت کے چلتا تھا اور جس جگہ آپ ٹھہرتے تھے تو وہ ابر بھی ٹھہر جاتا تھا اور فضائل سے او جناب کے یہ ہے کہ جو خیر سن آپ کے ہوتی تھی او سکودہ حضرت اس طرح دیکھتے تھے کہ جی طرح سامنے کی چیز کو دیکھتے تھے او بحسب ظاہر کمین وقت سونے کے بند ہو جاتی تھیں مگر قلب اقدس او حضرت کا بیدار رہتا تھا اور جب وہ حضرت کسی راہ سے گزر فرماتے تھے تو کسی روڑ تک او اس راہ سے خوشبو بہتر عبوسک سے آتی تھی اور بعض فضائل سے او حضرت کے یہ ہے کہ جب وہ حضرت شب تار یک میں کمین تشریف لیجاتے تھے تو وہ شب بسبب نور چہرہ انور کے بہتر روز روشن سے ہو جاتی تھی اور نور جناب او بر و نور جمال او حضرت کے مغلوب ہو جاتا تھا اور بعض فضائل سے او حضرت کے

یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کو بعد نبوت کے خلیل اللہ لقب ہوا جبکہ کثرت صلوات صحیحہ پر
 حضرت محمدؐ آل محمدؑ صلی اللہ علیہ وآلہٖ پر اور شیعہ علی مرتضیٰؑ ہونے کی تسکین تھی اور
 جناب رسولؐ کا لقب حبیب اللہ قبل بعثت کے تھا اور بعد بعثت کے معراج
 ہوئی اور یہ لقب بمراتب اس سے افضل ہے پس جب وقت وفات اور حضرت کا
 قریب آیا تو اپنے اصحاب سے اپنے اہلبیت کے بار میں یہ تاکید فرمائی فی الْحَجَارِ
 وَغَيْرِهَا اِنَّهُ لَمَّا عَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الْمَرْضُ الَّذِي مَيَّ
 تُوِيَ فِيهِ عَرَجَ عَلَى الْمَنَارِ وَحَدَّ اللَّهُ وَاسْتَنْتَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَعَشَرَ النَّاسِ
 اِنِّي خَلَفْتُ فِيكُمْ التَّقْلِينَ كِتَابَ اللَّهِ وَعَائِرَتِي اَهْلِي كَيْتَ جَنَابِهِ بَحَارُ الْاَنْوَارِ
 وغیرہ میں منقول ہے کہ جب جناب رسولؐ نے حجۃ الوداع سے طرف مدینہ کے
 مراجعت فرمائی تو اسی اتنا میں اور حضرت کو وہ مرض عارض ہوا جس میں رحلت
 فرمائی پس چند روز قبل اپنی وفات کے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور منبر پر بشارت
 لیگئے اور بعد حمد و ثناء کے خدا کے فرمایا ایسا اللہ اس اب وقت وفات میرے قریب
 آپسوںجا ہے اور میں درمیان تمہارے دو چیزیں نفیس و بزرگ چھوڑے جاتا ہوں
 کتابِ خدا اور حضرت اہلبیت طاہرین میرے مابین تم شکستہ ہو بھابعدی نے
 لَنْ تَصْنَعُوا فَاَعْمَالُنْ يَفْتَرُ قَا حَتَّى يَرَدَّ اَعْلَى الْخَوْضِ وَلَا تَقْدَرُوا اَنْ تَهْلِكُوا
 جب تک تم ان دونوں سے متمسک ہو گے تو ہرگز بعد میرے گمراہ نہ ہو گے ایسے کہ
 یہ دونوں آپس میں ایسے متحد ہیں کہ کبھی جدا نہ ہو گے یہاں تک کہ یہ دونوں بروز قیامت
 حوضِ کوثر پر میرے پاس وارد ہونگے پس لازم ہے تم کو کہ ہرگز ان دونوں کے
 خلافت نہ کرنا اور انہر تقدیم نہ کرنا اور راہ افراط و تفریط کو چھوڑ دو و الا ہلاک ہو گے

اے مومنین اتقیاے امت نے بعد وفات جناب رسول خدا کے مولاد اجماعاً و حضرت کی
 کہ ہنوز کفن و حضرت کا میلانوا تھا ایسا چھوڑا کہ گھر جناب فاطمہ زہرا کا وہ گھر حسین
 فرستے بھی بدون اجازت کے اندر نہ آتے تھے اوسے جلادیا اور نامحرم اوس گھر میں
 بیخوف داخل ہوئے اور کچھ باس جناب رسول خدا کا نہ کیا اور دروازہ شکم اطر بر اوں
 معصومہ کے گردیا جسکے صدر سے شانہ اڑھ محسن کو شہید کیا الی ان قال و انقوا
 بعھدکم ولا تمکثوا بیعتی الّتی بایعتمونی علیھا الغرض اوس حضرت نے یہاں تک فرمایا
 و فاکر و تم اوس عہد پر جو تم نے مجھ سے کیا ہے اور نہ توڑو اوس بیعت کو جو تم نے مجھ سے کی ہے
 حضرت یہ اشارہ تھا طرف اوس بیعت کے جو خم غدیر میں اوس حضرت نے بموجب حکم
 خدا کے ہاتھ جناب علی بن ابیطالب علیہ السلام کا پکڑ کے فرمایا تھا کہ ایھا الناس منکم
 مولا فاعلموا کہ مولا جس کا میں مولا ہوں بس علی بھی اوس کا مولا ہے اور بس صحابہ
 یہ حکم سنکر جناب امیر المومنین علیہ السلام سے بیعت کی تھی اور مبارک باد دی تھی مگر
 افسوس ہے کہ بعد وفات جناب رسول خدا کے اکثر اصحاب نے بیعت ننگنی کی اور حکم خدا
 اور رسول سے تمنا و زکر کے کچھ لوگ خلیفہ ننگئے اور راہ خلافت اختیار کی اور اب
 خود بھی ہلاک ہوئے اور اپنے ساتھ لوگوں کو بھی ہلاک کیا معشر الناس لا تدعوا
 بعدی ولا سنتہ کسبتے فمن ادعی بعدی فهو فی النار احتسبوا قصصنا
 واجتنبوا الحق لصاحب الحق اور فرمایا اے گروہ مردم اب بعد میرے کوئی
 ولا بنی نہوگا اور نہ کوئی دین بہتر ہے میرے دین سے اور جو کوئی بعد میرے دعوے
 بنوت کریگا تب وہ داخل نار ہوگا اور یقین جانو کہ اے قصاص میں اجر ثواب ہے
 اور حق صاحب حق کا ادا کرنا ہر شخص کو ضرور ہے ان ربی حکموا و انفسہم

یہاں تک فرمایا اوس بیعت کو جو تم نے مجھ سے کیا ہے اور نہ توڑو اوس بیعت کو جو تم نے مجھ سے کی ہے

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَاذَا اللَّهُ أَنْ أَكُونُ كَعَدَّتِ فَقَالَ يَا بِلَالُ قُمْ إِلَى
 مَنْزِلِ ابْنَتِي فَاطِمَةَ فَأَتَنِي بِالْقَضِيبِ الْمَمْشُوقِ جَنَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَمَا يَكُ
 سَعَا ذَاتِيهِ كَبُوهُ كُنَّا تَحَاكِمُ مِنْ تَحْتِ عَمْدِ بَيْكِنَاهُ تَارِيَانَهُ مَارَتَا يَهُ كَلِمَةً فَرَمَا يَهُ بِلَالُ عِلَالُ
 مِيرِي مِثْلِي فَاطِمَةُ دَهْرًا كَعُ كَرُورًا وَتَارِيَانَهُ مَمْشُوقٍ وَهَنَسَ لِي أَخْفِ جِهَ بِلَالُ عِلَالُ
 فِي شَوَارِعِ الْمَدِينَةِ يَا مَعْشَرَ النَّاسِ مَنْ ذَا الَّذِي يُعْطِي الْقَصَاصَ مِنْ
 نَفْسِهِ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَبَسَّ بِلَالُ سَهْرًا كَوَجْهِ مَدِينَةٍ كَعُ بَادَا زِلْزَلَةً كَتَمْتُ كَعُ كَعُ
 آيَاتِ النَّاسِ كُونِ شَخْصٍ دُنْيَا مِثْنِ آيَا سَهْرًا كَوَجْهِ مَدِينَةٍ كَعُ بَادَا زِلْزَلَةً كَتَمْتُ كَعُ كَعُ
 دِينِهِ بِرَاضِي مَوْجَزِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَعُ فَطَرَقَ بِلَالُ بَابَ فَاطِمَةَ وَهُوَ يَقُولُ يَا فَاطِمَةُ
 عَلَيْكَ السَّلَامُ قَوْمِي قَوْلًا لِي يُرِيدُ الْقَضِيبَ الْمَمْشُوقَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ
 يَا بِلَالُ وَمَا يَصْنَعُ وَاللَّهِ يَا الْقَضِيبُ لَيْسَ هَذَا يَوْمُ الْقَضِيبِ
 تَبَسَّ بِلَالُ وَرَوَاهُ جَنَابُ سَيِّدِهِ بِرَاضِي مَوْجَزِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَعُ فَاطِمَةُ دَهْرًا كَعُ
 مَوْجَزِ بَرَّكَ بِرَاضِي مَوْجَزِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَارِيَانَهُ مَمْشُوقٍ طَلَبَ فَرَمَا يَهُ جَنَابُ سَيِّدِهِ
 فَرَمَا يَهُ بِلَالُ آجُ دُنِ حَضْرَتِ كِي سَوَارِي كَانِهِيْنَ هِي كَسَلَتْ تَارِيَانَهُ طَلَبَ
 فَرَمَا يَهُ فَقَالَ بِلَالُ يَا سَيِّدَتِي أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ وَالِدًا لِي قَدْ صَعَدَ
 الْمَنْبَرَ وَهُوَ يُدْعِي الدُّنْيَا وَاهْلُهَا وَنَفْعُ نَفْسِهِ فَأَخْبَرَهَا بِقِصَّةِ سَوَادَةَ
 بِلَالُ نِي عَرْضَ كِيَا سَهْرًا دِي مِيرِي كِيَا كَوَجْهِ مَدِينَةٍ هِي كَعُ اسْوَقْتُ أَكْبَعُ
 بِرَاضِي مَوْجَزِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِي كَعُ مِينِ أَوْرَاهِلَ مَدِينَةٍ سَهْرًا حَضْرَتِ مَوْتُهُ مِينِ أَوْرَاهِلَ
 ابْنِي خَبْرَ مَوْتِ دِينِهِ مِينِ أَوْرَاهِلَ مَدِينَةٍ مِينِ ابْنِ وَفَاتِ مِيرَ اقْرَبِ هِي تَبَسَّ
 كَعُ كِيَا حَقِّ يَاقِصَاصِ مَجْهَرِ مَوْجَزِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَعُ مَوْجَزِ مَجْهَرِ مَوْجَزِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَعُ مَوْجَزِ مَجْهَرِ مَوْجَزِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

بلال نے سوادہ کے طالب قصاص ہونے کا حال بیان کیا تھا کہ سیدہ نے فرمایا
 عَلَيْهَا السَّلَامُ صَلَّحَتْ وَبَكَتْ وَنَادَتْ وَابْتَاؤُ وَاحْرَنَاءُ مَنْ لِلْفَقْرَاءِ
 وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ جب جناب سیدہ نے یہ حال سنا سنتے ہی اسکے ایک
 صمیمہ کیا اور رونے لگیں اور فرمایا دکر تہیں ہاے اے بابا اب کون سرسری کی
 فقرا و مساکین کی اور کون پرورش کر گیا غریب الوطن اور یتیم کی بعد اسکے تازیانہ
 بلال کے حوالے کیا اور بنا بر بعض روایات کے جناب سیدہ نے فرمایا اے بلال
 میری طرف سے سوادہ سے کہنا کہ تو دیکھتا ہے حال میرے بابا کا کہ شدت مرض
 ناتوان ہیں پس تجھے قسم ہے خدا کی کہ ایسی حالت میں قصاص سے درگزر کر چکے
 جب بلال تازیانہ لیکر طرف مسجد رسول خدا کے روانہ ہوئے تو جناب سیدہ اپنے پدر
 بزرگوار کے حال پر روتی تھیں ناگاہ دونوں شاہزادہ جناب حسین علیہما السلام
 گھر میں داخل ہوئے پس دونوں صاحبزادوں نے عرض کیا اے مادر گرامی سبب
 آپ کے رونے کا کیا ہے جناب سیدہ نے فرمایا اے نور چشمو میرے نانا تمہارے بیمار ہیں
 اور اپنی حیات سے مایوس ہیں اور اسوقت اہل مدینہ سے رخصت ہوتے ہیں
 اور سوادہ اور حضرت سے طالب قصاص ہے پس تم دونوں جلد اپنے نانا کی
 خدمت میں حاضر ہو اور سوادہ سے کہو کہ نانا ہمارے ایسی ناتوانی میں متحمل قصاص
 کے نہونگے پس اگر تجھے قصاص لینے سے جا رہ نہیں ہے تو تم دونوں بجائی کہنا
 کہ عرض میں ہمارے نانا کے ہم سے قصاص لے یہ سنکر وہ دونوں صاحبزادے روتے
 ہوئے طرف مسجد کے روانہ ہوئے جب داخل مسجد ہوئے اور جناب رسول خدا
 حسین کو روئے دیکھا تو ہاتھ چھپا کر سینہ قدس سے لگا لیا اور پکار کیا اور آنسو

سے
 زخمی انقلاب
 و غیرہ نوشتہ
 نذران

اوپر کے رخسار و نسب پوچھے اور فرمایا اے نور چشم میرے تم کیون روتے ہو اور نمون نے عرض کیا اے نانا مجھے سنا ہے کہ سوادہ آپ سے طالب قصاص ہے اور حال آپ کا بسبب شدت مرض کے نہایت متغیر ہے جس ہم اس لیے آئے ہیں کاشکے سوادہ آپ کے عوض میں ہم دونوں سے قصاص لیں اور حضرت نے فرمایا اے نور چشم میرے اس امر میں ایک دوسرے کا عوض اور بدل نہیں ہو سکتا ہے جب تک کہ جو خود دینے جسے ذمہ پر قصاص ہے آپ ادا نہ کرے یہ فرما کر فرمایا کہ اسے سوادہ ادا کر اور قصاص اپنا چھوڑے اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ تا زیانہ اچکا میرے بدن برہنہ پر پڑا تھا جس آپ بھی لباس بچے بطن اقدس سے ہٹالیں پس حضرت نے پیراہن کو بطن اطہر سے ہٹالیا اور وقت سجدہ میں جو اصحاب حاضر تھے وہ رونے لگے راوی کہتا ہے کہ سوادہ نے جب بطن اقدس کو جناب رسول خدا کے برہنہ دیکھا تو منہ پنا اور سپر رکھ دیا اور کہنے لگا کہ پناہ مانگتا ہوں میں خدا سے برکت اس بطن اقدس کے بروز قیامت مجھے آتش و دوزخ سے نجات دے دیکھ کر جناب رسول خدا نے فرمایا اے سوادہ اب تجھے قصاص لینا منظور ہے یا عفو کرنا سوادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اب مجھے ہرگز قصاص لینا منظور نہیں ہے میں نے عفو کیا یہ کہ حضرت نے فرمایا خداوند اتو گناہوں سے سوادہ کے درگزر و جرح کہ وہ تیرے نبی سے درگزر اکیوں مومنین سوادہ نے تو یہ احترام کیا جناب رسول خدا کا کہ دے ہو نہ تھا است پر کہ ادون جیماؤن نے کچھ احترام اولاد رسول خدا کا نہ کیا آہ بعض کو زہر دیا بعض کو فتنہ لب قتل و ذبح کیا اور ان کے فرزند بچاؤ کو تا زیانہ سے اذیت دی اور فرشتے تک لوٹ لیا اور دختران رسول کا زیور اور مقنعہ و چادرین تک چھین لیں اور ضرب تا زیانہ سے اذیت پہونجائی اور خمیوئیں آگ لگائی اور وہ شعلہ و رمولی آہ اوس

لا احم حکیم میں عورات ستم رسیدہ فریاد کرتی تھیں کوئی ادنیٰ فریاد رسی نہ کرتا تھا فقر
 بعد اسکے جناب رسول خدا مسجد سے اٹھے اور داخل خانہ اقم سلمہ ہوئے اور اس وقت
 ازلہ اقدس پر جاری تھا کہ خداوند اُتت محمد کو آتش و دوزخ سے محفوظ رکھے اور
 حساب کو اودن سب پرسل و آسان کرے پس ضعیف زیادہ ہوئے لگاؤ بار بار بحالت
 مرض میں جناب امیر المؤمنین علی مرتضیٰ علیہ السلام کو اپنے قریب طلب فرماتے تھے
 چنانچہ ایک مرتبہ فرمایا میرے حبیب کو بھی دُحیب جلی مرتضیٰ علیہ السلام حاضر ہوئے
 تو جناب رسول خدا نے دیکھ کر اشارہ فرمایا کہ میرے قریب آؤ حبیب وہ جناب قریب ہوئے
 تو اس وقت جناب رسول خدا نے رو اُدھر حالی اور اپنے سینہ سے لگایا اور دیر تک کچھ
 اشد فرمایا کیے بعد اسکے جناب علی بن ابیطالب نے سر اقدس اپنا اوٹھالیا اور باک
 تشریف لانے لوگوں نے عرض کیا کہ یا علی آپ سے کیا راز و نیاز ہوئے اور حضرت نے
 فرمایا کہ مجھے ہزار باب علم کے تعلیم فرمائے جن میں ہر باب سے اور ہزار باب علم کے
 مجھ پر مفتوح ہوئے اور بعد اسکے مجھ سے وہ وصیت فرمائی جو بعد از حضرت کے
 میں محل میں لاؤنگا اور مصائب پر صبر و تحمل کرونگا واقعی جناب امیر المؤمنین نے
 بعد جناب رسول خدا کے موافق وصیت کے صبر و تحمل فرمایا اور جمع کرنے میں
 قرآن مجید کے موافق نزول اور تعلیم رسول کے مشغول رہے یہ بھی اعداد کو لاؤنگا
 ہوا اور اپنے اذیت و آزار ہوئے یہاں تک کہ گلوے انور میں رسن ڈال کر مسجد
 لیگئے اور طالب بیعت ہوئے جب انکار کیا تو آمادہ قتل ہوئے اور نہ وہ قرآن
 منظور کیا اور نہ جاری ہونے دیا پس وہ قرآن ادنیٰ اولاد میں ہر امام کے ہاں
 بعد ایک دو سرے کے آدرا ب حضرت صاحب الامر کے پاس موجود ہے

۴
 حضرت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ علیہ السلام
 سے روایت ہے کہ

اور وہ اس حضرت کے زمانہ طہور میں جاری ہوگا اور آیات تمت وندہب ہوگا اور
ادیان باطلہ مفقود و نابود ہونگے اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

جلس چہم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِحَاطِبِ الْحَبِیْبِ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ
حق سبحانہ تعالیٰ قرآن مجید میں خطاب کر کے اپنے حبیب سے فرماتا ہے اور نہیں بھیجا
آپ کو مگر رحمت واسطے عالموں کے اور کہیں فرماتا ہے وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا حَافِظًا لِّلنَّاسِ
اور نہیں بھیجا میں نے آپ کو مگر باز رکھنے والے واسطے لوگوں کے نافرمانی سے اور حدیث
قدسی میں فرماتا ہے لَوْ لَا كُنَّا خَلَقْتُ الْاَفْلَکَ اَکْرَبَ سَیِّدًا اُنْهَوْتُمْ تُوْنِیْ پید
کر تائیں آسمانوں کو تو قی جناب رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ رحمۃ اللعالمین اور
باعث ایجاد عالم تھے ہر جنہ کفار قریش اور ساکنان مکہ نے طرح طرح کی نذرت
و تکلیف دی اور بدن انور پتھر و نئے مجروح کیا اور کلمات نامناسب کہتے تھے
اور صدمات روحانی اور جسمانی پہنچاتے تھے مگر حضرت نہایت صبر و تحمل فرماتے
اور کبھی نزول بلا اونکے لیے گوارا نہوا ہر جنہ ملائکہ حاضر خدمت ہو کر عرض کیا ہم
بحکم خدا تابع فرمان آپ کے ہیں جو حکم ہو وہ بجا لائیں چنانچہ مٹوکل آفتاب نے عرض کیا
کہ میں حرارت آفتاب سے آپ کے دشمنوں کو مٹاؤں کروں اور مٹوکل زمین نے عرض کیا
کہ میں زمین کو شق کر کے آپ کے دشمنوں کو فنا کروں اور مٹوکل جبال نے عرض کیا کہ
میں انہر بہار گرا دوں اور مٹوکل دریا نے عرض کیا کہ میں بانی کو موجزن کر کے انکو
غرق کروں اور مالک غازن دوزخ نے عرض کیا کہ میں شعلہ آتشین سے انکو جلا دوں
مگر حضرت کو گوارا نہوا اور کمال ترحم و دست اقدس اوٹھا کر عاکی بار آسمان پر قوم

یہی امت میری جاہل ہے تو انکو ہدایت فرما کیوں ہو نہیں ایسے شفیق مانت کو دار
 و نیامین استقیاء امت کیسے کیسے صدمات اور رنج پہونچائے پس جو بزرگوار رحمت
 خدا ہو واسطے عالموں کے اور باز رکھنے والا ہو نافرمانی خدا سے اور باعث ایجاد ہوا
 دوزین ہو مقام غور ہے کہ جب وہ بزرگوار رخصت ہوا اور دنیا سے سفر آخرت کرنے
 والا ہو تو اسوقت ان کے اہلبیت پر کیا صدمہ ہو گا فی الجار و غیرہ انہ لگا
 مرض اللہ کان فی بیکت اوسلمتہ چنانچہ بکار الانوار وغیرہ میں منقول ہے کہ جب
 جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے مرض نے شدت کی اور وقت رحلت کا قریب
 پہونچا تو اسوقت وہ حضرت گھر میں اتم سلمہ کے تھے فقالت اوسلمتہ یابی انت
 وایہی یا رسول اللہ مای اراک متغیراً محزوناً قال یا اوسلمتہ تعینت لک
 نفسی فلا تملک منی فلا تسمعن بعد ذلک صوت محمد کذا ہل سلمہ
 عرض کیا خدا ہوں آپ پرمان باب میرے یا رسول اللہ کیا سبب ہے کہ اسوقت
 میں حال آپکا متغیر اور محزون پاتی ہوں اور حضرت نے فرمایا اے اتم سلمہ وقت
 وفات میرا قریب ہے اب سلام میرا ہو تمہارا بعد اسکے تم کبھی آواز محمد کی دار دنیا
 میں نہ سونگی بیکت بکاء شدیداً فقال یا اوسلمتہ ادعی لک حبیبہ نفسی
 فاطمۃ الزہراء ثم غشی علیہ تکلم اتم سلمہ بہت رو میں حضرت نے فرمایا اے
 اتم سلمہ اب میری بارہ جگر فاطمہ زہرا کو بلاؤ کہ میں اس سے رخصت ہو لوں بعد اسکے
 حضرت غش کر گئے فجاءت فاطمہ وراثة مغشیا علیہ فصاحت وابتہا
 وارسل اللہ من الارامل والیتامی فاخذت رأسہ فی حجرها ووسعت
 قما علی قہر و بیکتہ و بیکت پس جناب فاطمہ زہرا تشریف لائیں دیکھا کہ بیکت

ما ت فرماتے ہیں
 فاطمہ زہرا نے اپنے
 سر پر محمد کی طرف سے
 بیکت کی ہے

رسول خدا غش میں ہیں اور حال او خضرت کا متغیر ہے یہ دیکھ کے بیاب ہو کر ہر قدر اپنے باپ کا اپنے سینے سے لگا لیا اور منہ پر منہ رکھ کر روتی تھیں ثُمَّ تَادَتْ وَابْنَاهُ وَارَسُولَ اللَّهِ نَفْسِي لِنَفْسِكَ الْفِدَاءُ كُلِّي فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَيْكَ وَارَاكَ تَفَارِقُ الدُّنْيَا لِسِ بَكَارِينِ اے بابا یا رسول اللہ خدا ہو جان میری آپ پر مجھ سے باتیں کیجئے میں دیکھتی ہوں کہ آپ دنیا سے رخصت کیا جاتے ہیں فَقُمْتُ رَسُوْلُ اللَّهِ عَيْنِيهِ وَرَأَى أَنْ فَاطِمَةُ تَبْكِي فَأَوْحَى إِلَيْهَا بِاللُّهُمَّ مِثْلَهُ پس جناب رسول خدا چشم انور کھول کر دیکھا کہ جناب فاطمہ زہرا رو رہی ہیں اور بہت بغیرا میں دیکھ کے وہ جناب بھی بغیرا ہو گئے اور اشارہ کیا میرے قریب آؤ فَادْخُلْهَا تَحْتَ ثِيَابِي فَتَأْتِجَا حَاطِي يَدَايَ فَرَفَعَتْ فَاطِمَةُ رَأْسَهَا وَعَيْنَاهَا تَهْمِلَانِ بِاللُّهُمَّ پس جناب سیدہ سینہ اقدس سے ہٹ گئیں اور وقت جناب رسول خدا نے اپنی عبا کے نیچے کر لیا اور دینک باہم کچھ باتیں راز کی رہن بعد اسکے جناب سیدہ نے سراپا اوٹھا لیا اور آنسو جاری تھے فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ يَا قُرَّةُ عَيْنِي لَا تَجْعَلِي عَلَيَّ يَدَيْكَ فَقَدْ اسْتَجَابَ اللَّهُ رَبِّي أَنْ يُجْعَلَ لِي أَوَّلُ أَهْلٍ بَيْنِي لِحُومِ قَابِئِ پس جناب رسول خدا نے فرمایا اے پارہ جگر غارت میں اپنے باپ کی تواقد ربیث ہو خداوند عالم نے دعا میری تیرے باری میں قبول فرمائی ہے اور وہ یہ ہے کہ غفریب سب اہل بیت سے پہلے تو ہی مجھ سے ملے گی یہ سن کر جناب سیدہ فوش ہوئیں ثُمَّ دَخَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَهُمَا بَيْكِيَانِ وَيَقُولَانِ اأَفْسَنَا لِنَفْسِكَ الْفِدَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بعد اسکے جناب حسین علیہما السلام داخل ہوئے اور وہ دونوں شاہزادے تھے

اور کھتے تھے یا رسول اللہ جانیں ہماری آپ پر نذر اہل حق کے اپنے خدا مجھے
 بہت گئے اور سوقت اور حضرت جبریل طاری تھا قاراد علی علیہ السلام ابن
 یحییٰ عن صدرہ فقال رسول اللہ دَعَمَیَا عَلَی حَقِّہُمَا وَتَشَی
 فَاَعْمَا مَقْتُولَانِ بِعَدِی ظَلَمَا وَعُدَّوَا نَا فَلَکِنَّ اللہَ عَلَی مَن یَقْتُلُہُمَا بِر
 جناب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب نے لمحاظ ادب و تخفیف رحمت جاہل کہ جن کو
 سیدہ اقدس سے اور حضرت کے علیہ کمر لیں لیکن جناب رسول خدا نے انہیں کھول کر
 فرمایا یا علی! ابھی انکو رہنے دو اور میرے سینہ سے جدا نہ کرو تاکہ میں ہوا کی سونگہ نہ
 اور یہ میری بوسونگہ لیں تحقیق کہ یہ دونوں میرے بعد بظلم و ستم شہید کیے جائیں گے
 پس خدا سنت کرے انکے قاتلون پر بیکتنا کذالک اذ نزل جبریل و قال
 یا رسول اللہ ان اللہ یقرء لک السلام ویقول من نحن من یلک الی ما نریہ
 تم اعدا لک من الکرامۃ اسی انسا میں جبریل نازل ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ
 حق سبحانہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے کہ ہم نے تمہارے لیے اپنی
 مفتونے مہیا کیا ہے جو کچھ کہ جاہل اور وہ غریب ہم کو عطا فرمائیں گے فقال یا رسول اللہ
 ہذا اکافؤ من الجنۃ خذ منہ حصۃ لحق طیک ثم قمہ علی اہل
 بیتک پس جبریل نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کافور بیت خدا نے ہدیہ کیے لیے
 بھیجا ہے آپ اس سے اپنے خنوط کے لیے لیجئے اور باقی اپنے اہل بیت پر تقسیم کیجئے
 پس اور حضرت نے اس کے تین حصے کیے ایک حصہ اپنے خنوط کے لیے لیا اور دوسرا
 حصہ جناب امیر المؤمنین کو عنایت کیا اور تیسرا حصہ جناب سیدہ فاطمہ زہرا کو
 دیا حضرات شاہد جناب رسول خدا نے اس کافور سے امام حسن علیہ السلام کو حق

اسوجہ سے محبت نہ فرمایا کہ امام حسین علیہ السلام کو طال ہوتا کہ مجھے محبت نہ فرمایا کیونکہ
 خاطر شکنی اور کئی کبھی گوارا نہ تھی اور وہ جناب جانتے تھے کہ یہ فرزند مظلوم اور غریب
 الوطن ہو کر صحرا سے کربلا میں شہید ہو گا اور تین دن تک لاش صحیح اور کئی خاک و خون
 آلودہ پڑی رہیگی اور کوئی طرف غسل اور حنوط اور کفن و دفن کے متوجہ نہ ہو گا افسوس
 حال پر اس مظلوم کے جسکی شہادت کا ذکر اور حضرت نے وقت آخر بھی کیا اور
 اونہی نصحت ہوئے اور سینہ سے لگایا اور بوسے دیے آہ او سوقت جناب سیدہ
 لکلی روتے روتے کیا حالت ہوئی ہوگی اور خانہ رسول محمد امین کرام ہوا ہو گا جب
 جناب رسول خدا اپنے اہلبیت سے نصحت آخری ہوتے تھے اور ذکر شہادت اپنے
 نورعین امام حسین کا بھی فرمایا اب تصور کیجئے کہ اگر روز عاشورا وہ جناب امام
 حسین کو اس حال میں مبتلا دیکھتے کہ جسکی خبر دی تھی تو او سوقت حضرت کا
 کیا حال ہوتا افسوس بعد شہادت کے لاش اس مظلوم کی تین روز تک
 بے غسل و کفن صحرا سے کربلا میں خاک و خون آلودہ پڑی رہی اور کوئی متوجہ
 طرف غسل و کفن اور دفن اس مظلوم کے نہوا بلکہ دامن صحرا کفن اور غسل
 اس تن اہلر کا خون بدن سے ہوا اور اعضاے سبعہ خصوصاً پشانی انور کا
 حنوط خاک گرم کربلا سے ہوا اور بجائے دفن کے سر انور نیزہ پر رکھا گیا اور
 بازار کو فہ میں پھرایا گیا آہ ادن لب و دندان انور کو جتنے بوسے جناب رسول خدا
 لیا کرتے تھے ابن زیاد و جھڑی لگاتا تھا یہ ظلم و ستم دیکھ کر زید بن ارقم متایب ہوا
 اور آواز دی اے ابن زیاد اوٹھ اے جھڑی کو این لب و دندان انور پر
 قسم ہے خدا کی میں نے کمر دیکھا ہے کہ جناب رسول خدا اس مقام کے بوسے

کہ سلام ہو آپ پر میرا رسول اللہ میں مدد سا فرقا صد پام لیکر آپ کی خدمت میں
حاضر ہوا ہوں مجھے اجازت دیجئے تاکہ اندر حاضر ہوں اور جو کچھ عرض کرنا ہے وہ
عرض کروں فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
فِي مَشَدَّةٍ الْمَرَضِ قَدْ حُشِنَ عَلَيْهِ فَعَلَيْكَ أَنْ تَرْجِعَ فَسَكَتَ مُهَلِّكَةً
وَكَيْفَ يَرْجِعُ عَنِ الْبَابِ جَنَابُ فَاطِمَةُ زَهْرَانِے فرمایا اے بندہ خدا جناب رسول خدا
شدتِ مرض سے اسوقت غش میں ہیں پس تجھے مناسب ہے کہ تو بھر جا یہ سکر وہ
راکت ہو رہا اور دروازہ سے نہ ہٹا بعد ٹھوڑی دیر کے پھر اذن جا جناب سید
جو جواب کہ پہلے دیا تھا وہی پھر ارشاد کیا یہ سکر وہ شخص پھر چپ ہو رہا اور دروازہ پر
کھڑا رہا ثُمَّ اسْتَأْذَنَ وَقَالَ يَا سَيِّدَ تَعْرِفَانِي رَسُولٌ كَلَّمَكَ فِي مَنَ اللَّهِ مُحَمَّدٌ
عَلَيْهِرِ وَأَقَاتَ رَسُولُ اللَّهِ بَعْدَ اسْکے اوس شخص نے پھر عرض کیا کہ اے سیدہ میری
مجھے خدمت میں جناب رسول خدا کی اسوقت حاضر ہو نا بہت ضرور ہے کہ میں فرستاد
حاضر ہوا ہوں اسی انما میں جناب رسول خدا نے چشم انور غش سے کھول دین اور جناب
سیدہ سے فرمایا کہ تم جانتی ہو یہ کون ہے اون معصومہ نے عرض کیا خدا اور رسول
اوسکا بہتر جانتے ہیں فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ هَذَا قَاطِعُ الذَّاتِ وَمُفَرِّقُ الْجَمَاعَاتِ
هَذَا أَمْلَكَ الْمَوْتَ مَا اسْتَأْذَنَ وَاللَّهِ عَلَى أَحَدٍ فَبِئْسَ مَا ذُنُوبُ لَهْ يَسْكَرُ
جناب رسول خدا نے فرمایا اے نور نظر کیا تم نے اسے نہیں پہچانایا نہ تو نکاح قطع کر لیا
اور جماعت کو متفرق کرنے والا ہے یہ ملک الموت ہے اور میری قبض روں کے لئے
آیا یہ قسم ہے خدا کی مجھ سے پہلے اسنے کسی نے اذنِ حضور نہیں کیا ہے فَاطِمَةُ
یہ تمہارے گھر کے آستانہ کی حریمت کا لحاظ کرتا ہے پس تم اسکو اذنِ حضور می دینا

یہ سکر جناب سیدہ روتے لگیں اور ملک الموت کو اجازت دی حضرات سنا آپ نے کہ ملک الموت سامقرب بدون اذن داخل جرم ہر اسے جناب سیدہ نہو لگا افسوس بعد جناب رسول خدا کے اشقیائے امت بے محابا اسی گھر میں آگ لگا کر داخل ہوئے اور کچھ پاس و لحاظ جناب رسول خدا اور فاطمہ زہرا کا نہ کیا بلکہ کمال عداوت دروازہ جلا دیا اور ضرب دروازہ اور تازیانہ سے جناب سیدہ کو ایسی اذیت دی کہ بچہ کھم طہر میں شہید ہوا **فَدَخَلَ مَلَكُ الْمَوْتِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ لَا أَقْبِضَ رُوحَكَ إِلَّا بِإِذْنِكَ غَضَّكَ لَكَ الْمَوْتُ دَاخِلٌ بِهِ وَأَسْلَمَ** سجالے اور عرض کیا یا رسول اللہ خداوند عالم نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کی روح اقدس کو بغیر آپ کی اجازت کے قبض نہ کروں **فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ يَا مَلَكُ الْمَوْتِ ايْمُحِلُّنِي حَتَّى يَأْتِيَنِي لَحْيُ جِبْرِيلَ فَقَالَ سَمِعَا وَطَاعَا عَرَفَيْنَا كَذَلِكَ إِذْ نَزَلَ جِبْرِيلُ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ رَبَّكَ مُشْتَاكِ إِلَيْكَ وَلَسَوْتُ بِعُطِيكَ رَبَّكَ فَتَرَضَّيْ** پس جناب رسول خدا نے فرمایا اے ملک الموت مجھے اتنی مہلت دو کہ اخئی جبریل میرے پاس آئیں تاکہ میں کچھ خوشخبری اون سے سُن لوں ملک الموت عرض کیا بسرو چشم میں تابع فرمان ہوں اسی اثنا میں جبریل بھی نازل ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ خوشخبری ہو آپ کو کہ آپ کا پروردگار آپ کا شائق ہے اور غریب خالق آپ کا نعمت دہ ہے اخروی اس قدر آپ کو بخشنیگا کہ آپ راضی و خوشنود ہونگے **فَلَمَّا سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ ذَلِكَ سُرَّ بِهِ وَقَالَ يَا مَلَكُ الْمَوْتِ فَاصْنَعْ مَا تَوْفَّقُكَ جِبْرِيلُ وَكَانَ يُكَلِّمُهُ وَبِهِ كَيْفَ تَمِيلُ عَنْ بَسَارِهِ وَمَلَكُ الْمَوْتِ جَالِسٌ بَيْنَ يَدَيْهِ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ** پھر جناب رسول خدا نے یہ بشارت سنی تو سرور ہوئے اور ملک الموت سے فرمایا کہ اب

بجالاتم جو خدا نے حکم دیا ہے پس جبریلؑ رونے لگے اور وہ جانب راست تھے اور
 میکائیلؑ جانب چپ تھے اور ملک الموتؑ سامنے حضرت کے بیٹھے تاکہ روح اقدس کو
 قبض کرین اور وقت سر اطراد حضرت کا سینۃ اقدس پر جناب علی بن ابیطالب علیہ
 السلام کے تھا اور حضرت سے باتیں کرتے تھے اور منہ قریب دہن اطراف کے تھا نیکی
 کہ روح اقدس نے مثل بوئے گل کے طرف جنت کے رحلت فرمائی پس جناب
 امیر المؤمنینؑ رونے لگے اور صدا و رسول اللہؐ کی بلند ہوئی اور سب اہلبیت رستا
 گروا و حضرت کے روتے تھے خصوصاً جناب سیدہ نہایت درد سے گریہ و زاری
 کرتی تھیں اور خانہ جناب رسولؐ خدائین کرام بیاہوا اور وقت نظر میں اہلبیتؑ
 تمام عالم تیرہ و تاریک ہو گیا حضرات اس مقام پر نہ کہ کو یاد آگئی تھنائی اور کیسی
 اوس مظلوم کی جو وقت آخر رگ گم کر بلا پر تشنہ لب و غموں سے چور چور پڑے تھے
 اور رخسارہ انور خاک آلودہ تھا اور قاتل تلوار آبدار لیے ہوئے آمادہ ذبح تھا اور
 وہ مظلوم العطش العطش فرماتا تھا کوئی داد رسی نہ کرتا تھا الغرض راوی کہتا ہے
 کہ جناب امیر المؤمنین علی مرتضیٰ علیہ السلام نے ہاتھ اپنا روئے انور پر بھیرا بعد ازاں
 اپنے ہاتھ سے غسل دیا اور کفن دیکر چہرہ ملائکہ آسمان اور جماعت بنی ہاشم اور بعض
 اصحاب کے اور حضرت پر نماز جنازہ پڑھی اور دفن کیا اور کفایت الاثر وغیرہ میں
 بسند معتبرہ عمار بن یاسرؓ سے روایت کی ہے کہ جب وقت وفات جناب رسولؐ کا
 قریب ہوا تو اور حضرت نے جناب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کو
 اپنے پاس بلا کر کہبت سے اسماءہ بیان فرمائے اور ارشاد کیا اے علی تم میرے
 وصی و جانشین اور وارث ہو اور خدا نے تم کو علم و فہم عطا کیا ہے جب میں دنیا

استقال کرونگا تو اوصفت کینہ ہاے دیرینہ جو ایک جماعت کے دلوں میں مخفی ہیں ظاہر
 کرینگے اور حق تھا رخصت کرینگے یہ سنکر جناب فاطمہ زہراؑ اور حسین علیہم السلام نے لگے
 جس جناب رسول خداؐ نے جناب فاطمہ زہراؑ سے فرمایا اے بارہ جگر کیون روتی ہو اون
 معصومہ نے عرض کیا اے بابا میں ڈرتی ہوں کہ بعد آپ کے لوگ میرا حق غصب کرینگے
 اور میری حرمت کی رعایت نہ کرینگے آنحضرت نے فرمایا اے نور دیدہ تمکو بشارت ہو
 کہ تم میرے سب اہلبیت سے پہلے مجھ سے آکر حق ہوگی اندوہناک نہو اور گریہ نہ کرو
 تحقیق کہ تم سیدہ نساء العالمین اور بہترین اہل جنت ہو اور پدر تیرا بہترین انبیاء و سر
 اور پسر عم شوہر تیرا بہترین اوصیاء ہے اور دونوں فرزند تیرے حسین حسین
 بہترین جوانان اہل جنت ہیں اور حق سبحانہ تعالیٰ صلب ہے حسین کے کو فرزند ظاہر
 کرینگا کہ وہ سب مطہر و معصوم و امام ہونگے اور میری اولاد سے محدثی اس امت کا
 ہوگا پس امیر المؤمنینؑ سے فرمایا اے علی مجھے غسل و کفن بغیر تمہارے اور کوئی نہ کرے
 آنحضرت نے عرض کیا کہ آپ کے غسل دینے میں کون میری اعانت کرینگا فرمایا جبریل
 اعانت کرینگے اور فضل بن عباس تمہیں بانی لا دینگے اور نابرد و سری روایت کے
 بعد رحلت آنحضرت کے جناب امیر المؤمنینؑ نے موافق وصیت کے پیراہن میں
 غسل دیا اور فضل بن عباس اپنی انگلیوں پر پٹی باندھے ہوئے بانی لا کر دیتے تھے
 جب غسل سے فارغ ہوئے تو کافور حبت سے حنوط کیا اور کفن لپیٹا اور جناب
 سلمان فارسی اور ابو ذر اور مقداد اور حماد یا سر کو بلایا اور جنازہ اٹھا کر اون
 رکھا جہان نما جنازہ پڑھائی بعد اسکے حجرہ خاص میں متصل مسجد نبی کے دفن کیا
 اور قبر انور کو چار انگشت بھروسے ایک بالشت بلند کیا اور عیاشی علیہ الرحمہ نے

۴۴
 بن عباس
 ۴۴
 بن عباس
 ۴۴
 بن عباس

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا اور حضرت نے جناب رسول خدا کو عائشہ اور جعفر نے زہر دیکر شہید کیا اور خاندان نبوت کو ویران و برباد کیا اس بعد اوروں کے کہ اور حضرت نے جناب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب کو غدیر خم میں اپنا وصی و جانشین فرمایا تھا اور بعض اہلسنت و جماعت نے واسطے اس کی رفع بدنامی کے لکھا ہے کہ ایک زن یہودیہ نے کہ نام اس کا زینب تھا اور حضرت کو زہر دیا جس کے سبب سے تپ شدید ہوئی اور رحلت فرمائی آپس حضرات جو ظلم و ظم اور مصائب کے بعد جناب رسول خدا کے جناب علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا اور حسین علیہم السلام پر گزرے ممکن نہیں کہ بیان اس کا کسی سے ہو سکے خصوصاً جناب سیدہ نے اس قدر رنج اٹھائے کہ تھوڑی مدت دنیا میں زندہ رہیں اور روتے روتے رحلت فرمائی اور وہ حصو جب تک زندہ رہیں اپنے پدر بزرگوار کی مفارقت میں گریہ و زاری کرتی تھیں اور ان کے ماتم و غم میں روتی تھیں چنانچہ ایک شب کو اپنے باپ کی قبر انور پر اسے تین گرا دیا

وَلَقَدْ كَلَّمْنَا وَابْنَاهُ زَالَتْ قُوَّتُهُ ۖ وَفَقَدْتُ بَعْدَ ذَلِكَ كَافُكًا وَمَوَالِيًا

اور فرماتی تھیں اسے باپا مفارقت میں اب کی قوت اس شیفۃ دیدار کی جا چکی ہے اور بعد ازاں میرا کوئی کفیل و مددگار نہ رہا

صُبَّتْ عَلَى مَصَافِيهِ لَوْ أَهْمَا ۖ صُبَّتْ عَلَى الْأَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيًا

بعد اچکے مجھ پر ایسی مصیبتیں پڑیں کہ اگر وہ دنوں پر پڑتیں تو وہ مثل شب تاریک ہو جاتے

مَا ذَا عَلِمْنَا مِنْ شَرِّ مُرَبَّةٍ أَحْمَدٍ ۖ اِنْ لَا يَشْفُو مَدَّ الزَّمَانِ عَمَّا إِلَيَّا

اور کیا باک ہے اس شخص پر جو خاک تربت رسول خدا کی سونگے یہ کہ حیرت نہانے

اور خوشبو بونگوں سے سوکھے یعنی پھر اور خوشبو سوکھنے کی حاجت اور سکو اپنی عمر بھر نہ ہوگی

وَيُطَوَّلُ فِي عِلْمِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ

اور طول کی پیشینگی معارف و جدائی جناب رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ میں افزو

و غم میرا اور اگرچہ بیچرن و ملال بھی باعث تسلی کا نہوگا یعنی بھگو اس غم سے کسی طرح

سیری نہوگی اور مدت العمر دیا کرونگی آہ اب مقام تصور ہے کہ وہ مظلومہ بعد اپنے

پدر بزرگوار کے صرف پچھتر روز یا پچانوہ دن زندہ رہیں اور اس مدت قلیل میں

کیا کیا مصائب درپیش ہوئے آہ دنوں کی رونے والی برسوں کے رونے والوں میں شامل

ہوئیں کیا تاثیر تخی اون مضمومہ کے رونے کی اور رات و دن رونے میں گزرتا تھا

جس کے سننے سے شیوع مدینہ شکایت کرتے تھے آخر وہ پہلے شکستہ شدید ہوا اور

غم میں اپنے پدر بزرگوار کے روتے روتے انتقال فرمایا اور بعد انتقال کے بھی آہ

روح اقدس کو اون کے فرزندوں کے غم میں جبین کیا آہ امام حسینؑ کو زہر دیا اور

امام حسینؑ کو تین دن کا بھوکا پیاسا صحرا لے کر بلا میں مع اصحاب و اقربا کے

شہید کیا اور اون کے اطہم کو اسیر و مقید کیا اور شہر شہر لیے پھرے اور دربار عام میں

سانسے ابن زیاد اور یزید لعین کے ٹھہرایا اور وہ انشیا و کیکر خوش و مسرور ہو

الْاَلَعَمَةُ اللّٰهُ عَلَى الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

مجلس ہفتم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰنِیْ بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَشْجِ الَّذِیْ بَارَکْتَ اَحْوَ لَہٗ لَیْلَیْمِنْ اَیَاتِنَا اِنَّہٗ هُوَ السَّیِّعُ

الْبَصِیْرُ مَحْ سُبْحَانَ تَعَالٰی قرآن مجید میں فرماتا ہے پاک و منزہ ہے وہ خالق جو

از روئے کرامت کے اپنے بندہ خاص کو بوقتِ شب مسجد الحرام سے طرفِ مسجد
 اقصیٰ کے لے گیا اور وہ ایسی مسجد ہے کہ ہنسنے اور اسکے اطراف کو برگشت دی نا کہ ہم اس کو
 بندہ برگزیدہ کو صنایع و بدائع اور مخلوقاتِ آسمانی اور اپنی قدر میں دکھائیں محض
 کہ وہ خالق منزہ سمیع بصیر ہے حضرات اس آیہ شریفہ سے کئی امر استفاد ہوتے ہیں
 منجملہ ان کے یہ ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کا ائسر ایسے فرمایا کہ او کو اپنی آیات
 عظیمہ کو دکھائے اور ایسے آیات کا دکھانا وہ اعظیم ہے جو کسی نبی کو انبیاءِ سلف سے
 اس طرح حاصل نہیں ہوا یہ قرب و منزلتِ خاص جناب رسولِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وآلہ کو حاصل ہے جو سید المرسلین اور خاتم النبیین میں علاوہ اسکے خداوندِ عالم
 یَعْبُدُہ فرمایا اور خدا جسے اپنا بندہ خاص فرمائے تو وہ کیسا عذرِ مرج ہو گا اور اسے
 لفظ سے شبہ منکرین معراج جسمانی کا بھی رفع ہو گیا کیونکہ عبد کا اطلاق روح اور
 جسم دونوں پر ہے نہ خالی روح نہ خالی جسم پر ورنہ یَعْبُدُہ کی جگہ پر وضح فرماتا پس
 صاف ظاہر ہے کہ انحضرت کو معراج جسمانی ہوئی جس کا اعتقاد ضروریاتِ اسلام
 سے ہے اور جو فرقہ صرف معراج روحانی کا قائل ہے وہ دائرہ اسلام خارج ہے
 چنانچہ تفسیر منہج الصادقین وغیرہ میں منقول ہے کہ معراج جسمانی جناب رسالت
 یا مہوین سال بعثت سے بحالتِ بیداری تائیسویں تاریخ ماہ رجب بقولے
 شرفِ عوین ماہ رمضان شب سہ شنبہ کو ہوئی ہے اور اس بارے میں احادیث و
 روایات کتب فریقین میں بکثرت ہیں اور حاصل جبکہ یہ ہے فرمایا جناب رسولِ خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جب رسول حکمِ تبارک جلیل آب کو نثار اور آب زمزم مخلوط کر
 لائے اور میں نے اس سے غسل اور وضو کیا اور لباس پہن کر میں باہر آیا دیکھا کہ

ایک فرشتہ براق مرکب ہستی کی لکام ہاتھ میں لیے کھڑا ہے اور سارا نور حق ہستی
 مزین و آراستہ ہے اور اسکے دو پریشل طاؤس کے ہیں پس اسکو میرے سامنے
 لا کر کہا رسول اللہ آپ سوار ہوں جب میں اوپر سوار ہوا تو پہلے قدم قدم چلا
 بعد اسکے پرواز کی اور جبرئیل میری داہنی طرف تھے یہاں تک کہ بیک چشم زدن
 مسجد اقصیٰ تک پہنچے وہاں حکم خدا روح انبیاء و اصحاب جمع تھیں تاکہ مجھے سلام
 کریں آدھ سوت جبرئیل نے مجھے مقدم کیا اور میں نے دو رکعت نماز بامت و عجا
 انبیاء و اصحاب اور ملائکہ کے ساتھ پڑھی بعد اسکے جبرئیل میرا ہاتھ پکڑ کے اس سنگ
 گران کے پاس لائے جس پر زینہ نورانی معراج کا رکھا تھا ایک پایہ اسکا یا قوت کا
 اور دوسرا پایہ زمر و کائنات جس پر مجھے اور آسمان پر لیکھے وہاں صنایع و بدائع الہی کو
 دکھایا اور جبرئیل نے ہر چیز کا حال مجھ سے بیان کیا بعد اسکے اور انبیاء سے میں نے
 ملاقات کی اسی طرح ایک آسمان سے دوسرے آسمان پر جاتا تھا اور ہر جگہ مخلوقات
 اور عجائبات آسمانی اور قدرت الہی کو دیکھتا تھا یہاں تک کہ سید روح الامت سے تک
 پہنچا اور وہ نور الہی سے درخشاں تھا اور اسکے ہزاروں شاخو پھر ہزاروں
 فرشتے تھے جب میں وہاں پہنچا تو جبرئیل ٹھہر گئے اور مجھ سے کہا اب آپ آگے
 تشریف لیجا میں میرا مقام ہمیں تک ہے آگے تجاوز نہیں کر سکتا پس جبرئیل نے
 فرشتہ حجاب الذیاب کے سپرد کیا اور وہ خود باہر حجاب کے کھڑا ہوا اور ان فرشتے
 فرشتہ حجاب گو تہر تک پہنچا یا اسی طرح اکثر حجاب کہ درمیان ہر حجاب کے
 پانچ سو برس کی راہ تھی میں نے براق پہٹے کیے بعد اسکے براق پرواز اور زقار
 باز رہا اور اس مقام میں ایسا نور تھا کہ میری آنکھیں خیرگی کرتی لگیں بعد اسکے

۵۷
 حجاب
 حجاب
 حجاب

رفعت پر سوار ہوا اور اس نے مجھے عرش تک پہنچایا جب نظر میری عرش پر پڑی تو
 جو چیزیں میں نے قبل اس کے دیکھیں تھیں بسبب عظمت و جلالت عرش کے وہ سب
 میری نگاہ میں حقیر معلوم ہونے لگیں حاصل یہ کہ جناب رسول خدا کو خانہ جناب ام سلمہ
 خانہ کعبہ تک اور وہاں سے بیت المقدس تک اور وہاں سے آسمانِ اول اور
 دہان سے آسمانِ دوم اور وہاں سے آسمانِ سوم اور وہاں سے آسمانِ چہارم
 اور وہاں سے آسمانِ پنجم اور وہاں سے آسمانِ ششم اور وہاں سے آسمانِ ہفتم
 اور وہاں سے عرشِ دکھتری اور وہاں سے مقامِ قَابِ قَوْسَیْنِ اُو اَدْنٰی تک عروج
 ہوا اور مہمانِ رب العزت کے ہوئے اور اثنائے راہ میں جہانِ سیر عجائبات
 ملکوت کا حجبی جاہا بجزوارادہ کے بُراق اور رفعت خود شہرِ تاتھا اور یہ تقرب اور
 مرتبہ جلیلہ سوائے ان حضرت کے کسی نبی کو انبیاء سابق سے حاصل نہیں ہوا اور
 جناب امیر المؤمنین نے جناب رسول خدا سے روایت کی ہے فرمایا ان حضرت نے
 کہ جب میں آسمان پر گیا تو میں نے ستر ہزار حجاب طے کئے اور ہر حجاب کی سافت
 دوسرے حجاب تک مقدار میں ستر ہزار فاصلہ مشرق و مغرب کی تھی یہاں تک
 کہ حجابِ قدرت تک پہنچا پھر خدا نے مجھے مسدود عرش پر پہنچایا اور ہزار مرتبہ
 جانبِ خدا سے خطاب آیا اَدْنٰی مِیْتۃِ مِیْرے قریب آؤ اور ہر مرتبہ مجھے ترقی تازہ
 بہم پہنچتی تھی یہاں تک کہ میں نے قدم سِرِّیْنِو دَنَا فَمَدَّ لَیْ پر رکھا کہ قریب ہو
 جھکا اور میں بخلوتِ نَکَانَ قَابِ قَوْسَیْنِ اُو اَدْنٰی نے اشرف ہوا کہ تفاوت
 بقدر دو کمان کے یا کمتر اس سے تھا اور بشرف سننے فَا وَجَّیْ اِلٰی عَبْدِ مَکِّیْ
 کے مشغول ہوا بعد اسکے عرش سے ایک قطرہ میری زبان پر آیا اس وقت ایسا

ذائقہ معلوم ہو کہ شیرینی میں ہرگز ایسی لذت نہیں ہوتی ہے اور حق سجادہ تعالیٰ نے مجھے سب علوم و اخبارِ اولین و آخرین سے آگاہ کیا اور زبان میری کھل گئی اور گویا ہوا حضراتِ مناسبت نے کہ بُراق اور رُفرف نے اپنے سوار کو آسمانوں میں مقیم قلابِ قوسین تک پہنچایا اور اس مقام پر ڈاکر کو یاد آگیا کہ کربلا میں اس فادائے اپنے سوار رکب و دوش رسول خدا کو مقامِ امن میں پہنچایا تاکہ زمین پر گرتے وقت اذیت و تکلیف نہ ہو جبکہ وہ مظلوم و تشنہ لب بسبب زخمی کاری کے ناتوان ہو کے زمین کی طرف مائل ہوئے اور بسبب کمالِ غیرت کے کسی مرتبہ زمین سے اٹھنے تاکہ دشمن شہادت نہ کریں مگر کوفیوں نے ہجوم کیا اور تلواروں پر تلواریں لگانے لگے اور آمادہٴ فوج ہوئے ان فرضِ حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنا یہ قدرت و باریک بینی جناب رسول خدا پر رکھا اور امانتِ جناب امیر المؤمنین علی مرتضیٰ علیہ السلام کے متعلق کلام فرمایا اور جب آسمان کے پردے اٹھا دیے گئے تو نبی اور وحی الہیہ ہر حکام ہوئے اور وقت ملا کہ زمین کی طرف متوجہ ہو کر حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام کی زیارت کرنے لگے سبحان اللہ کیا مرتبہ ہے ہمارے آقا امیر المؤمنین کا کہ جس جگہ خدا نے یہ قدرت رکھا اس جگہ حکمِ نبی قدمِ اقدس رکھے اور معراجِ دوکرا اطر رسول خدا پر ہوئی جیسا کہ ملا حسن کاشی لکھتے ہیں۔

گر بُدے بالاترا ز عرش برین جاوگد گفتے کا نہ مات جایت یا امیر المؤمنین

اور ایک شاعر نے نظم کیا ہے۔

چونکہ بدکتی بی بالاترا ز عرش برین زان سبب شد جاے پایت یا امیر المؤمنین

آورد و صراشا کہ کتاہی۔

در شپ امیرا روز و محنت یزدان پاک
 عزت شاه ولایت را بدین قدر و شرف
 کز هر ملکین بجای دست قدرت پانندار
 کسیت قدرت را بدین سید بطحا نندار

یہ دفعۃً اِدُن حضرت کو حاصل ہے کہ دوشِ نبیؐ اور مہرِ نبوتؐ پر پائے
 اور رکھ کے کھڑے ہوئے اور بُتوں کو حنا نہ لکھنے سے دُور کیا
 چنانچہ کشف الغمہ وغیرہ میں منقول ہے کہ جب بروزِ فتح مکہ کہ دو مہینوں تاریخِ ماہِ رمضان
 سنہ اٹھ ہجری کی تھی اور روزِ نوروز تھا جناب رسولؐ اُطوافِ خانہ کعبہ سے فارغ
 ہوئے تو بُتوں کو توڑنا شروع کیا جو گردِ خانہ کعبہ کے کفارِ قریش نے جست اور انکے
 ادرین گچ سے منجم کر کے نصب کئے تھے حضرت او کو نوکِ نیزہ سے گراتے تھے اور
 فرماتے تھے جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا قَاتِلًا
 اور باطل ہلاک ہوا تحقیق کہ باطل ہلاک ہونے والا ہے اور وہ بُتِ باجوہِ دَوس
 استحکام کے بھجوا سارا وہ انحضرت کے مُنہ کے محلِ زمین پر گرتے تھے اور حضرت
 نوکِ نیزہ اُوکی انگوٹھیں چھبوتے تھے تاکہ کفارِ جاہلین کہ ان اصنام سے کوئی
 نفع و ضرر مقصود نہیں ہے اور کفارِ قریش نے کچھ بُت بہت بلندی پر نصب کئے تھے
 پس حضرت امیر المؤمنینؑ نے جناب رسولؐ اُسے عرض کیا کہ آپ میرے دوش پر
 کھڑے ہو کر ان بُتوں کو توڑیں یہ سنکر انحضرت نے فرمایا اے علیؑ تم میرے دوش پر
 قدم رکھ کر بُت شکنی کرو پس موافق حکم جناب رسولؐ کے جناب امیر المؤمنینؑ علیؑ
 بن ابیطالبؑ نے قدم اُطر دوش اقدس پر انحضرت کے رکھے اور مصداق
 نورؐ علیؑ نور کے ہوئے اور کھڑے ہو کر بُتوں کو گراتے تھے اور برابر توڑتے جاتے تھے
 تمام غور ہے کہ اِدُن یہ حضرات کسی عبادِ دُنو نہیں مشغول تھے جہادِ فراہجے تھے

دین کے لئے
دین کے لئے
دین کے لئے
دین کے لئے
دین کے لئے

کلمہ اللہ کو ہر طور پر مناجات کرتے تھے آہ جو سر اقدس حالتِ حیات اور شدتِ
 تشنگی میں کہاں ظلم و ستم بدنِ ناہل سے جدا کیا گیا اور خاک و خون میں آلودہ ہوا
 جسکی ریش اقدس سے خون پکٹتا تھا آہ جب نظر جنابِ زینبؑ کی اوس سر نور پر
 بڑی توبہ شدت رونے لگیں اور فریاد کرنے لگیں بانیِ مَن شَیْبَتُهُ تَقْطُرُ
 بِاللَّيْلِ مَاءً خِدا ہو باب میرا اوس شہید راہِ خدا پر جسکی ریش اقدس سے خون پکٹتا ہی
 الغرض بعد معراج کے جناب رسولِ خدا کی خدمت میں سوال کیا گیا بَآئِی لُغْزَہ
 خَاطِبُکَ رَبُّکَ لَیْکَ لَازِمُ الْعِرَاجِ کس کُنْتُ و زبَان سے آپ کے پروردگار نے
 آپسے شبِ معراج کلام کیا تھا فَقَالَ خَاطِبِی بِلُغْزَہ عَلِیُّ بْنُ أَبِیطَالِبٍ وَخَصْرَہ
 فرمایا مجھ سے علی بن ابیطالب کی زبان میں کلام کیا پس میں نے بالہام عرض کیا
 اے عبود میرے آیا تو نے مجھ سے کلام کیا یا علیؑ نے ارشاد ہوا اے احمد مینانہ
 اوپر حیر و کنے نہیں ہوں نہ لوگوں کے ساتھ قیاس ہو سکتا ہوں نہ شاہِ اور موصوف
 ہو سکتا ہوں اولِ حیر و ن سے جو مخلوق میں اے حبیب میرے میں نے تمکو
 اپنے نور سے پیدا کیا اور علیؑ کو تمہارے نور سے پیدا کیا پس میں تمہارے اسرار
 دل پر مطلع ہوا اور مخلوقات میں سے تمہارے دل میں کسی کو دوست تر علیؑ
 بن ابیطالب سے نہیں پایا اسی میں نے تم سے اونکی زبان میں کلام کیا تاکہ
 قلب تمہارا مَطْمُن ہو مومنین مقامِ غور ہے کہ خدا و رسول کو کیسا کلام اور لبِ لہجہ
 حضرت علی بن ابیطالبؑ کا مرغوب و پسند تھا کہ مقامِ خلوت میں اونکی زبان میں
 باہم کلام کیا تاکہ لطفِ مزید حاصل ہو اسی طرح اونکے فرزندِ دلبند کا کلام نہ ملکہ
 مرغوب و پسند تھا جبکہ وہ جنابِ کبیر مناجات کرتے تھے تو جانبِ خدا سے

جواب آتا تھا

لَبَّيْكَ عَبْدِي أَنْتَ فِي كُنْفِي ۖ وَكَيْ لَمَا قُلْتَ قَدْ عَلِمْنَا ۚ

اے بندہ میرے میں موجود ہوں اور تو میری پناہ میں ہے اور جو کچھ تم نے کہا
اوس سے ہم آگاہ ہوئے

صَوْنَاكَ تَشْتَا فُكْهُ مَلَكًا لَكُنْ ۖ فَحَسْبُكَ الصَّوَاتُ قَدْ سَمِعْنَا

تمہاری آواز کے تو ملائکہ ہمارے شتاق رہتے ہیں پس کافی ہے آواز تمہاری
جو ہنسنے سنی ہے۔

دَعَاكَ عَيْنٌ يَحُولُ فِي حُجُبٍ ۖ فَحَسْبُكَ الْمَسْرُوقُ قَدْ سَفَرْنَا ۚ

اے پیارے ہمارے دعا تمہاری کہ وہ ہمارے حجاب ہمارے قدرت کے پھر رہی ہے
پس ہم نے سراپہ دہائے عزت و جلال تمہارے سامنے سے اوشاد دیے ہیں کیونکہ
مؤمنین جس مقبول ناری کی آواز حق سبحانہ تعالیٰ کو ایسی مرغوب و پسند ہوا
وقت مناجات کے ندا آوے کہ تمہاری آواز کے تو ملائکہ ہمارے شتاق رہتے
ہیں ہمارے افسوس روز عاشورا صحرائے کربلا میں اشقیائے اُمت کلام اوس
فرزند رسول کا نہ نہیں اور استہزا کرین اور فریاد رسی نہ کریں جبکہ وہ مظلوم
فرماتے تھے هَلْ مِنْ زَاوِيَةٍ يَدُّنِي عَنْ حَرَمِ رَسُولِ اللَّهِ يَا هَيْ كَوْنِي دُونَ
کرنے والا کہ شتر اعدا کو حرم رسول خدا سے دور کرے آہ عوض فریاد رسی کے
کو فیون نے تیر بار ان کیلئے ادریزہ اور تہجد ازلموار دن سے ایسا مجروح کیا
کہ خون جاری ہوا اور ناتوان ہوئے الغرض جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
واپس تشریف لائے تو حالاتِ سموات اور عرش کو اپنے وحی امیر المؤمنین

بیان فرماتے تھے اور وہ جناب بھی حالات سموات اور عرش کے اس طرح سے
 بیان کرتے تھے کہ گویا ہمراہ او حضرت کے تھے کیونکہ سب حجاب سامنے سے ہٹا
 دیے گئے تھے سبحان اللہ مؤمنین غور کیجئے کہ جب یہ حالات حضرت نے بیان
 کیے ہونگے تو انکو منکر مؤمنین کس قدر خوش و مسرور ہوئے ہونگے اور درود بھیجا ہوگا حضرت
 محمد و آل محمد علیہ وآلہ پر جو درود و مہر جناب حق اتم البشر کا ہے جسکے بکثرت
 پڑھنے سے حضرت ابراہیم کو خلیل اللہ کی کا خطاب ہوا اگر دوسے ہوا شقیائے امت پر کہ
 ادھون نے آل رسول پر کیا کیا ظلم و تم کیے آخر بعض کو زہر دیا اور بعض قتل کیا اور
 اسپر آتھناہین کی اور لباس تک لوٹ لیا اور خیمون میں آگ لگا دی اور انکے
 المحرم اور بچوں کو اسیر و مقید کیا اور کربلا سے کوفہ اور کوفہ سے شام تک اونٹوں پر
 سوار کر کے پھرایا یہاں تک کہ سامنے دشمن کے لائے اور وہ شقی و کھنڈ خوش و مسرور ہوا
 افسوس اعدائے آل رسول کو کمال عداوت درود سے بھی محروم رکھا اور اسہیز
 شریک نہیں کیا پھر بھی اذعائے اسلام ہے اور اب تک یہ عناد جاری ہے حالانکہ
 حقیقت اذکی قرآن و احادیث سے بخوبی ثابت ہے غرض کہ جب یزید نے سرانور
 امام حسین کا اور انکے المحرم اور بچوں کو دیکھا تو بہت خوش و مسرور ہوا اور کلمات
 نامناسب کہے یہ سنکر جناب سکینۃ بنیاب یومین و قالت یا یزید کہ تفرح بقتل
 اخی فانہ کان عبد اللہ تعالیٰ فذل عاہ الیک فاجابہ و سجد بذلک
 آور فرمایا اے یزید تو خوش نہو قتل سے میرے باپ کے اس لیے کہ وہ جناب ایک
 بندہ خاص خدا کے تھے پس اوسنے اونکو اپنے جوار رحمت میں بلایا اور او حضرت
 قبول کیا اور رستگار ہوئے وَاَمَّا اَنْتَ یَا یزید لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَیْكَ فَاسْتَعِذْ بِحِوْلِ

در بیان
 حضرت
 یزید
 علیہ السلام

ہدین

لیکن تو اسے یزید بن عمر بن خدا ہو مجھ پر اپنے جواب کا استعداد یہ جیسے تجھ سے فردا سے
قیامت کو سوال اس خون ناحق ریختہ اور تہک حرمت آل رسول کا کیا بائیکا
الاکثرۃ اللہ علی القوم الظالمین

جلسہ ہشتم

قَالَ الْبَاءُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ وُلِدَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِمَكَّةَ بَعْدَ
مَبْعَثِ رَسُولِ اللَّهِ بِخَمْسِ سِنِينَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَشْرِينَ مِنْ جُمَادَى الْآخِرَةِ
بِحَارِ الْأَنْوَارِ مِنْ نَقُولِ هُوَ فَرَمَا يَاحْضَرْتَ أَمَامَ مُحَمَّدٍ بَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَعْنِي أَنَّهُ جَنَابُ فَاطِمَةَ
عَلَيْهَا السَّلَامُ مَبْنُوعِينَ تَارِيخُ مَا جُمَادَى الثَّانِي كُوجَمَّةِ كَيْ دِنِ بَاقِ بَرَسِ بَعْدَ مَبْعَثِ
جَنَابِ رَسُولِ اللَّهِ أَكْ مَلَكَةٍ مِنْ مَيِّمِ بَوْنِ وَأَبُو هَاشِمٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأُمُّ هَاشِمٍ
بِنْتُ حُكَيْلٍ وَاسْمُهَا فَاطِمَةُ وَكُنْيَتُهَا أُمُّ الْحَسَنِ وَأُمُّ الْحُسَيْنِ وَأُمُّ الْأَمْتَةِ
وَأُمُّ بَرَزْگُوَارِ اُنْكَ حَضْرَتِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مِنْ أَوَّلِ
اَلْاُمَمِ اَوَّلِي جَنَابِ خَدِيجَةِ كُبْرَى بِنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ اَوْدِ نَامِ اَوْنِ عَظَمَةِ كَافِطِمَةَ
اَوْرَكَيْتِ اَوَّلِي اُمِّ اَحْسَنِ اَوْرَامِ اَحْسَيْنِ اَوْرَامِ اَلْاُمْتَةِ هُوَ وَفِي اَلْاُمَمِ اَلْعَنِي
اَلْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لَآئِي عَبْدُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْفَ كَانَتْ
وَلَادَةُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ اَوْرَامَالِي مِنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ رَوَايَتِ كِي هُوَ
كَمَا اَوْنِ مِنْ نَعْنِي حَضْرَتِ اَمَامِ جَعْفَرِ صَادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَعِ سَوَالِ كِيَا جَنَابِ فَاطِمَةَ
عَلَيْهَا السَّلَامُ كِي وَلَادَتِ كِي طَرَحِ بُوْنِي تَحِي قَالَ نَعْمَانُ خَدِيجَةُ لَمَّا تَرَوْنِي بِهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ هَجَرَهَا سَنَوَةً مَكَّنَزَةً فَكُنْ لَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا
وَلَا يَسْلُكُنَ عَلَيْهَا وَلَا يَتَرَكُنْ اِمْرَاَةً تَدْخُلُ عَلَيْهَا فَايَا اِيَّانَ تَحْقِيقِ كِي جَبِ جَنَابِ

۴
در بیان
تاریخ ولادت
حضرت فاطمه
زین

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خدیجہ کبریٰ کو اپنے عقد میں لائے تو اس وقت عورتاً
 مکہ نے اون سے فدا ترک کیا پس باو نہیں سے کوئی خدیجہ کبریٰ کے پاس نہ جاتی تھی
 اور نہ کوئی او کو سلام کرتی تھی اور نہ کبھی عورت کو ان کے پاس جانے دیتی تھیں۔
 فَاسْتَوْحِشَتْ لِذَلِكَ خَدِيجَةُ الْكُبْرَى وَكَانَ جَوْعُهَا وَغَمُّهَا حَادًّا
 علیہا پس خدیجہ کبریٰ بسبب اپنی تنہائی کے نہایت پریشان ہوئیں اور زیادہ
 بے قراری اور غم و اہم او کو یہ نکلا کہ ایسا سو قریش اور حضرت کو کچھ ضرر ہو بخائین
 فَلَمَّا كَحَمَلَتْ فَاِطْرَئُخَتْ تَهَا مِنْ بَطْنِهَا وَتَصَدَّرَهَا وَكَانَتْ خَدِيجَةُ
 تَكْتُمُ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ تَبَسَّ بِهَا خَدِيجَةُ كَبْرَى سَامَةً فَاطِمَةَ زَهْرًا كَالْحُلَّةِ
 یعنی بطن میں ان کے قرار پایا تو وہ معصومہ ہمیشہ اون سے باتیں کیا کرتی تھیں اور
 تسکین دیتی تھیں اور خدیجہ کبریٰ کو اس کلام سے تسخنی ہوتی تھی اور اس کو
 وہ جناب رسول خدا سے جھپاتی تھیں فَكَانَ خَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 يَوْمَ مَا تَسْمَعُ خَدِيجَةُ تَحْدِثُ فَاِطْرَئُخَتْ يَا خَدِيجَةُ مَنْ تَحْدِثُ ثَنِيَّةً كَالْتِ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ الْجَنَيْنَ الَّذِي فِي بَطْنِي تَبَسَّ بِهَا وَزَيْنَابُ رَسُوْلُهَا صَالِيَةً
 علیہ وآلہ گھر میں تشریف لائے تاکہ خدیجہ فاطمہ سے باتیں کرتی ہیں اور حضرت نے
 فرمایا اے خدیجہ تم ابھی کس سے باتیں کرتی تھیں خدیجہ کبریٰ نے عرض کیا
 یا رسول اللہ یہ بچہ جو میرے شکم میں ہے مجھ سے باتیں کیا کرتا ہے اور مجھے دلاسا
 دیتا ہے قَالَ رَسُولُ اللَّهِ يَا خَدِيجَةُ هَذَا جِبْرِئِيلُ يُبَشِّرُكِ بِأَنْتِ وَأَنَّهَا
 السَّمَةُ الطَّاهِرَةُ الْمَيْمُونَةُ جناب رسول خدا نے فرمایا اے خدیجہ یہ بچہ خیر
 نیک اختر ہے اور ابھی جبرئیل مجھ خدا میرے پاس آئے اور مجھے بشارت دی

کہ یہ دختر پاک و پاکیزہ اور صاحب برکت و فضیلت ہے وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی
 سَيَجْعَلُ لَّنِیْ مِمَّهَا وَیَجْعَلُ لَّنَاسُکَهَا اَمْتًا وَیَجْعَلُ لَّہُمْ خُلَفَاءَ فِیْ اَرْضِہِ
 بَعْدَ اَنْفُسِہَا وَحَبِیْہِ اَوْ یَتَّبِعِ کہ خداوند عالم عنقریب نسل میری ایک نسل سے
 گردانے گا اور عنقریب نسل سے اوکلی پیوے دین ہونگے اور وہ روز زمین پر
 خالق ہونگے جبکہ میں دنیا سے رحلت کرونگا اور نازل ہونا وحی کا بعد میرے
 موقوف ہو جائیگا تو اولاد لو اکی خلیفہ میرا کہیگا فلم یزلْ خَلِیْفَہُ عَلٰی ذٰلِکَ
 اِلٰی اَنْ حَضَرَتْ وَاَدَّیْنَهَا فَوَجَّهَتْ اِلَیْ نِسَاءِ فَرِیْشٍ اَنْ تَعَالِیْنَ لِنَکِحْنَ
 مَلَائِکَ النِّسَاءِ اَمِّنَ النِّسَاءِ بَسْ خدیجہ کبریٰ ہمیشہ اسی طرح سے بسراوقات کرتی
 تھیں یہاں تک کہ وقت ولادت جناب سیدہ کا قریب پہونچا پس خدیجہ کبریٰ
 عورات فریش کو کہلا بھیجا کہ اب وقت وضع حمل میرا قریب ہے اور یہ امر بدو
 عورتوں کے تمام نہیں ہوتا ہے ایسے اسوقت تم میری شرکت کرو فَاَرْسَلْنَ اِلَیْہَا
 اَنْتِ عَصَبَتِنَا وَلَوْ اَنْقَبِلْہِ قَوْلُنَا وَتَزَوَّجْتِ مُحَمَّدًا لَیْسَ بِطَالِبٍ فَقِیْرًا
 فَلَسْنَا جِیْیً وَاَكَلِیْہِ مِنْ اَمْرِ لَوْ بَسْ اُون عورتوں نے جواب میں کہلا بھیجا
 کہ تم نے ہمارے خلاف کیا اور ہمارے کہنے پر عمل نہ کیا اور محمد سے کہ وہ یتیم
 ابو طالب اور مرد فقیر ہے تم نے عقد کیا ایسے ہم کسی طرح سے تمہارے گھر میں
 نہ آئیگیے اور کوئی شریک تمہارا نہوگا فَاَعْتَمَّتْ لِنَا لَکَ خَلِیْفَہُ اِذْ دَخَلَ
 عَلَیْہَا اَرْبَعٌ نِّسَوٰۃً کَاکُھُنَّ مِنْ نِّسَاءِ بَنِیْ ہَاشِمِیْہِ فَقَرَعَتْ خَلِیْفَہُ مِنْھُمْ
 یَسْرَکَ خدیجہ کبریٰ نہایت منہوم ورنجیدہ ہوئیں اور اس فکر میں تھیں ناگاہ
 چار عورتیں داخل ہوئیں گویا کہ وہ عورات بنی ہاشم سے تھیں پس خدیجہ کبریٰ

عورتوں نے جواب دیا کہ اگر تمہاری بیوی سے کوئی شریک ہوگا تو تمہاری بیوی سے کوئی شریک ہوگا

اَوَلَوْ دَلِمَ بَعْضُ خَوَافِكَ هُوَ مِنْ قَالَتْ اِسْحَدِيْنِ مَا كُنْتُمْ فِيْ مَنْ رَّسَلْتُ رَجُلًا
 الْبَايَ وَنَحْنُ اَخُوْ اَتْلُكَ سَارَ وَهَلِيْ اَسِيْبَةُ يَنْتُ مَزَاحِمُ وَهَلِيْ
 مَرْيُوْمُ وَهَلِيْ كَلَامُ اُخْتُ مَوْسَى لِنَلِيْ مِيْنَا مَاتِلِيْ النَّسَاءِ بِسْ اَيْ
 اَوَمِنْ سَ كَمَا تَمْ خَوْفٌ نَهْ كَرُوْكَ هَمْ تَحَارَسُ بِرُوْرٍ دُكَارِ كَيْسَجِيْ هِيْنَ اَوَرِ هَمْ سَبْ
 تَحَارِيْ بَنِيْنَ هِيْنَ مِيْنَ سَارَهْ هُوْنَ اَوَرِيْهْ اَسِيْبَةُ مَبْتُ مَزَاحِمُ اَوَرِيْهْ مَرْحَمُ اَوَرِيْهْ
 اَوَرِيْهْ كَلَامُ هِيْنَ مَوْسَى كِيْ هِيْنَ هَمْ تَحَارِيْ وَهْ خَدَمْتُ كَيْسَجِيْ جُوْ قَابِلَهْ كَرْتِيْ هِيْنَ
 بَجَلَسْتُ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ عَنْ يَمِيْنِهَا وَآخَرِيْ عَنْ يَسَارِهَا وَالتَّالِيَةُ
 بَيْنَ يَدَيْهَا وَالرَّابِعَةُ مِنْ خَلْفِهَا بِسْ اَوَمِنْ سَ اَيْكِيْ وَهِيْ طَرَفُ اَوَلِ
 اَوَرِ دُوْ سَرِيْ بَايْمِنْ طَرَفُ اَوْتِيْسِرِيْ سَانَسْ اَوَرِ جُوْ حِيْ بِسْ لَبْ اَوَلِيْ مَبْتِيْ فَوَضَعَتْ
 فَاطِمَةُ طَاهِرَةً مُطَهَّرَةً فَلَمَّا سَقَطَتْ اِلَى الْاَرْضِ اَشْرَقَتْ مِنْهَا النُّوْرُ
 حَتَّى دَخَلَ بُيُوتَاتِ مَكَّةَ بِسْ جَنَابِ فَاطِمَةَ زَهْرَانَاكِ وَبَاكِزَهْ پِيْدَا هُوِيْزَهْ
 جَبْ جَنَابِ سِيْدَهْ پِيْدَا هُوِيْنِ تَوَا اَوْ سَوَقْتُ اَيْكِيْ نُوْرًا اَوْ سَ مَعْصُومَهْ سَ اَيْبَا
 سَاطِعْ هُوْكَ هَرْ كَهْمُ كَلَهْ مَعْظَمَهْ كَا اَوْ سَ نُوْرَ سَ رُوْشِنْ هُوْ اَوَلُوْ يَنْبِيْ فِيْ شَرْقِ الْاَرْضِ
 وَغَرْبِهَا مَوْضِعُ الْاَوْ شَرْقِ ذَالِكَ النُّوْرِ فِيْهِ اَوَرِ وَهْ نُوْرُ تَامَ عَالَمِ هِيْنَ
 مُنْتَشِرْ هُوْ اَوَرِ شَرْقِ سَ مَغْرِبِ تَاكِ كُوِيْ مَقَامِ اَيْبَا نَهْ تَحَا كَهْ اَوْ سَ نُوْرَ سَ
 مَنُوْرُ نُوْرًا هُوْ ثُوْرُ دَخَلَ عَشْرَ مِيْنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ مَعَ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ
 طَسْتُ وَآيِرِيْ مِيْنَ الْجَنَّةِ وَفِي الْآيِرِيْ مَاءُ الْكُوْرِ ثَرِيْبَهْ اِسْكِرْ
 حُوْرُ الْعِيْنِ سَ دَاخِلْ هُوِيْنِ كَهْ هَرْ اَيْكِيْ كَهْ سَا تَهْ اَيْكِيْ طَشْتُ وَآفَاقَتْ كَا
 اَوَرِ سَرِ آفَاقَهْ مِيْنَ اَبْ كُوْ خَرْتَفَانَا وَلَتَهَا الْمَرْأَةُ الَّتِي بَيْنَ يَدَيْهَا فَتَا

بِمَجَاءِ الْكَافِرِينَ وَهُوَ سَائِمٌ خَدِجَةُ كُبْرَى كَيْسِي تَحْمِيْنِ اَوْ نَحْنُ نَسِيْدُ بَنِي سَيْدَةَ
 اَبِي مُوَدَّ مِنْ لِيْلَابِ كَوْثَرٍ غَسْلٍ دِيَا فَخَرَجَتْ حُرَّقَتَيْنِ مِيْضًا دَكِيْنًا اَشَدَّ
 بِيَاضًا مِنْ اللَّبَنِ وَاطْيَبَ رِيْحًا مِنْ الْمُسْلِكِ وَالْعَنْبَرِ فَلَقَتْهَا بِنَا اِحْدَى
 وَقَتَعَتْهَا بِالتَّانِيَةِ بَسْ وَبَارِجَةُ سَفِيْدَتِي نَحَالَةً كَهْ وَهُوَ دُونُ سَفِيْدِي مِنْ يَادِهِ
 سَفِيْدٍ دُوْدٍ سَمِيْعَةٍ اَوْ رُوْثِيُوْنِ بَهْرُ خَوْشَوِيْ شَكٍّ وَغَيْرَتِيْ سَمِيْعَةٍ بَسْ اَبِيْكَ پَارِجَةُ
 جَنَابِ سَيْدَةِ كُوْبِيَا اَوْ دُوْسَرِيْ كُوْلُطُوْرٍ مَقْنَعَةٍ اَوْ سَمْعُومَةٍ كَيْ سَرِيْرُ دَالٍ دِيَا لَقَدْ
 اسْتَنْظَفَتْهَا فَانْطَقَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ
 اَشْهَدُ اَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ اَرْسُولُ اللهِ وَاشْهَدُ اَنْ بَعْلِيْ عَلِيًّا سَيِّدُ الْاَوْصِيَاءِ
 وَوَلِيُّ سَادَاتِ الْاَسْبَاطِ بَعْدَ اَدَاكِيْ اَوْ نَسْطَهْ نِيْ فَاطِمَةُ هَرَّاسِيْ كَمَا
 مَعْصُومَةٍ كَچھ کلام کیجیے پس جناب سیدہ گویا ہوئیں گواہی دیتی ہوئیں کہ کوئی
 معبود و بحیر ذات باری تعالیٰ کے لائق پرستش نہیں ہے اور گواہی دیتی ہوں پیغمبر
 کہ پیر بزرگوار میرے جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ رسول خدا اور سردار انبیاء
 اور گواہی دیتی ہوں میں کہ شوہر میرے علی بن ابیطالب سردار اوصیاء ہیں اور
 فرزند میرے حسن اور حسین سردار اسباط انبیاء اور جوانان اہل جنت کے ہیں
 ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَدَعَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمْ بِاسْمِهَا وَاقْبَلْنَ بِفَحْشَى
 عَلَيْهَا وَتَبَا شَرَّتِ الْحَوَارِيُّ الْعَيْنُ وَبَشَّرَ اَهْلُ السَّمَوَاتِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا
 بَعْدَ اُسْكَ جَنَابِ سَيْدَةِ اَوْنِ عَوْرَتُوْكَ نَوَامِ بِاَمِّ سَلَامٍ كَمَا اَوْ رُوْثِيُوْنِ اَوْ
 حَوَارِ الْعَيْنِ نِيْ اَطْمَارُ خَوْشِيْ كَمَا اَوْنِ اَهْلِ اَسْمَانِ نِيْ حَمِيْ اَوْ سَوَقَتِ اَبِيْ دُوْسَرِيْ كُو
 سِيَارِ كِبَارِ دِيْ وَحَدَّثَتْ فِي السَّمَاءِ نُوْرًا ظَاهِرًا لَوْتَرُوْهُ الْمَلَائِكَةُ قَبْلَ ذَلِكَ

اور آسمان میں ایک نور تابان ایسا طاہر ہوا کہ قبل اوسکے ملائکہ نے ایسا نور کبھی نہ دیکھا تھا اور اون عورتوں نے جناب فاطمہ کو جناب خدیجہ کے سپرد کیا اور کہا کہ لو اس دختر کو کہ یہ پاک و پاکیزہ اور بابرکت ہے خدا نے اسمین اور اسکی نسل میں برکت عطا فرمائی ہے فَتَنَّا وَلَتَّهَا خَدِيجَةُ الْكُبْرَىٰ وَفَرَحَتْ وَالْقَتْمُهَا نَدِيرًا قَدْ رَعِيَهَا فَكَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَمِي فِي الْيَوْمِ تَمِي الصَّبِي فِي الشَّهْرِ وَهِيَ تَمِي فِي الشَّهْرِ كَمَا تَمِي فِي السَّنَةِ بَسْ خَدِيجَةُ كَبْرَىٰ نے جناب سیدہ کو اپنی گود میں لیا اور نہایت سرور ہوئے اوس شخص کو دو دھ بھلا یا پس جناب فاطمہ زہرا ہر روز اس قدر برعتی تھیں جس قدر اور بچے ایک مہینہ میں بڑھتے ہیں اور جناب سیدہ ہر مہینہ میں اس قدر برعتی تھیں جس قدر اور بچے ایک سال میں بڑھتے ہیں اس سرعت سے نشو و نما ہوا غرض کہ جب حد بلوغ تک پہنچیں تو عقد اور نکاح حضرت امیر المومنینؑ کے ساتھ ہوا چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے فرمایا اور حضرت نے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے مہر جناب سیدہ کا چارم حصہ دنیا کو اور بہشت و دوزخ کو مقرر فرمایا ہے تاکہ اپنے محبوب کو داخل جنت اور اپنے دشمنوں کو داخل جہنم فرمائیں گی اور وہ حصہ صدیقیہ کبرے میں اور سب انبیاء گذشتہ و انکی معرفت اور ولایت پر مبعوث ہوسے ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے فرمایا اور حضرت نے کہ خدا نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دجی فرمائی کہ میں نے علی مرتضیٰ کی طرف سے فاطمہ زہرا کو پانچواں حصہ دنیا کا اور تیسرا حصہ جنت کا عطا کیا اور اسکے لیے دنیا میں چار نہرں مہرین میں کین فرات

اور نرسل اور نرہروان اور نرہنج اور تم فاطمہ زہرا کو زمین پر پانچ سو درہم مہر پر
 علی مرتضیٰ سے تزویج کر دیا کہ تمہاری امت کے لیے یہ سنت جاری رہے کیون
 کوئین جس معصومہ کے مہر میں چار ہزار دینار دنیا میں جاری ہوں افسوس ہزار ہا ہر
 اونکے فرزند مظلوم کو کٹارہ نہ فرات پر اشیانے میں دن تک بانی کی ایسی شکی
 کہ شدتِ شکی سے اہل حرم اور بچے اونکے فریادِ لعش لعش کرتے تھے حالانکہ اونکا
 حصہ اوس نہر میں راہ تھا

از آب ہم مضائقہ گردند کوفیان	نوش داشتند حرمتِ مہمانِ کربلا
بودند دایم و دہمہ سیرابی مکید	خاتم زقط آبِ سلیمانِ کربلا
زان تشنگان ہنوز بعیوق میرسد	آوازِ لعش زبیا بانِ کربلا

سید خضر
 علی مرتضیٰ

آورد دس الاخبار میں جو کتب اہلسنت سے ہے ابن عباس سے روایت کی
 وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا نے جناب علی بن ابیطالب سے فرمایا اے علی
 حق سبحانہ تعالیٰ نے فاطمہ زہرا کو تم سے ملا رکھا میں تزویج فرمایا اور تمام چیز
 اونکے مہر میں عطا کی ہے پس جو کوئی زمین پر راہ چلے اور وہ تمہارا دشمن ہو وہ
 زمین پر از روے حرام کے راہ چلتا ہے اور سید علی بن طاووس علیہ الرحمہ وغیرہ
 ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ بادشاہ حبش نے ایک چادر
 زرین جناب رسول خدا کی خدمت میں بطور ہدیہ کے بھیجی تیس اونحضرت نے
 دیکھا فرمایا یہ چادر اوس شخص کو دوں گا جو خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور
 خدا اور رسول کو دوست رکھتے ہیں یہ سنکر اصحاب نے اپنی گردنیں بلند کیں
 کہ شاید ہم میں سے کسی کو حرمت فرمائیے پس جناب رسول خدا نے فرمایا علی بن ابیطالب

کہاں ہیں یہ سکر عمار بن یا سرفور او حضرت کے گھر کی طرف گئے اور یہ حال بیان کیا جب
جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب تشریف لائے تو جناب رسول خدا نے وہ چادر اپنی
حضرت کو مرحمت فرمائی اور ارشاد کیا اے علی تمہیں اس چادر کے سزاوار ہو پس وہ
جناب اس چادر کو لیکر طرف بازار کے تشریف لگے اور تاراؤسے الگ کر کے وہ دنیا
مہاجرین و انصار کو تقسیم فرما کر جب اپنے گھر میں تشریف لائے تو کوئی چیز اس چادر کے
ساتھ نہ تھی سب راہ خدا میں دیکھتے تھے جب دوسرا دن ہوا تو جناب رسول خدا نے فرمایا
اے علی کل تم کو تین ہزار شقال طلا ملا ہے ایسے میں چاہتا ہوں مع یہاں مہاجرین و انصار کے
تمہارے یہاں طعام چاشت تناول کروں اور حضرت نے عرض کیا انا لله انا
بس جناب رسول خدا مع مہاجرین و انصار کے تشریف فرما ہوئے اور دق الباب کیا
اور حضرت امیر المومنین باہر تشریف لائے جب اونہر نظر پڑی تو بے بسبب کیا کے بستہ
اگیا کیونکہ او حضرت کے گھر میں کوئی چیز موجود نہ تھی بس جناب رسول خدا مع صحابہ
بیٹھے اسوقت جناب امیر المومنین جناب فاطمہ زہرا کے پاس تشریف لگے گا
ایک کاسہ بزرگ روٹوں سے بھرا ہوا دیکھا اور اوپر ایک پارچہ گوشت بریان رکھا ہوا
کہ اس سے خوشبو بہتر مشک و عنبر سے اتنی تھی بس وہ کاسہ لا کر جناب رسول خدا کے
سامنے رکھا اور او حضرت نے جناب سیدہ سے بوجھا اسے پارہ جگر یہ کہا مائیکان سے
لائیں اون مخصوصہ نے عرض کیا اے پدر بزرگوار پروردگار عالم نے مجھ سے تحقیق
کہ خدا جسے چاہتا ہے روزی بھیجے عطا کرتا ہے یہ سکر جناب رسول خدا نے فرمایا
کہ خدا نے مجھے دنیا سے نہیں اٹھایا جب تک کہ میں نے اپنی دختر میں وہ نیا پورا کرنا
مریم دختر عمران میں پایا یعنی جب حضرت زکریا مریم کے پاس جاتے تھے اور پوچھ لیکر

پوچھتے تھے کہ یہ کیسا ہے آئے ہیں اور مریم کتنی حسین کہ پروردگار عالم نے بھیجا ہے خدا
جسے چاہتا ہے روزی بھیاں عطا کرتا ہے **بِسْمِ اللّٰہِ** جس سیدہ عالم کا یہ
مرتبہ ہوا فسوس ہزارا فسوس اس معصومہ پر بعد جناب رسول خدا کے ظلم و ستم انتقام
ہت سے کیا کیا مصائب گذرے آہ اعدائے تمام حقوق غصب کیے اور درپے اذیت
و آزار ہوئے اور دروازہ جلا کر اس مخدومہ پر گردیا جسکے صدر سے پہلوئے جناب
سیدہ مشکستہ ہوا اور بچہ شکم میں شہید ہوا اور نامحرم داخل حرم سرا ہوئے اور امیر المؤمنین
رسن بستہ واسطے بیعت کے طرف مسجد کے لیگئے جب انکار کیا تو آواز قتل ہوئے

آن در کہ جبرئیل امین بود خدا دشن	اہل ستم بہ پہلوئے خیر النساء زدند
واگہ ہر اذیتیکہ ملک محرمش بنود	کندند از مدینہ ددر کر بلا زدند

آہ اگر مدینہ میں جناب سیدہ کا پہلو شکستہ اور بازو ضرب تازیانہ سے منتر نہ ہوتا تو کر بلا
جناب زینب کو ضرب تازیانہ سے اذیت نہوتی اگر مدینہ میں دروازہ جلا کر نامحرم
حرم سرا میں داخل نہوتے تو کر بلا میں استقیانیمو نہیں بے محابانہ جاتے نہ آگ لگا
اگر مدینہ میں امیر المؤمنین کے گلے میں رسن نہ ڈالتے تو کر بلا میں سیدہ ستیجا و بیمار کے
گلے میں طوق آہنی نہ پرتا آہ اگر مدینہ میں ضرب دروازہ سے شانہ راہہ محسن شکم
مادر میں شہید نہوتا تو کر بلا میں شانہ راہہ علی اصغر اپنے بدن مظلوم کے ہاتھوں پر
تیر ستم سے پیاسا فرج نہوتا اگر مدینہ میں امیر المؤمنین کو مسجد تک کمال ظلم و ستم
نہ لاتے تو کر بلا میں ذریت و عترت رسول اسیر و مقید ہو کر نجوم عام اور بازار کو نہ
دشام میں پھراے نہ جاتے اور دربار ابن زیاد اور یزید لعین میں نہ لائے جاتے

آن قصہ کہ کس نتواند شنید بش	یارب بر طبیعت چہ آمد ز دیدش
-----------------------------	-----------------------------

۴
ایں صحنہ غریب
باز کردار رنج
نہ نہ داند

۴
ایں صحنہ غریب
نہ نہ داند
باز کردار رنج

الْاَلَعْنَةُ لِلّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

مَجْلِسِ تَحْقِیْقِ

عن جابر عن ابي عبد الله عليه السلام انه قال قلت له يا بن رسول الله
لو سُميت فاطمة لَوُزَّهَرْتُ لَوُزُّهُرِ الْاَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ جَابِرُ مِّنْ جَابِرٍ مِّنْ سَمْعٍ مِّنْ سَمْعٍ
مِّنْ جَابِرٍ مِّنْ جَابِرٍ مِّنْ جَابِرٍ مِّنْ جَابِرٍ مِّنْ جَابِرٍ مِّنْ جَابِرٍ مِّنْ جَابِرٍ مِّنْ جَابِرٍ
فاطمه عليها السلام کو زہرا کیوں کہتے ہیں فقال لِي لَا تَلَا تَلَا تَلَا تَلَا تَلَا تَلَا تَلَا تَلَا
نُورٍ عَظِيمَةٍ فَلَمَّا أَضَاءَتْ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضُ نُبُورُهَا عَشِيَّتْ أَبْصَارُ
الْمَلَائِكَةِ فَسَمِعُوا مِنْهُ سُبْحَانَكَ يَا كَرِيمٍ كَيْفَ هُوَ خَدَا وَدَعَالَمُ نَورٍ مِّنْ نُّورٍ
اپنے نور عظمت و جلال سے خلق فرمایا ہے اور جب نور کو اس عظمہ کے پیدا کیا
تو اس وقت ساقون آسمان اور زمین اس نور سے ایسے روشن ہوئے کہ سب
چمک اوس نور کے انکسین فرشتوں کی خیرگی کہ نے لگین فخرات الْمَلَائِكَةِ كَرَامَتِ
سَاجِدِينَ وَقَالُوا اَلْهَنَّا وَسَيِّدًا نَّامَا هَذَا النُّورُ مِّنْ نُّورِ مِّنْ نُّورِ مِّنْ نُّورِ
سجدے کے لیے جھکا دیا اور سجدہ خالق بجالائے اور عرض کیا خداوند ایہ نور
کیا ہے فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِمْ يَا مَلَائِكَتِي هَذَا النُّورُ مِّنْ نُّورِ مِّنْ نُّورِ
فِي سَمَوَاتِي خَلَقْتُهُ مِّنْ عَظَمَتِي خَدَا وَدَعَالَمُ نَورٍ مِّنْ نُّورٍ مِّنْ نُّورٍ
نور ہے جسکو میں نے اپنے نور سے خلق کیا ہے اور درمیان آسمانوں کے اسے ساکن
کیا ہے میں نے اس نور کو اپنی عظمت و جلال سے پیدا کیا ہے وَأَخْرَجَهُ مِّنْ صُلْبِ
نَبِيِّ مِّنْ أَنْبِيَائِي أَفْضَلُهُ عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ اِسْمُهُ هُوَ اس نور کو صلب سے
ایک اپنے نبی کی ماہر لائیکے اور اس نبی کو میں نے سب انبیاء افضل کیا ہے

وَاخْرَجَ مِنْ ذَلِكَ النُّورِ اِمَامًا يَقُومُ اَنْ يَهْدِي بَصُلًا اِلَى اَخْلَاقِهِ
 وَاجْعَلْهُمُ خُلَفَاءَ فِي اَرْضِي بَعْدَ اِنْقِضَاءِ وَجْهِيْ اَوْ اَوْسَ نُوْرٍ سَيَمِيْدُ اَكْبَرُ
 ہم کئی امام اور پیشواے دین کہ وہ سب ہمارے حکم کے تابع ہونگے اور خلق کو
 ہدایت کریں گے اور اذکورہ روئے زمین پر اپنے خلفا گردانوں کا بعد موقوف ہوئے
 ہماری وحی کے وَعَنِ ابْنِ مُحَلِّلٍ بْنِ مُسْلِمٍ التَّقِيِّ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ
 عَلِيَّ السَّلَامِ اَوْ رَعْلَ الشَّرَائِعِ مِنْ رِوَايَتِ كِيْ هِيَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ تَقِيٍّ سَہِ كَمَا اُوْ
 مِّنْ نَّ جَنَابِ اِمَامِ مُحَمَّدٍ بِرُوحِيَةِ السَّلَامِ سَہِ اَنَّهُ يَقُوْلُ الْقَاطِطَةُ تَقِفُ
 عَلٰى بَابِ جَهَنَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ كَتَبَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ رَجُلٍ
 مُّؤْمِنٍ اَوْ كَافِرٍ وَ جَنَابِ فَرَمَاتے تھے جب جناب فاطمہ زہراؑ بروز قیامت
 دروازہ جہنم پر کھڑی ہونگی اور پشانی پر ہر شخص کے لفظ مؤمن یا کافر لکھا ہوگا
 فَيَوْمَئِذٍ رَّجُلٌ قَدْ اَكْثَرَتْ ذُنُوْبُهُ اِلَى النَّارِ فَقَرَأَ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بَيْنَ
 عَيْنَيْهِ هُجَّتْ اَبْسَ اَيْكِ شَخْصٍ لَوْ كَدَّ اَوْسَ كَنَاهُ بَسْمَتِ كُنْ ہونگے حکم ہوگا کہ اسکو
 داخل جہنم کرو پس فرشتے اوس بندہ کو لیجا ئیں گے جب وہ دروازہ جہنم پر پہنچے گا
 تو جناب فاطمہ زہراؑ علیہا السلام دیکھیں گی کہ پشانی پر اوسکی لکھا ہے کہ یہ مجھ سے
 فَقُوْلُ اَلْحَمْدُ وَسَيِّدِيْ سَمِعْتَنِيْ فَاطِمَةُ وَفَطَمَتِ يَنْ مِّنَ النَّارِ مَنْ تَوَلَّاهُ
 وَ ذُرِّيَّتِيْ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ لَا تُخْلِفُ الْوَعْدَ اَوْ سَوَقَتْ وَہ شَفِيعَةُ
 روز جزا درگاہ خدا میں عرض کریں گی کہ اے سید و مالک میرے تو نے نام میرا
 فاطمہؑ لکھا ہے اور میری خاطر سے نار جہنم سے باز رہنے والے ہیں وہ جو مجھے اور
 میری ذریت کو دوست رکھیں گے اور وعدہ تیرا سچ ہے اور تو کبھی اپنے

وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ہے فیقول اللہ عزوجل صَلَّ قَتِ يَا فَاطِمَةُ
 لِي فِي مَيْمَتِكَ فَاطِمَةُ وَقَطَمْتُ بِكَ مِنْ أَحْبَابِكَ وَتَوَلَّاهُ وَاحِبٌ بِرَبِّكَ
 وَوَعْدِي الْحَقُّ وَأَنَا لَا أُخْلِفُ الْمِيعَادِ پس درگاہ خدا سے ارشاد ہو گا ای فاطمہ
 تمہیں سچ کہا کہ میں نے تمہارا فاطمہ رکھا ہے اور تمہاری خاطر سے میں نے آتش دوزخ
 اور سکو باز رکھا جو تم سے اور تمہاری ذریت سے محبت رکھے اور وعدہ میرا حق ہے
 اور میں خلاف اپنے وعدہ کے نہیں کرتا ہوں وَإِنَّمَا أَمَرْتُ لِعَبْدِي هَذَا
 إِلَى النَّارِ لِتَنْفَعَنِي فِيهِ فَأَشْفَعُكَ اور اس ہندہ کے لیے جو میں نے حکم نہا رکھا کہ
 اسے میرے ساتھ لے کر آئے گی اور میں تمہاری شفاعت کو اس کے باری میں قبول
 کروں لِتَنْبِيَنَّ عَلَى مَا كُنْتُمْ وَآيَاتِي دُرُسُكُمْ وَأَهْلُ الْمَوْقِفِ مَقُومُكُمْ
 عِنْدِي تاکہ ظاہر ہو اور دیکھیں فرشتے اور انبیاء سلف اور رسول اور ان کے
 رتبہ تمہارا جو میرے نزدیک ہے فَسَ قَرَأَتْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَوْصِفًا فَحَدَّثَ بِهِ
 وَأَدْخِلَ الْجَنَّةَ كَيْسَ حُكِيِّ مِثْلَانِي بِرْمُوسٍ لَهَا بُوْتُوْبَةٌ تَأْتِلُ تَمَّ اَوْ سَوِيكِرٌ دَخَلَ
 بَهْت كَرُوْعَمْنِ اِيْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ
 فَسَعَتْ اَسْمَاءُ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاطِمَةُ وَالصِّدِّيقَةُ وَالْمُبَارَكَةُ وَالطَّاهِرَةُ
 وَالزَّكِيَّةُ وَالرَّاضِيَةُ وَالْمَرْضِيَّةُ وَالْحَدَّثَةُ وَالزَّهْرَاءُ اَوْ اَمَالِي اَوْ خِصَالُ
 وَغَيْرِهِ مِّنْ حَضْرَتِ اِمَامٍ حَقِّ صَادِقٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ سے منقول ہے کہ ان حضرت نے
 فرمایا یا جناب سیدہ کے نونا مزدیک خدا کے ہیں فاطمہ اور صدیقہ اور مبارکہ
 اور طہرہ اور زکیہ اور راضیہ اور مرضیہ اور محدثہ اور زہراء اور امالی اور خصال
 اُمِّ شَيْءٍ تَفْسِيرُ فَاطِمَةَ قُلْتُ اخْبَرْنِي يَا سَيِّدِي قَالَ قَطَمْتُ مِنَ الشَّيْءِ

۴
 مرقۃ المفاتیح
 ج ۱ ص ۱۰۸

ثُمَّ قَالَ لَوْلَا مِيرَ الْمَوْنِ مَنِ تَزَوَّجَهَا لَمَا كَانَ لَهَا كُفُورٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ
 عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَدَمَ قَسَمٌ دُونَ ذَاكَ رَاوَى كُتَابُ بَعْدَ اسْكَ مَجْدُ فَرِيَا آيَاتُ
 جَانَتْ هُ كَهْ سَنَ فَا طَمَ كَهْ كِيَا هِن مِيْن نَ عَرْضَ كِيَا اَ اَ قَا مِيْرَ مَجْدُ اَ كَا هْ كِيَا
 اَوْ خَضِرَتْ نَ فَرِيَا مَنَ فَا طَمَ كَهْ يَهْ مِيْن كَهْ وَ هْ مَعْصُومَ هَرْدِي سَ پَا كَ وَ بَا كِيَزْ وَ
 بَعْدَ اسْكَ فَرِيَا اَ اَ كَرْ جَنَابِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيْ بِنِ اَبِيْطَالِبٍ اَوْ كَهْ شَوْبَ هَرْدِي نَوْنِ تُو كُوْنِي
 اَوْ كَا كُفُو اَوْ هَمْسَ نَ تَحَا اَوْ كُوْنِي شَخْصَ اَبْتَدَا خَلَقَتْ اَدَمَ سَ قِيَا سَتَ كَا اَيَا نَ
 جَسَ سَ عَقْدَ اَوْ كَا هُوَا مُؤْمِنِيْنِ اِسْ حَدِيْثَ سَ مَجِيْ هَا رَ عِلْمَانِ اَسْتَدْلَالُ كِيَا
 اَفْضَلِيَّتِ جَنَابِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْ جَنَابِ سَيِّدِ بَرَا وَ رَنَابِ كِيَا هُ كَهْ جَنَابِ سَيِّدِ
 شَلْ جَنَابِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ كَهْ اَفْضَلُ مِيْنِ تَامِ اَفْيَا سَ لَفَ سَ وَ عَنِ حَسَنِ
 بِنِ زَيْدٍ اَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لَا يَ عَبْدُ اللهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ اَيَّ اَنْتَ وَ اُحْيِ
 لِيْ مَوْثِقِيَّتِ فَا طَمَ الزُّهْرَاءُ اَوْ بَجَارِ اَلْاَنْوَارِ مِيْنِ حَسَنِ بِنِ زَيْدٍ سَ مَقُولِ وَ هْ كُتَابُ
 كَهْ مِيْنِ نَ حَضْرَتِ اِمَامِ حُفْرِ صَادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَ عَرْضَ كِيَا يَا بِنِ رَسُوْلِ اَللّٰهِ
 فَا هُوْنِ اَبِ بَرْمَانِ بَابِ مِيْرَ جَنَابِ فَا طَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ كُوْزِ هَرْدِي كِيَا كَهْ
 هِنِ قَالَ لِيْ لَا اَنْ لَهَا فِي الْجَمْعَةِ قُبَّةٌ مِيْنِ يَاقُوْتِ تَزَحْمَرُ اَعَا اَرْ تَقَاعُ هُ كَا فِي
 اَلْهُوَا اَمْسِيْرَةِ سَنَةِ مَعْلَقَةٍ بِقُدْرَةِ اللهِ لَا عِلَاقَةَ لَهَا مِيْنِ فَا فِيْهَا
 وَ لَا دِعَامَتَ لَهَا مِيْنِ تَخْنِهَا فَرِيَا مَجْدُ سَ كَهْ جَنَابِ فَا طَمَ كُوْزِ هَرْدِي اَيِلَ كَهْ مِيْرَ
 كَهْ اَوْ سَ مَعْصُومَ كَا اِيَكِ مَحَلِ جَنَّتِ مِيْنِ هُ كَهْ وَ هْ يَاقُوْتِ سُرْنَخِ كَا هُ اَوْ وَ
 مَحَلِ مَبَافَتِ اِيَكِ سَا لِهْ رَا هْ كَهْ زِيْمِ جَنَّتِ سَ مَبْدُ هُ اَوْ دَرْمِيَا نِ بُوَا كَهْ
 بِقُدْرَتِ خَدَا مَعْلُقِ هُ نَ كَهْ عِلَاقَةُ سَ اَوْ زِيَا نِ هُ اَوْ وَ نَ كَهْ سَتُوْنِ بَرْدِيَا

من
 درود

وہا مائۃ الف باب وعلیٰ کل باب الف من الملائکہ یزاکھا اهل الجنة
 کما یرا احدکم الکن کتب اللہ فی الزاھر فی الف السماء اور اس محل کے لاکھ
 دروازے ہیں اور ہر دروازہ پر اس کے ہزار فرشتے دربان ہیں اہل جنت اس کی طرف
 نگاہ کرنے ہیں وہ محل ایسا نورانی نظر آتا ہے کہ جسطرح اہل زمین کو ستارہ و زین
 آسمان پر روشن نظر آتا ہے فیقو لو ان ہذا الزہر ائمہ لفاطمہ تبس اہل جنت
 اس کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ وہ محل کہ زہرا یعنی روشن نظر آتا ہے مالک اس کی جناب فاطمہ
 زہرا ہیں بس جناب سیدہ کا اسم مبارک بھی بسبب اس مکان کے زہرا استہو
 و فی الحجاز عن صحیحہ الدارقطی ان رسول اللہ ص امر یقطع لخص فقال لا یصل
 یا رسول اللہ قد متہ فی الاسلام و تارکہ بالقطع فقال لو کانت ابنتی
 فاطمہ تزنی اور بحار الانوار میں صحیح دارقطی سے کہ کتب اہلسنت و جماعت سے ہے
 منقول ہے کہ ایک مرتبہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایک سارق کے
 ہاتھ قطع کرنے کا حکم دیا پس اس سارق نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے
 ان ہاتھ کو طرف بیت اسلام کے بڑھایا ہے اور آپ انکے قطع کا حکم دیتے ہیں
 او حضرت نے فرمایا کہ خدا کا جاری ہونا ضرور ہے اگرچہ میری بیٹی فاطمہ زہرا بھی
 قسیمت فاطمہ فخر بنت فذلک جبرئیل یقولہ تعالیٰ لئن اشرکت
 لیحطن عجلت فخر بن رسول اللہ فازل لو کان فیہما اھلہ الا اللہ لفسدنا
 پس جب یہ کلام او حضرت کا جناب سیدہ نے سنا تو مخزون و غمگین ہوئیں کہ حضرت
 ایسے محل پر نہیں اذکر کیوں فرمایا فوراً جبرئیل نازل ہوے اور یہ آیت لائے کہ اگر
 آپ التبا یا نہ شرک کر گئے تو آپ کے اعمال جط موحا بیٹھے یہ سنا کہ حضرت کو

سبح و طلال ہوا فوراً جبرئیل نازل ہوئے اور یہ آیہ لائے کہ اگر سو اے خدا کے درمیان آسمان و زمین کے کوئی اور خدا ہو تو ہر آئینہ وہ دونوں فاسد ہو جاتے

فَتَعَجَّبَ النَّبِيُّ مِنْ ذَلِكَ فَنَزَلَ جِبْرِئِيلُ وَقَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ حَزَنَتْ مِنْ قَوْلِكَ هَذِهِ الْآيَاتُ لِمَا أَتَقَيَّهَا لَتَرْضَى بِسُجُنَابِ رَسُولِ اللَّهِ كَوْنِ

تعجب ہوا جبرئیل نازل ہوئے اور عرض کیا چونکہ آپ کے اوس کلمہ کے فرمانے سے جناب فاطمہ زہرا کو رنج ہوا تھا اسلئے خداوند عالم نے موافق اوس کلام کے یہ آیات نازل کیے تاکہ وہ راضی ہوں اور باعث اونکی تسکین کا ہو حضرت

سنا آپ نے کہ درگاہ خدا میں کیا مرتبہ ہے جناب سیدہ عالم کا اور جناب باری کو کس قدر خاطر داری اوس معصومہ کی منظور ہے اور کس عنوان خاص سے تسکین دیا مگر افسوس ہے کہ بعد جناب رسول خدا کے استقیائے امت نے اوس معصومہ کو کیسی کیسی اذیت و تکلیف دی اور رنجیدہ کیا یہاں تک کہ دروازہ جلا کر نامحرم

اندر حرم سرا کے داخل ہوئے اور ضربت دروازہ سے شاہزادہ محسن کو شکم اہل عزیز شہید کیا جسکے صدمہ سے پچھتر دن یا پچانوے روز سے زیادہ زغہ نہ رہیں اور در پہلو شدید ہوا اور مفارقت میں اپنے پدر بزرگوار کے روتے روتے تہتال

کیا افسوس آخر اثر اوس آتش ظلم و ستم کا کہ بلا تک پہونچا یہاں تک کہ استقیائے کوفہ نے امام حسین علیہ السلام کو ممان بلا کر صحرائے کربلا میں حکم ابن زیاد کے مع اصحاب و اقربائین دن کا بھوکا پیاسا شہید کیا اور خیمہ ہائے حرم محترم کو آگ لگائی اور دختران فاطمہ زہرا کو سر برہنہ بے مقنعہ و جاد کر بلا سے کوفہ اور کوفہ سے شام تک اونٹوں پر بھرا یا اور کبھی استقیائیں بندیاں ترک و روم کے

۴۰
جبرئیل علیہ السلام
بائندہ ذکر جناب
خاتمہ امان
علیہ السلام
جناب رسول خدا
خداوند بودا

طرف صحرا کے لیے پھرتے تھے کبھی شہر و نین ہجوم میں پھرتے تھے اور یہاں
اون بکسوں کی اعدادے دین کو کافی نہ تھی بلکہ شہر و شوق میں ایسے مکان میں
متقید کیا تھا جس میں بسبب دن کی دھوپ اور رات کی ٹہنم کے اون بکسوں کو
یہ اذیت پہنچتی تھی کہ پوست چہرہ کے متغیر ہو گئے تھے اور اس مدت قید میں
کوئی آب و طعام کی خبر گیری بھی نہ کرتا تھا بلکہ بنی امتیہ چاہتے تھے کہ عترت ہو
بحرک پیاس ہی سے ہلاک ہو جاوے لہذا اللہ علیہ السلام نے ان کو

مجلس دہم

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖٓ اٰطٰرَہٗ
الرَّحْمَہٗ اَنَا اَنْتِ سَيِّدَةُ الْعَالَمِیْنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ بَحَارُ الْاَنْوَارِ
و غیرہ میں عبد اللہ بن عباس سے منقول ہے کہ کہا انھوں نے فرمایا جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ نے تحقیق کہ فاطمہ زہرا بی بی میری سردار ہے عورت عالمین
اولین و آخرین کی وہی بضعہ عینی وہی نور عینی وہی نمرۃ فواد فی وہی
روحی وہی الخوراء الانبیاء اور وہ ایک نمرہ ہے میرے بدن سے اور وہ
نور ہے میری آنکھوں کا اور میوہ ہے میرے دل کا اور وہ عورتیہ ہے منقہ قامت
فی محرابہا بکین یدائے رہا جل جلالہ زہر نور ہا ملکہ اکثر السماء
کما زہر نور الکواکب لعل الارض جب وہ محراب عبادت میں عبادت کے
لیے سامنے اپنے پروردگار کے کھڑی ہوتی ہے تو اس وقت ایک نور چہرے سے
اوسکے ملائکہ آسمان کے لیے ایسا روشن ہوتا ہے جطرح اہل زمین کے لیے
نور ستاروں کا چمکتا ہے و یقول اللہ تعالیٰ لَمَلٰئِکَتِہٖ اَنْظُرُوْا اِلٰی اَمْنِیْ

۱۰
نور نوریت
نور انسان
۱۱

سَيِّدَةً اِمَاً فِي قَائِمَةٍ بَيْنَ يَدَيَّ تَزِيدُ فَرَايَصُهَا مِنْ حَيْفَتِي وَقَدْ
 اَقْبَلْتُ بِقَلْبِهَا عَلَيَّ عِبَادِيْ اور خداوند عالم فرماتا ہے اپنے فرشتوں سے
 کہ دیکھو تم کثیر خاص میری جو سردار ہے میری کثیر زونکی کس طرح سے بھنور قلب میرے
 سامنے کھڑی ہے اور اعضا اسکے میرے خوف سے کانپتے ہیں فَأَشْهَدُكُمْ
 اَنِّيْ قَدْ اَمَنْتُ شَيْعَتَهَا مِنَ النَّارِ ثُمَّ قَالَ لِمَنْ اَرَايْتُ اِنِّيْ فَاطِمَةُ
 ذَكَرْتُ مَا يَصْنَعُ بِهَا بَعْدِيْ پس اسے ملا کہ میں تم کو گواہ کرنا ہوں میں نے
 اسن واماں دی شیعین فاطمہ کو آتش ووزن سے بعد اسکے جناب رسول اللہ نے
 فرمایا یا تحقیق کہ جب میں نے فاطمہ کو دیکھا تو اس وقت مجھے یاد آئیں وہ مصیبتیں جو
 بعد میرے اس پر ہوئی گائے رہا وَقَدْ اُدْخِلَ الدَّالُ بَيْنَهَا وَاهْتَنَكَ حَرَمُهَا
 وَغَضِبَ حُجَّتُهَا وَكَبُرَ جَنْبُهَا وَاسْقَطَ جَنِيْنُهَا وَهَيَّئْتُ لَهَا وَابْتَاةً
 وَتَسْتَعِيْثُ فَلَا تَقَاتُ گویا وہ وقت میرے پیش نظر ہے کہ انشقیاء است
 اسے ایسا ذلیل جانا ہے کہ بخوف گھر میں اسکے بے اجازت داخل ہوئے ہیں
 اور کسی نے پاس اسکی حرمت کا نہ کیا اور حق اسکا غضب کیا اور دروازہ
 پہلو پر اسکے اس زور سے گرا دیا ہے کہ پہلو اسکا ٹوٹ گیا اور صد سہ ہوا اسکے
 بچہ نکم میں اسکے شہید ہو گیا ہے اور وہ اس حالت میں روتی ہے اور مجھے
 وَاَبْتَاةً کہکے پکارتی ہے اور استغاثہ فرماتا کرتی ہے لیکن کوئی اسکی فریاد
 نہیں ہونچتا ہے فَلَا تَزَالُ بَعْدِيْ عَزْزٌ مِّنْكَ وَمِنْ رَّبِّكَ تَدْرِيْ
 لَا نَقْطَعُ الْوَحْيَ عَنْ بَيْنَيْهَا مَرَّةً وَتَدْرِيْ اَنِّيْ اُخْرِجُ بَسْ بعد میرے وہ
 اسی طرح دن و رات محزون و غموم ہے اور ہر وقت روتی ہے کبھی اس پر

روٹی ہے کہ افسوس میرے گھر سے آنا وحی کا سو قوت ہو گیا اور کبھی سیری سفارت پر
 بقرار ہوتی ہے اور کبھی اپنی مذلت پر روتی ہے اور یاد کرتی ہے اوس عزت و حرکت
 جو سامنے میرے اسنے لیے تھی تَوَيْبُكَدِي بِهَا الْوَجْعُ فَبَعَثَ اللَّهُ تَعَالَى لِي كَرَامًا
 مَرُومِيْنَتِ عِمْرَانَ ثُمَّ ضَمَّهَا وَتَوَسَّطَهَا فِي عِلَّتْهَا بَعْدَ اسكے در پہلوئے شکستہ منے
 اسكے شدت کی ہے اور اوس حالتِ دروین حق سبحانہ تعالیٰ نے مریم دختر
 عمران کو واسطے بیماریا رداری کے بھیجا ہے اور وہ اوس شدت مرض میں اوسکی
 مونس ہے فَقَوْلُ يَارَبِّ اِنِّي قَدْ سَمِعْتُ مِنَ الْحَيَوةِ وَتَبَرَّصْتُ بِأَهْلِ
 الدُّنْيَا فَالْحَقْنِي بِأَيِّ قَبْلَتِكَ هَآءُ اللَّهُ تَعَالَى پس اوس حالت کرب میں درگاہ
 خدا میں عرض کرتی ہے کہ اے پروردگار میرے اب مجھے دنیا سے اٹھالے
 اور مجھے میرے باپ سے ملا دے کہ میں اب زندگی سے سیر ہو چکی ہوں اور اہل
 دنیا سے نیز اہل ہوں پس حق سبحانہ تعالیٰ دعا اوسکی قبول کر گیا اور اوسکو مجھ سے
 بَلَايَاكَ فَقَدْ مَرَّ عَلَى عَرْوَتِهِ مَكْرُومَةٌ مَعْمُومَةٌ مَعْصُومَةٌ مَقْنُونَةٌ فَاقُولُ
 عِنْدَ ذَلِكَ اَللّٰهُمَّ اَلْعَنْ مَنْ ظَلَمَهَا وَعَاقِبْ مَنْ عَصَبَهَا وَذَلِّ مَرَاذِلَهَا
 وَخَلِّدْ فِي نَارِكَ مَنْ صَرَبَ جَنْبَهَا حَتَّى الْقَتِّ وَلَدَهَا فَقَوْلُ الْمَلَكَةِ
 عِنْدَ ذَلِكَ اٰمِيْن پس وہ بیگی مجھ سے مغموم و محزون و رانجا لیکہ حق اوسکا
 غضب کیا گیا ہو گا اور اسے شنید کیا ہو گا پس اوسوقت میں یہ حال دیکھ کر
 درگاہ خدا میں عرض کرونگا خداوند اتواپنی رحمت سے دور کر اوسکو جسے میری
 بیٹی ظلم کیا ہے اور عذاب سخت میں اوسکو گرفتار کر جسے حق اوسکا بعد میرے
 غضب کیا اور ذلیل و رسوا کر تو آج اوس شقی کو جسے اوسکو بعد میرے ذلیل کیا

اور داخل نار کر تو اسکو جسے اس کے پہلو پر صدمہ ہو بچایا یہاں تک کہ فرزند اسکا
 شہید ہو گیا پس جب میں یہ دعا کرونگا تو اسوقت فرشتے آمین کہیں گے تو میں
 جو کچھ کہہ بڑا وقت نے قبل اپنی وفات کے خبر دی تھی بعد اسحضرت کے وہی
 ظلم و ستم واقع ہوا کہ بعد وفات جناب رسول خدا کے اعدا نے جناب سیدہ کو طرح
 طرح کی تکلیف دی اور وہ معصومہ جب تک کہ زندہ رہیں ہمیشہ اذیتیں فرماتے کرتے
 اور کبھی اونسے بات نہ کی یہاں تک کہ اس دار دنیا سے انتقال فرمایا آہ جناب
 فاطمہ زہرا کو شدت درد پہلوا اور مفارقت رسول خدا میں کسی وقت تسکین نہ تھی
 بلکہ ہر وقت رو یا کرتی تھیں۔

وَقَدْ كُنْتُ بَعْدَكَ كَأَنِّي مُوَالِيَا	وَتَقُولُ وَالْبَتَّةُ زَالَتْ قُوَّتِي
صَبَّتْ عَلَى الْأَكَامِ صِرْنِ لِيَا لِيَا	صَبَّتْ عَلَى مَصَائِبِ لَوَانَهَا

اور فرماتی تھیں اے بابا مفارقت میں آگئی قوت اس سیفۃ دیدار کی جا چکی ہے
 اور اب کوئی بعد آپ کے میرا کفیل و مددگار نہیں ہے اور بعد آپ کے مجھ پر وہ مصیبتیں
 کہ اگر یہ مصائب دنوں پر پڑتے تو وہ مثل راتوں کے تیرہ دنار یک ہو جاتے اور
 سیدہ زہرا بن قیس ہلالی علیہ الرحمہ وغیرہ نے جناب سلمان فارسی سے یوں کہا
 کہ میں نے جب اسکا حاصل یہ ہے کہ جب اشتیاق سے اُمت غصب خلافت کر چکا ہے
 راضی نہ ہونے اور جاہل فک کو بھی جناب فاطمہ زہرا سے غصب کریں اور
 فک قلعہ چند تھے اور جناب رسول خدا بغیر جہاد کے اوپر قابض ہوئے تھے
 حق سبحانہ تعالیٰ نے حکم فرمایا تَحْذَاتِ ذَا الْقُرْآنِ حَقُّهُ اپنے صاحبزادے کو
 حق اور محاکمہ دید و اور جبریل نے عرض کیا تھا کہ حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے فک

۷۴
 زینب
 زینب
 زینب

فرمایا ہے ہر شخص کی حرمت کی رعایت اور کسی اولاد میں رکھنی چاہئے پس ابو بکرؓ نے
 بخوف طعن و تشنیع مردم کے چاہنا نامہ لکھے اور فدک اون معصومہ کو واپس دیے
 اور سوقت عمر نے کہا جب تک فاطمہؓ گواہ نہ لائیں نامہ نہ لکھنا یہ سن کر جناب سیدہؓ نے
 فرمایا اسلام میں شہادت دہی سے طلب کرنی چاہیے اور میں فدک بہر متصرف
 ہوں اور تو چاہتا ہے مجھ سے لیجئے پس تجھے لازم ہے کہ گواہ پیش کرے یہ سن کر
 عمر نے کہا جب تک کہ گواہ نہ لاؤںی ہم ہرگز فدک نہ دینگے پس جناب سیدہؓ حضرت
 "سیر المؤمنین اصدق الصادقین علی بن ابیطالب اور شہزادہ کوئین جنابین
 سرداران جوانان اہل جنت اور ائمہ امین امین و معتمد کو معرض شہادت میں
 لائیں اور سوقت عمر نے کہا علیؓ کی گواہی کا اعتبار نہیں ہے کیونکہ وہ اپنے اور
 اپنے فرزندوں کے نفع کے لیے گواہی دینگے اور حسینؓ کم سن ہیں اور ائمہ امین
 زن جمنہ ہے انکی گواہی اعتبار نہیں ہے اور بنا بردوسری روایت کے ابو بکرؓ نے
 نامہ لکھ کر جناب سیدہؓ کو دیا اور عمر نے جھین لیا اور اوپر تھوکا اور ریزہ ریزہ کر
 پھینک دیا اور معصومہ نے فرمایا جس طرح تو نے میرا نامہ چاک کیا اسی طرح تیرا
 حکم خدا چاک کرے بقولے یہ وہ ہبہ نامہ تھا جو جناب رسولؐ نے فدک کے
 باریعین تحریر فرما کر جناب سیدہؓ کو مرحمت کیا تھا اور وہ معصومہ بنا کر حجت اور
 سند کے ساتھ لائی تھیں اور عمر نے ہاتھ سے لیکر اوپر تھوکا اور پارہ پارہ کر کے
 پھینک دیا پس جناب سیدہؓ نے اون منافقوں پر اتنا حمت خدا کے واسطے کی
 اور سب لوگوں پر اون دشمنوں کے کفر و نفاق ظاہر کرنے کے لیے ایک خطبہ نہایت
 فصیح و بلیغ ادا فرمایا اور اوامر و نواہی حق تعالیٰ کو اونکے واسطے بیان کیا

یہ
 خطبہ عمر
 جگر زبان
 سیدہ فاطمہ
 علیؓ کے
 گھر میں
 لکھا گیا
 "ان کے
 چنانچہ خدا
 نجات الدین
 شکر اور
 ان

اور اون اشقیاء کو عذاب خدا سے ڈرایا اور چاہتا ہے مٹانی فذک کے یارین اودن
لوگوں پر القاء فرمائیں اور جو کچھ اودن معصومہ نے ارشاد کیا سب مجاہدین و انصار نے
جو دامن حاضر تھے اوکی تصدیق کی بعد اسکے جناب سیدہؓ نے حاضرین کو گواہی
طلب کی کہ جناب رسول خداؐ نے میرے حق میں فرمایا ہے فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي
مَنْ أَذَاهَا فَقَدْ أَذَانِي وَمَنْ أَأَذَانِي فَقَدْ أَذَى اللَّهِ فَاطِمَةُ زَهْرُ الْيَارِهِ بِدَنِّ
میرے جسنے اسے ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے خدا کو
ایذا دی پس سب مجاہدین و انصار نے اس کلام کی حقیقت پر بھی تصدیق کی اور
کہا بیشک ہم نے زبان رسول خداؐ سے سنا ہے آو وقت جناب سیدہؓ نے فرمایا تم لوگ
گواہ رہنا کہ ابوبکر اور عمر نے مجھے اذیت دی ہے بس اودن نفرین ثابت کر کے اس
آیہ کی تلاوت فرمائی إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا تحقیق کہ جو لوگ ایذا دیتے ہیں
خدا اور اسکے رسول کو اودن نفرین خدا ہے دنیا و آخرت میں اور ان کے لیے
عذاب سخت اور ذلیل و خوار کندہ مہیا ہے بعد اسکے محزون و غموں طرف کے
تشریف لائیں در آنحالیکہ اذیت و آزار رسیدہ اور صدر نہ ضربت دروازہ سے
سما رہتیں چنانچہ ابن عباس کہتے ہیں کہ جب مرض جناب فاطمہؓ زہرا کا شدید ہوا
تو ایک دن حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے وصیت کی کہ بعد میرے نامہ
دختر زینب سے عقد کیجئے گا اور تابوت میرے لیے بنائیے گا جیسا کہ ملائکہ نے
مصور کر کے دکھایا ہے پس اسکی شکل بیان کی اور کہا میرے جنازہ پر میرے
و دشمنوں کو نہ آنے دیجئے گا نہ انکو اطلاع کیجئے گا پس اوسی دن اودن معصومہ نے

دنیا سے حلت فرمائی اور اہل مدینہ اور زن و مرد سنی ہاشمیت روتے لگے اور
 صدائے گریہ و بکا سے مدینہ کو زلزلہ ہوا اور لوگوں پر دہشت عظیم مانند روز وفات
 جناب رسول خدا کے طاری ہوئی پس حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نے اعلانِ موعظہ کو
 غسل و کفن دیا اور بوقت شب عباس بن عبد المطلب اور فضل بن عباس اور
 سلمان فارسی اور ابو ذر اور مقداد اور عمار بن یاسر کو ملا کر نماز جنازہ پڑھ سکے
 اعلانِ مظلومہ کو دفن کیا اور وقت سحر شریف اعلانِ معصومہ کا بروایت عقبہ
 اشجارہ برس کا تھا، بعد اپنے پدر بزرگوار کے صرف پچھتر روز یا پچانوے دن
 زندہ رہیں افسوس اس مدتِ قلیل میں کیا کیا ظلم و ستم ہوئے اور طرح طرح کے
 مصائب میں مبتلا رہیں اور بعدِ رحلت کے بھی ان کی روح اقدس کو اشیائے
 اُست نے ان کے فرزندوں کے غم میں مجین کیا افسوس اما حسن علیہ السلام کو زینب
 اور جگر اٹھائے ٹکڑے ہو کے خون کے ساتھ باہر نکلا اور جنازہ پر تیر لگائے اور روضہ
 میں دفن ہونے دیا اور امام حسین کو اشیائے است نے آوارہ وطن کیا اور مدینہ
 اور مکہ میں بھی رہنے نہ دیا اور روضہ رسول اور حرم خدا سے جدا کیا آخر صحراے
 کربلا میں گھیر کر روز عاشوراء اصحاب و اقربائے کلم ابن زیاد لعین تین دن کا
 بھوکا پایا ساشمید کیا اور ان کے بچہ شیرخوار کو تیر ستم سے ذبح کیا اور لباسِ تناک
 لوٹ لیا اور لاشہائے شہدا کو خاک و خون آلودہ ریگ گرم چھوڑ دیا اور شتر کو
 مع اسیر و کھے طرف کوفہ کے لیکئے اور ہجوم عام اور بازار و زمین بھرا یا بعد اسکے
 جب سانسے ابن زیاد کے لئے تو وہ شقی دیکھا کہ خوش و مسرور ہوا اور سرانور سے
 بے ادبی کرنے لگا یہ دیکھ کر زید بن ارقم قیام ہوا اور آواز دی اے ابن زیاد

اور نکالے چھری کو ان لب و دندان النور پر سے قسم ہے خدا کی میں نے جناب ہو کر کوا
کمر دکھا ہے کہ اس مقام کے بوسے لیا کرتے تھے جہاں تو چھری رکھے ہے اَلَا
لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

بجلیں یازد ہم

عَنْ أُمِّ آيْمَنَ أَنَّهَا قَالَتْ مَضَيْتُ ذَاتَ يَوْمٍ حَارًّا إِلَى مَازِلِ
سَيِّدَتِي وَمَوْكَلَانِي فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهَا فَإِذَا الْبَابُ
مُغْلَقٌ فَانْتَحَبْتُ وَغَيْرُهُ مَيْنُ أُمِّ مَيْمُونٍ سَاقِلٍ هِيَ كَمَا أَوْسَعُ الْبَابُ وَزَيْنُ مَوَاسِمِ
كُرَامِي مِنْ طَرَفِ حَرَمٍ سَرَّاسٍ جَنَابُ سَيِّدَةِ فَاطِمَةَ زَهْرَا كُفِّي دُكِيَا مَيْنِ نِي كِهْ دُرْوَا
بِنْدِي فَظَنَرْتُ مِنْ شَقْوَى الْبَابِ وَإِذَا بِفَاطِمَةَ تَائِمَةً عِنْدَ الرَّحَى
وَهِيَ تَدُورُ مِنْ غَيْرِيْدٍ وَالْمَهْدُ إِلَى جَانِبِهَا وَالْحُسَيْنُ تَائِمٌ فِيهِ وَهُوَ
يَهْتَرُ وَلَوْ أَرَمْتُ يَحْنُ كَيْسٍ مَيْنِ نِي شَكَا دَرَسَ نَظَرِي نَاكَاهُ دُكِيَا مَيْنِ نِي
كِهْ وَهْ مَعْصُومَةٍ قَرِيبِ جَلِي كِهْ سَوْرِي مَيْنِ اَدْرِ جَلِي خُودِ بَخُودِ بَحْرَتِي هِي اَوْرُ كُوِي بَحْرَتِي
وَالَا اَوْسَا نَظَرِ نَمِينِ آتَا هِي اَوْرُ قَرِيبِ اَوْنِ مَعْصُومَةٍ كِهْ جَهْلَا نَا شَا هَزَادُ كُو مَيْنِ
اَمَّا مَسِينِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَا خُودِ بَخُودِ مَلْتَا هِي اَوْرُ وَهْ اَوْسَمِينِ آرَامِ كَرْتِي مَيْنِ اَوْرُ
كُوِي پَلَانِي وَالَا اَوْسَا نَظَرِ نَمِينِ آتَا هِي وَرَايَتْ كَهَّا لَيْسِي اللَّهُ تَعَالَى
قَرِيبًا مِنْ كَهْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ اَوْرُ دُكِيَا مَيْنِ نِي كِهْ قَرِيبِ دَسْتِ طَهْرِ
جَنَابِ سَيِّدَةِ فَاطِمَةَ زَهْرَا كِهْ اِيكِ مَلْتَمَ بَا بَرِ بَخْلَا هُوَا هِي اَوْرُ وَهْ مَلْتَمَ بَسْمِجِ خُودِ كَرْتَا
فَتَعَجَّبْتُ مِنْهُ وَمَضَيْتُ إِلَى سَيِّدَتِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ
وَقُلْتُ يَا سَيِّدِي اِنِّي رَايْتُ الْيَوْمَ مَرْحَبًا مَا رَايْتُ مِثْلَهُ قَطُّ

پس یہ عجائبات دیکھ کر اس وقت میں خدمت میں جناب رسول خدا کی حاضر ہوئی اور بعد
سلام کے عرض کیا یا رسول اللہ آج میں نے ایسا امر عجیب دیکھا ہے جو آج تک میں نے
نہ دیکھا تھا فقال لی رَسُولُ اللَّهِ اَتَى شَيْءٌ رَأَيْتَ فَقُلْتُ قَصِدْتُ مَنْزِلَ
سَيِّدِكَ فَاَطْرَدَ رَأَيْتُ الْبَابَ مُعْلَقًا وَالرَّحَى تَدُورُ مِنْ غَيْرِ يَدٍ وَهِيَ
نَائِمَةٌ يَہ سکر جناب رسول خدا نے مجھ سے فرمایا بیان کر کیا دیکھا تو نے میں نے عرض کیا
اس وقت میں واسطے زیارت جناب فاطمہ زہرا کے گئی تھی اور دروازہ بند تھا پس
شکاف در سے دیکھا میں نے کہ کبھی خود بخود پھر رہی ہے اور جناب سیدہ قریب اس کے
سوتی ہیں و رَأَيْتُ مَهْدَ الْحُسَيْنِ يَهْتَزُّ وَرَأَيْتُ كَفًّا لَيْسَتْهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
قَرِيبًا مِنْ كَفِّ فَاَطْرَدَ الزَّهْرَاءُ وَلَوْ اَرْتَضَعُهُ اور دیکھا میں نے کہ جھولہ آپ کے
فرزند حسین کا خود بخود ہل رہا ہے اور قریب جناب سیدہ کے ہاتھ کے ایک ہاتھ
تسبیح خدا کرتا ہے اور صاحب اوس ہاتھ کا دکھائی نہیں دیتا فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ مَدَّ
رَسُولُ اللَّهِ قَالِ لِي يَا اُمُّ اَيْمَنَ عَلَيَّ اِنَّ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءَ صَائِمَةً وَهِيَ جَائِعَةٌ
مُتَعَبَةٌ فِي الصَّيْفِ اَللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهَا النَّعَاسُ يَہ سکر جناب رسول خدا نے
مجھ سے فرمایا اے اُم ایمن آگاہ ہو کہ آج فاطمہ زہرا روزہ سے ہے اور بہت بھوک
اور تشنگی میں اس کو کمال درجہ تھی اور بوجہ موسم گرما کے نہایت تعب میں تھی پس خدا
اوس معصومہ پر نیند کو غالب کیا تا کہ بھوک اور پیاس سے تکلیف نہ ہو اور سب سو جائیکہ
اوس راحت ملے فَكُلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ مَلَكًا لِّكُنْ الشَّعِيرَ لِقِيَّتِ عِيَالَهَا
وَاَرْسَلَ مَلَكًا اَخْرَجَهُمْ مَهْدَ الْحُسَيْنِ لِئَلَّا يَمُوجَّهَا عَنْ نَوْمِهَا اور حق
سبحانہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو حکم کیا کہ جب تک فاطمہ سوتی ہو تو اس کی عرض نہ کی

تاکہ بچے اوسکے بھوکے نہ زمین اور ایک فرشتہ کو حکم کیا کہ جا کر جھولا حسین ہ جھلائے
 تاکہ سبب رونے اپنے فرزند کے وہ معصومہ خواب میں جبین بنو و و علی اللہ تعالیٰ
 سَلَامًا اَخْرَجْتُمُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَرِيبًا مِّنْ كَهْفٍ فَاطِمَةُ بَيَّكُمُ ثَوَابُ تَسْبِيحِ لَهَا
 لَا كَفَّ فَاِطْرَ كَوْنُفَرَّ عَن ذِكْرِ اللّٰهِ اَوْ حَتَّى سَجَدَ تَعَالٰی نے اور ایک فرشتہ کو حکم کیا
 کہ جب تک فاطمہ سوتی ہے تو قریب اوسکے تسبیح خدا بجالا اور ثواب اوس تسبیح کا نام
 عمل میں اوسکے لکھا جائے اسلئے کہ فاطمہ زہرا کسی وقت ذکر خدا سے غافل نہیں
 فَقُلْتُ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَخْرَجْتُمُ الْطَّحَّانَ وَمِنْ الَّذِي يَهْرُ مَهْدُ
 الْحُسَيْنِ وَيُنَافِئُهُ وَمَنْ الْمُسْتَبِيحُ يَسْكُرُ مِنْ عَرَضِ كَيْبَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَوْ اَنَّهُ
 کہ وہ فرشتہ جو چکی پیتا ہے کون ہے اور وہ فرشتہ جو جھولا جھلاتا ہے وہ کون ہے
 اور وہ فرشتہ جو تسبیح خدا کرتا ہے وہ کون ہے فَتَبَيَّرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ
 يَا اَمْرَئِيْنَ اَمَّا الطَّحَّانُ فَهُوَ جَبْرِئِيْلُ وَاَمَّا الَّذِي يَهْرُ مَهْدُ الْحُسَيْنِ
 فَهُوَ مِيكَائِيْلُ وَاَمَّا الْمُسْتَبِيحُ فَهُوَ اِسْرَافِيْلُ پس حضرت متنبہ ہوئے اور فرمایا
 اے امرا میں وہ فرشتہ جو چکی پیتا ہے وہ جبرئیل ہے اور وہ فرشتہ جو جھولا جھلاتا
 جھلاتا ہے وہ میکائیل ہے اور وہ فرشتہ جو تسبیح خدا میں مصروف ہے وہ اسرافیل
 اب مقام غور ہے کہ جس سیدہ عالم کا درگاہ خدا میں یہ رتبہ ہوا او سب بعد جناب
 رسول خدا کے اعدائے دین نے کیا کیا ظلم و ستم کیے تعزیر پر سی کے عوض دروازہ
 ہلاکے گرا دیا جسکی وجہ سے اوس معصومہ نے پہلو کو صد نہ عظیم ہونچا اور نامحرم
 حرم سرا میں داخل ہوئے اور کچھ باس و لحاظ رسول خدا کا نہ کیا اور جناب امیر
 بن لبته باہر لائے اور طرف مسجد کے لے چلے عَنِ سَلَمَانَ اَنَّهُ لَمَّا اَسْتَحْضَرْتُمُ

اَعِزُّ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ مَنْزِلِهِ حُجَّجَتْ قَاطِعَةٌ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ حَاجِمٌ
 شيخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ نے سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ جب اعدا جناب
 امیر المؤمنین علی مرتضیٰ علیہ السلام کو حرم سرا سے باہر لائے تو اس وقت جناب امام
 زہراؑ تیسرا ہو کر باہر نکل آئیں اور مسجد نبویؐ تک پہنچیں فَاَلَتْ اَيْتُهَا النَّاسُ خَلَوْا
 اَبَا الْحَسَنِ وَكَانَ لَمْ تَرَ شَعْرَتِي وَلَا صَعَتِي قَبِيضَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 وَلَا صُحْرَتِي اِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَنَا قَدْ صَلَّيْتُ بِالْكَرْمِ عَلَى اللَّهِ مِنْ وَلَدِ رَسُولِ اللَّهِ
 اس وقت فرمایا اَيُّهَا النَّاسُ اُبُو هِنِّ كُوْجُوْ دُوْرِنِ مِيْنِ اِجْمِ بَالِ نَبِيِّ سِرْ كُوْلَتِي هُونِ اُوْپِرِ اَز
 رَسُوْلِہَا اِجْمِ پُرْ کُھَرُوْ دِگاہِ خدائیں فریاد کرتی ہوں اور میرا ام بخوبی ظاہر ہے کہ قدر و منزلت
 ناقص صلح کی نزدیک خدا کے اولاد کو کچھ زیادہ نہیں ہے قَالَ سَلْمَانُ فَرَأَيْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ جِطَّانِ
 الْمَسِيْحِ قَلَعَتْ مِنْ اَسْفَلِہَا جَعْلًا لَوْ اَرَادَ رَجُلٌ اَنْ يَّمْقُدَ مِنْ تَحْتِہَا لَقَدْ سَلَّمَ اُسَیْ کُتْمِہَا
 قسم بخدا جناب سیدہ ابی یہ فرما رہی تھیں اگاہ دیکھائیں نے کہ دیوار میں مسجد مکی
 زمین سے اوکھڑیں اور اس قدر بلند ہوئیں کہ اگر کوئی شخص چاہتا تو اونکے نیچے سے
 بخوبی نکل جاتا فَقُلْتُ لَہَا یَا سَيِّدَتِیْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی بَعَثَ اِلَیْکَ رَحْمَتَہُ الْعَالَمِیْنَ
 فَلَا کُوْیَ نَفْعَہُ فَرَجَعْتِیْ اِلَیْ الْجِبْطَانِ حَتّٰی سَطَعْتِیْ الْغَبْرَۃُ مِنْ اَسْفَلِہَا فَدَخَلْتُ
 فِیْ حَبِیَا شَبِیْنَا اِسْیَہَا اَنَارَ نَزْوِلِ غَضَبِ اَہْلِیْ کے دیکھ کے میں نے عرض کیا اے
 سیدہ میری آپ کے پر بزرگوار کو خدا نے رحمت واسطے عالمین کے کیا ہے پس
 آپ باعث نزول بلا اس امت کی نہوں یہ سنکر اس معصومہ کو رحم آگیا اور
 صبر کیا پس دیکھائیں نے کہ دیوار میں مسجد رسولؐ خدا کی اپنی جگہ پر اس زود سے
 قائم ہوئیں کہ اس کے غبار سے تمام مسجد غبار آلود ہو گئی اور وہ غبار ہم سب کے

دماغ تک پہنچا حضرت تصویر کیجئے کہ جناب شیدہ نے بال سر کے نہیں کھولے صرف
 فرمایا تھا اگر ابو الحسن کو نہ چھو وگے تو میں بال سر کے کھولوں گی تو یہ انارخصب انہی کے
 نمودار ہوئے مگر افسوس کیا انقلاب ہے کہ دختران فاطمیہ زہرا کو اعدائے
 بعد شہادت امام حسینؑ کے اسباب لوٹ کر سر پر نہ بے مقصد و چادر مجمع حاتم
 اونٹوں پر بھرایا آؤا سوقت آسمان وزمین شق ہوئے وَعَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا أَخْرَجُوا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ مَنَازِلِهِ أَتَوْا
 بِهِ إِلَى قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ فَقَفَّ عَلَى عُنْدِ قَبْرِهِ أَوْ بَصَائِرُ الدَّرَجَاتِ مِنْ
 حضرت امام جعفر صادقؑ علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب اعداء مہم سرا سے جناب
 امیر المؤمنین علیہ السلام کو باہر لائے اور مسجد رسولؐ تک پہنچے تو اسوقت
 او حضرت نے کچھ توقف کیا اور قبر مطہر جناب رسولؐ سے خطاب کیا وَقَالَ يَا
 أَمْرُكَ الْفَقْرُ اسْتَضَعَفُونِي وَكَادُوا يَقْتُلُونِي فَخَرَجْتَ بِي مِنْ قَبْرِ
 رَسُولِ اللَّهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعَرَفَهَا النَّاسُ أَنَّهُ يَدْعُو رَسُولَ اللَّهِ وَسَمِعُوا صَوْتَهُ
 عَلِمُوا صَوْتَهُ يَا أَبَا بَكْرٍ أَكْفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ
 ثُمَّ مَوَاتٍ دَجَلًا أَوْ عَرْضَ كَيْفَا سَ بَرَادِرِ اس قَوْمِ نَ بَعْدَ أَكْبَرِ مَجْهَاتِ تَوَانِ جَانِ
 اس حال سے باہر نکالا اور قریب ہے کہ مجھے قتل کریں اسوقت قبر رسولؐ سے
 ایک ہاتھ باہر نکلا اور آواز رسولؐ کی قبر سے آئی اور لوگوں نے پہچانا اور سنا
 کہ اے ابو بکر آیا کافر ہو گیا تو ادرا فرمائی کی تو نے اس خدا کی جس نے تجھے خاک
 پیدا کیا اور تجھے ایک قطرہ انجس سے بصورت انسان بنایا اور دوسری روایت میں
 یوں ہے کہ جب جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے نکایت امت جفا کار کی

جناب رسول محمدؐ کے کی تو اس وقت قبر مطہر سے ایک ہاتھ نکلا اور اس سپرہ لگاتا تھا اسے ابو بکر آیا کا فرہو گیا تو اور چہر گیا تو اس سے جس نے تجھے خلق کیا اور بصورت انسان بنایا مومنین اب مقام غور ہے کہ کیسے بد اعتقاد تھے وہ لوگ کہ باوصف دیکھنے ایسے معجزات ظاہرہ کے کچھ خوف خدا نہ کیا اور کسی طرح ظلم و ستم سے آل رسولؐ کے دست بردار نہ ہوئے پس اس روز سے وہ ظلم جاری رہا اور روز بروز اس ظلم کی زیادتی ہوئی یہاں تک کہ بروز عاشور امام حسینؑ فرزند رسولؐ اسی ظلم سے کربلا میں شہید ہوئے اور اسی ظلم سے خمیسہ او نہضت کے جلائے گئے اور بیٹیاں سو فیضانِ لونی گئیں اور بے مقصد و چادر ایسے ہوئیں اور کوفہ و شام میں پھرائی گئیں اور سر بازار بروز روشن صحیح عام میں دربار بزرگ شہر انجوا میں لائی گئیں یہیں ظلم و افسوس نامی ظلم کے ظلم کا ثمر ہے جیسا کہ شاعر کہتا ہے ۵

بدکردنِ شہرِ زید کردینِ اوست | خونِ شہدا تمام برگردنِ اوست

چنانچہ عبداللہ بن عمرؓ نے یزید کو سرزنش اس ظلم و ستم کی بروقت ملاقات کے کی تو اس شقی نے وصیت نامہ مہری اس کے باپ کا نکال کر دکھا دیا اسکو عبداللہ دیکھ کر ساکت ہوا اور جاناکہ بنا قتل آل رسولؐ کی وہی فاسق کر گیا ہے آؤ اگر بدعتیہ جناب امیر المومنینؑ اور جناب سید کا ظلم و ستم نہوتے تو کربلا میں ان کی اولاد پر ظلم و ستم نہوتے اگر بدعتیہ میں دروازہ جلا کر یا محرم اندر داخل نہوتے تو کربلا میں اعدا اسباب لوٹ کر خمیسہ نہ جلاتے نہ بے محابا اندھیلے آتے اَللّٰہُ

عَلِ الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ

مجلس دوازدہم

عَنْ سَلْمَانَ أُنْقَارِ سَيِّئِ الْاَمْرِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ جَالِسَةً وَفُلَا
رَحَى تَطْحَنُ بِهَا الشَّعِيرَ حَارًّا لَانُورِ مِنْ جَنَابِ سَلْمَانَ فَارِسِيٍّ سَمِعَ قَوْلَ هُوَ كَيْفَ
كَهْلِكَ رَوْزِ جَنَابِ سَيِّدِهِ فَاطِمَةُ زَسْرَ اُسَيْتِ الشَّرَفِ مِنْ تَشْرِيفِ رُكْمَتِي خُتَيْنِ اَوْرَاكَ
اَوْنِكَ حَلِي رُكْمَتِي اَوْرُوهُ مَعْصُومِهِ جَوَابُهُ مَاتَهُ مِنْ هِي خُتَيْنِ دَعَا لِعَمْرٍو الرَّحْمَةِ
دَعَا سَائِلُهُ وَالْحُسَيْنُ فِي نَاحِيَةِ الدَّارِ يَقْضُو دَمِنَ الْجُوعِ اَوْرُو كَيْفَا مِنْ
كَهْلِكَ اَسِيهِ خُونِ مِيْنِ تَرْبِهِ اَوْرَايِكَ طَرَفِ كَهْلِكَ فَرْزَنْدِ اَوْنِكَ اَمَامِ حَسَنِ مَجْزِي كِي
سَدْتِ سَمِعَ رَوْزِهِ مِنْ قَوْلَتِ لَهَا يَا اَيُّتِ رَسُوْلِ اللهِ دَبْرَتْ كَهْلِكَ
وَهَذِهِ فَضْلُهُ يَهْ حَالِ دِكْرِ كِي مِنْ نَعِضَ كَيْفَا اَسِيهِ دَخَرِ رَسُوْلُهُ اَمَامَهُ اَكْبَرِ
بَسْبِ شَقَّتِ كِي زَحْمِي هُوْ كُنْ هِيْنِ اَوْرِيهِ فَضْلُهُ كَيْفَا كِي مَوْجُوْدِهِ اَسِيهِ كِي مِنْ
نَهِيْنِ اَبِ كَامِ لِيْتِي هِيْنِ نَقَالَتْ لَوْ صَا نِي رَسُوْلِ اللهِ اَنْ تَكُوْنِ لِيْ خِدْمَةُ
لَهَا يَوْمًا يَسْكُرُ فَرَايَا كِي مَجْزِي مِيْرِي بَا اَرَسُوْلُهُ اَنْ فَرَايَا هِيْ اَبِ كَامِ
فَضْلُهُ كَرِي اَوْرَايِكَ رَوْزِ تَمِ كِي اَكْرُوْ بَسِ كُلِ رَوْزِ خِدْمَتِ فَضْلُهُ كَامِ اَوْرَايِكَ مِيْرِي
بَارِي هِيْ نَالِ سَلْمَانَ يَا سَيِّدِ خِرَاتِي مَوْكَاعَتْ قَاتِيَةً اَمَامَنَا اَطْحَنُ الشَّعِيرَ
اَو اُسْكِيْتِ الْحُسَيْنُ لَكَ سَلْمَانَ كَيْتِي هِيْنِ مِيْنِ نَعِضَ كَيْفَا اَسِيهِ شَاهِزِ اَدِي
مِيْرِي مِيْنِ مَجْزِي تَوْ غَلَامِ اَنَادُ كَرُوْ اَبْجَا هُوْنِ مَجْزِي سَمِعَ اَرْشَادِ هُوْ يَامِيْنِ حَلِي بَسِيْوْنِ يَامِيْنِ
حَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُوْ بِلَاوْنِ تَاكَ رُوْ مِيْسِيْ خَامُوْشِ هُوْنِ نَقَالَتْ اَنَا يَسْكِيْنِي
اَرْقُوقِ وَاَنْتِ تَطْحَنُ الشَّعِيرَ فَطَحْنِيْ شَيْئًا مِنْ الشَّعِيرِ فَاِذَا اَنَا لَا اَمَامَتِي
فَضْلِيْتِ وَصَلِيْتِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ فَرَايَا اَسِيهِ سَلْمَانَ حَسَنِ بَارُوْ جُكْرِ مِيْرِي
مَجْزِي سَمِعَ اَنُوسِ هِيْ اَوْرِيْ مِيْرِي اَبِلَاوْ اَوْنِكَ لِيْ زِيَادَةُ مَنَاسِبِ هُوْ كَا اَوْرَتَمِ جُوْ مَجْزِي

بن میں بھی بیٹے لگا تو سب سے جو بیٹے تھے یکایک مین نے آواز اقامت کی
 انہی میں طرف مسجد کے گیا اور ہمراہ جناب رسول خدا کے ناز بجاعت پر ہی
 مَا وَعَدْتَ فَلْتُيَعْلَمَ مَا رَأَيْتُ فَبَكَ دُخْرَجٌ ثُمَّ حَادَ فَبَشَّوْا جَب مِّنْ
 نماز سے فارغ ہوا تو مین نے جناب امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام
 وہ تمام حال بیان کیا جو دیکھا تھا یہ سن کر وہ جناب رسول نے اور مسجد سے بگھر کھڑے
 تشریف لیکے بعد ا کے متبسم مسجد میں تشریف لائے فَسَّالَهُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ
 فَقَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنِ جَنَابِ رَسُولِ اللَّهِ أَنْتِ وَأَنْتِ كُتِبَتْمْ دِيكِهِ كَسَبِ
 اسکا دریافت فرمایا اور حضرت نے عرض کیا ابھی میں فاطمہ زہرا کے پاس گیا وہی
 مُسْتَقْبِلَةٌ لِّقَفَاهَا وَالْحُسَيْنِ نَأْتُو عَلَى صَدْرِهَا وَقَدْ آمَهَادُحَى تَدْوُرُ
 مِّنْ خَيْرٍ بَدِ وَأوروہ پشت زمیں سو رہی ہیں اور حسین سینہ پر اونکے سوتا ہے اور
 جلی سانسے اونکے بنیر کسی اتم کے خود بخود پھر رہی ہے فَتَبَشَّرَ رَسُولُ اللَّهِ
 وَقَالَ يَا عَلِيُّ مَا عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى مَلَكَ لَّكُمْ سَيَادَةً فِي الْأَرْضِ
 يَخْدُمُونَ مُحَمَّدًا وَالْمُحَمَّدِ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ بِسِ جَنَابِ رَسُولِ اللَّهِ
 ہوے اور فرمایا علی آیا تم نہیں جانتے کہ خداوند عالم کے کچھ فرشتے زمین پر پھر
 رہتے ہیں واسطے خدمت محمد و آل محمد کے جب تک کہ قیامت بپا ہو حضرت
 اب مقام خود ہے کہ جس معصوم کی راحت و آرام جناب اقدس الہی کو استفادہ
 منظور ہو اور فرشتہ ہلے مقرب او کے خادم ہوں افسوس ہے کہ انقباض
 امت اوس مسئلہ کو ایسی ایذا اور تکلیف دین کہ جسکے صدمہ سے وہ محروم و مستغرم
 رہیں اور روتے روتے دنیا سے رحلت کی اور وہ گھر کہ جہین فرشتہ ہلے مقرب

بدون اجازت کے داخل ہوتے تھے اسی گھر کے دروازہ کو منافقون نے جلادیا اور بے تامل اوس گھر میں داخل ہوئے اور کچھ باپس دلحاظ رسول خدا اور فاطمہ زہرا کا کیا عن سلمان الفارسی وعن ابن عباس اعمامنا لما نزل رسول الله صلى الله عليه وآله اجمع الناس على خلافة ابي بكر قبل ان يدفن رسول الله في قبره فاجتمعوا بالانوار وغيره من سلمان فارسي اور ابن عباس سے منقول ہے جسکا حاصل یہ ہے وہ دونوں کہتے ہیں کہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے رحلت فرمائی تو لوگ دین خدا سے پھر گئے اور جمع ہو کر ابو بکر سے بیعت کی اور دفن رسول خدا سے پہلے اپنے کام درست کر لیے آہ اکثر اصحاب حصول دنیا کیلئے ایسے متوجہ ہوئے کہ کوئی شریک نماز جنازہ اور دفن جناب رسول خدا کے بھی نہ ہوا واستغل علي بن ابي طالب فاطمة والحسن والحسين عليهم السلام الى الجحيم والنجاء على رسول الله فغسله عليه بيده ثم كفنه وصلى عليه ودفنه اور جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب اور فاطمہ زہرا اور حسین علیہم السلام مفارقت پر رسول خدا کی مشغول گریہ بکا اور جزع و فزع تھے پس جناب امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اوحضرت کو غسل و کفن دیا اور جمع جنین اور چند اصحاب دیندار کے جنازہ پر نماز پڑھی اور اوحضرت کو اپنے ہاتھ سے دفن کیا فخلق الباب واستغل بالنجاء واقبل على جمع القرآن وضلة لوصيته بعد اس کے اوحضرت نے دروازہ گھر کا بند کر لیا اور غم و الم میں جناب رسول خدا کے روتے تھے اور جب وصیت اوحضرت کے طرف جمع کرنے قرآن کے متوجہ ہوتے آہ بعد جناب رسول خدا کے عوصن تعزیت و ماتم پر سے کے طبیعت

رسالت پر طعن طرح کے ظلم و ستم شروع ہوئے فقال عمر بن الخطاب لمؤاخذة
المؤمنين بسفند انطلق الى علي بن ابي طالب وقل له احب خليفه
رسول الله ابوبكر فجاؤا والباب مغلقا ورجع الى عمر اوسوقت عمر بن
الخطاب نے حکم ابو بکر اپنے غلام قفند سے کہا کہ تو علی بن ابیطالب کے پاس جاؤ
کہو کہ خلیفہ رسول ابو بکر کے پاس چلے اوس سے بیعت کرو پس وہ شفی گیا دیکھا کہ
دروازہ بند ہے اور وہ عمر کے پاس واپس آیا اور حال بیان کیا فغضب عمر
وارسله نائبا الى علي فاجب عليه ان ياتيه هو فكتب عمر غضبان وامر
اصحابه ان يحلوا حطبيا وادارحتهم الى باب علي وقاطعة عليهم
السلام وقاطعة فاعد خلف الباب قد عصبت راسها وتحل
جسمها في وفاة رسول الله يه سكر عمر غضباك ہوا اور پھر اوس غلام کو بھیج دیا
جب وہ مکر خدمت میں امیر المؤمنین علیہ السلام کے واسطے طلب کے آیا پس
او حضرت نے اونکے پاس جانیسے انکار فرمایا اوسوقت عمر نہایت برہم ہو کر کھڑا ہوا
اور خالد بن ولید او قفند اور اپنے رفقا سے کہا کہ آگ اور لکڑیاں لیکر میرے ہمارے
بہانے کہ وہ سب دروازہ پر حضرت کے آئے دیکھا کہ دروازہ بند ہے اور جناب
سیدہ پیچھے دروازہ کے بیٹھی تھیں او پر سب وفات جناب رسول خدا کے حال اوس
معلوم نہ کیا یہ تھا کہ بدن اقدس نہایت ناتوان لگتا تھا اور دوسرے عصابہ سہرا قد
بندہ عار ہوتا تھا فاقبل عمر حتى ضرب الباب ثم نادى يا بن ابي طالب
انفتح الباب پس عمر نے دروازہ پر ٹھوکر ماری اور آواز دی اے پسر ابو طالب
دروازہ کھول دو فقالت فاطمة يا بن الخطاب ما لنا ولك لا تدع عنا وما

لَحْنٌ فِيهِ قَالَ اَفْتَحِ الْبَابَ وَالَا تَحْكُمْنَا عَلَيْكَ بِسِندٍ نَعْنُ فَرَمَا
 بِسِخْرَابِ هَمْ غَمَزُو كوكيون ستا ہے اور ہمیں اپنے حال پر کیوں نہیں چھوڑتا ہے
 اور کیوں ناحق ہمارے تکیف اعداؤ کے دیے ہے اسنے جواب دیا کہ دروازہ
 کھول دو ورنہ میں تم سب کو جلا دوں گا فقالت یا عمر امانتی اللہ عزوجل تدخل
 فی بیئ ویتجمل محلہ ایدی فای ان یضیرت فدعا النار فاضرمها فی
 الباب یہ سنکر جناب سیدہ نے فرمایا اے عمر خدا سے نہیں ڈرتا ہے کہ میرے گھر میں
 چلا آتا ہے اور ناحق میرے گھر پر تو نے چڑائی کی ہے ہر چند جناب سیدہ نے سمجھایا
 اور منع کیا لیکن اسنے ہرگز کہنا اس مصومہ کا نہ مانا اور آگ طلب کر کے دروازہ
 لگا دی فاحرق الباب ثم دفنہ فاستقبلتہ فاطمہ علیہا السلام وحصا
 یا ابتاہ یا رسول اللہ فرجع السیف وهو فی غلیہ فوجی بہ جنبہا پس
 دروازہ کو جلا یا بعد اسکے اس دروازہ کو زور سے ڈھکیلا کہ بٹا اسکا جناب سیدہ
 گر ا پس وہ مصومہ بکارین کہ یا ابتاہ یا رسول اللہ فریاد ہے یہ شکے وہ ظلم اور
 زیادہ غیظ میں آیا اور تلووار اپنی کہ میان میں تھی اوٹھا کہ پہلو سے جناب سیدہ پر
 ماری فصاحت فرفع السوط وصرب بہ ذراعها فوثب بہ علیہ فی
 ابیطالب فاحذبتہ لجنب عمر ثم هزہ فصرعہ ووجی انہرور قبضتہ پس
 اس مظلومہ نے صدائے گریہ و بکا بند کی یہ شکے اسنے ایک نمازیانہ بازو سے جناب
 سیدہ پر مارا جب جناب امیر المومنین علی رضی نے یہ جو رستم شاہدہ کیا تو اپنی
 جگہ سے اٹھے اور جادو عمر کی جو اسکے گلے میں پڑی تھی پکڑ کر کھینچی کہ وہ ہنٹے پھل
 زمین پر گر اور ناک اسکی رگڑ گئی اور گردن پر اسکی صدمہ پہونچا وھتہ بقیتہ

فقہ لمون نے ایک نذرمانہ اس زور سے بازوے اقدس پر باراکہ وہ جگہ مثل ماوردیہ
 ہدم کر آئی اور وقت رحلت تک وہ ورم بازو پر باقی رہا فالجھا ہا الی عصا دتہ
 بیتھا و دضھا بکسر ضلھا فالقت جینہا من بطنھا پس وہ معصومہ
 اپنے دروازہ سوختہ کی آڑ میں آمین اسوقت منافقون نے بازوے دروازہ
 اس زور سے دبا یا کہ اس کے صدر سے پہلوے اطہر اس معصومہ کا شکستہ ہو گیا
 اور جب شکم میں شہید ہوا افسوس ہزار افسوس آخر اسے صدر در پہلوے شکستہ
 اور سفارقت پر در بزرگوار سے اس معصومہ نے روتے روتے دنیا سے رحلت پائی
 اور بعد جناب رسول خدا کے صرف پچھتر روز زندہ رہیں افسوس اس مدت قلیل میں
 انقیاء امت نے کیا کیا ظلم و ستم کیے حالانکہ وہ لوگ اپنے تین سلمان گمان
 کرتے تھے مگر بجز انتقال رسول خدا کے آل رسول سے ایسے منحرف اور زور گردان
 کہ کچھ خوف عقاب آخرت کا نہ کیا اور نہ خیال کیا کہ بروز قیامت رسول خدا کو کیا
 جواب دیں گے جب وہ جناب اس ظلم و ستم کا سوال کریں گے انقرض حضرت امیر المؤمنین
 مسجدین لائے تو ابو بکر منبر پر خاموش تھا عمر نے کہا منبر پر کیا بیٹھا ہے علی منبر کے
 نیچے مقام محاربہ میں بیٹھے ہیں اور بیت نبین کرتے ہیں مجھے اجازت دے کہ انکو قتل
 کروں اسوقت جناب حسین عقیب میں اپنے در بزرگوار کے کھڑے تھے اور عمر کا کھاکا
 سکہ بیرون لگے اور روضہ رسول کی طرف متوجہ ہو کر فریاد کرنے لگے یا جد یا روضہ
 ہاری حالت کو دیکھے کہ ہم بے ناصر و مددگار ہیں پس فوراً جناب امیر المؤمنین علیہ
 السلام نے اپنے فرزند و نواسے اپنے سینہ سے لٹکایا اور تسلی دے دلاسا دیا اور جناب شہید
 مسجدین شریف لائی تحین اور پیراہن جناب رسول خدا کا سراقدس پر تھا

۴
 تذکرۃ العارفين
 جان وقت بیک
 تذکرۃ اراک

ماہر متین کے بکڑے ہوئے تھیں پس فریاد کی کہ اے ابو بکر تو چاہتا ہے کہ میرے
 غمزدہ و نوحہ و حسرت کو ختم کرے قسم ہے خدا کی اگر سر کھولنا برا نہوتا تو میں اپنے
 سر کے بال کھول کر درگاہ خدا میں فریاد کرتی یہ سن کر ایک شخص نے ابو بکر سے کہا کیا
 چاہتا ہے کہ سب کو ہلاک کرے اس وقت وہ خائف ہوا اور حضرت سے دست بردار
 ہوا اور وہ جناب اپنے گھر میں تشریف لائے اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام
 روایت کی ہے فرمایا اس شخص نے قسم ہے خدا کی اگر جناب سید کا اس وقت اپنے
 بالوں کو کھول دیتے تو وہ لوگ بکے سب ہلاک ہوتے اور ایک منافق بھی زندہ
 نہ رہتا حضرات اس مقام پر ذکر کو یاد آگیا روز عاشورا آہ اشقیائے امت نے
 دیدہ و دانستہ بحال ظلم و ستم صحرا سے کربلا میں بعد شہادت امام حسین کے اسباب
 لوٹ لیا اور غمیہ کو آگ لگا دی اور دختران جناب سیدہ کی مقننہ و چادرین تک
 پھینک دیں اور سر بر نہنہ ہجوم عام میں اسیر و مقید کر کے شتران بے پردہ پر سوار کیا
 اور طرف کو فہ کے لیگئے اور بازار و نین پھرایا آخر مجمع عام میں سامنے ابن زیاد کے
 لائے اور وہ شقی و کیمیکر خوش و مسرور ہوا اور ہر ایک کا نام و نسب دریافت کیا
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَلَمِ وَالْحَزَنِ وَالْجُودِ وَالْجُبْنِ وَالْخِلَافِ وَالْاُخْرَاقِ وَالْاِثْمِ وَالْاِثْمِ وَالْاِثْمِ

جلسہ سب زہر

عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
 وَاٰلِہٖ اٰحَاۡدَاثُ یَوْمَ الْقِیَمَةِ تُقْبَلُ اَبْنَتِیْ فَاَطِیْرُ الرَّحْمٰنِ عَلَیْہِ نَاقِیْرٌ مِّنْ مِّنِّیْ
 لِحَبَّتِیْ بِحَارِ الْاَنْوَارِ مِّنْ جَنَابِ اِمَامِ مُحَمَّدٍ باقر علیہ السلام سے منقول ہے وہ جناب
 فرماتے ہیں فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جب روز قیامت آئیگا

تو اوس روز فاطمہ زہراؑ میری ایک ناقہ پر ناقہ جت سے سوار ہون گی
 مَدْبَجَةِ الْجَبِينِ خَطَامُهَا مِنْ نَوَلُوِيْدٍ رَطْبُ قَنَاقِمِهَا مِنْ الزَّهْرِ جَدِ
 الْاَخْضَرِ ذَنَبُهَا مِنْ الْمُسْلِكِ الْاَذْفَرِ عَيْنَاهَا يَاقَتَانِ حَمْرَاوَانِ
 اور پشانی اوس ناقہ کی مزین ہوگی دیباے بہشت سے اور ہمارا وکی گوہر ابد سے
 ہوگی اور بانوں اوس کے زمر و سبز کے ہونگے اور دم اوس کی مشک خالص کی ہوگی
 اور آنکھیں اوس کی دو نون یا قوت سرخ کی ہوگی وَعَلَيْهَا قُبَّةٌ مِّنْ نُّوْرِ رُبْرِي
 ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا دَاخِلُهَا عَقْوُ اللَّهِ وَ
 خَاصِرُهَا رَحْمَةُ اللَّهِ اور اوس ناقہ پر ایک عماری نور کی ایسی شفاف ہوگی
 کہ اندر سے اوس کے حال باہر کا اور باہر سے حال اندر کا معلوم ہوگا اور اندر اوس کے
 بخشش خدا بھری ہوگی اور باہر سے اوس کے رحمت خدا گیرے ہوگی وَعَلَى رَاسِهَا
 تَاجٌ مِّنْ نُّوْرِ النَّجَاحِ سَبْعُونَ رُكْنًا كُلُّ رُكْنٍ مَّرْصَعٌ بِالذَّوْءِ الْيَاقُوتِ
 يُضِيءُ كَمَا يُضِيءُ الْكَوْكَبُ الدَّرِّيُّ فِي أَوْتِ السَّمَاءِ عَنْ يَمِينِهَا سَبْعُونَ أَلْفَ
 مَلَكٍ وَعَنْ شِمَالِهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ اور سر پر جناب سید مہم کے ایک تاج ہوگا
 نور کا اور اوس تاج کے سر گوشے ہونگے اور ہر گوشہ اوس کا مرصع ہوگا دُر اور
 یا قوت سے اور وہ اس طرح سے روشن ہوگا جس طرح ستارہ درخشان آسمان پر
 روشن ہوتا ہے اور دہنی طرف اوس ناقہ کے ستر پر فرشتے اور بائیں طرف
 اوس کے ستر پر فرشتے ہونگے وَجَبْرِئِلُ اخِذٌ بِخِطَامِ النَّاقَةِ يُنَادِي بِأَعْلَى
 صَوْتِهِ عَصُوا ابْصَارَكُمْ حَقِّقُوا قَاطِرَ بَنَاتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 اور ہمارا اوس ناقہ کی ہاتھ میں جبرئیل کے ہوگی اور وہ آواز بلند نہ کرے گی کہ اے

اہل محشر اکھین اپنی بندگی کو جب تک کہ جناب فاطمہ زہراؑ و خیر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
 و آلہ عہدہ محشر سے گزر جائیں فلا یقیقہ یومئذینی ولا رسول ولا صدیق
 ولا شہید ولا عتصموا البصار ہو جسے بعد فاطمہؑ حکایت السلاک میں کوئی
 نبی اور رسول اور صدیق اور شہید اور مدد ان ایسا باقی نہ رہے گا جو اکھین اپنی
 بندگی کر لینگے اور کوئی شخص اہل محشر سے آنکھ اپنی نہ کھولے گا جب تک کہ فاطمہؑ زہرا
 عہدہ محشر سے نہ گزر جائیںگی حضرات اب مقام تصور ہے کہ جس محدودہ کوئین کا
 یہ رتبہ ہو کہ ناقہ بہشت سوار اور ہزاروں فرشتے داہنے بائیں اور جبریل امین سے
 فرشتہ مقرب کے ہاتھ میں اوس ناقہ کی مہار ہو اور کسی نبی اور رسول اور صدیق
 اور شہید کو حکم نہ کہ نظر اٹھا کر دیکھیں آفسوس کیا انقلاب ہے کہ بعد شہادت امام
 حسینؑ کے بیٹیاں اوس سیدہ عالم کی اونٹن پر سوار شل بندیاں ترک دروم کے
 سر پہنہ بازار وغین پھرائی جائیں اور انقیاد و نگو جمع عام میں دیکھ کر سرور ہوں
 آج ابیت رسالت مع سر ہائے شہدائے داخل دربار یزید ہوئے اور اونکا
 حال دیکھ کر وہ ملعون خوش ہوا پس اوس حالت سرور میں اپنے ملازموں سے
 کہا کہ یہ اسیر کون کون ہیں اون انقیانے کہا اے یزید یہ زینبؑ اور یہ ام کلثومؑ
 و خیران علی بن ابیطالبؑ ہیں اور یہ فاطمہؑ اور یہ سکینہؑ بیٹیاں حسین بن علیؑ کی ہیں
 الغرض کلینی علیہ الرحمہ وغیرہ نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت
 کی ہے کہ جناب فاطمہؑ زہراؑ بعد اپنے پدر بزرگوار کے پچھتر روز دنیا میں زندہ رہیں
 اور مفارقت سے او خضریت کی نہایت محزون و غموم ہتی تھیں پس جبریلؑ آئے
 اور اوس مصومہ کو تسلی و دلاسا دیتے تھے اور دل اونکا خوش کرتے تھے اور جناب

رسول خدا اور اس حضرت کے مکان اور مقام بیعت کی خبر دیتے تھے اور جو کچھ عبد اللہ بن مسعود
 اور ان کے اصحاب اور اولاد پر گزرنے والا تھا اس کی خبر بیان کرتے تھے اور جناب امیر
 المؤمنین علی بن ابیطالب اور ان احکام و اخبار کو تحریر فرماتے تھے یہی مصحف طہرانہ
 کیونکہ مؤمنین کیا حالت بقراری تھی اور ان مصحفہ کی بعد رحلت اپنے پدر بزرگوار
 کہ ملاک مقرب کو دلجوئی کرنی پڑی آہ وہ مظلومہ بڑے مصائب و شدائد میں مبتلا
 ہوئیں اور اشیاء سے امت نے ایسی ایذا و تکلیف دی کہ اس کی تحمل نہ ہو سکیں
 یہاں تک کہ اپنے پدر بزرگوار سے محض مؤمنین فی الجہاد وغیرہ اِنِّیْ فَاطِرَةٌ عَلَیْہَا
 السَّلَامُ مَا زِلْتُ بَعْدَ اَیَّامِهَا مُعَصَّبَةً الرَّاسِ نَاحِلَةً الْجِسْمِ بِاَکِیَّةِ
 الْعَیْنِ مُحْتَرَقَةً الْقَلْبِ لُبِغِشٰی عَلَیْہَا سَاعَةٌ بَعْدَ سَاعَةٍ جَاوِجَارِ الْاَوَّلِ
 وغیرہ میں منقول ہے کہ مفارقت میں جناب رسول خدا کی جناب سیدہ اسقدر تھیں
 ہو گئی تھیں کہ اوٹھنا اور بیٹھنا اور نہ شور و شوار تھا اور سب ناتوانی اور درد سر کے
 ایک عصا بہ سراقہ دس پر بندھا رہتا تھا اور انکے چشم انور سے جاری تھے اور
 سوزش دل سے ہر وقت بقرار رہتی تھیں اور ساعت بساعت اور ان مصحفہ کو
 غش آتا تھا و تقول لَوَلَدَیْہَا اَیْنَ اَبُوکَا الَّذِیْ مَکَانَ یَکُوْمُ لَکُمَا مَرَّةً بَعْدَ
 مَرَّةٍ اَیْنَ اَبُوکَا الَّذِیْ مَکَانَ اَشَدُّ الدَّائِسِ شَفَقَةً عَلَیْکُمَا فَلَا یَدْعُکُمَا
 تَمِشِّیَانِ عَلَی الْاَرْضِ وَلَا اَرَاہُ یَفْقَہُ هَذَا الْبَابَ اَبَدًا وَ لَیْجَلُّکُمَا عَلَی
 عَاقِبَتِہُمَا کَا لَیْزَلُ یَفْعَلُ اور اپنے دو نون فرزندوں جنین سے فرماتی تھیں
 اے نور چشم میرے کہاں ہیں وہ باب تمہارے جو تمہارا اکرام کرتے تھے
 اور بار بار تم کو گود میں لیتے تھے اور کہاں ہیں وہ باب تمہارے جو بے

زیادہ تمھارے حال پر شفقت و مہربانی فرماتے تھے جبکو اپنے پانوں سے زمین پر چلنا تمھارا ناگوار تھا اور تمھیں فربط محبت سے اپنی گود میں لیے رہتے تھے آسوار اب وہ جناب اس گھر میں کبھی دروازہ کھول کر تشریف نہ لائینگے اور سبط رح برابر تنگو اپنی دوش اقدس پر سوار کرتے تھے اب سوار نہ کر گئے آہ مؤمنین وہ معصومہ سبط رح شب روز روتی تھیں یہاں تک کہ روتے روتے دنیا سے رحلت کر گئیں آہ سوقت خانہ جناب سیدہ مین کہرام بپا ہوا گویا اوسی دن جناب رسول خدا نے انتقال فرمایا اور جناب امیر المؤمنین اور جناب جنین اور جناب زینب ام کلثوم بنت روتے تھے اور حجرہ طاہرہ مین جناب سیدہ کے ماتم پاتھا پس امیر المؤمنین نے اوس معصومہ کو غسل و کفن دیا اور مع جماعت اقربا اور جناب سلمان اور ابو ذر اور مقداد اور عمار یا سر کے نماز جنازہ پڑھ کے وقت شب اونکو دفن کیا اور محزون و غمگین تشریف لائے آہ او سوقت اوس معصومہ کا حجرہ خالی دیکھ کر کیا صدمہ ہوا ہوگا

آن قصہ کہ کس نتواند شنیدنش | یارب براہیمیت چہ آمد ز دیدنش

اللعنة الله على القوم الظالمين

مجلس چہارم

عَنْ وَرْقَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَزْدِيِّ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ حَاجًّا إِلَى مَدِينَةِ اللَّهِ الْحَرَامِ حَتَّى إِذَا الْاُنْوَارُ مِينَ وَرَقَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَزْدِيِّ سَمِعْتُ رَوَايَةَ كِي هَجْرًا مَصْلُ يَهْ كَمَا أَوْسَنِي مِينَ بِلَيْكٍ سَالِ مَجَّ كَلِي رَوَانَهُ خَانَهُ كَعْبَهُ هُوَ قَبِيَّتُهُ أَطْعَمَ وَإِذَا الْبَجَارِيَّةُ سَمِعْتُ مِلْحَةَ الْوَجْهِ عَنْ بَرِّ الْكَلَامِ

وہی تنادے بیفصاحت منطقتا ہیں طواف کرنے میں میں مشغول ہوا تاکہ
 دیکھ میں نے کہ ایک عورت گندم گون خوش رو شیریں کلام بیضاہنت درگاہ
 خدایں مذاکر ہی ہے وہی تقول اللہ صررت الکعبۃ الحرمہ والحظرة
 الکرامہ وزمزم والمقام والمشاء العظامہ درت محمد خیر الانام
 صلے اللہ علیہ والہ ابوہ الذوالکرام ان تحشر فی مع ساداتہ الطاہرین
 وابنائہم العشر المجتہد المیامین اور وہ یہ دعا کر رہی تھی کہ اے مالک کعبہ
 محترم اور اے پروردگار حافظین کرم اور اے مالک مقام زمزم اور اے
 پروردگار عرفات و شہر معظم اور اے پروردگار محمد آل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ
 بہترین عالم مجھے محشور کرنا میرے آقا و انکے ساتھ جو طاہر و پاک ہیں اور محشور
 کرنا ہمراہ انکی اولاد امجاد کے جو روشن رخ اور نورانی اعضا اور صاحبان
 برکات ہیں اکافاشہد و اجماعۃ النجلی والمعتزین ان موالیہ خیرۃ
 الاخیار وصفوۃ الابرار الذین علا قدرہم علی الاقدار وارتفع
 ذکرہم فی سائر الامصار المریدین بالفخار کاہ ہوا اور شاہد ہوا ہے
 جماعت محتاج و معتمرین تحقیق کہ آقا میرے بہترین اور اُنسے جو بہترین خلق زمین
 اور برگزیدہ ہیں اُنسے جو نیکو کار ہیں جنکا رتبہ بلند اور برتر ہے کل مخلوقات کے
 رتبہ سے اور فضائل و مناقب انکے تمام عالم میں مشہور ہیں اور چادرین فخر
 و شرف کی انکے دو شاہے اقدس بر بڑی ہیں فَقُلْتُ يَا جَادِيَّةُ لَيْسَ
 لَكَ لِي مِنْ مَوَالِي اَهْلِ الْبَيْتِ فَقَالَتْ اَجَلٌ قُلْتُ لَهَا مَنْ اَيْتِ
 قَالَتْ اَنَا فَصْنَةُ اُمِّهِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ هِيَ مِنْ مَوَالِي اَهْلِ الْبَيْتِ

انتظار ہے اس کلام سے گمان ہوتا ہے کہ تم آزاد کردگان اعلیٰ بیت رسالت سے ہو
 دوست کہا البتہ میں نے کہا کہ نام تمہارا کیا ہے اونے کہا نام میرا فقہ ہے میں
 تین ہون جناب فاطمہ زہرا کی فقلت لہا مرحبا و اہلا لقد كنت مشاكلا
 الى كلالك ومنطقتك فارد يد منك الساعة ان تجيبني عن مسئلتك
 اسئلک میں نے کہا مرحبا میں شاق آپ کے کلام کا تپا بس میں آپ سے اس وقت
 ایک بات کا سوال کرتا ہوں مجھے جواب اوسکا دیجئے فاذا انت فوعت من
 الطواف في عند سوق الطعام حتى اتيك وانت متابة ما جرد
 پس جب تم طواف سے فارغ ہو تو نزدیک بازار طعام فرو شوئے ٹھہرنا اور میرا
 انتظار کرنا کہ میں بھی تمہارے پاس آؤں عوض میں اسکے آپ مثاب باہر ہوئی
 فافترقنا في الطواف فلما فعت منه و اردت الرجوع الى منزلي جعلت
 طريقي على سوق الطعام واذ انا بها جالسه في معزل عن الناس
 یہ کہہ کر ہم دونوں مشغول طواف ہوئے جب میں نے طواف سے فراغ حاصل کیا
 اور طرف اپنے مقام کے چلا تو بازار طعام فرو شوئیں گیا دیکھا میں نے کہ وہ ضعیفہ
 لوگوں سے علحدہ ایک گوشہ میں منتظر میری بیٹی میں فقلت لہا یا فضة اخبری
 عن مولایک فاطمہ الزہراء وما الذی فی رایت عند وفاتها بعد موت
 ایہا محفل صلے اللہ علیہ والہا پس میں نے کہا کہ اسے فقہ میں چاہتا ہوں کہ
 بیان کرو مجھ سے حال اپنی سیدہ جناب فاطمہ زہرا کا جو کچھ کہ بعد وفات اونکے
 پر جزو ار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کے اونپر گزرا ہوا اور تم نے دیکھا ہو
 قال فلما لمعت کلامی بفرغت عینا ہا بالدموع ثم انجبت ادا

وَقَالَتْ يَا وَرَقَةُ يَهْجَيْتِ عَلَيَّ شَرًّا سَاكِهًا وَأَسْجَانًا فِي قُودِي كَأَنِّي كَأَمِينَةٌ وَرَقَةُ كَتَا هَبْ جِبِ اؤْسَنِي مِيرَاكَلَامُنَا تَوَاكُمُون مِيْن اَسْوَجَر لَائِيْن
 بعد اسکے ایک آہ کی اور کہا اے ورقہ اسوقت میرے اندر وہ کو تو نے نازہ کیا
 اور دیکھے غمو کو پیچان میں لایا فَاَسْمِعِ الْاَنَ مَا مَشَاهِدَتْ مِثْلَهَا عَلُو تَاكُم
 لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَرْجَعْ كَلِمَ الْكَبِيْرُ وَالصَّغِيْرُ
 وَكُنْ عَلَيَّ الْبُكَاءُ وَعَظُمَ رُزُوْءُ عَلَيَّ الْاَقْرَبَاءُ وَالْاَصْحَابِ بَسْ مِيْن
 جو دیکھا ہے اب اسے گوش دل سن آگاہ ہو جب جناب رسول خدا نے دنیا سے
 رحلت فرمائی تو سب جھوٹے بڑے اور حضرت کے درد فراق سے بے قرار و بیتاب
 ہوئے اور سب سے زیادہ حزن و غم اس صیبت میں ان کے اقربا اہلبیت اطہار
 اور اصحاب اختیار کو تھا وَلَمْ يَبْقَ الْاَكْثَلُ بِالْكِبَرِ وَبِاَكْبَرِ اَوْ رَزَن و مِرْدَسے کوئی
 ایسا نہ تھا کہ میں نے اسے روتے نہ دیکھا ہو وَلَمْ يَكُنْ فِيْ اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا فِرَا
 اَشَدُّ خُفَاوًا وَعَظُمَ بُكَاءُ مِيْن مَوَاطِنَ فَاَطَمَزَ الزَّهْرَاءُ اَوْ اَهْلُ بَدِيْنِہِ اَوْ
 اقربا سے زیادہ بے قراری اور بیتابی جناب سیدہ فاطمہ زہرا کی تھی اور دسبد ملندہ
 و غم اوں کا زیادہ ہوتا تھا اور گریہ و زاری اوں کی کم نہ تھی فَلَمَّا سَلَتْ سَبْعَةَ
 اَيَّامٍ لَا يَحْدُ اَلْهَاتِيْنِ وَلَا يَسْكُنُ مِثْلَ حَنِیْنٍ مِثْلَ نَاكٍ کہ سات شبانہ روز
 صغیر ماتم سے نہ اوشیں اور اون دنوں میں کوئی دن اوں کو آہ و زاری اور ناله
 و بے قراری سے سکون نہ تھا وَكُلُّ مَيِّتٍ مِّجَاءٌ كَانَ بُكَاءُهَا اَكْثَرَ مِيْن الْيَوْمِ
 الْاَوَّلِ اَوْ جَوْدَن کہ آتا تھا غم اوں کا بڑھتا جاتا تھا لَمَّا كَانَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي
 لَمَّا كُنْتُ مَا كُنْتُ مِيْن الْحَرْبِ فَلَمَّا طَلَعَ صَبْرًا اِذْ خَرَجْتُ وَصَحْبٌ

فلما نفا من غیر رسول اللہ تطلق جب اسٹوان دن فراق پر کا ہوا تو اسے
 ضبط نہو سکا اور جو رنج و غم دلیں تھا اس کا تحمل و صبر نہ ہا اور روتے روتے طاقت
 ضبط نہ رہی یکایک وہ معصومہ بیقرار ہو کر شام کو گھر سے باہر نکل آئیں اور فریاد کرتی
 یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا جناب رسول خدا فرمایا کرتے ہیں فتناء مرثیۃ الشوق ان
 وخرجت الولا یلدا اولدان وخرجت الناس بالکفاء والیغیب وجاء
 الناس من کل مکان واطفیب المصابیح لئلا تتبین صفحات
 النساء یہ آواز گریہ و بکا سرور تین دوڑیں اور اپنے گھروں سے مع اطفال کے
 باہر نکل آئیں اور لوگ بدست رونے لگے اور کچھ لوگوں نے بڑھکر راستے کے
 جہرا غبجھا دیے تاکہ نظر نامحرموں کی ہر وہیہر و غور تو نکلے نہ پڑے وخیل لی اللہ ان
 ان رسول اللہ قد قام من قبرہ وصارت الناس فی دہشتہ وحمرة
 لما قل رخصتہم اور عورتوں کو یہ گمان ہوا کہ اسوقت جناب رسول خدا قبر سے باہر
 تشریف لائے ہیں اور سب زن و مرد متحیر و مدہوش ہو گئے کہ یہ کیا ماجرا ہے
 وھی تنادى و تنادى اباہ و ابناءہ و اصفیاءہ و امحمدہ و ابا القاسم
 و اربیع الانامیل و الیتامی من اللقنلہ و المصلی من لابنتک الوالہ
 التکل اور اسوقت جناب سیدہ اپنے بہرہور گوارہ کے غم میں آواز بلند یہ نوحہ
 اور مین کرتی تھیں کہ اے اے بابا اے اے بے گریہ خدا اے اے محمد مصطفی
 اے اے ابوالقاسم اے اے سرپرست بیوون اور یتیموں کے اب کون ہے
 بعد آپ کے جو زینت قیلہ اور جانا ز ہوا اور کون ہے بعد آپ کے کہ فریاد رس ہو ہیں
 ابلی شیخمدیدہ مصیبت رسیدہ کا ثمر اقبلت تعترفہ اذیالہا وھی لا تبصر

شیتا من عبرتها و نوار دمعینا حتی دنت من فرائینها **صلی اللہ**
 علیہ و آلہ بعد او سکھو معصومہ رضنا قدس کی طرف متوجہ ہوئیں اور کثرت سے
 آنسوؤں کے اذکو کچھ دکھائی نہ دیتا تھا اور بیانی سے بانوں دامن میں اور لمحہ جاتا تھا
 یہاں تک کہ بدشواری قریب قبر مطہر اپنے باپ رسول خدا کے پہنچیں فلما نظرت
 الی الحجر وقع طرفها علی الماذنہ فقصرت خطاها و داکم ریحہا
 و بکا لہا لے ان اغمی علیہا جب جناب یدہ نے حجرہ مقدسہ کو دیکھا تو گوشہ
 چشم سے ماذنہ پر نگاہ کی جس پر بال اذان کتے تھے بس دیکھتے ہی اسکے پاہے اٹھنے
 چلنے سے کوناہی کی اور بے اختیار فریاد و ابہاء و اوجہ از زبان اقدس پر جاری ہوا
 اور اسقدر روئیں کہ روتے روتے غش آگیا فتبادلت التیوان الیہا **فصغر**
 الماء علیہا و علی صدرہا و جبینہا حتی افاقت بس عورتین جلد اوس معصومہ
 ملک پہنچیں اور بانی سینہ اور پیشانی پر چھڑکا یہاں تک کہ اوکو افاقہ ہوا فلما افاقت
 من غشیتہا قامت و ہی تقول دفعت فوائی و خانہ جلدی شمتی
 حدوی و انکد قاتلی جب اوکو غش سے افاقہ ہوا تو اوٹھیں اور کھڑی ہوئیں
 اور یہ کہتی تھیں کہ اے بابا آپکی مفارقت میں قوت میری زائل ہو گئی اور توانائی
 مجھ سے وفاداری نہ کی اور اب نوست یہ پہنچی ہے کہ دشمن میرے حال زار کو دیکھ
 سہات کرتے ہیں اور غم و اندوہ دلی آپکی مفارقت کا مجھے زندہ نہ چھوڑے گا یا ابہاء
 یقین و الہة و حید و حیر لہ فرید قد انخذ صوتی و انقطع ظہوری
 و تنقص عیشی و تنکد کھڑی اے بابا بعد آپکے میں کیہ دشمنان حیران و پریشان
 بے معین و نادر و گار رہی ہیں جس میں کہ مفارقت میں آپکی بابا ایسی ناتوان ہوں کہ کلام

کہنا بھی دشوار ہے اور کرمیری ٹوٹ لسی اور زندگی میری بے لطف ہو گئی اور زمانہ تیرہ
وہاں ایک ہو گیا تھا اجداد یا ابتاء بعد کہ ایتسا لو حشیتہ ولا راد اذالہ معینہ ولا
معیننا الضعیف اے بابا کوئی مونس و غمخوار آپ اس محزون کا بعد آپ کے نظر نہیں آتا
جو اس وحشت و تنہائی میں میرا انیس اور غمگسار ہوا اور مجھے تسکین اور دلاسا دے اور
نہ کوئی بعد آپ کے ایسا ہے جس کے سبب سے رونا میرا کم ہوا اور نہ کوئی ایسا معین ہے
کہ اس ناتوان کی مدد کرے فَقَدْ قَفِیْ بَعْدَکَ حَکْمُ التَّنْزِیْلِ وَحَبِطَ جَبْرِئِیلٌ
وَحُمِلَ مِیْکَائِیلُ یَا اَبْتَا اُفْکَلْتُ بَعْدَکَ الْاَسْبَابُ وَتَغَلَّقَتْ دُورُنِیْ
الْاَبْوَابُ تحقیق کہ بعد آپ کے وحی خدا کا مازل ہونا ہمارے گھر سے موقوف ہو گیا اور
وہ بزرگوار جو مہبط جبرئیل اور محل نزول میکائیل تھے نہ رہے اے بابا بعد آپ کے اسباب
راحت کے تبدیل بہ مصیبت ہو گئے اور دروازے چارہ کار کے بند ہو گئے فَانْکَا
لِلدُّنْیَا قَالِمٌ وَعَلَیْکَ مَا تَرَدَّدَتْ اَنْفَاسٌ بَکِیْرٌ لَا یَقْدُرُ شَوْقٌ اِلَیْکَ
وَلَا حُرْمٌ عَلَیْکَ ثُوْنًا دَتْ وَاَبْتَا تُوْ قَالَتْ بَسْ مِیْنِ اس دنیا سے نا پاؤں اس
نہایت بیزار ہوں اور جب تک کہ میں زندہ ہوں آپ کی مفارقت میں ہمیشہ رویا کر دوں گی
اور شوق دیدار آپ کا ہر گز مجھے کم نہ ہو گا اور غم و الم آپ کی جدائی کا میرے دل سے دور نہ ہو گا
بعد اس کے صد او اَبْتَا کی بلند کی اور چند شعر پڑھے جن کا ماحصل ترجمہ یہ ہے اے بابا
غم و الم آپ کی مفارقت کا وہ غم ہے کہ ہر لمحہ تازہ ہے اور قسم ہے خدا کی کہ یہ دل ہر روز
میرا ہر وقت شتاق دیدار رہتا ہے اور ہر روز غم و اندوہ آپ کی مفارقت کا میرے
دل میں زیادہ ہوتا ہے اور کسی طرح تمام نہیں ہوتا اے بابا یہ مصیبت جو مجھ پر پڑی ہے

خلیق ترین مصائب ہے پس میری سبب سے جدا ہو گیا اور وہاں پہلے ہر وقت تازہ ہے
 اور کون قلب ایسا ہے کہ آپ کے ماتم میں صبر و تحمل کر سکے اور اپنے تئیں گریہ و بکا سے
 باز رکھے اور جو دل اس مصیبت میں صبر کر سکے وہ سخت ہے تُو سَادَتِ یَا اَبَتَاہُ
 اَلْقَطَعَتْ بِکَ الدُّنْیَا نَوَارِہَا وَ دَوَتْ زَهْرَہَا وَ قَدْ اَسْوَدَ ہَرَاہُ
 بعد اسکے فریاد کی کہ اے بابا بعد آپ کے دنیا کے نور منقطع ہو گئے اور گھونے او کے
 مرجھا گئے اور روز روشن اسکا شب بن گیا اور ایک ہو گیا یَا اَبَتَاہُ کَا زِلْتُ اَیْفَہُ
 عَلَیْکَ اِلَی التَّلَاقِ یَا اَبَتَاہُ زَالَ عَیْضُ مُنْذُہِ الْفِرَاقِ اے بابا میں ہمیشہ
 مفارقت میں آپ کی محزون رہوں گی جب تک کہ آپ نہ ملوں گی اے بابا جسے آپ کی مفارقت
 ہوئی ہے مجھ کو فیز نہیں آتی ہے یَا اَبَتَاہُ اَمْسِنَا بَعْدَکَ مِنَ الْمُسْتَضْعِفِیْنَ
 یَا اَبَتَاہُ اَصْبَحْتَ النَّاسَ عَنَّا مُعْرِضِیْنَ وَ لَقَدْ کُنَّا بِکَ مُعْظِیْنَ اے بابا
 بعد آپ کے لوگوں نے ہمیں ناتوان سمجھا اور سب نے ہم سے روگردانی کی تحقیق کہ ہم سب
 بسبب آپ کے کرم و عظمیٰ تھے فَا نَحْنُ دَمْعَہٗ بِنَفْسِکَ لَا تَحْمِلُ دَاغِی حَزْنِ عَلَیْکَ
 لَا یَقْصِلُ دَاغِی حَزْنِ بَعْدَکَ بِالنَّوْمِ یَحْمِلُ ہَسْ کُونِ اَسْوَدَ ہے کہ آپ کی جدائی ہر
 جاری نہیں ہے اور کون سا غم ایسا ہے کہ آپ کی وفات پر تشل نہیں ہے اور کون جس غم ہی
 کہ آپ کی مفارقت میں خواب راحت سے سوئی ہو گئی ہے لِیَحْیَا لَا یَمُوتُ وَ لِیَحْیَا بَعْدَکَ
 لَا تَعُوذُ وَ لَا دَخُ کَیْفَ لَعَزَّ لَوْلَا ہَسْ مجھے حیرت ہے کہ ایسی مصیبت و غم میں
 کیوں بہار حرکت میں نہیں آتے ہیں اور کیوں دریا بعد آپ کے خشک نہیں ہو جاتے
 اور کیوں زمین کو زلزلہ نہیں ہوتا فَمِنْ بَرِّکَ بَعْدَکَ مُسْتَوْحِشٌ وَ یَحْزَنُ اَبَکَ
 خَالٍ مِنْ مَنَاجِلِکَ وَ قَبْرُکَ فَرَحٌ بِمَوَادِنِکَ وَ اَلْحَمْدُ مُسْتَاقِرٌّ اِلَیْکَ

انہوں میں سب سے بڑا آپ خطبہ پڑھتے تھے آپ کے ہوتے وہ وحشت ناک نظر آتا ہے
اور محراب عبادت آپ کی تسبیحات سے آپ کی خالی ہے اور قبر آپ کی تشریف رکھنے سے
آپ کے سرور ہے اور حجت آپ کی شاق ہے مَا أَعْظَمَ ظِلْمَةَ تَجَاوِزِكَ قَوْلًا سَقَا
عَلَيْكَ إِلَى أَنْ أَقْدَرَ حَلِجًا عَلَيْكَ وَهَجَلَهُ كَهَانَ آبِ تَشْرِيفِ رَحْمَتِهِ
آپ کے ہوتے کس قدر سیاہ نظر آتی ہے اور میں آپ کے ہوتے پر تاسف کیا کروں گی
جب تک کہ آپ سے نہ لوں گی وَأَنْجِلْ أَبُومُحْسِنِ الْمُؤْمِنِ أَبُو وَلَدَيْكَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
وَأَحْوَلَ وَوَلَيْكَ وَحَبِيبُكَ وَمَنْ رَبَّتِيَّةً صَغِيرًا وَأَخِيَّةً كَبِيرًا وَأَحْلَى
أَحْبَابِكَ وَأَصْحَابِكَ إِلَيْكَ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ سَيَاقًا وَمُهَاجِرًا وَأَصْرًا
ابو محسن کہ وہ باب میں آپ کے دو نون فرزندوں حسین کے اور عباسی اور عباسی اور
دوست ہیں آپ کے اور جبکہ آپ نے صغریٰ میں ابی اغوش میں پالا اور سن شاب میں
آپ نے اوکو پاجائی فرمایا اور وہ آپ کے تمام اصحاب و احباب ہماجرین و انصار سے آپ کے
دوست ترا اور سابق تھے اور ہمیشہ آپ کے معین و ناصر رہے وہ ایک مصیبت میں محزون
و غموم ہیں وَالْكَفْلُ شَامِلُنَا وَالْبِكَاةُ قَائِلُنَا وَالْأَمْنَى لَا زِمْنَا ثَوْرُ قُرْتِ
وَأَمْتُ أَنْهَ كَادَتْ رُوحَهَا أَنْ تَخْرُجَ نَحْرُ قَالَتْ أَدَابَ حَالِ بَارِہِہِ
کہ گریہ و بکا ہر وقت ہمارے شامل ہے اور یہ روئے ہر وقت کا ہمیں زندہ نہ چھوڑے گا
اور سب و امید وہ آپ کی جدائی کا کبھی ہے خدا نہ ہو گا بعد اسکے اس معصومہ ایک آہ
سرد دل پرورد سے ایسی مہنجی کہ قریب تھا کہ روح اقدس جسم سے مفارقت کر جائے
بعد اسکے اوں معصومہ نے چند شعر حضرت کی مصیبت میں پڑے فَرَجَتْ إِلَى
مَنْزِلِهَا وَهِيَ لَا تَرَى دَمْعَتَهَا وَلَا تَهْدَأُ زَفَرُهَا لِسِ وَهِيَ مَعصُومَةُ كَهْرَمِينِ

شرفیست لایمن اور کسی وقت استوائ نمودنے نہ سمجھتے تھے اور آواز نہ دہقاری کی
کم ہوتی تھی آہ کیا تا نیر تھی اوس رونے کی واجتمع شیوخ اہل المدینۃ
واقبلوا الی امیر المؤمنین علی علیہ السلام فقالوا یدیا ابا الحسن ان
فاطر تنکک الیل والنهار فلا احد مننا یتھنأ النواہر فی اللیل علی فرکش
ولا بالنهار لنا فرا حله اشغالنا وطلب معاشنا ولا نأخیرک ان تسألنا
امان تنکک لیلًا ونهارًا اور شیوخ مدینہ جمع ہو کر حضرت امیر المؤمنین علی بن
ابیطالب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے ابوالحسن جناب فاطمہ زہرا
رات اور دن روتی ہیں اور انکے رونیسے نہ ہمیں رات کو اپنے فرش خواب پر
نیند آتی ہے اور نہ کوئی ہم میں سے ذکر کو اپنے کاروبار و طلب معیشت میں مشغول
ہو سکتا ہے پس آپ محیر زمین کہ ہماری جانب سے جناب سیدہ سے عرض کریں
کہ آپ یا شب کو رو یا کریں یا ذکر رو یا کریں فاقبل امیر المؤمنین علیہ السلام
حتی دخل علی فاطمہ وحی لا یقین من البکاء ولا ینفع فیہا العزاء فقامت
سکنت حنیئۃ کہ یہ سنا جناب امیر المؤمنین علیہ السلام گھومیں داخل ہوئے
دیکھا کہ فاطمہ زہرا گریہ و بکا میں مشغول ہیں اور ہر گز تسلی دینا کسی کا کچھ فائدہ نہیں
کرتا ہے جب اون معصومہ نے حضرت کو اتے دیکھا تو تھوڑی دیر انکے لحاظ کر
چپ ہو رہیں فقال یا بنت رسول اللہ ان شیوخ المدینۃ یسئلون فی
ان اسألک امان تنکک لیلًا ونهارًا اباس حضرت نے فرمایا
وخرت رسول خدا اسوقت شیوخ مدینہ نے مجھ سے التماس کیا ہے کہ میں تم سے کہوں کہ
تم اپنے درپردہ کو رات کو یا رات کو رو یا کرو یا دن کو رو یا کرو فقالت یا ابا الحسن

مَا أَقْبَلَ عَلَيْكَ بَنُو مُوَا أَقْرَبَ مَعْنِي مِنْ بَيْنِ أَظْهَرَ هُوَ فَقَالَ اللَّهُ لَا اسْكُتْ
 كَيْدًا وَلَا نَارًا أَوْ أَلْحَقِي بِآيَةِ رَسُولِ اللَّهِ بِسَاجِدٍ سَاجِدٍ لِي كَمَا سَأَلَ
 ابُو حَسَنٍ بَسْتِ هِيَ كَمِ هِيَ زَنْدِ كَانِي مِيرِي اَوْنِ لَوْ كُونِ مِينِ اَوْرَبْتِ مَسْرِبِ بَسْتِ
 رَحَلْتِ مِيرِي اَوْنِ مِينِ سَمِ هِيَ خَدَاكِ مِينِ رَاتِ وِدْنِ رَوْنَا اِنَا تَرْكِ زَكْرُو مِ
 يَمَانِكِ كَمَا اِنَا بِسَابِ جَنَابِ رَسُولِ خُدَا سَمِ مَوْنِ فَقَالَ لَهَا عَلَيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 اُفْعَلِي يَا بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ مَا بَدَا لَكَ ثَوَاؤُكَ بِنْتِي لَهَا بِنْتَانِ فِي الْبَقِيعِ نَارِحًا
 مَعْنِ الْمَدِينَةِ بِسَمِي بِنْتُ الْاَخْرَانِ بِسَابِ عَلِي بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 فَرَمَا اِسْمُ دَخْتَرِ رَسُولِ خُدَا اِسْمُ امْرِئِ مَنُكُو اَخْتِيَارِ هِيَ جَوَا مَوْدَه كَرَمِ رُوْمِي سَمِ
 مَصِيبَتِ مِينِ مَنُوعِ نِينِ كَرَمَا مَوْنِ بَعْدَا سَمِ اَوْنَخَرْتِ نَعْتِ قَبْرِ تَانِ بَقِيعِ مِينِ عَلَمِدَه
 شَهْرِ سَمِ اِيَكِ حَجْرِ وَاَسْطِ رَوْنِ اَوْنِ مَعْمُومَه كَمَا بَوَا يَا كَمَا نَامِ اَوْنِ سَا بِنْتِ الْاَحْوَانِ
 وَكَانَتْ لَهَا اَصْغَبَتْ قَدَمَتِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَمَامَا
 وَخَرَجَتْ اِلَى الْبَقِيعِ بَاكِئَةً فَلَا تَزَالُ مِينِ الْقُبُورِ بَاكِئَةً اَوْرَبْتِ جَنَابِ سِيدَه
 هَرَجِ كَوَا پَنِ فَرْزِ حَسَنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ كَوَا گے آگے اَوْرَبْتِ بِحَبِيْبِ رَوْتِي مَوْنِ
 قَبْرِ تَانِ بَقِيعِ مِينِ تَشْرِيفِ لِي جَاتِي تَحِينِ اَوْرِ وَاَنْ دَنْ سَبْرِ وَاِيَكْرِ تَحِينِ فَاِذَا
 جَاءَ اللَّيْلُ اَقْبَلَ اِمَامُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَيْهَا وَسَاقَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ
 اِلَى مَنْزِلِهَا جَبْ شَامِ مَوْتِي تَحِي تَوَا وَاَسْمُوقْتِ جَنَابِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِينَ وَاَنْ تَشْرِيفِ
 لِي جَاتِي تَحِي اَوْرِ اَوْنِ مَعْمُومَه كَوَا پَنِ سَامَه كَمِ مِينِ بِي آتَنِي تَحِي وَكَانَتْ نَزَلَ عَلَاقِ
 اِلَى اَنْ مَضَى لَهَا بَعْدَ مَوْتِ اَبْنِهَا سَبْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا وَاعْتَدَلَ اِلَيْهَا
 اللَّيْلُ فَوُفِّيَتْ فِيهَا فَفَقِيَتْ اِلَى يَوْمِ الْاَرْبَعِينَ بِسَبْعِ مَوَاتِ اَوْنِ كَمَا بِرَبْرُ

ستائیس روزاوس معصومہ کو گریہ وزاری میں گزرے اور وہ بیماری لاحق ہوئی پھر
اوس مخدومہ نے دنیا سے رحلت فرمائی آٹھ روزہ بیماری دور پہلے شکستہ اور رفاقت
جناب رسول خدا تھی پس وہ معصومہ چالیس دن تک بہت بیمار رہیں وَصَلَةُ امِيرِ
الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَةُ الظُّهْرِ وَقَبْلُ يُرِيدُ الْمَزِيلَ اِذَا امْتَقَبَلَتْهُ الْعَجَائِلُ
بِالْكِيَا تِ حَرْنِيَا تِ اور حضرت امیر المؤمنین نے نماز طہر مسجد میں پڑھی اور بعد
نماز کے چاہا کہ حرم سر کو تشریف لے جائیں تاکہ وہ دیکھا کہ کیزین اور حضرت کی روتی ہوئی
جلی آتی ہیں فَقَالَ لَهْنِ مَا لَظَهَرَ وَمَا لِي اَرَ اَكُنْ مُتَغَيِّرًا تِ پس حضرت نے
اونسے فرمایا کیا خبر ہے اور کیا سبب ہے کہ تمہاری صورتیں متغیر ہیں فَقُلْنَ يَا
اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَدْرِ لِعَوْنِنَا عَمَّاكَ الزُّهْرَاءُ وَمَا نَظُنُّكَ تَذَرِيْهَا بِرَفْعِ مَوْتِ
عِزِّكِ كِي كَبَا امير المؤمنين آپ جلد جناب سیدہ کی خبر لیجئے کہ حال اوں کا اس وقت
ایسا متغیر ہے کہ ہمیں گمان ہے آپ او کو زندہ نہ پا سکیے فَاَقْبَلَ امير المؤمنين
مُسِرَّ عَاجِلًا دَخَلَ عَلَيْهَا وَاِذْ اِيْرَهَا مُطْفَاةً عَلَى فَرَشِهَا وَهِيَ مِنْ قَبَاطِ
مِصْرٍ وَهِيَ تَقْتَضُ نَيْمًا وَتَمُدُّ يَدَيْهَا بِسَاجِدِ جَنَابِ امير المؤمنين عَلَيْهِ السَّلَامُ جلد
تشریف لائے یہاں تک کہ گھر میں داخل ہوئے دیکھا کہ وہ معصومہ فرش قبایلی
مصری پر بہوش حالت اختصار میں ہیں اور اتمہ بائون داہنے بائیں طرف پھیلا
دیتی ہیں کبھی سمیت لیتی ہیں فَالْتَفَتَ الرَّدَّاءُ عَنْ عَائِقِدٍ وَالْعَامَةِ عَنْ رَاسِهِ
بَحَلَّ اِذْ دَارَءٌ وَقَبْلُ حَتَّى اخَذَ رَاسَهَا وَتَرَكَهَا فِي حَجْرٍ آه حضرت یہ حالت
دیکھ کر بیتاب ہوئے اور ردا دوش اطہر سے اور عمامہ سر اقدس سے اوتار ادر سر
اطہر ادر معصومہ کا اوٹھا کر اپنی آغوش میں رکھا وَنَادَى اَيُّهَا زُهْرَاءُ فَلَمْ يَجِبْهَا

فَلَمَّا أَحْيَا يَابَنَتَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى فَلَمْ يَكُنْ قَادِرًا يَأْتِيَتْ مِنْ حَجَلِ الزُّكَاةِ
 فِي مَكْرُوفٍ رَدَّ آثَرُ وَبَدَّلَهَا عَلَى الْفَقْرِ فَلَمْ يَكُنْ يَكْتُمُهَا وَأَوَّلَ مَا دَلَّ عَلَيْهِ فَرَمَا يَأْتِي زُهْرًا
 اُوْن مَعصُومَةٍ نَعَى كَچھ جَوَاب دیا پھر فرمایا اے بیٹی رسول خدا کی بھر کچھ جواب نہ دیا پھر فرمایا
 اے بیٹی اوس برگزیدہ کی جو مالِ زکوٰۃ کو اپنے گوشہ جادو میں لیکر فقرا و ساکین پر
 تقسیم فرماتے تھے بھر کچھ جواب نہ دیا یا فَنَادَاهَا يَابَنَتُ مَنْ صَلَّى بِالْمَلِكِ الْكَافِرِ فِي
 السَّكَاةِ مَتْنَةً مَتْنَةً فَلَمْ يَكُنْ قَادِرًا يَأْتِيَا فَا طَهَّرَ مَكْنِيَةً فَا نَابَنُ عِمَاكِ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ
 فَفَتَحَتْ حَيْكِنِيهَا فِي وَجْهِهِ وَنَظَرَتْ الْبَيْرَ وَبَكَتْ وَبَكَتْ پھر آواز دی کہ
 اے بیٹی او نہضت کی جسے ملا کہ کو آسمان پر کمر نماز پڑھوائی پس کچھ جواب نہ دیا پھر
 آواز دی اے فاطمہ مجھ سے کچھ کلام کرو کہ میں ہوں ابنِ محمد تمہارا اعلیٰ بنِ ابیطالب
 پس ابی مرتبہ حضرت کا نام شکرِ خشن سے اکھین کھول دین اور او نہضت کے چہرہ انور
 دیکھا اور رونے لگیں اور حضرت بھی رونے لگے فَقَالَ آيَهُمُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 مَا الَّذِي تَجِدِينَ فَقَالَتْ إِنِّي أَحَدُ الْمَوْتِ الَّذِي لَا بَدَّ مِنْهُ وَلَا يَحْصُرُ
 جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا اس وقت کیا حال اپنا پاتی ہوا اوس معصومہ
 عرض کی اس وقت میں اپنے میں آنا موت کے پاتی ہوں جس سے کسی دیہیات کو
 جارہ نہیں ہو لگنا اَعْلَمُ أَنَّكَ لَا تَصْبِرُ بَعْدِي عَلَى فَلَزِ الثَّرْوَةُ فَإِنْ أَنْتَ تَزُو
 اَمْرًا أَنْتَ اجْعَلْ لَهَا يَوْمًا وَلَيْكَلْ وَأَجْعَلْ لَهَا وَلَدًا فِي يَوْمًا وَلَيْكَلْ اور میں
 جانتی ہوں کہ بعد میرے آپ قلت تزویج پر صبر نہ کر سینگے پس اگر آپ کسی عورت
 عقد کریں تو ایک شبہ روز اس کے بیان رہیں اور ایک شبانہ روز میری اولاد کے
 پاس رہیں وَلَا تَقْهَمْنِي وَبُحَاهَا فَيَصْحَبَانِ يَتِيمَيْنِ عَرَبَيْنِ مُنْكَسِرَيْنِ عَمَّا

مجھے دیکھا تو فرمایا اے میری اب میرے پاس چلی آؤ کہ میں تیرا شاق ہوں فَقُلْتُ
وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاسْتَدُّ شَوْقًا مِّنْكَ اِلٰی لِقَائِكَ فَقَالَ اَنْتِ الْیَکْمَزُ عِنْدِیْ وَهَوَا
الصَّادِقُ لِمَا وَعَدَ وَالْمَوْفِیْ لِمَا عَاهَدَ پس میں نے عرض کی کہ قسم ہے
خدا کی میں زیادہ تر شاق آپ کی ہوں اور حضرت نے فرمایا آپ کی شب تو میرے پاس
ہوگی اور وہ حضرت صادق ہیں اپنے وعدہ میں اور وفا کرنے والے ہیں اپنے عہد کے
فَاِذَا اَنْتِ قَرَأْتِ یٰسَ فَاَعْلَمُوْا اِنِّیْ قَدْ قَضِیْتُ نَجَّتِیْ مِنْ حُبِّ اَبِیْ تِلَاوَت سے
سورہ یسین کی فارغ ہوں تو اس وقت یقین جان لیجئے گا کہ میں نے وفات پائی
فَعَسٰی لَیْسَ لَیْکُمْ وَکَلْتُکُمْ حَتّٰی تَوَفّٰی طَآهِرًا مُّطَهَّرًا پس آپ ہی مجھے غسل دیجئے گا
اور سیر الباس اُتارے گا ایسے کہ میں پاک و پاکیزہ ہوں وَاَلْبُصَلِّ عَلَیْکَ مَعَکَ مِنْ
اَهْلِ الْاَدْنٰی فَالَا دُنَیْ مِنْ رِّزْقِ اٰخِرِیْ وَاَدْفِنِیْ لَیْلًا فِیْ قَبْرِیْ بِهٰذَا
اَسْخَبَ رِیْضَیْ جَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور آپ میرے جنازہ پر نماز پڑھیں ساتھ میرے عزیز
واقربا کے اور وہ لوگ کہ جنکے نصیب میں آپ کا سکا مقدر ہوا ہے اور کھڑے ہوں
نماز میں بحسب مراتب کے اور مجھے شب کو دفن کر دیجئے گا ان سب باتوں سے مجھے
خبر دی ہے میرے حبیب جناب رسول اللہ نے حضرات سنا اپنے کہ جناب سیدہ نے
جناب امیر المؤمنین سے وصیت کی جنازہ میرا شب کو اوشائے گا آپ کیا حاجت
بیان ہے افسوس و غمین کی بیٹیاں روز عاشورا صحرائے کربلا میں بعد شہادت
احمقین کے سر پر ہنہ بے مقننہ و جاد جمع عام میں غیو نے ظلم و ظم باہر نکالی گئیں اور
اعدائے اسباب اوٹکا لوٹ لیا اور غیو غمین آگ لگا دی اور الجرم اور بچے ادھکے
لڑیا دھرتے تھے کوئی فریاد رسی اذکی نہ کرتا تھا بلکہ عوصن اسکے اسیر و تنقید کیا اور طرف

کو نہ کہے لیکن فقال علیؑ واللہ لقد اخذت فی امریہا وغسلتہا فی قمیصہا
 وکما کشف عنہا فواللہ لقد کانت مبینۃ طہرۃ مطہرۃ نہ تحطہا
 من فضلۃ حنوط رسول اللہؐ وکفنتہا وادرجتہا فی انکابہا غرضکہ جناب
 امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب اون معصومہ نے حلت کی تو میں نے اونکے
 ام میں اہتمام کیا اور غسل دیا میں نے اونکے پیراہن میں اور وہ اونکے بدن سے جدا کیا
 قسم ہے خدا کی وہ معصومہ صاف و پاک و پاکیزہ تھیں جب غسل سے میں فارغ ہوا تو
 حنوط کیا میں نے اوس کا فوریت سے جو باقی رہا تھا حنوط جناب رسول خداؐ سے اور کہیں
 میں نے اون معصومہ کو فلما کھمت ان اعقد الرداء نادیت یا ام کلثوم
 یا زینب یا فضۃ یا حسن یا حسین ہلموا تزودوا من اموالکم هذا الفرق
 واللقاء فی الجنت جب میں نے چاہا کہ بند کفن کو باز ہوں تو میں نے آواز دی کہ
 اے ام کلثوم اے زینب اے فضۃ اے حسن اے حسین آؤ ابنی والدہ کی زیارت
 آخری کر لو کہ بعد اسکے ہر ملاقات سوائے جنت کے نہو گی فاقبل الحسن والحسین
 ولما یاد یان واحسرا لا تطیف ابدا من فقد جدنا محمد بن المصطفیٰ و
 امنا فاطمہ الزہراء یا ام الحسن یا ام الحسین اذ القبت جدنا محمد بن المصطفیٰ
 فاقومیہ من اللہ لاہ و فاعلمی لہ لانا قد بقینا بعدک لیتیمین فی دار الدنیا
 پس حسین آئے اور آواز بلند اور سوزش قلب سے یہ کہتے تھے ہے افسوس یہ آتش
 حسرت جدائی ہمارے ناما رسول خداؐ اور ہماری مان فاطمہ زہراؑ کی کمی نہ سمجھے گی اے
 مادر گرامی حسنؑ اور حسینؑ کی جسوت آپ خدمت میں ہمارے ناما رسول خداؑ کی حاضر
 ہوں اور سوت آپ ہماری طرف سے سلام عرض کیجے گا اور کہدے گے گا کہ ہم

حضرت ام کلثومؑ
 حضرت زینبؑ
 حضرت فضہؑ
 حضرت حسنؑ
 حضرت حسینؑ

بعد اُنکے وارث بنائیں عظیم ہوئے فقال اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنْ اَسْخَدَ
 اللَّهُ اَنْهَآ قَدْ حَسُنَتْ رَأَيْتَ وَمَكَثَتْ يَدَاهَا وَصَدَّتْهَا اِلَى صَدْرِهَا
 مَلِكًا جَنَابِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نے فرمایا میں گواہ کرتا ہوں خدا کو کہ اس وقت
 نفس مٹنے اور مصومہ کی طرف حسنین کے میل کیا اور باوا و حنین آہ سرد کی
 اور دونوں ہاتھ بھلا کے اوکو سینہ سے تھوڑی دیر لگایا وَاِذَا اِيْهَا نَفْسُ السَّمَاءِ
 يٰنَادِي يَا اَبَا الْحَسَنِ اَرْفَعُهَا عَنْهَا فَلَقَدْ اَبْكِيَا وَاللّٰهُ مَلَكًا يَكْتُمُ السَّمَوَاتِ
 وَقَدْ اَشْتَقَ الْحَسْبُ اِلَى الْمَحْبُوْبِ نَاگاہ ہاتھ نے آسمان سے ندا دی
 کہ اسے ابو الحسن جدا کر حسنین کو سینہ فاطمہ سے قسم بخدا کہ انھوں نے فرشتہ آسمان کو
 رُلا ہے اور تحقیق کہ اشتاق میں رسول خدا دیدار فاطمہ کے فَرَفَعَهَا عَنْ صَدْرِهَا
 وَحَبَكَتْ اَحْقَدُ الرُّوْدِ اَنَا اُنْشِدُ بِهَذَا الْاَبْجَايَاتِ پس میں نے حسنین کو
 بستی و تشفی سینہ سے سیدہ کے جدا کیا آہ اس وقت یاد آگیا ذکر کو حال کیسی جناب
 سبکدہ و خیر مظلوم کو بلا کا کہ وہ تھم رسیدہ لاش بارہ بارہ سے اپنے بدن مظلوم کے لپٹ
 رو رہی تھیں اور دنا و ناوس یتیمہ کا اعدا کو ناگوار ہوا اور بحیر و قہر لاش اطہر سے جدا کیا
 اور کچا و سن یتیمہ پر رحم نہ کیا غرض کہ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے
 اس وقت کمال حزن و غم و ملال بند کفن باندھنے شروع کیے اور انکی مفارقت میں
 یہ اشعار پڑھتا تھا۔

فَرَأَيْتَ اَنْ عَظُمَ الْاَشْيَاءُ عِنْدِي	وَفَقَدُ لَوْ فَا طَرَدْتَنِي الْتَوَلَّ
جدا کی تمھاری نزدیکی میرے اعظم ہے اور تمھارا نہونا عظیم ترین مصیبت ہے	
سَابِكُ حَسْرَةٍ وَابْخُوحُ شَجْوًا	عَلَيْهِ خَلَّ مَضَى اَسْنَى السَّبِيلِ

رویا کرو حکامین حسرت و افسوس سے اور نوحہ کیا کہ دنیا میں درد دل سے مفارقت پر

اوس دوست کی جو اجمی راہ گیا ہے

اَلَا يَاعَيْنِي مَجْدٌ وَّاسْعَدِي نِي
فَمَنْ فِي ذَا امْرَأَتِكَ حَسْبِي

اے انکم بخل نہ کرو میری مددگاری کر لینے شک بہا سوا سطلے کہ حزن میرا ستر ہے
اور روتا ہوں میں اپنے دوست کو تُو حاکم علیہ یدکیر و اقبل لے قتر ایہا
و نادے السّلامُ علیک یا رسول اللہ السّلامُ علیک یا حبیب اللہ
السّلامُ علیک یا نور اللہ السّلامُ علیک یا صفا اللہ بعد اسکے جنازہ

ادن مصومہ کو اپنے ہاتھوں پر اٹھایا اور اوس کو لیے ہوئے قبر لہر رسول خدا کے قریب
لیگے اور آواز بلند سے کہا کہ سلام ہو آپ پر یا رسول اللہ سلام ہو آپ پر یا حبیب اللہ
سلام ہو آپ پر اے نور خدا سلام ہو آپ پر اے برگزیدہ خدا صلی اللہ علیہ
علیک و آلہ و الصّلوٰۃ و الصّلاۃ علیک و لدیک و من ابنتک التّارکیز علیک
یفینک و انّ الودیعہ قد اسرذت و الرّہینہ قد اُخذت

میرا سلام اور تحنیت ہو آپ پر اور آپ کی بی بی کی جانب سے جو آپ کے حرم و رضہ میں
حاضر اور آپ کے سامنے موجود ہے فواخرناہ علی الرسول ثم بعدا علی التّوّل
و لقد اسودّت علی الغبراء و بعدت عینی الخضراء فواخرناہ ثم
واسفاه ہاے حزن و دلال جدائی رسول خدا اور فاطمہ زہرا پر اور تحقیق کہ اب
زمین و زمان میری نظر و غین تیرہ و تار یک ہے اور ما مساحت کی مجھ سے آسمان
پس تمام حزن و افسوس ہے تُو عدل بہا الی الرّوضۃ صلی علیہا فی
اہلہ و اصحابہ و موالیر و احبابہ و علی ائمہ من المہاجرین و الانصاریہ

بعد اسکے حضرت حمادؓ معصومہ کو مقام روضہ پر لائے اور وہاں اس حضرت نے مع بنی
اولاد و اصحاب اور محبت و موالی اور چند اشخاص مجاہدین و انصار خاص کے حمادؓ
معصومہ پر نماز پڑھی ﴿فَلَمَّا وَارَاهَا وَالتَّحْدَا فِي لَحْدِهَا اَنْشَأَ هَذِهِ الْكَيْتَا﴾
جب حضرت نے اس معصومہ کو اونکی لحد میں اتارا اور دفن کر کے تو اس وقت
یہ اشعار مقام حسرت میں انشا فرمائے اے جدائی جناب سیدہ کی سخت مصیبت تھی
بعد سو لحد آگے بھی تو فرماتے تھے

اَدَى حِلَّ الدُّنْيَا عَلَيَّ كَثِيرَةً	وَصَاحِبَهَا حَتَّى الْمَمَاتِ عِلْبِلْ
اَجَلُ جَمَاعٍ مِنْ خَلِيلَيْنِ مُرَوَّهٌ	وَاِتِّبَقَانِي بَعْدَ كَوْمٍ لَقِيلْ

یہ باتوں میں اپنے پرالام دنیا کے بہت سے اور جو کہ دنیا میں آیا ہے مرتے دم تک
وہ گویا ہمیشہ بیا رہتا ہے اور جو دوست کہ باہم ہوتے ہیں آخر کار ان میں جدائی ہوتی
اور سرری زندگیانی بھی بعد بھارت تھیل ہی

وَاِنَّ اَفْقَادِي فَاظِلُّا بَعْدَ اَحَدٍ	دَلِيلٌ مَحَلَّ اَنْ لَا يَدُ وَرَخِيلٌ
--	---

یہ تحقیق کہ مفارقت فاطمہ زہراؓ کی بعد سو لحد آگے دلیل ہے اس پر کہ کوئی دوست بنی
نہیں رہتا ہے اے مومنین اس دار دنیا میں کیا کیا مصائب گزرے جناب سیدہ
اور امیر المومنینؓ پر ہاتھ سے اشقیائے است کے جسکی انتہا نہیں ہے اور بعد انتقال
کے بھی اونکی ارواح مقدسہ کو اعدائے جہنم کیا غم میں اونکے فرزند و جنین کے
اک ایک صاحبزادہ کو زہر دیا اور دوسرے صاحبزادہ کو صحرا سے کربلا میں بھوکا پیاسا
قتل و ذبح کیا اور اونکے اچھرم کو اسیر و مقید کیا اور مع سرباے شہدائے شہر بکشمیر
بھرا یا اور سانے یزید بعین کے لائے اور وہ شقی و کیکہ خوش و سرور ہوا اَلَا لَعْنَةُ

اللہ علی القوم الظالمین

مجلس بانی زدہم

عن ابن عباسؓ انہ قال سمعت امیر المؤمنین علی بن ابیطالب
 علیہ السلام اذ قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ذات
 بیوم علی فاطمہ علیہا السلام بحار الانوار وغیرہ میں عبد اللہ بن عباس سے
 منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ
 السلام سے کہ فرمایا ایک روز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ خانہ فاطمہ زہراؓ
 تشریف لائے وہی خبر یہ کہ فقال لہما ما خزنک یا بنتی قالت یا ابا
 ذکرک الحشر ووقفت الناس عراة یوم القیمۃ اور وہ محزون و غمو
 تھیں پس حضرت نے اذراہ شفقت کے فرمایا سب تمہارے حزن و ملال کا کیا
 اوں مصوٰۃ نے عرض کیا اے بابا مجھے یاد آگیا حال محشر کا اور حاضر ہونا خلائق کا
 کہ وہ بروز قیامت بے لباس کے کھڑے ہونگے قال یا بنتی انہ لیوم عظیم
 ولکن قد اخبرنی جبرئیل عن اللہ عزوجل انہ قال اول من یتشح
 عنہ الا درص یوم القیمۃ انا تو کہنے ابراہیمؑ تو بعلک علی بن ابیطالبؓ
 یہ سنکر آنحضرتؐ نے فرمایا اے بارہ جگر البتہ وہ روز عظیم ہے لیکن وھی لائے جبرئیلؑ
 میرے پاس جانب خدا سے اور مجھے خبر دی کہ بروز قیامت سب سے پہلے قبر سے
 میں باہر آؤں گا بعد اوسکے جد میرے حضرت ابراہیمؑ بعد اوسکے شوہر تمہارے علی بن
 ابیطالبؓ تو یہ سمجھتے اللہ عزوجل البتہ جبرئیلؑ فی سبعین الف
 ملک فیصرب علی قبرک سبع فباب من تو بعد اوسکے جبرئیلؑ حکم خدا

ستر ہزار فرشتے لیکر تمہاری قبر پر آئی گے اور سات خیمہ نور کے وہاں نصب کرینگے اور
 یٰثَبِثُ اسْرَافِیلُ بِنْدَلًا ثَحْلًا مِنْ نُورٍ یَقِیْفُ عِنْدَ رَاسِکَ فِیْنا دِیَارِکَ
 یَا فَاطِمَةُ سُبُّتُ مُحَمَّدًا الْمُصْطَفٰے قَوْمِیْ اِلٰی مَحْشَرِکَ فَتَقُوْا مِنْ اٰمِنَةٍ رَّوْ
 مَسْتُوْرَةٌ عَوْدَ رَیْثٍ بَعْدَ اسْرِفِیلِ تَرِیْنُ حُلَّةِ نَزَرِکَ لَیْکَ اَیْنِیْکَ اور تمہارے سر ہانے
 کھڑے ہونگے اور نذر کرینگے اسے فاطمہ دختر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ قبر سے باہر آؤ
 اور صحنہ محشر میں تشریف لیجولیں تم قبر سے باسن و اماں باہر آؤ گی اور اس وقت
 تم پر بنہ ہوگی فِیْنا وَلَکَ اسْرَافِیلُ الْحُلَلُ فَتَلْبِسِیْنَہَا وِیَا ثَبِثُ رُؤُوْقا یَسِیلُ
 یَخْبِیْطِیْہِمِنْ نُورٍ زِما مَہَا مِنْ لُؤْلُؤٍ رَطَبٌ عَلَیْہَا لَحْظَةُ مِنْ ذَہَبٍ
 فَتَرِکِیْنِہَا بَسِ اسْرِفِیلُ حُلَّةِ بَسْتِکَ تَحْمِیْنُ دِیْنِیْکَ اور تم اذکو پہنوں گی اور زوقائیل
 ایک ناقہ نور تمہارے لیے لیکر آئی گے اور مہار اوس ناقہ کی مروارید آبدار سے بنی ہوگی
 اور ادسیر ایک عاری طلائی ہوگی بس تم ادسیر سوار ہوگی دِیْقُوْا دُرُّوْقا یَسِیلُ
 وَزِما مَہَا وِیَا ثَبِثُ یَدِیْہَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلٰئِکَ یَا لَیْکَ یُھْوِ الْوِیْلَہُ النَّسِیْمَ
 اور مہار اوس ناقہ کی ہاتھ میں زوقائیل کے ہوگی اور سامنے اس کے ستر ہزار فرشتے
 ہونگے کہ ہاتھ میں اون کے نواہے تسبیح ہونگے فَاذْ اَجَدَ لَکَ السَّیْرَ اسْتَقْبَلْتُکَ
 سَبْعُوْنَ اَلْفَ حَوْرَاءَ وَتَسْتَبْشِرُوْنَ بِالنَّظَرِ الْبَیْکَ وَبِیْدِیْکَ وَاجِلَہُ
 مِنْہُمْ ہِجْرَتُہُ مِنْ نُورٍ یَسْطَعُ مِنْہَا رِیْحُ الْعُوْدِ مِنْ غَیْرِ نَارٍ بَسِ حَبِ تَم
 اس عزت سے چلو گی تو اس وقت ستر ہزار حورین تمہارے استقبال کو آئی گی اور
 وہ تلمود کیلک سرور ہوگی اور ہاتھ میں اون کے اگر دان ہونگے کہ اون سے خوشبو عود کی
 بے آگ کے بہتی ہوگی وَ عَلَیْہِنَّ اَکَالِیلُ الْجَوَّارِ مَرَصَعَاتُہَا لَوْنُہَا جَبَلِ

الْاَخْضَرِ فَيَسِرْنَ عَنْ يَمِينِكَ اَوْ سَرَوْنَ بِرَاوْنِ حُرُونِ كَيْ تَجَاهَا
 جَوَاهِرُ نِكَاحٍ مَقَرَّ زَمْرٍ وَدَسْرَةٍ هُوَ نَكْلُ بَسْ وَهَ عَوْرِينَ تَهْمَارِے دَاہِنِی جَانِبِ حَلِیْنِی
 فَاذَا سَرَتْ مِثْلَ الَّذِیْ سَرَتْ مِنْ قَابِلِكَ اِلٰی اَنْ لَقِیْنِی اِسْتَقْبَلْكَ
 مَرْکَبُ یُنْتُ عَمْرَانَ فِی مِثْلِ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْحَوَارِیِّ فَتَسْلَمُ عَلَیْكَ وَتَسْأَلُ
 هَلْ وَهَلْ مَعَهَا عَنْ یَسَارِیْ بَسْ جَبْ تَمَّ وَهَلْ رَوَانَهْ ہُوَ لٰی اَوْرَاسُ قَدْرَ مَسَا
 طَے کَرُو لٰی کَہْ جَفْدَرِ اِبْنِ قَبْرِے دَاہِنِی طَے کِی تَحٰی جَمَانِ سَتَرِ زَارِ عَوْرِیْنِ تَحَارِی
 خَدَمَتِیْنِ حَاضِرِ ہُوَی تَحِیْنِ بَسْ اَوْسِ مَقَامِ بِرِسْتَقْبَالِ کَرِیْنِی تَحْمَارِ اَمْرِیْمِ دَخْتَرِ
 عَمْرَانَ اَوْرَاسَتَهْ اَوْنِکے ہَمّی سَتَرِ زَارِ عَوْرِیْنِ ہُوَ لٰی بَسْ وَهَلْ سَحِ اِبْنِ حَوْرِ وَنِکے سَلَامِ
 کَرِیْنِی اَوْرَ وِہْ سَبْ بَاہِنِ جَانِبِ تَحْمَارِے حَلِیْنِی تَحْوُ تَسْتَقْبَلُکَ اُمْلَکِ خَدِجَہُ
 یُنْتُ حٰی بِلَدِ اَوَّلِ الْمُؤْمِنَاتِ بِاِلٰہِ وَرَسُوْلِهِ وَمَعَهَا سَبْعُونَ اَلْفُ
 مَلَاکَ بِاَیْدِیْھِ الْوِیْہُ الْکَیْزِیْرُ بَدَاکے تَحَارِی بِشَوَالِی کُوْا یُنْیْنِی مَانَ تَحَارِی
 خَدِجَہُ کَبْرَے دَخْتَرِ فَوَیْدِ جَوَسْبِ عَوْرَتُوْنِ سَے پہلے اِیْمَانِ بَخْدِ اَوْرَ سَوَلِ لَانِی ہِنِ اَوْرِ
 ہَمْرَہْ اَوْنِکے سَتَرِ زَارِ فَرْشَتے ہُوْنِکے اَوْرَ دَاہِنِیْنِ بَکے لَوَاہِے تَکْیِیْرِ ہُوْنِکے فَاذَا
 قَرُبَتْ مِنْ الْجَمْعِ اِسْتَقْبَلْتِ سَوَاہِی سَبْعِیْنِ اَلْفَ حَوْرَہْ وَمَعَهَا اَسْبِیْہُ
 یُنْتُ مَرْاجِیْمُ فَتَسْأَلُ عَنْ مَعَهَا مَعْلَکَ جَبْ تَمَّ زَرْدِ یَاکِ مَجْعِ اہْلِ مَحْشَرِ کے
 ہُوَ بُوْجُوْی تَوَاوِدِ سَوْتِ تَوَا سَتَرِ زَارِ عَوْرِیْنِ لِیْکَرِ سَاہِے آسِیہْ دَخْتَرِ مَرْزَاہِمِ کے تَحَارِی
 بِشَوَالِی کُوْا یُنْیْنِی بَسْ وَہَمّی سَحِ اِبْنِ ہَمْرَہِیْنِکے سَاہِے تَحْمَارِے ہُوْی فَاذَا
 تَوَسَّطَتْ الْجَمْعِ وَذٰلِکَ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَجْمَعُ الْخَلَائِقَ فِی صَعِیْدٍ وَاحِدٍ
 فَيَسْتَوِیْ یَحْمُوْا اَفْکَامَ بَسْ جَبْ تَمَّ دَسْطِ مَجْعِ اہْلِ مَحْشَرِیْنِ ہُوَ بُوْجُوْی اَوْرِیہْ اَمَّا تَحْمَارِ

ان اسلحہ ہوگا کہ اوس روز خداوند عالم خلایق کو ایک سطح زمین ہموار جمع کرے گا
 وراوس زمین پر سب برابر کرے ہونگے نادنی منادی من حیث العرش
 یسمع الخلائق غصوا البصار کہ جسے تجویز فاطمہ الصدیقۃ بنت محمد
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہا و سوت ایک منادی زیر عرش سے مخلوقات کو
 را کر کے سائے گا کہ اے اہل محشر! کہیں اپنی بند کر لو تا کہ جناب فاطمہ صدیقہ دختر
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہمراہیوں کے محشر سے گزر جائیں فلکۃ کظہ الیاب
 بومشید الاکابر اہیو خلیل الرحمن و علی بن ابیطالب پس کوئی شخص نہ کہو نہ دیکھے
 مگر حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور شوشہ تمہارے علی بن ابیطالب ولی اللہ و یطلب آدم
 حواء و اکھامع اقات خدیجۃ کاکامک اور اوسوقت حضرت آدم حوا کی تلاش
 کرے گی پس کہیں گے کہ وہ ہمراہ تمہاری ماں خدیجہ کبریٰ کے سامنے تمہارے میں نشو
 یصوب لاک منبر من المورینہ سبع مرات فی بین المرات الی المرات
 صفوف الملائکۃ یا ید بھیجہ الیہ النور بعد اسکے ایک منبر نور کا تمہارے لیے
 نصب ہوگا اسکے سات زینہ ہونگے اور ہر ایک زینہ سے دوسرے زینہ تک مستند
 صفوف ملا کہ ہونگے اور ہفتونین اونکے لواہے نور ہونگے و یصطفیٰ الخویر العین
 عن یمین المنبر و عن یسارہ واقرب النساء معک عن یسارہ حواء و اسیہ
 اور دہسنے اور بائیں طرف منبر کے حوالہ العین صف بستہ کھڑی ہونگی اور وہ حور تین
 جو تمہارے بائیں جانب کھڑی ہونگی یہ نسبت اون یکے حواء و اسیہ سے بہت قریب
 ہونگی فاذا ایستقر فی اعلیٰ المنبر اناک جبریل فیقول لک یا فاطمہ وسلم
 حاکماتک پس جب تم منبر سے ہونچو گی تو اوسوقت جبریل حاضر ہونگے اور

پس عن بھانہ ثلث لے زمانہ جہنم سے فرمایا گا کہ انکو انکی عداوت سے کہ کہو چشم اور
 سیاہی رو ہے پہچان کر کر لو اور انکی پیشانیوں کو بڑے بڑے کھوکھلے ناریں ڈال دو
 ثُمَّ يَقُولُ جِبْرِئِيلُ يَا فَاطِمَةُ سَلِّيْ جَنَّتِكَ فَقُولِيْنَ يَا رَبِّ شَيْعَةُ
 بھیر جبریل عرض کرینگے کہ اے فاطمہ زہرا اور جو چاہو درگاہ خدا میں ہواں کرو پس تم
 او سوقت عرض کرو گی اے پروردگار میرے شیعوں کو میرے بخشدے قبول اللہ
 قَدْ عَفَرْتُ لَكُمْ اَوْ سَوَقْتُ خُذَا وَذِ عَالَمِ ارشاد فرمایا گا کہ کہنے تمھارے شیعوں کو بخشد
 تَقُولِيْنَ يَا رَبِّ شَيْعَةُ وَلَدِيْ يَقُولُ اللّٰهُ قَدْ عَفَرْتُ لَكُمْ تَقُولِيْنَ يَا
 رَبِّ شَيْعَةُ شَيْعَةُ يَقُولُ اللّٰهُ فَمِنْ اَعْتَصَمَ بِكَ فَهُوَ مَعَكَ فِي الْجَنَّةِ
 فَمِنْ ذَلِكِ يَوْمَ الْاَحْزَانِ اَنْتُمْ كَانُوْا فَاطِمِيْنَ بِسْمِ بھیر جناب اقدس الہی
 عرض کرو گی کہ خداوند امین اپنی اولاد کے شیعوں کو چاہتی ہوں خدا فرمایا گا کہ ہاں
 بھی بخشد یا پس تم عرض کرو گی اے پروردگار میرے میرے شیعوں کے دوستوں کو بھی
 جانب خدا سے ارشاد ہو گا کہ جاؤ تم عرصہ محشر میں پس جو شخص تم سے پناہ لے وہ بھی
 تمھارے ساتھ داخل بہشت ہو گا پس او سوقت وہ لوگ خلافت میں سے ہوتے
 محبت نہیں رکھتے ہیں وہ سب بچتا نینگے اور آرزو کرینگے کہ کاش ہم بھی شیعہ
 فاطمہ زہرا سے اور انکی اولاد کے شیعوں سے ہوتے تو آج رستہ گار ہونے کیسے
 وَمَعَكُمْ شَيْعَتُكَ وَشَيْعَةُ وَلَدِكَ وَشَيْعَةُ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَمِنْتُمْ وَوَعَدُكُمْ
 مَسْئُوْرَةٌ عَوْرًا ثَقُوْا قَدْ كُفِبَتْ عَنْهُمْ الشَّدَائِدُ وَسَهَلَتْ لَهُمُ الْاُمُوْرُ اِرَادُ
 پس تم طرف بہشت کے خوش ہو کر روانہ ہو گی او سوقت شیعہ تمھارے اور شیعہ
 تمھاری اولاد کے اور شیعہ امیر المؤمنین علی بن ابیطالب کے تمھارے ہمراہ ہونگے

اور جاکر وہ سب باہر و اماں لباس پہنے ہوئے اوپر کبیر علی شدت اور سختی باقی
 نہ رہی اور وہ سب مقامات اور عقبات سے آسانی گزر جائیگی یحَافُ النَّاسُ
 وَهُوَ لَا يَخَافُ مِنْ وَبَطْطِ النَّاسِ وَهُوَ لَا يَظْمُونُ اَوْ رَبِّ اہل محشر خدا
 ہونگے مگر شیعوں کے مصلحت اور بخوف ہونگے اور تمام اہل محشر شدت شکنی سے
 بیتاب ہونگے مگر شیعوں کے پاس سے ہونگے فَاِذَا اَبْلَغْتَ بَابَ الْجَنَّةِ
 تَلَقَّكَ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفَ حَوْرَاءَ لَمْ يَلْقَيْنِ اَحَدًا قَبْلَكَ وَلَا يَلْقَيْنِ
 اَحَدًا بَعْدَكَ حضرت فرماتے ہیں اے فاطمہ زہرا جب تم دروازہ جنت پر ساتھ
 اگر وہ شیعوں کے بہو ہوگی تو اس وقت تمہاری بیٹھائی کو آئینگی وہ بارہ ہزار حورین
 کہ کبھی انہوں نے قبل تمہارے نہ کسی سے ملاقات کی ہوگی اور نہ بعد تمہارے
 وہ کسی سے ملاقات کرے گی بِاَيِّدِيْهِمْ حَرَّ اَكْ مِنْ نُّوْرِ عَلٰی اَجَائِبِ مِنْ نُّوْرِ
 رَحَائِلُهَا مِنْ الذَّهَبِ الْاَصْفَرِ الْيَاقُوتِ اَزْمَمُهَا مِنْ نُّوْرِ رَطْبِ
 عَلٰی اَجْلِ نَجِيْبٍ مُمَرَّقَةٍ مِنْ سُنْدُسٍ مَصْصُوجٍ اور ساتویں اون کے غمود نور کے
 ہونگے اور وہ سب سوار ہوگی ناقہاے نور پر کہ اوپر عاریان طلائی مرقعہ بیاقوت
 ہوگی اور ہمارا اون ناقہ کی مردار پر آبدار سے ہوگی اور ہر ناقہ بھول سندس
 بہشت سے ہوگی فَاِذَا دَخَلْتَ الْجَنَّةَ تَبَا شَرِيَا اَهْلُهَا وَوَضِعَ
 لِسَانِكَ مَوَازِنَ مِنْ جَوْہَرٍ عَلٰی اَعْدَادٍ مِنْ نُّوْرِ قِيَامُ كَلْبٍ مِنْهَا
 وَالنَّاسُ فِي الْحِسَابِ وَهُوَ فِيْهَا اَشْهَدَتْ اَنْفُسُهُمْ خَالِدُونَ
 پس جب تم داخل بہشت ہوگی تو اس وقت اہل جنت تمہارے آئینے میں ہونگے
 اور تمہارے شیعوں کے یہ خواہناں جو ہر غمود ہاے نور پر رکھے جائیگی پس شیعوں

تھارے اول خوانوین سے نعمتیں جنت کی کھا چکے اور سوا انکے تمام اہل محشر
 ہر جن حساب میں کھڑے ہونگے اور شیعہ تھارے جس نعمت کی خواہش کریں گے اور
 جس چیز کو چاہیں گے برابر اس سے مظلوظ رہیں گے **وَإِذَا اسْتَقَرَّ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ**
فِي الْجَنَّةِ زَارَكُمُ أَدَمُ وَمَنْ دُونَهُ مِنَ النَّبِيِّينَ اور جبکہ دوستانِ خدا بہشت
 میں ساکن ہونگے اور سوقت تمہاری زیارت کے لیے حضرت آدم اور سوا انکے
 انبیاء آئیں گے **وَأَن تَنِي بَطْنَانِ الْفِرْدَوْسِ لَوْ لَوْنَتَيْنِ مِنْ عَرَقٍ وَاحِدٍ**
لَوْ لَوْنُهُ بَيْضَاءُ وَلَوْ لَوْنُهُ صَفْرَاءُ فِيهَا ضُوءٌ وَدُورٌ فِي كُلِّ وَاحِدٍ
سَبْعُونَ أَلْفَ دَارٍ اور وسط فردوس میں دو موتی ہیں کہ وہ ایک اصل سے
 نکلے ہیں ایک موتی سفید ہے اور دوسرا زرد رنگ ہے اور اندر ان موتیوں کے
 قصر اور مکانات ہیں ہر موتی میں شہر ہزار گھر ہیں **فَالْبَيْضَاءُ مَنَازِلُ لِسَبْعِينَ**
لَشَبْعَتَيْنَا وَالصَّفْرَاءُ مَنَازِلُ لَأَبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ پس سفید موتی کے
 مکانات ہمارے اور ہمارے شیعوں کے لیے اور زرد موتی کے مکانات حضرت ابراہیم
 اور آل ابراہیم کے لیے ہیں **قَالَتْ يَا أَبَتِ مَا كُنْتُ أَحِبُّكَ أَن أَرَاهُ يَوْمَكَ**
وَلَا أَكْفِيكَ عَذَابَكَ **قَالَ يَا بَنِي لَقَدْ أَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ عَنِ اللَّهِ أَنَّهُ أَوَّلُ**
مَنْ يَخْفَضُ مِنْ أَهْلِيكَ **قَالَ بَلْ يَخْلَعُ عَلَيْكَ ظِلُّكَ وَالْفَوْازُ الْعَظِيمَةُ** **عَلَيْكَ**
 نصرت کرو جب وہ حضرت نے یہ ارشاد فرمایا تو اسوقت جنابِ سیدہ نے عرض کیا
 اے بابا مجھے ہرگز یہ خوش نہیں آتا ہے کہ میں آپکا روز وفات دیکھوں اور بعد آپکے
 دنیا میں زندہ رہوں حضرت نے فرمایا کہ اے بارہ مجھے خبر دی ہے جبریل نے
 حکم خدا سے کہ تم سب اہلبیت سے میرے پہلے مجھ سے لوگی پس عذابِ سخت ہر

راہ کوغزو شام میں کبھی نیزہ پر نصب کیے کبھی شام و رخت پر آویزان کبھی تو پر
 زمین دیکھ کر شدت روتی تھیں اور اشقیاء بعض تسلی و تسنی کے تازیانہ سے اذیت
 دیتے تھے اور روئیے منع کرتے تھے آہ او سوقت کوئی اونگھائی و تسنی دینے والا
 اور حمایت کرنے والا نہ تھا بلکہ اعدا و دناسیر و کمو دیکھ کر خوش و مسرور ہوتے تھے
 آخر اسی حال سے دربار میں یزید لعین کے مع سر ہائے شہدائے لائے اور وہ شقی کو کھڑک
 بہت خوش ہوا اور سرانور سے بے ادبی کرنے لگا۔

سرمین کجا مجلس شراب کجا ہجوم عام کجا آل بو تراب کجا

اللعنة الله على الفجر الظالمين

جلسہ شانزدہم

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
 حق سبحانہ تعالیٰ قرآن مجید میں اپنے حبیب سے خطاب کر کے فرماتا ہے کہ ہر نفس
 کہ روئے میں پرکھنا ہونے والا ہے اور باقی رہے گی تیرے پروردگار کی ذات اقدس
 واقعی دنیا میں بقا کسی مخلوق کے لیے نہیں ہے سب کے لیے ایک دن مرنا ضرور ہے
 اور خاصان خدا ہمیشہ مشتاق لغائے اسی رہتے ہیں اور بعد موت کے اوکو رہتا
 ہوتا ہے چنانچہ محرق القلوب وغیرہ میں منقول ہے کہ جب جناب رسول خدا ﷺ
 علیہ وآلہ نے وفات پائی تو جناب سیدہ شب و روز رو یا کرتی تھیں اور بعد
 چھتر روز زندہ رہیں پس جب دو مہینہ اوچودہ روز اون معصومہ کو گزرے او
 شب آخر زندگی کی آئی تو اوس معصومہ کو بالہام اسی معلوم ہوا کہ وفات میری
 قریب ہے جب صبح ہوئی تو سامان کھانے اور نہلانے اور پوشاک بدلوانے

اپنے فرزندوں حسینؑ کا مکتبہ کیا اسی اثنا میں جناب امیر المومنین علیہ السلام اہل
حرم سرا ہوئے دیکھا کہ وہ معصومہ کئی کاموں میں مشغول ہیں فرمایا اے دختر رسول خدا
کبھی میں نے تمکو وہ کام دنیا کے ایک وقت میں کرتے ہوئے ہتک نہیں دیکھا تھا
لیکن آج کیا سبب ہے کہ تم میں کاموں میں مشغول ہو جب جناب سیدہ نے یہ سنا
تو آنسو آنکھوں سے جاری ہوئے اور کہا اے ابو الحسن وقت جدائی میرا قریب ہی
بس عرض کیا میں نے شب گذشتہ کو خواب میں اپنے پدر بزرگوار کو ایک مکان میں
دیکھا کہ وہ مردار پر سفید کا ہے تشریف رکھتے ہیں پس میں اس جناب کو دیکھ کر
بیتاب ہو گئی اور میں نے عرض کیا اے بابا میں نہایت مشتاق دیدار آپ کی تھی
اور بعد آپ کے میں نے دنیا میں بہت رنج و الم اٹھائے اور حملائے آتش فراق
دل میرا جلتا ہے یہ سن کر فرمایا اے فاطمہ زہرا میں تم سے زیادہ تمہارا مشتاق ہوں
اور اب مجھے زیادہ اس سے تاب نہ طاقت نہیں ہے اور میں منتظر تمہارے
آنیکا ہوں پس اب آمادہ رہو کہ کل کی رات تم میرے پاس ہو گئی پس جب وقت
بیدار ہوئی ہوں مجھے یقین ہوا کہ آج آخر روز یا شب کو ضرور اپنے باب سے
ملو گی جسکا وعدہ فرمایا ہے پس میں نے اس لیے آنا عمیر کیا کہ روٹی حسینؑ کے لیے
بنیاد کروں اور چاہا کہ سر اپنے فرزندوں کے دُعاؤں اور کپڑے ان کے دھو کے پہناؤں
اس لیے کہ آپ میرے غم میں مبتلا اور میری تجہیز و تکفین میں مشغول ہونگے پھر کون
میرے بچوں کی خبر لیگا اور ان کے حال پر جہربانی کرے گا اور کون میرے فرزندوں کو
کھانا کھائیگا اور کون ان کے گیسو دُھلائیگا اور نہلائیگا اور کون ان کی پوشاک بدلوائے گا
آہ صبح کو یہ گر سنہ اور غبار آلودہ ہونگے حضرات کیا اُلفت ہوتی ہے ماں کو اپنے

بیچو کی تمام غور ہے کہ وقت آخر بھی جناب سیدہ کو اپنے فرزند کا یہ خیال تھا کہ افسوس
 کہاں تھیں وہ مصوبہ جب ایک شاہزادہ کو زہر دیکر اعدا نے شہید کیا اور جنازہ پر
 تیر لگائے اور روضہ رسولؐ لے آئیں دفن ہونے دیا اور دوسرے شاہزادہ کو مہمان
 بلا کر صحرا لے کر بلا میں مع اصحاب واقربا اور بچہ شیر خوار کے تین دن کا بھوکا پیاسا
 دھوک کیا اور لاش اقدس او کی خاک و خونین آنسو دہریگ گرم پر تازتِ آفتاب میں
 چھوڑ کر چلے گئے اور سر النور اونکا نیزہ پر رکھ کر شہر شہر بھرا یا اور بطور بدیہ واسطے یزیدؒ کو
 کے لیگئے اور وہ لعین دیکھ کر خوش و مسرور ہوا اور لب و دندان النور پر چھری سے
 بے ادبی کرتا تھا غرض کہ جب جناب امیر المؤمنین علیؑ رضی علیہ السلام نے جناب سیدہ
 یہ سنا تو اِنَّمَا تِلْكَ رَجُلَانِ کما اور رونے لگے اور فرمایا اے دختر رسولؐ آج دن
 کہ تمہارے پدر بزرگوار نے حلت فرمائی ہے اوس دن سے میں طرح طرح کے مصائب
 و آلام میں مبتلا رہا اور ہمیشہ مفارقت رسولؐ میں محن و محزون رہنا ہوں اور مجھے تم سے
 تسکین ملتی تھی اور اب تم بھی مجھ سے جدا ہوتی ہو اور مصیبت اور حزن و ملال کو
 تازہ کیے جاتی ہو پھر کون بعد تمہارے ایسا ہے جو باعث میری تسکین کا ہوگا اور
 جدائی تمہاری وہ مصیبت عظمیٰ ہے کہ تمام مصیبتیں عالم کی اسکے سامنے کمتر ہیں
 جناب سیدہ نے عرض کی اے ابوالحسن صبر کیجئے کہ سواے صبر کے کچھ چارہ نہیں ہے
 ہنوز وہ مخدومہ او حضرت سے یہ بیان کر رہی تھیں کہ دفعۃً حال اونکا متغیر ہوا
 اور تقاہت و ضعف غالب ہوا لیکن بسبب فرط محبت مادری کے کام میں آئے
 فرزند و نکلے مصروف رہیں اور بنگاہ حسرت و یاس طرف حنین کے دیکھتی تھیں
 اور روتی تھیں اور فرماتی تھیں اے نور چشمو میرے جب میں مر جاؤ گی تو کون

تھاری ولداری کر بیگا اور کون تم سے شفقت و مہربانی پیش آئیگا جب حسین نے یہ کلام اپنی ماور گرامی سے سنا تو رونے لگے پس رونا و نکالوں مخصوصہ بہت دشوار ہوا بیتاب ہو کر اپنے سینہ سے لگا لیا اور فرمایا اے نور چشمو میرے اس وقت تم دونوں بھائی قبرستان بقیع میں جاؤ اور اپنی ماں کے لیے دعا کرو پس دونوں صاحبزادے طرف بقیع کے روانہ ہوئے اور جناب سیدہ حجروہ میں بستر بیماری پر لیٹیں اور اس وقت عیسیٰ سے ارشاد کیا کہ واسطے حسین کے کھانا تیار کر جب وہ گھر میں آئیں تو ان کو کھانا کھانا اور میرے پاس نہ آنے دینا کہ وہ دونوں مجھے اس حال میں نہ دیکھیں پس تنہا دیر نہ گزری تھی کہ وہ دونوں صاحبزادے گھر میں آئے اسامانے ان کو ایک گوشہ میں بٹھایا اور کھانا حاضر کیا پس صاحبزادوں نے فرمایا کہ اے اسماء کبھی دیکھا ہے تو نے کہ جیسے بے رائے کھانا کھایا ہے جو آج کھائیں یہ کیکر کھانا چھوڑ کر وہ شاہزادے کھڑے ہوئے اور حجروہ جناب سیدہ میں داخل ہوئے جب اون مخصوصہ بینا بی حسین کی دیکھی تو تیرا ہونگین اور حضرت سے کیا یا علیٰ انھیں روضہ رسول بخدا پر مسجد بجے تاکہ مجھے اس حال میں نہ دیکھیں پس اس حضرت نے حسین سے فرمایا اے نور چشمو میرے تھاری ماں بیمار ہیں روضہ رسول بخدا کر دعا کرو یہ سنکر وہ دونوں صاحبزادے روضہ اقدس کی طرف چلے گئے پس اون مخصوصہ نے خدمت میں ابن امیر المؤمنین کی عرض کی اے ابو الحسن اب وقت رحلت اور وداع کا قریب پہنچا میں چاہتی ہوں کہ جو کچھ میں کھوں وہ آپ سنلین پس وہ جناب سرہانے جناب سیدہ کے بیٹھ گئے اور سر اونکا اپنی آنسو میں رکھ لیا اسی آنا میں جناب سیدہ کو خوش آگیا یہ دیکھ کر حضرت رونے لگے اور عامہ سراقدس سے اور عباد و شہر سے

اوتاری اور یازہر کو لکے آواز دی مگر کچھ جواب نہ آیا بعد اسکے کئی مرتبہ اونحضرت نے
 بکار ایکسٹن اوں مضمومہ نے کچھ جواب نہ دیا جب کئی آنسو اونحضرت کے اوں مضمومہ کے
 رخسارہ پر گرے تو انکھیں کھول دیں اور اونحضرت کے چہرہ انور پر نگاہ کی دیکھا کہ
 وہ جناب رو رہے ہیں اور عرض کیا اے ابوالحسن! میں آپسے چند چیزوں کی وصیت
 کرتی ہوں پہلے یہ کہ اگر مجھ سے کوئی امر خلاف آپ کی مرضی کے ہوا ہو تو عفو فرمائیگا
 حضرت نے فرمایا کہ تم بھنڈے رسول اور مضمومہ ہو ماحاشا تم سے کوئی چیز ایسی صادر نہیں
 ہوئی جو باعث میری لال خاطر کی ہو اور ہمیشہ میں نے تم سے نیکو کاری اور وفاداری
 دیکھی ہے اور تم نے اپنی مرضی پر میری مرضی کو مقدم جانا ہے بعد اسکے جناب سید نے
 عرض کیا دوسرے یہ کہ آپ میرے فرزند و نکو عزیز رکھیے گا اور کوئی غم اون تک
 نہ پہونچے دیجے گا اور اون کی دلجوئی فرمائیے گا اور تیسرے یہ کہ میری قبر کی زیارت میں
 کسی نہ کیجئے گا اور مجھے خاطر سے فراموش نہ فرمائیے گا اور چوتھے یہ کہ مجھے شب ہی میں
 دفن کیجئے گا تاکہ دشمنان خدا کی نظر میرے جنازہ پر نہ پڑے اور ایسا تابوت میرے لیے
 درست کیجئے گا جیسا کہ ملائکہ نے مصور کر کے مجھے دکھایا ہے پس شکل اوسکی بیان کی
 اور پانچویں یہ کہ مردوں کو عورتوں سے چارہ نہیں ہے آپ بعد میرے اُمامہ سے
 عقد کیجئے گا کہ وہ میرے فرزندوں سے بہ محبت و شفقت پیش آئیں گی جب جناب
 امیر المؤمنین علیہ السلام نے یہ سنا تو رونے لگے اور فرمایا اے فاطمہ زہرا! جنت
 تم خدمت میں جناب رسول خدا کی پہونچو تو میری جانب سے سلام عرض کرنا اور
 جو کچھ کہ بعد اونحضرت کے ہاتھ سے اس امت جفاکار کے مجھ پر ظلم ہوے ہیں وہ سب
 عرض کرنا اسی انسان جناب حسینؑ روتے ہوئے گھر میں داخل ہوئے پس جناب

امیر المومنین علیہ السلام حجرہ سے سیدہ کے باہر شریف لائے اور اونکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے نور چشمو سب تمہارے رونے کا کیا ہے اور منوں نے عرض کیا اے بابا جب ہم درو جہ پرانا کے پہنچے تو ہم نے سنا کہ فرماتے ہیں اے فرزند ویک تم دونوں گھر میں جاؤ اور اپنی ماں سے رخصت ہو لو کہ وہ دنیا سے رحلت کرتی ہیں پس حسین داخل حجرہ ہوئے دیکھا کہ وہ معصومہ غش میں ہیں یہ دیکھتے ہی اپنے سینہ پر قدموں پر اپنی ماں کے گرا دیا اور اپنا منہ ہاتھوں پر اون معصومہ کے ملتے تھے اور کہتے تھے اے مادر گرامی کچھ ہم سے کلام کیجئے کہ قریب ہے اس غم میں جان ہماری بچا یہ سنکر جناب سیدہ نے انکے کھول دیں اور دونوں ہاتھ پھیلا کر اونکو اپنے سینہ سے لگا لیا بعد اسکے حضرت امیر المومنین نے حسین کو سینہ سے اون معصومہ کے بہ تسلی و شفقت جدا کیا اور اپنے ساتھ درو جہ پر لیگئے پس جناب سیدہ نے جناب رسول خداؐ اور حبیبؐ پر سلام کیا بعد اسکے ملک الموتؑ پر سلام کیا اور جو زن و مرد بنی ہاشم وہاں حاضر تھے وہ ملا کہ بے پروئی آواز سنتے تھے اور اون سے ایسی خوشبو دماغ میں بہہ سجتی تھی کہ کبھی نہ سونگھی تھی اور جناب سیدہ نے وضو کیا اور کپڑے بدلے اور خوشبو لگائی اور کافور حبت اپنے سر ہانے رکھوا دیا اور رقبہ لیشین اور ردا اور علی اور اسماء کو طلب کیا اور فرمایا کہ ایک ساعت تک تم میرے پاس نہ آنا اور بعد ایک ساعت کے مجھے بکارنا اگر میں نے جواب دیا تو بہتر در نہ سمجھنا کہ میں دنیا سے رحلت کر گئی پس ابو الحسن کو بلانا اسماء بنت عیسٰی کہتی ہیں کہ جب میں باہر حجرہ کے آئی تو منہ میں نے کہ وہ معصومہ در گاہ خدا میں مناجات کرتی ہیں اور یہ دعا کرتی ہیں کہ اے پروردگار اور سید میرے واسطے اول لوگوں کے جنکو تو نے برگزیدہ کیا اور واسطے

غم و الم میرے فرزند کے میری مفارقت میں تجھ سے میرے شیعوں کو اور میری اولاد کو
 شیعوں کو بس میں نے ایک ساعت تک توقف کیا بعد اسکے آواز دی اور کچھ جواب نہ
 اوسوقت میں داخل حجرہ ہوئی اور رد چہرہ سے اونکے اوتھائی دیکھا میں نے کہ اون
 معصومہ نے انتقال فرمایا ہے پس میں رونے لگی اسی اثنا میں جنسین داخل حجرہ ہوئے
 اور پوچھا اے اسماء ہماری مان کا کیا حال ہے یہ سنکر مجھے تاب ضبط نہ رہی میں نے کہا
 اے شاہزادو میرے مان نے تمھاری دنیا سے انتقال کیا اور خدمت میں رسول خدا
 پہنچیں یہ سنکر دونوں شاہزادوں نے عمامے اپنے سر دے اتارے اور روتے ہوئے
 مسجد رسول میں داخل ہوئے اور اپنے پدر بزرگوار علی بن ابیطالب کو خبر کی شیعوں
 اس خبر کے اور حضرت کو غش آگیا راوی کہتا ہے کہ جبر سے مدینہ میں شور مچا رہا تھا
 اور سردار سپاہ میں نے بعد جناب رسول خدا کے کبھی ایسا نہیں دیکھا اور اوسوقت
 کوئی ایسا نہ تھا کہ اس غم میں نہ روتا ہوا اور سب مرد و زن ہاشمیہ ہمراہ علی بن ابیطالب
 روتے ہوئے داخل خانہ جناب سیدہ ہوئے اور ماتم اوس معصومہ کا بپا کیا اور
 کسی طرح جوش رقت کم نہوتا تھا لیکن جب جناب امیر المؤمنین علیہ السلام روتے
 ہوئے محزون و مغموم داخل حجرہ ہوئے تو سر ہانے جناب سیدہ کے بیٹھ گئے اور ردا
 چہرہ معصومہ سے ہٹائی وہاں ایک کاغذ پایا اوپر بسم اللہ کے یہ لکھا تھا یہ وصیت
 نامہ ہے فاطمہ زہرا و خیر رسول خدا کا گواہی دیتی ہوں میں کہ کوئی معبود بحق سوا اے
 خدا ہے یگانہ کے نہیں ہے اور گواہی دیتی ہوں میں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم خدا ہیں اور حجت و دوزخ اور قیامت حق ہے یا علی میں ذخیرہ محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گریہ خدا ہوں اور خدا نے محمد میرا آگے ساتھ ملا رکھا میں

۴
 رقت و فراق
 شیعوں کا
 یہ حال بودا

فرمایا اور میں دنیا و آخرت میں آپ کی طرف منسوب ہوں اور کوئی قریب تر میرا آپ سے زیادہ نہیں ہے پس مجھے خود ہی غسل و کفن دیکھے نماز میرے جنازہ پر پڑھ کے شب ہی کو مجھے دفن کر دیجئے گا اور آپ کو خدا کے سپرد کرتی ہوں اور سلام ہو میرا آپ پر اور آپ کی اولاد پر پس جب شب تاریک ہوئی تو جناب امیر المؤمنینؑ نے اون معصومہ کو غسل و کفن دیا اور تابوت میں رکھا اور حسن مجتبیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ سلمانؑ اور ابو ذرؓ کو بلاؤ جب وہ حاضر ہوئے تو ایک جانب سے خود حضرت نے اور ایک جانب سے سلمانؑ اور ابو ذرؓ نے تابوت کو اٹھا کر جہان نماز پڑھنے کی جگہ تھی رکھا اور اون معصومہ نماز جنازہ پڑھی بعد اسکے امیر المؤمنینؑ نے دو رکعت نماز پڑھی اور دست اقدس واسطے دعا کے طرف آسمان کے بلند کیے پس عرض کیا خداوندایہ فاطمہؑ دختر رسول خداؐ حاضر ہے اسکو ظلمت دنیا سے طرف نور آخرت لے پہنچا نا گاہ زمین ایک میل کے طول عرض میں نورانی ہو گئی جب او حضرتؑ نے چاہا کہ اون معصومہ کو دفن کریں تو ایک جگہ سے جنت البقیع کے آواز آئی کہ بیان لاؤ اسیلے کہ خاک اونکی اسی جگہ ہے پس طرف گاہ کی دیکھا کہ ایک قبر گھدی ہوئی تیار ہے یہ دیکھ کر تابوت کو اوس جگہ لے آئے اور اون معصومہ کو اوس قبر میں دفن کیا اور خاک کو برابر کر دیا تاکہ اونکے ظالمو کو نشان نہ ملے اور ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ جناب سیدہؑ کو کیوں شب کو دفن کیا فرمایا اون معصومہؑ نے وصیت کی تھی تاکہ دواعرابی اونکے ظالم جو ایمان بجا اور رسول نہ لائے اور نہ نماز جنازہ نہ پڑھیں نہ شریک ہو سکیں غرض کہ حضرت کنارہ قبر پر بیٹھے اور فرمایا اے زمین میں دختر رسول خداؐ کو تجھے سپرد کرتا ہوں پس قبر سے آواز آئی یا علیؑ میں

ہر ان ترہون واسطے فاطمہ زہرا کے بہت آپکے آب واپس جائے اور سوقت
 اور حضرت نے منوم و محزون و ہائے مراجعت فرمائی اور قبر بند ہوئی اور زمین پر
 ہو گئی بس نشان قبر کی کو معلوم نہ دیا اور قیامت تک معلوم نہ دیکھا اور بعض روایات
 میں ہے کہ وہ مصومہ در میان قبر اور منبر رسول خدا کے مدفون ہیں اور بقولے اپنے
 حجرہ میں دفن ہوئیں غرض کہ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام بعد دفن کے بتدریج روٹے
 اور انکے جہرہ انور جاری ہوئے اور روضہ رسول کی طرف متوجہ ہوئے کہنے لگے
 یا رسول اللہ ابکی بارہ جگہ دار دنیا میں بعد آپکے ہاتھ سے اس امت جفا کار کے بہت
 جو رستم و نسا کے ابکی خدمت میں بہو بخین اب مجھے بعد اذکی مفارقت کے طاقت
 صبر کی نہیں ہے اور دنیا میری نظر و بین تیرہ و تار یک ہے اور جو کچھ کہ میں نے
 بعد آپکے مصیبتیں اور دشائیں وہ سب ابکی بارہ جگہ ابکی خدمت میں عرض کرینگے
 پس جب اور حضرت نے گھر کی طرف مراجعت فرمائی تو وہاں برین و انصار اور حضرت کی
 خدمت میں حاضر ہوئے اور رسم تعزیت بجالائے حضرات سنا اپنے کہ حسب دستور
 عالم لوگ خدمت میں جناب امیر المؤمنین کی بنا بر تعزیت و ماتم پر سے کے حاضر
 ہوئے جو شریعت میں سنت ہے اور وہ حضرت مفارقت جناب سیدہ میں محزون
 و منوم تھے اور اہل مدینہ تسلی و تسفی دیتے تھے مگر افسوس ہے حال پر امام زین العابدین
 علیہ السلام کے کہ اوس مظلوم و بیار کو کو فون نے بعد شہادت مظلوم کو بلا سید الشہید
 عرض ماتم پر سے کے طوق و زنجیر و نہیں مقید کیا اور مع الطہرم کے اسید و مقید کو کے
 طرف کو فہ کے او تو نہر سوار کر کے لینگے اور اون بکیوں کو بجائے تسلی و تسفی کے تازیانہ
 اذیت دیتے تھے اور روئیے منع کرنے تھے افسوس اور سوقت کوئی اور بحاکمایت

۴
 تاریخ طبرستان
 تاریخ طبرستان
 تاریخ طبرستان
 تاریخ طبرستان

کرنے والا نہ تھا بلکہ اعداد دیکھ کر خوش و مسرور تھے یہاں تک کہ مع سسرارے شہداء آئے
 شہر شہر مجمع عام میں لیے پھرے آخر دربار نیرید بعین میں پہونچایا اور دہشتی دیکھ کر خوش
 و مسرور ہوا اور ہر ایک کا نام و نسب دریافت کیا الا لعنة الله على القوم
 الظالمین

مجلس ہفتدہم

رَوَى عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا اشْتَبَهَ سَمْنًا وَدَلَالًا
 وَهَذَلًا بِرَسُولِ اللَّهِ فِي نِيَامِهِ وَقَعُودِهِ مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ
 ترمذی نے عائشہ سے روایت کی ہے کہا اوسنے میں نے کسی کو روش اور حسن
 شامل اور سیرت حسن میں مشابہ زیادہ نہیں دیکھا ساتھ جناب رسول خدا کے
 قیام و قعود میں فاطمہؑ ہرگز رسول خدا سے قالت و کانت اذا دخلت علی النبیؐ
 قائم الیہا فقیلہا و اجلسہا فی مجلسہ وہ کہتی ہے کہ جب سیدہ رسول خدا کی
 خدمت میں حاضر ہوتی تھیں تو حضرت اونکے لیے کمرے ہوتے تھے بس انکی بیانی کہ
 بوسہ دیتے تھے اور اونکو اپنی جگہ بٹھاتے تھے سبحان اللہ کیا مرتبہ ہے جناب سیدہؑ
 پیش خدا و رسول اور کیا قدر و منزلت اول معصومہ کی درگاہ خدا میں ہے فی الجار
 ان الیہود کان لہم عرس فجاؤ الی النبی وقالوا لنا حق الجوار جنانہ
 بکار الانوار میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ یہودیوں نے عرس کوئی شادی و پیش تھی بس
 وہ لوگ جناب رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہم کچھ ہمایم
 رہتے ہیں اور حق ہمایہ آپ پر ہے فَنَسَّالَتْ اَنْ تَبْعَتْ فَاطِمَةَ بِنْتَكَ
 الی دارنا حَتّٰی یُرَدَّ اَدْعُرُسُنَا بِہَآءِ وَ الْحَقُّ اَعْلٰیہِ بَس ہم جانتے ہیں کہ آپ

اپنی بی بی فاطمہ زہرا کو ہمارے گھر میں مسجد بھیجے تاکہ او کی تشریف آوری سے ہماری یاد کی رونق زیادہ ہو جاوے اور اون سب نے اس بارے میں اصرار کیا فقہا انہما زوجۃ علی بن ابیطالب وھما بحکمہ فسألوہ ان یشفع الی علی فی ذلک یہ سنکر اونحضرت نے فرمایا کہ وہ زوجہ علی بن ابیطالب کی ہیں اور ان کے تابع حکم ہیں ادن لوگون نے عرض کیا کہ اب علی بن ابیطالب سے اس بارے میں سفارش فرمائیے وقد جمع الیہم الطور والقرمین الحلی والحلی والیہم ان فاطمہ تدخل فی بدلتہا وادوا استہانۃ بہا وریونون اوس شادی کے لیے طرح طرح کے عمدہ لباس اور زیور جمع کیے تھے اور بہت سالانہ و تزک ظاہری کیا تھا اور اونخون نے یہ گمان کیا تھا کہ جناب فاطمہ زہرا جو لباس اپنے گھر میں پہنتی حین وہی پہنے ہوئے تشریف لادو گی اور مقصود اونکا اس سے معاذ اللہ تو میں او کی تھی فجاء جبریل بیتیاب من الجنة وحلی وحلی لکیر وامنہا فلبستہا فاطمہ وکلت بہا فتعجب الناس من زینتہا واولاہا وطیبہا فورا جبریل علیہا سے پر نور وضیا اور زیور ہارے تو شہناجست سے بلکہ حاضر ہوئے کہ ایسے لباس و زیور ہرگز کسی نے نہ دیکھے پس جناب فاطمہ زہرا نے وہ حلیے اور زیور پہنے اور لوگ اوس لباس و زیور کی زینت و رنگ اور خوشبو سے متعجب ہوئے فلما دخلت فاطمہ علیہا السلام دار الیہم و سجدا لہا نساء ثم یقتلن الارض بین یدیمہا واسلموا بسبب ما راوا وخلق کثیر من الیہم جب جناب فاطمہ زہرا مکان شادی میں داخل ہوئیں تو بسبب کمال جلالت و عظمت شان اون مخصوصہ

یہودی جو رتوں نے دیکھ کر سجدہ تنظیمی کیا اور اس محمد و مہ کے سامنے زمین کے بوسے دیے اور سبب اس کراست کے ایک بڑی جماعت یہودیوں کی مسلمان ہوئی سبحان اللہ جس محمد و مہ کا پیش خدا یہ مرتبہ ہوا و حنبت سے پوشاک فاخرہ آوے اور جھکے گھر سے روانہ پردہ داری کا عالم میں جاری ہوا ہوا آہ اسی منظمہ کی بیٹیاں روز عاشورا صحرا سے کربلا میں بعد شہادت امام حسین علیہ السلام کے مجمع عام میں لائی گئیں آہ اشقیائے کوفہ نے مقنعہ و چادرین تک چھین لیں اور خیمہ عین آگ لگا دی اور وہ شعلہ ور ہوئی اور اودن ستم رسید نکو لو ہے میں جگر کے اسیر مقید کیا اور اونٹوں پر سوار کر کے طرف کوفہ و شام کے لیگئے جیسا کہ جناب مفتی صاحب علیہ الرحمہ نے اس مضمون کو نظم فرمایا ہے -

بِنَفْسِي فَأَطِيبَاتٌ سَبَايَا | يَدُ الْحُجُبِ عَلَى ظَهْرِ الْمَطَايَا

فدا ہوں میں دختران جناب فاطمہ زہرا پر جو اسیر ہو گئے پشت شتران برمنہ اور بے پردہ پر سوار کر کے جا بجا بھرائی گئیں ہاے افسوس یہ مصیبت کس قدر عظیم ہے کہ دختران جناب فاطمہ زہرا اس حال سے وارد دمشق ہوئیں کہ روز روشن بازار و غیر بابِ ساعات سے جہان ہجوم عام تھا بھراتے ہوئے لیگئے یہاں تک کہ دروازہ قصر یزید پر پہنچے جہاں خیمہ ام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں فَأَدْخِلْنَا بَيْنَ يَدَيْكَ يَرْيَدُ وَنَحْنُ إِنَّا عَشْرَةَ نَفَرًا مَغْلُوقِينَ جس ہم سب کو دربار عام میں ہاتھ یزید کے ٹھہرایا اور ہم بارہ نفر اہلبیت رسالت طوق و زنجیر اور رسیان ستم سے بندھے ہوئے تھے افسوس کیا انقلاب ہے کہ حجت خدا فرزند رسول نے اجازت کلام کی یزید شرا بخوار سے طلب کی اور فرمایا اے یزید مجھے اجازت ہے کہ میں تجھ کو

کچھ کلام کروں اور اس شقی نے بے ادبانه جواب دیا اور کہا کہ اگر کوئی بات نامناسب نہ کہنا اور حضرت نے فرمایا اے زید میں تو اس حال سے ہوں مجھے زیبا نہیں ہے کہ کلام نامناسب کہوں میں پوچھتا ہوں فَمَا ظَنُّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَوْ كَرِهَ اَنَا عَلَى هَذِهِ الْحَالِ کیا گمان ہے تیرا اگر جناب رسول خدا ہمیں اس حال سے تیرے سامنے کھڑا دیکھتے تو کیا فرماتے آہ مؤمنین کسی توہینِ مہتکِ حرمت کی گئی اہمیتِ رسالت کی کہ معصوم زیارتِ ناجیہ میں فرماتے ہین اَلَسَلَامُ عَلٰی مَنْ هُوَ مَكْتُوبٌ حُرْمَتُهُ سَلَامٌ ہوا اس فرزندِ رسول پر جسکی مہتکِ حرمت کی گئی اَلَا كُنْتُمْ اَللّٰهُ عَلٰی الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ ۝

جلسہ فوجدار

قَالَ اللَّهُ نَعَالَيَ الْحَكْمَةُ أَمْرٌ مَرَكُمَا وَوَضَعْتُهُ كَرَهًا دَحْلَهُ وَفِصَالَهُ
 تَلْعَوْنِ شَهْرًا اخذوا نذ عالم قرآن مجید میں فرماتا ہے حاملہ ہوئی مان اوسکی ساتھ
 حزن و ماتمف کے اور وضع حل ہوا اوسکا ساتھ حزن و ماتمف کے اور مدت
 حل اور رضاعت اوسکی تیس مہینہ یعنی مدت حمل چھ مہینہ اور مدت رضاعت
 جو پیش مہینہ کی ہے اور علمائے لکھا ہے کہ یہ آئہ کریمہ حق میں امام حسین علیہ السلام کے
 نازل ہوا ہے چنانچہ بحار الانوار وغیرہ میں منقول ہے کہ جب جناب سیدہ حاملہ ہوئیں
 اور اوس فرزند نے بطن اطہر میں قرار پایا تو جبرئیل خدمت بابرکت میں جناب رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ کی نازل ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ خداوند عالم بعد
 سلام کے ایکو بشارت دیتا ہے اوس مولود کی جو سیدہ کے یہاں پیدا ہونو والا
 اوسکو بعد آجکے انقیاس امت آجکے قتل کرینگے اور حضرت نے جواب دیا مجھے

روزیت و وفات محمد صالح

ایسے فرزند کی حاجت نہیں ہے جسے میری امت قتل کر لگی پس جبریلؑ آسمان پر گئے اور پھر نازل ہوئے اور وہی پیام عرض کیا اور حضرت نے وہی جواب دیا پھر جبریلؑ آسمان پر گئے اور فوراً نازل ہوئے اور عرض کیا حق سبحانہ تعالیٰ آپ کو بشارت دیتا ہے کہ امامت و وصایت آپ کی اس فرزند کی ذریت میں ہوگی اور شفاعت عاصیان امت کی قبول ہوگی یہ سن کر وہ جناب راضی ہوئے بعد اسکے اور حضرت نے حضرت علی مرتضیٰ سے بیان فرمایا پس اور حضرت نے عرض کیا مجھے ایسے فرزند کی حاجت نہیں ہے حضرت نے فرمایا خداوند عالم نے اس فرزند کی ذریت میں امامت اور وصایت میری مقرر فرمائی ہے پس وہ جناب راضی ہوئے بعد اسکے جناب فاطمہؑ زہراؑ سے بیان کیا اور ان معصومہ نے عرض کیا اے بابا مجھے ایسے فرزند کی حاجت نہیں ہے جو انقیاء امت کے ہاتھ سے قتل ہو پس حضرت نے فرمایا خدا نے امامت اور وصایت میری اور فرزند کی ذریت میں قرار دی ہے پس جناب سیدہؑ بھی راضی ہوئیں آئندہ اکبر کیسے شفیع امت تھے جناب سو لکھنا کہ ایسے پیارے فرزند کی شہادت ہاتھ سے انقیاء امت کے گوارا فرمائی اور بعد ولادت اس فرزند کے انکے احضار بدن کو بوسے دیتے تھے اور انکے مصائب کو یاد کر کے رویا کرتے تھے وفور وائے آخری لَمَّا أَخْبَرَ النَّبِيُّ ابْنَتَهُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءُ يَقْتُلُ وَلَدَهَا الْحُسَيْنَ وَكَأَيُّ جُرْحٍ عَلَيْهِ مِنَ الْحَيْنِ اور دوسری روایت میں ہے کہ جب جناب سو لکھنا ابنی دختر فاطمہؑ زہراؑ کو قتل فرمادے گا پس حسینؑ کی خبر دی اور ان مصائب کا گماہ کیا جو انکے بارہ جگر پر گزرنے والے تھے مگر فاطمہؑ بکاء شدیداً

مراور عیساؑ نہت کیا نکلا و عیساؑ فرمود ایسا نال سوائے باشندہ و در دنیا آلودہ و محسوس ہر شے باشندہ ۱۲ ق

وَقَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَثُورُونَ ذَلِكُمْ قَالَ فِي زَمَانٍ خَالٍ مِثْلِهِ وَمِنْكُمْ وَحِينَ
 عَلِيٌّ بِسُجَابِ فَاطِمَةَ زَهْرًا بَدَتْ رُومِيْنَ اور عرض کی اے بابا یہ مصائب کس
 زمانہ میں میرے نور عین حسین پر گزریں گے افسوس ہے حال بیکسی پر اوس فرزند رسول کے
 جناب رسول خدا نے فرمایا اے پارہ جگر وہ زمانہ خالی ہو گا مجھ سے اور منجھ سے اور
 علی سے یعنی ہم میں سے کوئی نہ ہو گا نہ میں ہو گا نہ تم ہو گی نہ علی ہونگے قَالَتْ
 يَا أَيُّهَا فَتْنُيْكَ عَلَيْهِ وَمَنْ يَلْتَزِمُ قَامَتِ الْعَزَاءُ جناب سیدہ نے عرض کی
 اے بابا جب ایسے زمانے میں میرا فرزند شہید ہو گا تو کون روئے گا اوسکی مصیبت
 اور کون اوسکا ماتم و عزا بپا کرے گا قَالَ نِسَاءُ أَتَمَتْنِي يَمَكِينُ عَلِيٍّ نِسَاءُ أَهْلِي
 وَرِجَالُهُنَّ يَمَكِينُ عَلِيٍّ رِجَالُ أَهْلِي نِسَاءُ وَرِجَالُ أَهْلِي نِسَاءُ اور حضرت نے فرمایا اے نور نظر
 تو اس امر کی فکر نہ کر آگاہ ہو کہ عورتیں میری امت کی میرے عورات اہل بیت کے
 سال بروٹگی اور مرد میری امت کے میرے مردان اہل بیت کے حال پر
 رُونِیْسَہ و یَحْجِدُ دُونَ الْعَزَاءِ جِلْدًا بَعْدَ جِلْدٍ فِي مَحَلِّ سَنَدٍ اور ہر سال تازہ
 کرگی عزا داری کو تیرے فرزند کی ایک قوم بعد ایک قوم کے فَإِذَا كَانَ
 يَوْمَ الْقِيَمَةِ تَشْفَعِينَ أَنْتِ لِلنِّسَاءِ وَأَنَا أَشْفَعُ لِلرِّجَالِ وَكُلُّ مَنْ بَكَى
 عَلَى مَصَائِبِ الْحُسَيْنِ أَخَذَ نَابِيْدَهُ وَأَدْخَلْنَاهُ الْجَنَّةَ جب روز قیامت
 آئیگا تم اے فاطمہ شفاعت عورتوں کی کرو گی اور میں شفاعت مردوں کی کرونگا
 اور جو مومن کہ مصائب پر میرے نور عین حسین مظلوم کے روئے گا تو ہم ہاتھ اوس
 باکی کا پکڑ کے داخل جنت کریں گے پس مومنین جس طرح کہ جناب رسول خدا نے فرمایا تھا
 بعد شہادت مظلوم کو بلا کے وہ اب تک بظہور آیا کیونکہ منہ کہ مخبر صادق نے خبر دی تھی

اسید قوی ہے کہ یہ سلسلہ عبادی سید الشہد اکاظم و قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
 تک انشاء اللہ جاری رہے گا پس خوشحال آپکا کہ آپ ہمیشہ بدل و جان گریہ
 دزاری اور عزا دازی میں اوس مظلوم کی مشغول رہتے ہیں جب کارونے والا
 دار دنیا میں نہ مان ہے نہ باب اور شاد و مسرور کرتے ہیں اور احوال مقدسہ حضرت
 ائمہ ہدایت کو کیونکہ حدیث میں وارد ہے کہ فضل اعمال بعد نماز کے مسرور کرنا ہے
 سو میں کاجہ جائیکہ کوئی عمل نیک ایسا ہو جس سے جناب رسول خدا اور فاطمہ زہرا
 ائمہ ہدی علیہم السلام شاد و مسرور ہوں تو کیونکہ حق تعالیٰ بھی راضی و خوشنود ہو
 اسلئے کہ خوشنودی ان حضرات کی تو عین خوشنودی خدا ہے اور خدا اپنی خوشنودی
 باب میں فرماتا ہے وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَکْبَرُ رضا سندی خدا سب سے بزرگتر
 اور کوئی ثواب اوس سے زیادہ اور بہتر نہیں ہے بالجملہ یہ امر قابل تصور ہے
 کہ جب جناب سیدہ کی یہ حالت تھی کہ وہ عظمہ سالماے سال قبل شہادت اپنے
 فرزند کے محض خبر شہادت شکر تیا ہوا میں اور گریہ و بکا فرمایا بھر جبکہ وہی فرزند
 دل بند او نکا دار و کر بلا ہوا جو محل شہادت اوس مظلوم کا تھا تو اس وقت روح جناب
 سیدہ کی کیسی بچپن ہوئی ہوگی کیونکہ درد اولاد کا سخت تر ہوتا ہے اور بعد موت کے
 روح کو صدمہ ہوتا ہے چنانچہ ہدایت السعدا میں عجب مضمون جگر خراش لکھا ہے
 کہ شب عاشورا کو ایک شخص نے خواب میں دیکھا ایک عورت کمر بستہ محنت کر رہی تھی
 جا رہی تھی ہن اور خار و خاشاک دور کرتی تھی اور زمین کو ہموار کر کے اوپر
 پانی چھڑکتی تھی یہ دیکھ کر اوس شخص نے کہا اے محمد و ماہ آب کون ہیں اور یہ ہتھام
 کیسے کرتی ہیں فرمایا میں فاطمہ زہرا ہوں کل فرزند میر حسین مظلوم اس زمین پر

سلطان جو گاہکس میں ایسے صاف کرتی ہوں تاکہ غار و خاشاک اذکے بدن نہ پڑے
حضرت نہ پہنچائے واقعی یہ وہ منظمہ میں جسے اپنے فرزند کو کیسی محنت و مشقت
اور ہزار و نعم سے پالاتھا اور انگوٹھے سانسے سے تھوڑی دیر غائب ہونا اونکا دتوار
ہوتا تھا اور بیقرار ہوتی تھیں اب فرمایا ہے اے سیدہ عالم کہاں تھیں اب
روز عاشورا جبکہ وہ پارہ جگر آپکا زخموں سے جو چور خاک و خون میں آلودہ تیر و نیزہ
غریب اور پتھر اور تنوار و نئے مجروح زمین کر بلا اور رگ رگ مر پر غلطان تھا اور
پیشانی النور پر عرق موت کا آگیا تھا اور اس حالت میں کبھی اپنا دست چپ
سمیٹ لیتے تھے اور دست راست پھیلا دیتے تھے اور کبھی دست راست کھینچ
لیتے تھے اور دست چپ پھیلا دیتے تھے یہاں تک کہ وہ جناب بظلم و ستم بالبا تشہ
شہید کئے گئے اور تین دن تک خاک و خون میں آلودہ رہے اور کوئی متوجہ
طرف دفن کے نہوا اور اعدائے سرانور جدا کر کے نیزہ پر بلند کیا اور طرف کوفہ و شام
لیکے اَلْاَلْعَنَةُ لِلّٰہِ عَلَی الْقَوِّ وَالظَّالِمِیْنَ

مجلس نوزدھو

عَنْ ابْنِ بْنِ تَغْلِبَ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِأَيِّ عَبْدٍ لِلَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ لَوْ سُمِّيتُ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ حَلَّ الشَّرَّاعِ مِنْ ابْنِ ابْنِ تَغْلِبَ
مستقول ہے کہا دوسنے میں نے خدمت میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام
عرض کیا یا بن رسول اللہ جناب فاطمہ زہرا کیوں کہتے ہیں فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لَا تَهْمَا كَأَنَّكَ تَزْهَرِي فِي الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي النَّهَارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
بِالنُّورِ اور حضرت نے فرمایا ایسے کہ نور اس عظمہ کا ہر روز زمین مرتبہ جناب

امیر المؤمنین علی مرتضیٰ علیہ السلام کے لیے روشن ہوتا تھا نیکانیر گھر نور و جہاں
 بعد صلوة الغداة والناس فی فراشہم فیدخل بیاض ذلک
 النور الی حجر النور بالمدينة فیصیب حیطاںہم بس نور سفید انکے چہرہ انور
 نماز صبح کے وقت چمکتا تھا جب محراب عبادت میں کھڑی ہوتی تھیں اور لوگ
 ادب و سقوت اپنے فرش خواب پر ہوتے تھے اور سفیدی اوس نور کی انکے گھروں میں
 پہنچتی تھی اور گھروں کے سفید ہو جاتے تھے اور دیواریں مدینہ کی نورانی ہو جاتی تھیں
 فكان الناس يتعجبون من ذلك فیسألونہ عن رسول اللہ فیرسلہم
 الی منزل فاطمة علیہا السلام بس لوگ اوس نور سے شجب ہوتے تھے اور
 وہ سب جناب رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور عرض کرتے تھے کہ یہ
 کیسا نور ہے جسکی چمک سے در و دیوار نور ہو گئے ہیں بس وہ جناب او کو خانہ فاطمہ
 زہرا پر بھیجتے تھے تاکہ وہاں سب ظاہر ہو گا فیانقون من نور لھا فیرکونہا قاعدۃ
 فی محرابہا نصیۃ والنور یسطع من وجہہا فیعلمون انہ کان من
 نور فاطمة علیہا السلام بس وہ سب دروازہ بیت الشرف پر جناب
 سیدہ کے حاضر ہوتے تھے اور دریافت کرتے تھے کہ وہ معصومہ محراب عبادت میں
 مشغول نماز ہیں اور جہرہ انور سے نور ساطع ہے ادب و سقوت او کو معلوم ہوتا تھا
 کہ وہ نور جناب سیدہ کے رخ انور سے ہے فاذا انتصف النهار وکھشت
 للصلاة زہر وجہہا فی الصفرة فتدخل الصفرة فی الحجرات
 الناس فتصفر الوانہم ویتأبہم وجب زوال آفتاب ہوتا تھا اور وہ
 محذورہ و مہملہ نماز میں ہوتی تھیں ادب و سقوت ایک نور انکے چہرہ کا نوری

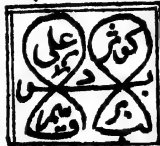
اور سوقت ظاہر ہوتا تھا کہ وہ مصورہ محراب عبادت میں بیٹھی ہیں اور تسبیح اور شکر
 خدا میں مصروف ہیں اور ایک نور سرخ چہرہ انور سے ایسا روشن ہے کہ سب در
 و دیوار جگ سے اس کے نور موہ رہے ہیں پس سب کو معلوم ہوتا تھا کہ وہ نور اسی
 نور کی روشنی ہے فلم یزل ذلک النور فی وجہہا حتیٰ ولد الحسن علیہ
 السلام فھو یتقلب فی وجہہا ھنا الی یوم القیمۃ حضرت فرماتے ہیں ہر
 وہ نور مدت تک اس طرح جناب سیدہ کی پیشانی انور سے روشن رہا یہاں تک کہ
 امام حسین علیہ السلام پیدا ہوئے پس وہ نور اوس روز سے انحضرت کی پیشانی
 کی طرف منتقل ہوا بعد انحضرت کے اس طرح طرف ہر امام کے ہم ائمہ ہدیٰ سے
 قیامت تک منتقل ہوتا رہے گا حضرات اب تصور کیجئے کہ روز عاشورا وہ نور کون
 اور کس حالت میں امام حسین سے ظاہر ہوا فی الجار عن ہلال بن یافع انہ
 قال انی کنت واقفا مع اصحاب عمر بن سعد اذ صرخ صلوا
 ابشر ایھا الامیر فھذا امیرکم قد قتل الحسن بن علی بن ابی طالب
 ہلال بن نافع سے منقول ہے کہا اوسنے میں روز عاشورا ساتھ اصحاب عمر بن سعد
 کھڑا تھا ناگاہ ایک شخص نے آواز دی اے امیر بشارت ہو تجھے کہ شمر ملعون نے
 حسین بن علی کو قتل کیا فخر جہت منہم و وقفت علی الحسن و ہوا
 یحییٰ دینفسہ پس میں اوس جماعت سے باہر نکلا اور پاس حسین بن علی کے
 جا پہنچا دیکھا میں نے کہ وہ ابھی جان بلب میں قوا للہ صارا بیت مصححہ
 احسن منہ ولا انور وجہا عنہ ولقد شغلنی نور وجہہ و جمال
 یسفیر عن الفکر فی قتلیہ قسم ہے خدا کی میں نے آج تک کوئی مجروح آلودہ

بناک و خون اس حسن و جمال کا نہیں دیکھتا تھا جیسا کہ اس وقت او نہضت کو دیکھا
 چنانچہ فکر ان کے مقتول ہونے کی بھی میرے ذہن سے بوجہ محویت نور ہجرہ انور اور
 جمال کے جاتی رہی فاستسقی الماء فستسقي رجلاً يقول لک یا حسنین لکند و
 الماء حتی ترد الحامية فتشرب من حنجرها پس حضرت نے اسی حالت میں
 پانی طلب کیا پس نائین نے کہ ایک لعین نے بے ادبانه نام اونکا لیکر جواب دیا
 اور حاتمہ اور حمیم کا ذکر کیا جسکا وہ خود ستم تھا آہ بعد اسکے شمر لعین نے وہ ظلم و ستم کیا
 کہ جس سے زمین کو زلزلہ ہوا اور آندھی سیاہ چلنے لگی اور دریا جوش و خروش میں
 اور مچھلیاں مضطرب ہوئیں اور آفتاب کو گھس لگا اور سنا دی نے ندا کی الا قتيل
 الحسين بکربلاء آگاہ ہو کہ امام حسینؑ زمین کر بلا پر تشنہ لب قتل کیے گئے الا ذی
 الحسين بکربلاء آگاہ ہو کہ امام حسینؑ زمین نینوے پر زنج کیے گئے الا کفتر الله
 على القوم الظالمين

۹
 ترجمہ فضیلت
 انصاف و کرم
 شہداء و اب
 یور دانی

تمت بالخیر والعافیر

واخذ عونان ابن الحمیل لله رب العالمین والصلوة والسلام علی
 سیدنا محمد وآلہ الطاہرین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین
 وقد فرغت من نسوید هذه الرسالة ۱۵ من شهر جمادی الثانی
 ۱۳۲۶ حرره الراحمی الی رحمۃ ربہ القوی اتمہ قاسم علی عفی اللہ
 عنہ جہ آثمہ الحق الحق الحبل بالنبی وآلہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 عَلَى مُحَمَّدٍ أَشْرَفِ الْمُرْسَلِينَ وَآلِهِ وَنَفْسُهُ وَوَصِيِّهِ وَخَلِيفَتِهِ
 عَلِيٍّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَآلِ عَنَابَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ
 أَعْلَى الْأَعْلَى وَظَاهِرُهُ وَمَعَانِدُهُمْ وَقَائِلُهُمْ أَبَدَ الْأَبَدِينَ
 اَمَّا بَعْدُ الْوَارِثُ صَافِيَةُ بَرَادِرِ اِيْمَانِي اَوْ رَوَاطِرُ اَكِيْدَةِ اخْلَاصِي رُوْحَانِي پُر نَخْتِ زِيَرْتِ
 كِه يَهْ خُصَّة دَوْمِ نَسْخَةِ مَوْسُومِ بِه تَذْكِرَةِ الطَّاهِرِيْنَ كَا بِرِ جَوْشَنُ خُلِّ سَبَّحَاءُ فَضَائِلِ
 وَمُنَاقِبِ اَوْ رَوَادِتِ وَشَهَادَاتِ پُر حَضَرَتِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَام
 كِه كِه تَفْصِيْلِ اَوْ سَكِي نَهْرَسَتْ بِالْاَسَ ظَاهِرُ كُوْبَا لِّلَّهِ التَّوْفِيْقُ وَبِهْرِ نَسْتَعِيْن

مجلس اول

فِي الْاَوَّلِ رَشَادِ وَالْحَايَرَاتِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَلَدِ بَيْتِ اللَّهِ الْكَرِيمِ
 وَكَرِيْمِ لَدُنْ قَبْلِكَ وَكَأْبَعْدَكَ مَوْلُوْدُ فِيْهِ سِوَاكَ الْكَرَامَاتِ اَللَّهُ
 لَكَ بِذَلِكَ ارْتَادُ اَوْ بَجَارِ اَلْاَنْوَارِ وَغِيْرِهِ مِّنْ مَّقُولِ هِيَ كِه جَنَابِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ
 اَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامِ شَهْرُ كِه خَانَةُ كَعْبِ مِيْنِ پِيْدَا هُوْ كِه اَوْ قَبْلُ اُنْكِ وِلَادَتِ بِاَسْعَادِ
 اَوْ بَعْدُ اُنْكِ وِلَادَتِ كِه كُوْبِي مَوْلُوْدِ سِوَا كِه اُنْخَضَرَتْ كِه خَانَةُ كَعْبِ مِيْنِ پِيْدَا
 نَهِيْنِ هُوْ اَوْ رِيْ شَرْفِ جَانِبِ خُدَا سَهْ خَاصِ اُنْخَضَرَتْ كِه لِيْ سَهْ وَكَانَ
 مَوْلُوْدُ كِه فِيْهِ بِقُوْمَةِ الْجُمُعَةِ لَيْلَتُ عَشْرًا خَلَّتْ مِنْ رَّجَبِ اَوْ رَوِ
 حَضَرَتْ خَانَةُ كَعْبِ مِيْنِ بِرُوْزِ جُمُعَةِ تِيْرِ تَهْوِيْنِ تَايِخِ مَاہِ جِبِ كِيْ بَعْدِ تِسْ مَالِ اَمَامِ اَلْفِيْلِ كِه
 پِيْدَا هُوْ كِه اَوْ رَوِ جَنَابِ جِنَّتِ كِه مَادِرِ مِيْنِ تَهْوِيْنِ اُنْكَوْ تَسْكِيْنِ دِيْتِه تَهْوِيْنِ اَوْ اُنْسِ

منقول ہے وہ کہتا ہے ایک روز میں اور عباس ساتھ جماعت عبد العزیز کے
 سامنے خانہ کعبہ کے بیٹھے تھے یکایک جناب فاطمہ بنت اسد اور امیر المؤمنین
 تشریف لائیں اور وہ حائل تھیں اور اسوقت اُن معظّمہ کو درِ درہ عارض تھا
 فَقَالَتْ يَا رَبِّ اِنِّي مُؤْمِنَةٌ بِكَ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِكَ مِنْ
 رُسُلٍ وَكُتِبَ عَلَيَّ مَصَدَّقٌ بِكَاهِرٍ جَدِّحِي اَبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ
 الَّذِي بَنَى هَذَا الْبَيْتَ الْعَتِيقَ فَحَقِّقْ وَبِحَقِّ الْمَوْلُودِ الَّذِي
 فِي بَطْنِي لَمَّا يَسْتُرْتُ عَلَيَّ وَلَا تَكْهِنْ لِي وَهَمْ قَرِيبًا لِقَابِهِ
 آمین اور عرض کی کہ اے پروردگار میرے میں ایمان لائی ہوں تیری وحدانیت کا
 اور اُسکا جسکو تو نے واسطے ہماری ہدایت کے رسالت اور کتب سے نازل
 کیے ہیں اور اقرار کرتی ہوں میں حقیقت کلام اپنے جدا مجد حضرت ابراہیم
 خلیل کا کہ روحناب بانی خانہ کعبہ میں پس بحق آنحضرت کے اور اس مولود کے
 جو میرے بطن میں ہے اس وضع حمل کو مجھ پر مسل و آسان کر فرما اِنَّا الْبَيْتَ
 قَدْ اُنْفَخَ عَنْ ظَهْرِهِ وَدَخَلَتْ فِيهِ وَعَابَتْ عَنْ اَبْصَارِنَا
 وَالْتَمَقَ الْحَايِطُ فَرَمْنَا اَنْ يَنْفَخَ لَنَا قُفْلَ الْبَابِ فَلَمْ يَنْفَخْ
 پس دیکھا سمنے کہ دیوا خانہ کعبہ کی پس پشت سے شق ہوئی اور وہ محمد وہ
 اندر داخل ہوئیں اور بعد اسکے وہ دیوار ایسی مٹئی کہ گویا شق نہ ہوئی تھی یہ دیکھ کر
 ہم سب نہایت متعجب ہوئے اور چاہا کہ قفل خانہ کعبہ کا کھولیں لیکن کسی طرح کسی سے
 وہ نہ کھل سکا تھوڑے جرت فاطمہ بعد الترابیع و پیدا ہوا امیر المؤمنین
 وَقَالَتْ اِنِّي فَطَمْتُ عَلَيَّ مَنْ تَقَدَّمَ مِنِّي مِنَ النَّسَاءِ پس بعد چار دن کے

جناب فاطمہ بنت اسد حضرت امیر المؤمنین کو ہاتھوں پر لیے ہوئے باہر تشریف لائیں
 اور فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے مجھے فضیلت دی اُن عورتوں پر جو مجھ سے پہلے
 گذری ہیں فَإِنَّ مَرْيَمَ بَدَتْ عِمْرَانَ هَرَّتِ الْخَلَّةُ بَيْنَهَا حَقًّا كَلَّتْ
 مِنْهَا رُكْبًا جَنِينًا وَرَأَى دَخَلَتْ بَيْتَ اللَّهِ الْحَرَامَ وَ أَكَلْتُ مِنْ
 ثَمَارِ الْجَنَّةِ اس لیے کہ مریم دختر عمران مادر عیسیٰ نے بعد وضع حمل کے اپنے
 ہاتھ سے درخت خرما کو ہلایا اور اُس سے رطب تازہ کھائے اور میں خاتہ کعبہ
 میں کئی روز آرام تمام مقیم رہی اور وہیں وضع حمل ہوا اور ہر روز میوہ ہاں جنت
 کھائے فَلَمَّا خَرَجْتُ نَادَىٰ مُنَادِيًا فَاطِمَةُ سَمِيَةٌ عَلِيًّا فَهُوَ
 عَلِيٌّ وَاللَّهُ الْعَلِيُّ الْأَعْلَى يَقُولُ رَأَى سَقَفَتْ إِسْمًا مِنْ أَسْمَى
 پس جب میں باہر آئی تو ایک ہاتھ غیب نے آواز دی اے فاطمہ نام اس
 مولود کا علی رکھو پس وہ علی ہے اور خداے علی اعلیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے
 نام اٹھا اپنے نام سے مشتق کیا ہے وَقَفَّتْهُ عَلَى غَا مِصْنِ عَلِيٍّ وَ
 هُوَ الَّذِي يَكْسِرُ الْأَمْمَامَ فِي بَيْتِي وَيَقْلَسُنِي فَطَّقَ بِي مَنْ
 أَحَبَّهُ وَوَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَهُ اور انکو ہم نے اپنے غواص علم پر آگاہ کیا ہے
 اور یہ وہ شخص ہے کہ توڑیگا اُن بنوں کو کہ جو ہمارے گھر میں ہیں اور ہمیشہ ہماری
 تسبیح اور تقدیس اور پرستش میں مصروف رہیں گے پس خوشحال اُس شخص کے
 جو اس مولود کو دوست رکھے اور وائے بر حال اُس شخص کے جو اس سے
 دشمنی رکھے وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 لَقَدْ هَبَطَ جِبْنٌ يَلُ عِنْدَ وَلَا دَعَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَقَالَ لِي

يَا حَبِيبَ اللَّهِ إِنَّ سَرَّكَ لَيَقْرَأُكَ السَّكَامُ وَيُخَيِّنُكَ بَوَاكِي دَعَا
 أَخِيكَ أَوْ ابْنِ سَعِيدٍ خُذْرَى سَے منقول ہے جس کا حاصل یہ ہے فرمایا جانا
 رسول خدا نے قریب وقت ولادت علی بن ابیطالب کے جبریل حکم خدا
 نازل ہوئے اور کہا مجھ سے کہ یا حبیب اللہ پروردگار عالم آپ کو بعد تحفہ اسلام
 کے پیدا ہونے آپ کے بھائی علی کی تمنیت اور مبارکباد فرماتا ہے وَهَذَا
 أَنْ ظَهَرُوا رُسُوقَ تِلْكَ وَأَعْلَانِ وَحِيَاكَ وَكُشِفَ رِاسَ تِلْكَ
 إِذَا يَدُ تِلْكَ بِأَخِيكَ وَفَرِيضَتِكَ وَصُنُوكَ وَخَلِيقَتِكَ فَقُمُ
 إِلَيْهِ وَاسْتَقْبِلْ رُسُودَكَ الْيَمْنَى فَإِنَّهُ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ
 وَالْغُرِّ الْمُجَلِّينِ اور اب وقت ظاہر ہونے تمہاری نبوت کا اور اعلان
 وحی اور کشف رسالت کا آپہنچا اس لیے کہ سب سے تائید کی تمہاری اُس شخص کے
 جو تمہارا بھائی اور وزیر اور تمہارا نظیر اور جانشین ہے اور بازو تمہارا جس کے
 باعث سے قومی کیا پس اُن کی طرف جا کر اُن کا استقبال کرو اُن کے داہنے ہاتھ سے
 کہ وہ سردار اصحاب یمن کا ہے اور وہ اُن خاصانِ خدا سے ہے جس کے احضار کے
 وضو نورانی ہوئے لگے قَالَ رَسُولُ اللَّهِ فَقُمْتُ مُنَادِرًا فَوَجَدْتُ
 أَمْرًا عَلَيَّ وَقَدْ جَاءَتْهَا الْمَخَاصِ فَقَالَ لِي جِبْرِيلُ يَا مُحَمَّدُ اسْتَجِبْ
 بَيْنَهُمَا وَبَيْنَكَ سَجْفًا جَنَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نے فرمایا کہ میں سن رہا
 اس خوشخبری کے کھڑا ہوا اور قریب مادر علی بن ابیطالب کے پہنچا معلوم کیا
 میں نے کہ اُن کو دروزہ عارض ہے پس جبریل نے مجھ سے کہا یا رسول اللہ
 میں ایک پردہ درمیان آپ کے اور اُن کے حائل کرتا ہوں آپ پردہ کے پاس

تشریف کہیں فَاِذَا وَضَعَتْ اُمُّهُ فَاَسْتَعْبَلَهُ فَقَعَلَتْ مَا اَمَرَتْ
 بِهٖ جِسْمًا وَهٖ مَيِّمٌ لِّوَلَدِهَا اَنْ تَكُنْ اَمَامَ اَمَامِهَا لِيَسْتَقْبَلَ كَرِيْمًا مِنْ جَلَمِ خَدِيجٍ لَا يَأْتِي
 اَوْ قَرِيْبًا بِرُودِہٖ كَيْ جَابِطًا ثُمَّ قَالَ لِيْ جَبْرِئِلُ اَمَّا دُيْدُكَ
 فَمَدَدْتُ يَدِيْ اِلَيْكَ لِيَمْنِيْ نَحْوُ اُمِّہٖ فَاِذَا عَلِيٌّ عَلٰی يَدِيْ فَاصْبَعْ
 بِدَا اَلْيَمْنِيْ فِيْ اُذُنِہٖ اَلْيَمْنِ وَهُوَ يُوْذِنُ وَيَقِيْمُ بَعْدَ اسْکے مجھ سے
 جبرئیل نے کہا آپ ہاتھ بڑھائیے پس میں نے دایا ہاتھ طرف اُنکی والدہ
 بڑھایا ناگاہ علی بن ابیطالب میرے ہاتھ پر آئے اور دایا ہاتھ اپنا دایا
 کان پر رکھے ہوئے تھے اور وہ اذان اور اقامت کہتے تھے وَلِيْشَوْدُ
 يُوْحَدِثُ النَّبِيَّ وَاللّٰهُ وَرَسَالَتِيْ ثُمَّ قَالَ السَّكَّامُ عَلِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
 مَا قَالَ لِيْ اَقْرَأْ اَقْرَأْ اور گواہی دی بوحدا نیت خدا اور میری
 رسالت کی اور مجھے دیکھا اور کہا السَّكَّامُ عَلِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَعْدَ اسْکے
 مجھ سے کہا میں پڑھوں میں نے کہا پڑھو فَوَلَدِيْ نَفْسِيْ بِسِيْدِہٖ
 لَقَدْ اَبْتَدَأَ بِالصَّحْفِ الَّذِيْ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی اَدَمَ فَقَامَ
 بِهَا اَبْنُ شَيْثُ فَتَلَاهَا مِنْ اَوَّلِ حَرْفٍ فِيْہَا اِلٰی اٰخِرِ حَرْفٍ
 فِيْہَا حَتّٰی لَوْ حَضَرَ شَيْثُ بْنُ اَدَمَ لَكَرَّرَ اَنْہٗ اَحْفَظُ اَيَّامِنَا
 ہنسم ہے مجھے اُس خدا کی کہ جان میری جسکے قبضہ قدرت میں ہو تحقیق کہ
 پڑھنا شروع کیا اِنْ صَحَّفُوْا جَنَکُوْا نَاذِلَ کیا ہو خدا نے آدم صغی اللہ پر اور صغی
 اور فرزند اُن کے شیت نے انپر عمل کیا پس علی نے اُنکو اول سے آخر
 تک حرف بحر پڑھا اس طرح سے کہ اگر شیت بن آدم اُسوقت حاضر

ہوتے تو اقرار کرتے کہ علی بن ابیطالب کو یہ صحیفہ ہم سے بہتر حفظ میں تھا
 تَلَا صُحُفَ نُوْحٍ وَابْرٰهِيْمَ وَنُوْرٰهٖمُ سٰمِیْ وَشٰرِبُوْرَہٗمَ اَوْدَدُ
 وَابْنُ حٰجِلَ عِیْسٰی حَقِّ لَوْحُضْرُوْا اَلَا قُرْاٰی اَنَّهُ اَحْفَظُ لَهَا مِنْهُمْ
 بعد اسکے صحیفہ نوح اور ابراہیم اور تورات موسیٰ اور زبور داؤد اور انجیل
 عیسیٰ کو ابتدا سے انتہا تک پڑھا اگر اسوقت وہ سب انبیاء حاضر ہوتے
 تو اقرار کرتے کہ علی بن ابیطالب کو یہ صحیفہ اور کتابیں ہم سے بہتر حفظ میں
 تَلَا قُرْاٰنَ الَّذِیْ اَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مِنْ اَوَّلِہٖ اِلٰی الْاٰخِرِ
 فَوَجَدَتْہٗ یَحْفَظُ کَحِفْظِیْ لَہٗ السَّاعَۃُ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّسْمَعَ مِنِّیْ اٰیۃً
 بعد اسکے علیؑ نے تلاوت قرآن مجید کی شروع کی جو خدا نے مجھ پر نازل کیا ہے
 اور اول سے آخر تک پڑھا پس پیامین نے علیؑ کو حافظ قرآن مثل اپنے
 حالانکہ علیؑ نے ایک آیت بھی مجھ سے اسوقت تک نہ سنی تھی ثُمَّ خَاطَبَہٗ
 وَخَاطَبَتْہٗ بِعَاصِمٍ خَاطِبِ الْاَنْبِیَآءِ اَلَا وَصِیَّاءُ ثُمَّ عَادَ اِلَیَّ
 حَالِی الْوَحْشٰی وَکَذٰ اَحَدُ عَشَرَ اِمَامًا مِنْ نَسْلِہٖ بعد اسکے مجھ سے
 علیؑ ہمکلام ہوئے اور میں اُن سے ہمکلام ہوا سا تھا اُن ائمرار کے جو انبیاء اپنے
 اوصیا پر ظاہر کرتے ہیں بعد اسکے علی بن ابیطالب نے طرف حالت طفلی کے
 عود کیا اور اسطرح سے ہوگی ولادت گیارہ اماموں کی جو علیؑ کی نسل سے
 ہوں گے اور ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ بعد ولادت باسعادت حضرت
 امیر المومنین علی بن ابیطالب کے آنحضرت کے پدر بزرگوار جناب ابوطالب نے
 سنادی کی اور اہل مکہ کو آواز دی کہ وَلِیْمَہٗمِینِ میرے فرزند کے حاضر ہوں پس

انحضرت نے تین سو شتر خر کیے اور ایک نر ارگاؤ اور گوسفند ذبح کیا اور سب اہل مکہ کو نان اور گوشت کھلایا اور لوگوں کو آواز دیتے تھے جسکو میرے فرزند علیؑ کا ولیمہ کھانا منظور ہو وہ پہلے سات مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف کرے اور یہاں آکر میرے فرزند کو سلام کرے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اُسے شریف اور برگزیدہ کیا ہے بعد اسکے کھانا کھائے یہ سنکر لوگ گروہ گروہ طواف کرتے تھے اور اُنکے فرزند کو سلام کر کے کھانا کھاتے تھے وَفِي الْبَحْرِ مَوْجٌ فَسَاحِلُهُ يَدْعُوهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ مَوْجٌ مَّجِيدٌ اَنْ سَأَلَ اللّٰهَ جَعَلَ عِندَهُ وَاَدْنٰى اَمِيْنًا مُّقْرَّبِيْنَ مَهْدًا قَرِيْبًا فَرَسًا شَيْهًا وَيَلِيْلًا نَّزِيْرًا بَيْنَهُ كَنْزٌ اَوْ يَطْوِيْهُ رَاٰ بِنَفْسِهِ اَعِيْنَ عِندَ عُسْرٍ اَوْ رَجَارٍ اَلَا اَوْرٰمِيْنَ مَنقُولٍ هَـٓ اَلَمْ يَجْعَلْ لَّكَ فَرَسًا شَيْهًا وَيَلِيْلًا نَّزِيْرًا بَيْنَهُ كَنْزٌ اَوْ يَطْوِيْهُ رَاٰ بِنَفْسِهِ اَعِيْنَ عِندَ عُسْرٍ اَوْ رَجَارٍ اَلَا اَوْرٰمِيْنَ مَنقُولٍ هَـٓ اَلَمْ يَجْعَلْ لَّكَ فَرَسًا شَيْهًا وَيَلِيْلًا نَّزِيْرًا بَيْنَهُ كَنْزٌ اَوْ يَطْوِيْهُ رَاٰ بِنَفْسِهِ اَعِيْنَ

آغوش میں لیکر بہار اور صحرا کی طرف تشریف لیجاتے تھے و یَقُولُ هَذَا
 اَنْحٰی وَ قَدْ صَبَّحْتُ وَ قَدْ ظَنَنْتُ نَحْوًا وَ نَا حِرَامِي فَمَنْ اِقْتَدٰی بِهٖ بَعْدَ اِيَّی
 فَقَدْ اِهْتَدٰی وَ مَنْ اِقْتَدٰی بِغَیْرِہٖ فَقَدْ غَوٰی اور وہ جناب
 فرماتے تھے کہ یہ بھائی اور وصی اور وزیر میرا اور مددگار میرا ہی پس جو شخص کہ
 انکو اپنا پیشوا اور امام جانے اُسے راہ ہدایت اختیار کی اور جو شخص کہ اور
 کسی کو اپنا پیشوا اور امام جانے وہ گمراہ و الغرض وہ جناب ہمیشہ جناب
 رسول خدا کے ساتھ رہے اور انھیں کی آغوش میں تربیت پائی اور انھیں کے
 آداب سے متاثر ہوئے اور خداوند عالم نے روز بروز انکو مراتب عالیہ
 عطا فرمائے اور جناب رسول خدا نے اُنکے فضائل و مناقب کو مکرر بالا اعلان
 بیان فرمایا اور اُنکی فضیلت تمام خلایق پر ظاہر کی پس یہ امر منافقون پر
 نہایت ناگوار ہوا اور جناب رسول خدا سے اس امر میں منافقانہ سوال کیے
 عَنْ سَلَمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَخَلِّ يَا بُنَيَّ وَ عَمْرُو
 عُمَانَ عَلَى رَأْسِ سَوْالٍ لِلَّهِ فَقَالُوا مَا بَالُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَفْعَلُ
 عَلَيْنَا عَلَيَّارَ فِي كُلِّ حَالٍ جَنَاحٍ ارشاد القلوب غیہ میں سلمان فارسی رضی
 عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک روز ابو بکر اور عمر اور عثمان خدمت میں جناب
 رسول خدا کی حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا سبب یہ آپ ہر حال میں
 علی بن ابیطالب کو ہم پر فضیلت دیتے ہیں فقال مَا آتَاكُمْ مِّنْ دَلِيلٍ مِّنَ اللَّهِ
 عَلٰی فَضْلِہٖ فَقَالُوا مَا هُوَ فَقَالَ اِذَا لَوْتُمْ قَبْلُومَیْ فَلَیْسَ مِنْ
 لَّوْتِیْ عِنْدَکُمْ اَصْدَاقٌ مِّنْ اَهْلِ الْکَهْفِ پس حضرت نے فرمایا میں

انہی طرف سے انکو فضیلت نہیں دیتا ہوں بلکہ حق سبحانہ تعالیٰ نے انکو تمیز فیضیات
عطا کی ہے مثلاً نے کہا اسکی حقیقت بیان فرمائیے حضرت نے ارشاد کیا کہ اگر
یہ کہنا میرا تمہیں کافی نہیں ہے تو جو لوگ کہ مردہ ہیں انہیں سے تمہارے نزدیک
کوئی اصحاب کف سے زیادہ راست گونہیں ہے **وَإِنَّا أَسْأَلُكُمْ وَعَلَيْتُنَا**
إِلَى أَصْحَابِ الْكُفِّ وَاجْعَلْ سَلَامًا مَّشَاهِدًا عَلَيْكُمْ حَتَّى تَسْلَمُوا
عَلَيْهِمْ فَمَنْ أَحْيَاهُمْ اللَّهُ لَهُ وَاجَابُوهُ كَانَ أَكْرَمًا فَضَّلَ قَالُوا
سَرَضِينَا اب میں تمہیں اور علی بن ابیطالب کو اصحاب کف کے پاس بھیجتا
ہوں اور سلمان فارسی کو تمہارا گواہ کرتا ہوں یہاں تک کہ تم سب وہاں جا
اصحاب کف پر سلام کرو پس جسکی خاطر سے خدا انکو زندہ کرے اور وہ جسکے
سلام کا جواب دین وہی تم میں افضل ہے اللہ اکبر خبر صادق کا فرمانا کافی نہوا
ان لوگوں نے عرض کیا ہم اسپر راضی ہیں **فَأَمَّا فُلَيْسَةُ بِسَاطِ الْهَوَىٰ**
دَعَا يَعْزِي فَاَجْلَسَتْ فِي وَسْطِ الْبَسَاطِ وَاجْلَسَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ
عَلَى قَرْنَةٍ مِنَ الْبَسَاطِ وَاجْلَسَ سَلَامٌ مِنَ الْقُرْنِ لَدَى الشَّرَافَةِ
پس حضرت نے حکم کیا کہ انکے لیے ایک فرش بچھے اور جناب امیر المؤمنین
علی بن ابیطالب کو بلایا اور انکو اندازہ اکرام کے بیچ میں بساط کے بھلایا اور
ہر ایک کو انہیں سے ایک ایک گوشہ پر کھمدی اور سلمان فارسی کو چوتھے
گوشہ پر کھمایا **ثُمَّ قَالَ يَا رَجُلُ احْصِلِيْهِمْ إِلَى أَصْحَابِ الْكُفِّ وَرُدِّهِمْ**
إِلَى بَيْتِهِمْ کہو انکو حکم فرمایا کہ انکو اصحاب کف کے پاس لیجا کے میرے پاس
پھیرا **قَالَ سَلَامٌ فَلَمَّا جَلَسَ إِلَيْهِمْ جُعِلَتْ الْبَسَاطُ وَسَارَتْ**

بَنَیْنا وَ اِذَا نَحْنُ بِکَہْفٍ عَظِیْمٍ فَحَطَّتْنَا عَلَیْہِ سُلَیْمَانُ فَارْتَضٰی کَیْفَہُ مِنْ لَیْسَ یُؤْمِنُ
 اُسے بساط کو اٹھایا اور ناگاہ ایک غار عظیم پر پہنچا اور ارفقال امیر المؤمنین
 یَا سُلَیْمَانُ ہَذَا کَہْفُ النَّبِیِّ فَقَالَ لِلْقَوْمِ تَتَقَدَّمُونَ اَوْ اَتَقَدَّمُ
 فَقَالُوا نَحْنُ نَتَقَدَّمُ فَقَامَ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْہُمْ فَصَلَّی وَ دَعَا وَ قَالَ السَّلَامُ
 عَلَیْکُمْ یَا اَصْحَابَ الْکَہْفِ فَلَمْ یُجِبْہُمْ اَحَدًا اُسوقت حضرت امیر المؤمنین
 فرمایا کہ اے سلمان! یہی غار اصحاب کھف و قیوم کا ہے بعد اسکے حضرت نے
 اُن لوگوں سے فرمایا آیا تم پہلے اصحاب کھف پر سلام کرو گے یا میں کروں اُنھوں نے
 کہا کہ ہم ہی پہلے سلام کریں گے پس ہر ایک انہیں سے ایک بعد دوسرے کے
 اٹھا اور نماز پڑھی اور دعا کی اور اصحاب کھف پر سلام کیا کسی نے جواب سلام نہ دیا
 فَقَامَ امِیرُ الْمُؤْمِنِیْنَ بَعْدَہُمْ فَصَلَّی رَکْعَتَیْنِ وَ دَعَا وَ نَادٰی یَا
 اَصْحَابَ الْکَہْفِ فَصَاحَ الْکَہْفُ وَ صَاحَ الْقَوْمُ مِنْ دَاخِلِہِ
 بِالتَّحْلِیۃِ پس امیر المؤمنین علی بن ابیطالب اُٹھے اور دو رکعت نماز پڑھی
 اور دعا کی اور آواز دی اے اصحاب کھف بجز آواز کے ایک دفعہ آواز غار سے
 آئی اور اصحاب کھف نے اندر سے بٹیک بٹیک لکھ کر جواب دیا فَقَالَ
 اَمِیرُ الْمُؤْمِنِیْنَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیُّهَا الْفَتِیۃُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا بِرَبِّہِمْ
 قَرَّ اَدھُمْ ہُدٰی پس جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ سلام ہو
 تم پر اے جوانانِ صاحبین کہ ایمان لانے ہو تم ساتھ پروردگار اپنے کے پیغمبر
 بہ سبب اسکے مراتب ہدایت کے تمہارے زیادہ کیے فَقَالُوا وَ عَلَیْکَ
 السَّلَامُ مِنَ الْخَلِیْفَةِ سَوَّلَ اللّٰہُ وَصِیَّتَہُ وَ اَمِیرِ الْمُؤْمِنِیْنَ لَقَدْ

اَخَذَ اللَّهُ عَلَيْنَا الْعَهْدَ بَعْدَ اِيْمَانِنَا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ مُحَمَّدٍ وَبِالْوَلَايَةِ
لِاَحَدٍ اِلَى يَوْمِ الدِّينِ پس پھر خدا کے اصحاب کہف نے جواب سلام دیا اور
کہا اے برادر رسول خدا اور اے وصی و جانشین اُنکے اور اے امیر المؤمنین
بتحقیق کتب سبحانہ تعالیٰ نے ہم سے عہد و پیمان لیا ہے بعد ایمان ہمارے
کے ساتھ وحدانیت اپنی کے اور رسالت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کے
اور ساتھ ولایت و محبت آپ کے روز جزا تک فَسَقَطَ الْقَوْمُ عَلَى وُجُوهِهِمْ
وَقَالُوا الْيَسْلَمَانِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ رُدَّنَا فَقَالَ مَا ذَلِكْ اِلَى فَقَالُوا
يَا اَبَا الْحَسَنِ رُدَّنَا فَقَالَ يَا رَايِي رُدِّنَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ پس ثلاثہ
خوف و دہشت سے منہ کے بھل زمین پر گر پڑے اور سلمان سے کہا یا
ابا عبد اللہ تم ہر کو یہاں سے واپس لیچو سلمان نے کہا کہ یہ میرے مکان میں
نہیں ہے پس اُنھوں نے عرض کیا یا ابا الحسن آپ ہمیں یہاں سے لیجیں اُن
حضرت نے ہوا کو حکم کیا کہ لیجیے خدمت میں جناب رسول خدا کی فحمتنا
فَاِذَا اُنْحَنُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَضَى عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ كُلِّ مَا جِئَ اِیْ
پس ہوا نے ہمارے بساط کو اٹھا کے دفعۃً سامنے اُنحضرت کے پہونچایا
اور جناب رسول خدا نے قبل اسکے کہ ہم حال اپنا عرض کریں تمام ماجرا بیان فرمایا
وَقَالَ هَذَا جَبِيْئِيْ جَبَرَيْئِلُ اَخْبَرَنِيْ بِدِفْقَالُوْكَ اَنْ عَلِمْنَا فَفَضَّلَ
عَلَيْنَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لَا مِثْلَكَ اور فرمایا کہ ابھی جبرئیل نے مجھے اس
حال کی خبر دی ہو میں ثلاثہ نے کہا کہ اب ہمیں معلوم ہوا کہ علی بن ابیطالب کو
فضیلت ہم پر جانب خدا سے ہو اور آپ کی طرف سے ہمیں ہر حضرات باوجود جہان

اور دیکھنے ایسے حالات اور مراتب کے وہ لوگ جسے روکینہ سے باز نہ رہے اور
 درپے اہدیت و آزار پہ اور بعد جناب رسولؐ کے تمام حقوق شخص کے اوطح طرکے مصائب و
 شدائد میں مبتلا کیا اور وہ جناب صبر و تحمل فرماتے تھے افسوس آخر ابنِ محمدؑ عین
 مسجد کو فہمین بحالتِ روزہ و نماز شہید کیا اور روحِ اقدس کو رسولؐ کی رنجیدہ کیا
 اور اشیاء نے امت نے اس پر کفانہ کی بلکہ بعد انکے انکی اولاد پر طرح طرح کے
 جو روجفا کیے یہاں تک کہ ایک صاحبِ جزا دے کو زہر دیکر شہید کیا اور دوسرے
 صاحبِ جزا دے کو آوارہ وطن کیا اور صحراے کرہ میں گھیر لیا اور مع اصحاب و
 اقربا کے تشنہ لب قتل و ذبح کیا اور انکے الحرم کو اسیر و مقید کیا اور شہرِ بستر
 پھرے یہاں تک کہ سامنے ابنِ زیاد و اوزید عین کے لانے اور وہ اشیاء دیکھ کر
 خوش و مسرور ہوئے اَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

مجلس دوم

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْرِ النَّبِيِّينَ أَجَبُ
 فَقَدْ كَفَرَتْ عِبْقَاتُ الْأَنْوَارِ مِنْ مَنْقُولٍ هُوَ فَرَمَا ياجناب رسولؐ صلی اللہ علیہ
 وآلہ نے کہ علی بن ابی طالب بہترین خلایق میں ہیں پس جو شخص انکے فضائل و
 مناقب سے انکار کرے تحقیق کہ وہ کافر ہے وَرَأَى الطَّوْسِيَّ وَعَبْدَ
 أَنْ أَمِينِ الْوَيْهَانِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ مُصَلِّيًا فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ
 إِذْ سَأَلَهُ سَائِلٌ فَتَصَدَّقَ بِمَخَاتِمَةٍ وَأَوْشَاحٍ طَوْسِيٍّ عَلَيْهِ الرِّحْمَةُ وَغَيْرِهَا
 روایت کی ہے کہ ایک روز جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نماز میں مشغول تھے

کہ اسی حال میں ایک سال نے اُسے سوال کیا پس حضرت نے انگشتی اپنی
 حالت نماز میں اُس سال کو عطا فرمائی فَزَلَّ جَبْرَائِلُ بِهَذَا الْاِلَهِ قَدْ
 اِنْمَا وَ لَيْتَكُمْ اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الَّذِيْنَ يُفْقِمُوْنَ
 الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رَاكِعُوْنَ اُسُوْت جِبْرَائِلُ بِحُكْمِ
 خدایہ آیہ لیکر نازل ہوئے یعنی بدرستیکہ نہیں ہے صاحب اختیار اور اولیٰ بقرب
 تمہارے امور میں مگر خدا اور رسول اُسکا اور وہ جو ایمان بخدا اور رسول لائے ہیں
 اور مشغول بہ نماز میں اور راہ خدا میں بحالت رکوع زکوٰۃ دیتے ہیں قَالَ
 عَمْرُو بْنُ الْخَطَّابِ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْاٰیَةُ فِي عَلِيٍّ اَخْرَجَتْ مِنْ
 مَالِي صَدَاقًا قَدْ يَصْدُقُ بِهَا وَاَنَا رَاكِعٌ اَمْرًا بَعَاوِ عِشْرَتِ مَرَّةٍ
 عَلٰی اَنْ يَنْزِلَ فِيَّ مَا نَزَلَ فِي عَلِيٍّ فَمَّا نَزَلَ اَوْعَزَّ مِنْ الْخَطَّابِ اَمَّا هُوَ
 کہ جب یہ آیہ شان میں علی بن ابیطالب کی نازل ہوا تو میں نے اپنے مال میں
 سے کچھ مال نکالا تاکہ میری طرف سے تصدق دیا جائے اُس حالت میں
 کہ میں رکوع میں ہوں اور وہ نہیں مجھ سے چوبیس مرتبہ واقع ہوا اس خیال سے
 کہ میرے لیے بھی وہی آیہ نازل ہو جو علی بن ابیطالب کے لیے نازل ہوا مگر
 نازل ہوا عَنْ الْحَدِیْثِ الْحَنَبِيِّ قَالَ ابْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
 اَنَّهُ قَالَ كَانَ عِنْدَ عَلِيٍّ بَنُ ابِیْطَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَمْرًا بَعْدَ كَرَاهِهِ
 لَا يَصِلُكَ غَيْرُهَا فَتَصَدَّقَ بِدُرِّهِ وَ لَيْدٍ وَ يَدٍ رَاحٍ بِهَا رَا
 قَائِدًا رَاحٍ سِرًّا قَائِدًا رَاحٍ عِلَاقَةً لَيْدٍ اَوْ رَاحٍ اَلَا نُوْرٌ مِنْ مَحْدَثِ
 حَنْبَلٍ اَوْ رَاہِیْنِ مَرْدُوہِیْہِ سَ اَمْخُوْنَ نَہِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَ رَوَاہِیْہِ کِی ہِے

لفظ خدا پر متصفین علی کہہ رہے ہیں جو علی بن ابی طالب سے تھا

کہ کہا انھوں نے جناب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کے پاس جا کر
 درہم تھے اور سوا اُن درہموں کے کچھ مال دنیا سے اُس روز اُنکے پاس نہ تھا
 پس اُس جناب نے ایک درہم شکوہ اور ایک درہم دن کو اور ایک درہم مخفی اور
 ایک درہم بظاہر راہ خدا میں تصدق کیا فَتَنَ لَ فَبَيَّرَ الَّذِي يَنْفَقُونَ
 اَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَذَكَرَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ
 رَبِّهِمْ فَكَخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَكَاهْتُمُ يُخْرَتُونَ پس اُسی وقت یہ آیہ
 آنحضرت کی شان میں نازل ہوا یعنی جو لوگ مال اپنا راہ خدا میں دیتے ہیں شکوہ
 اور دن کو اور مخفی اور ظاہر میں پس اجر اُنکا خدا پر اور اُنپر کسی طرح کا خوف نہیں
 ہو اور نہ وہ بروز قیامت محزون ہوں گے وَفِي الْيَوْمِ اَنْتُمْ رَاجِعًا بَآءًا
 اِلَىٰ رَاسِقُولِ اللّٰهِ وَشَكَرَ الْيَوْمَ الْجُوعَ فَبَعَثَ رَاسِقُولُ اللّٰهِ اِلَىٰ سُبُوتِ
 اَنْتُمْ رَاجِعًا فَقُلْنَ مَا عِنْدَنَا لَا اِلَّا الْمَاءُ اور تجارت والاوار وغیرہ میں منقول ہے
 ایک مرتبہ ایک شخص خدمت میں جناب رسول خدا کی حاضر ہوا اور عرض کیا
 میں بھوکا ہوں آنحضرت نے کسی کو طرف غانہ ہائے ازولج کے بھیجا کہ کچھ
 کھانا لے آئے اُن سب نے جواب دیا کہ ہمارے پاس سواے پانی کے کچھ
 نہیں ہے فَقَالَ رَاسِقُولُ اللّٰهِ مَنْ لِيْذَا الرَّجُلِ لِيْلَيْلَةٍ قَسْبِيقَ عَلِيٍّ
 وَقَالَ اَنَا كَيَا رَاسِقُولُ اللّٰهِ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ تم میں سے
 کون ایسا ہے جو آج کی شب اس بھوکے کو سیر کرے پس جناب امیر المؤمنین
 سبقت کی اور عرض کیا یا رسول اللہ آج کی شب یہ میرا ہمان ہے مَآ تَ
 اِلَىٰ فَا طِمَحَتْ وَاعْلَمَهَا فَقَالَتْ يَا اَبَا الْحَسَنِ مَا عِنْدَنَا لَا اِلَّا قُوْتٌ

الصَّبِيَّةَ وَلَكِنَّا كُنَّا نُرْضِعُهَا بِهٖ بِسَ حَضْرَتِ كُھْرَمِنْ فَاطِمَةُ زَهْرَا كے پاس تشریف لائے اور اطلاع دی جناب سیدہ نے عرض کیا اے ابواسمن ہمارے پاس کچھ نہیں ہے سوائے قوتِ اطفال کے لیکن ہم مقدم رکھنے کے مہمان کو اپنے اطفال پر فقالَ عَلٰی عَلَیْكَ السَّلَامُ يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ النَّوْحِی الصَّبِيَّةَ وَاَطْفَى الصَّبَا حَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ اَكْلِ كُلِّ ثَمَرٍ فَاطِمَةُ عَلَیْہَا السَّلَامُ وَبَسْرًا اِحْرَ فَوَجَدَ الْجَنَّةَ قَلْبًا مِنْ فَضْلِ اللہِ حضرت امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام نے فرمایا اے دخترِ رسول خدا اگر کوئی کو سلام دے اور چراغ کو بجھا دے پس حکم آنحضرت کے جناب سیدہ نے ایسا ہی کیا اور جناب امیر المؤمنین نے اُس مہمان کے سامنے اندھیرے میں کماندیش کیا تاکہ قلت طعام پر نظر کر کے وہ کھانے میں کمی نہ کرے پس اُس مہمان نے کھانا شروع کیا اور حضرت صرف اُسکا ساتھ دیتے رہے جب وہ مہمان کھانسیے فارغ ہو کر علیحدہ ہو گیا تو جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام چراغ روشن کر کے قریب اُس طرف کے لائیں جہاں کھانا تھا پس بفضلِ خدا اُسکو ملو پایا قَلْبًا اَحَبَّ جِلِّیَّ مَعَ النَّبِیِّ فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِیُّ مِنْ صَلَواتِہِ نَظَرَ اِلَیَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَنَکَبَ بَکَاءً شَدِیْدًا وَقَالَ يَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَقَدْ اَعْجَبَ الرَّبُّ بِفِعْلِکُمْ اَلْیَاسَ حَتَّارًا اَوْ یُوْثَرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِہُمْ وَوَ کَانَ یُحِبُّ خَصَمَاہُ جَبَّ صَبَحَ ہُوئی تو جناب امیر المؤمنین جناب رسول خدا کے ساتھ شریکِ نماز ہوئے جب آنحضرت نے سلام پھیرا تو امیر المؤمنین کی طرف نظر کی اور کمالِ فرحت و مسرور کے سبب سے بشتِ روئے اور فرمایا اے

امیر المؤمنین تمھارا ایشا شب گذشتہ خداوند عالم کو بہت پسند آیا پھر وہ اس آیت کو جو خدا نے نازل فرمایا ہے وَيُؤْتِي مَنْ يَشَاءُ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ مِثْرًا لَّوْكَانَ بِهِمْ خَصْمًا صَدَقَ اور ایشا رونا اختیار کرتے ہیں اپنے نفسوں پر محتاجوں کو اگرچہ وہ خود حاجت رکھتے ہیں کیوں تو مومنین جس بزرگوار کا پیش خدا یہ مرتبہ ہوا اور عجب نام تعالیٰ لقب امیر المؤمنین فرمائے افسوس ہزار افسوس بعد جناب رسول خدا کے انہر شقیائے اُمت نے کیا کیا ظلم و ستم کیے یہاں تک کہ مدینہ سے طرف کو نہ کے سحرت کرنی پڑی اور وہاں بھی چین لینے نہ دیا اور ہمیشہ دہپے اذیت و آزار رہے آخر بحالت روزہ و نماز مسجد کو فہ میں ضربت شمشیر زہر آلودہ لگائی اور وہ جناب اُس ماہ رمضان میں اپنی اولاد کے یہاں ہماں ہو کر ایک دن امام حسنؑ اور ایک دن امام حسینؑ کے یہاں اور ایک دن جناب زینبؑ یہاں شام کو افطار فرمائے تھے عَنْ أَنَسٍ كُنْتُ مَرِيضًا آمَنَّا الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهُمَا قَالَتَا كَانَتْ لَيْلَةُ تِسْعَةِ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ قَدْ مَاتَ لَنَا فِي قُرْصَيْنِ مِنْ شَعِيرٍ فَصَعَّرَ فَيَقَا لَيْلًا وَرَمَلًا جَرَيْشٍ عِنْدَ الْإِفْطَارِ جَاءَ بِهَا رَا لَنَا وَغَيْرِهِ مِنْ حَبَابِ أَمْ كُلُّهُمْ خَيْرٌ

امیر المؤمنین سے روایت کی ہے جب کا حاصل یہ ہر وہ خود و مہ فرماتی ہیں جب انیسویں شب ماہ رمضان کی آئی تو میں نے بوقت افطار دو ناچین اور تھوڑا نمک کو ٹکڑا اور ایک کاسہ شیر سا منے اپنے پدر بزرگوار کے افطار کے لیے حاضر کیا فنظر الیہ دوتا مَلَكٌ ثَوْبًا كَرَامًا سَمَوْتِي وَقَالَ يَا بَنِيَّ قَدْ مَاتَ لَكَ إِذَا مَيَّنَ فِي طَبَقٍ يُؤَدِّيْنَ يَطْوُو وَفَوْقَ عُلَا

لے شرب و افطار خود افطار فرمادیں

بِئِنَّ يَدَيَّ اللّٰهِي اللّٰهُ عَفْزَتْ نَظَرَاتِلْ اُسْی طَرَف دیکھا اور سر قدس کو بلایا اور
فرمایا اے بیٹی تم میرے سامنے ایک طبق میں دو نان خورش ملائی ہو تمہیں
گو ارا ہے کہ صبح قیامت کو سامنے خدا کے دیر تک ٹھہرنا میرا ہوا فی اُسرید
اَنْ اَتَّبِعْ سَرَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا قَدَّمَا لَیْکِ اِذَا مَا نَ قَطُّ فِی طَبَقِ اِلٰی
اَنْ فُضِّضَ یَا بُنَّتِیۡۤ اَمَیْنِ سَرَجُلِ طَالَ مَطْعَمَہٗ وَ مَشْرَبَہٗ وَ مَلْبَسَہٗ
اَلَا وَ طَالَ وُقُوْفُ رَبِّیْنَ یَدَیَّ اللّٰهِ یَقُوْمَ اَلْقِیَمَۃِ مِیْنِ چاہتا ہوں کہ
شیعہ رہوں جناب رسول خدا کا اور حال اُنحضرت کا یہ تھا کہ کبھی دو نان خورش
سامنے اُنحضرت کے ایک طبق میں نہ رکھی گئیں یہاں تک کہ دنیا سے رحلت
فرمائی اے بیٹی جو کوئی اپنے کھانے اور پینے اور لباس میں زیادتی کرے گا
ٹھہرنا اُسکا بروز قیامت سامنے خدا کے طولانی ہوگا یَا بُنَّتِیۡۤ اِنَّ اللّٰہَ نَمَکَا
فِی حَلَالِہَا حِسَابٌ وَ فِی حَرَامِہَا عِقَابٌ وَ قَدْ اَخْبَرَنِیْ
سَرَسُوْلُ اللّٰهِ اَنَّ جَبْرِیْلَ نَزَلَ عَلَیْہِ وَ مَعَہٗ مَعَانِیْمٌ کُنُوْزِہَا
اَلَا تَرْضٰی وَ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰہَ یَقْرَاْ اَنَّ السَّکَامَ وَ یَقُوْلُ
لَاَ اِنْ سِئِدَتْ صَدْرُکَ مَعَكَ جِبَالٌ مِّمَّا مَرَدَّہَا وَ وَضَہَہٗ
اے بیٹی حلال دنیا میں حساب ہو اور حرام دنیا میں عقاب ہو اور مجھے خبر دی ہو
جناب رسول خدا نے کہ جبریل علیہ السلام خدا نازل ہوے اور ہمراہ اُنکے کنجیاں تھیں
زمین کے خزانوں کی پس جبریل نے عرض کیا یا رسول اللہ حق سبحانہ تعالیٰ
بعد تحفہ سلام کے فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو ہم پہاڑوں کو تھامہ کے آپ کے
لئے سونا اور چاندی کر دیں وَ خَلَا ہٰذِکَ مَعَانِیْمٌ کُنُوْزِہَا اَلَا تَرْضٰی

وَلَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ حَقِّكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَقَالَ يَا جَبْرِئِيلُ مَا كُنْتَ
 بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ أَلَمَوْتُ أَوْرِيهِ كَنْجِيَانِ زَمِينِ كَيْ خِرَانُونِ كِي آبِ لِينِ ااور
 اس مرے ہرگز کچھ رتیہ آپکا بروز قیامت کم نہوگا حضرت نے فرمایا اس
 جبرئیل بعد اسکے کیا ہوگا عرض کیا بعد اسکے موت ہو فقال اِذَا لَا حَلَجَتَّ بِي فِي
 الدُّنْيَا دَعْنِي أَجُوعُ يَوْمًا وَأَشْبَعُ يَوْمًا فَالْيَوْمُ الَّذِي جُوعُ
 فِيهِ أَتَضَمَّعُ إِلَى سَرِيقٍ وَأَسْتَلِدُّ وَالْيَوْمُ الَّذِي أَشْبَعُ فِيهِ أَشْكُرُ
 سَرِيقٍ وَأَحْمَدُ کاپس حضرت نے فرمایا جب یہ ہو تو مجھے مال دنیا کی حاجت
 نہیں ہے مجھے اسی حال پر چھوڑ دو کہ میں ایک روز بھوکا رہوں اور ایک روز
 سیر ہوں جس روز کہ بھوکا رہوں اُس روز اپنے پروردگار سے تصرع کر کے
 طلب کروں اور جس روز کہ میں سیر ہوں اُس روز حمد و شکر خدا بجا لاؤں يَا بَنِيَّةُ
 وَاللَّهِ لَا أَكُلُ شَيْئًا حَتَّى تَكُنِّي عَيْنَ أَحَدٍ أَلَا ذَا مَيْنِ فَرَفَعْتُ
 قَضْمَةَ الْبَنِي فَأَكَلُ قُرْصَ الشَّعِيرِ بِالْيَمِ الْحَجْرِ نِشِ ثُمَّ حَمَدَ اللَّهُ
 وَأَثْنَى عَلَيْهِ راسے بیٹی قسم بخدا کہ میں کچھ اس میں سے نہ کھاؤں گا جب تک کہ
 تم ان دونوں خورش سیر ایک نہ اوٹھا لو گی پس میں نے شیر اوٹھا لیا اور
 حضرت نے نان جوین میں لقمے نمک کو بیدہ کے ساتھ تناول فرمائے اور حمد
 و شکر بجا لائے ثُمَّ قَامَ إِلَى صَلَوتِهِ وَكُمَيْلٌ سَالِكًا وَسَاجِدًا
 يَتَضَمَّعُ إِلَى اللَّهِ سُجَّانًا وَيُكَلِّمُ الدُّخُولَ وَالْخُرُوجَ وَيَنْظُرُ إِلَى
 السَّمَاءِ كَيْ هُوَ قَلْبٌ مُتَمَلِّقٌ بَعْدَ سَلَمَةِ حَضْرَتِ كُمَيْلٍ ہوے اور نماز اور
 رکوع و سجود میں مصروف ہوئے اور درگاہ باری میں تصرع کرتے تھے اور باریاں

صبح کو جوام ہونیوالا ہے وہ ظاہر ہو گا فقلت یا اباہلکذا اتطیر فقال
یا بُنْتِیۃُ مَا مِثْنَا اَهْلَ الْبَیْتِ مَنْ یَطْطِیْرُ وَلَا یَطْطِیْرُ بِہِ لَیْسَ
قَوْلٌ جَدِّیْ عَلَی السَّاقِیْنِ مِنْ عَرْضِ کِیَا اے بابا کیوں آپ اس طرح
فال بدلیتے ہیں حضرت نے فرمایا اے بیٹی ہم اہل بیت رسالت سمند کوئی
فال بد منھ سے نکالتا ہے اور نہ کوئی ساتھ ہم اہل بیت کے فال بد لیتا ہے
لیکن یہ کلمہ حق تھا کہ میری زبان پر جاری ہوا اِنَّہُ قَالَ لِیْ یَا بُنْتِیۃُ یَحْقِیْ
عَلِیْکَ الْاَمَّا اَظْلَقْتِہٖ فَقَدْ حَبَسَتْ مَا لَیْسَ کَدِّ لِسَانٍ وَلَا
یَقْدِرُ عَلَی الْکَلَامِ اِذَا جَاعَ اَوْ عَطَشَ فَاَطْعِمِہٖ وَاسْقِہٖ وَاکْثِرْ
خَلِّیْ سَبِیْلَہٗ یَا کُلُّ مَنْ حَشَا شِئْشَ الْاَرْضِ بَعْدَ سَکَ اُنْ حضرت نے
مجھ سے فرمایا کہ اے بیٹی قسم ہے میرے حق کی جو تم پر ہے ان جانوروں کو
دانہ اور پانی دینا اور انکے حال سے خبر رکھنا کہ یہ بے زبان ہیں اور کلام
قدرت نہیں رکھتے ہیں جبکہ بھوکے پیاسے ہوں اور اگر یہ نہ ہو سکے تو انکو
چھوڑ دینا تاکہ یہ حشائش زمین سے کچھ کھالیں کیونکہ مومنین آنحضرت کو
جانوروں تک کا یہ خیال ہو کر واسے ہو اُن اشقیاء پر جنھوں نے صحراے
اکر بلا میں اُنکے اطفال کو کھانے کا کیا ذکر ہے پانی سے بھی ترسایا یہاں تک
کہ بچہ شیر خوار کو تشنہ لب تیر ستم سے شہید کیا غرض کہ جب حضرت دروازہ
تشریف لائے اور چاہا کہ باہر جائیں تو زنجیر کمر بند سے لپٹ لئی یہاں تک کہ وہ
کھل گیا اُسے کمر پر باندھا اور فرمایا خداوندنا شہادت اور اپنی ملاقات کو
میرے لیے مبارک فرما یہ سنکر جناب ام کلثوم و اعوانہ و اولادہ کہنے لگے

فریاد کرنے لگیں فَظَنَ الْبَابُ وَخَرَجَ قَالَتْ أُمُّ كَلْثُومٍ فَبَدَتْ لَهَا
 ابْنِي الْحَسَنُ فَقُلْتُ يَا ابْنِي قَدْ كَانَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ اللَّيْلَةُ كَذَا وَكَذَا
 وَهُوَ قَدْ خَرَجَ فِي هَذَا اللَّيْلِ الْغُلَسِ فَالْحَقُّهُ أَوْ حَضَرَتْ لَمْ
 تَرَ وَازْهَكُوا لَوْ لَا أَوْ بَابُ تَشْرِيفِ لَمْ كُنْ جَنَابُ أُمِّ كَلْثُومٍ فَرَمَاتِي مِثْلَ مِثْلِ
 بھائی امام حسنؑ کے پاس آئی اور میں نے کہا ہاے بھائی شب کو تمھارے
 باپ کا یہ حال رہا کہ کچھ آرام نہ تھا کبھی صحن میں تشریف لاتے تھے کبھی اندر
 تشریف لیجاتے تھے اور کلمات حسرت و یاس کے ارشاد کرتے تھے اور
 وہ جناب اسوقت اس شب تاریک میں گھر سے باہر تشریف لے گئے میں
 پس آپ جلد حضرت کے پاس جا ئے فَقَامَ الْحَسَنُ وَتَبِعَهُ فَحَقَّ بِهِ
 قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ الْجَامِعَ فَقَالَ يَا أَبَا مَآ أَخْرَجَكَ فِي هَذِهِ
 السَّاعَةِ وَقَدْ بَقِيَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَةٌ فَقَالَ يَا مَرْءَةَ عَيْنِي خَرَجْتُ
 لِمَا رَأَيْتُهَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ أَهْلُ الثَّغَى وَافْلَقْتَنِي بِسِ
 امام حسنؑ کھڑے ہوئے اور پیچھے اُنکے روانہ ہوئے اور قبل اسکے کہ حضرت
 داخل مسجد جامع ہوں راہ میں ملاقات کی اور عرض کیا اے بابا کیا باعث ہے
 جو آپ اسوقت میں کہ ثلث شب باقی ہے باہر تشریف لائے ہیں حضرت
 ارشاد فرمایا اے کوچشم میرے میں نے ابھی خواب ہو نہا کہ دیکھا ہے
 کہ مجھ اندر دو غم اور تعلق طاری ہوا فَقَالَ لَهُ خُذْ أَسْرَأَيْتَ وَخَيْلًا
 يَكُونُ قَطْعًا عَلَيْكَ فَقَالَ يَا بَنِي مَرْءَةَ كَأَنَّ جُورِي قَدْ نَزَلَ
 مِنَ السَّمَاءِ عَلَى جَبَلٍ ابْنِي مُبَيِّنِي قَدْ نَزَلَ ابْنِي وَخَيْلًا

مَحْمُودًا وَنَايَ حَتَّى غَلَبَ عَلَيْهِمَا النَّعَاسُ بِسَ حَضْرَتِ نَے اُنسے فرمایا ای
 نوچشم تمہیں قسم ہو میرے حق کی کہ تم اپنے فرش خواب پر واپس جاؤ اور
 آرام کرو تا کہ تمہاری نیند میں خلل نہو اور اس امر میں میرے کہنے کے خلاف
 نہ کرو کیونکہ مومنین حضرت کو اتنی تکلیف اپنے فرزند کی گوارا نہوئی افسوس
 کہ ان تھے وہ جناب اُس روز کہ جب اُنکے اُس فرزند کو اعدا نے ران پر
 خنجر مارا اور دگر دان ہوئے آخر مدینہ میں زہر دیکر شہید کیا اور جنازہ پر تیر
 لگائے اور روضہ رسول خدا میں دفن ہونے دیا عرض کہ امام حسنؑ گھر کیطرت
 تشریف لائے دیکھا اپنی بہن اُم کلثومؑ کو کہ پس در منتظر کھڑی ہیں پس گھر میں
 داخل ہوئے اور جو کچھ حضرت سے عرض کیا اور حضرت نے جواب دیا وہ
 سب اپنی بہن سے بیان کیا پس بہن اور بھائی بیٹھے اور باہم محزون و غموم
 کلام غم و الم کرتے تھے یہاں تک کہ نیند نے اُنپر غلبہ کیا فسار امیر المؤمنینؑ
 حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْبَقْدَادِيْلُ قَدْ حَمَلَتْهُ وَتَوَلَّى فَفَصَّلَتْ السَّجْدَ
 ثُمَّ رَدَّهَا وَعَقَّبَ سَاعَةً ثُمَّ اِنَّهُ قَامَ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ
 عَلَى الْمَآذِنَةِ وَوَضَعَ سَبَابَتَيْنِ فِي اُذُنَيْهِ فَاَذَّنَ حَتَّى بَلَغَ صَوْتُ
 فِي كُلِّ بَيْتٍ مِنَ الْكُوفَةِ پس امیر المؤمنینؑ تشریف لے گئے یہاں تک
 کہ داخل مسجد ہوئے اور اسوقت قندیلین مسجد کی گھنٹے کو بجاتے ہیں حضرت
 وہ نمازین جو ہر شب پڑھا کرتے تھے بجالائے اور ایک ساعت تعقیب
 میں مشغول رہے بعد اسکے کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز پڑھی بعد اسکے
 واسطے اذان کے گلدستہ پر تشریف لے گئے اور دونوں انستہای شہادت کو

گوشاہ اطہر میں رکھ کر اذان کی یہاں تک کہ وہ آواز سرگرمین کو فہ کے پونجی کان
 ابْنُ مُلْجَمٍ مِنَ الْعَيْنِ قَدْ بَاتَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ فِي الْمَسْجِدِ عَاذًا مَّا عَلَى قَتْلِ
 أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَعَهُ الشَّيْفُ الْمَسْمُومُ وَأُورُسُ
 شکوہ امین بطم عین مسجد میں بارادہ قتل حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے شب باش
 ہوا تھا اور اس کے پاس تلوار سہراؤدہ تھی جو سہرا درہم کو مول لیکر سہرا درہم دیکر سہرا
 بجھائی تھی فَلَمَّا فَسَخَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَذَانِ وَنَزَلَ مِنْ الْمَذْنَدِ
 جَعَلَ يُسَبِّحُ اللَّهَ وَيُقَدِّسُهُ وَيُكَلِّمُ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ وَالْإِلَهِ جَنَابِ
 امیر المؤمنین علیہ السلام اذان سے فارغ ہوئے اور کدستہ سے بیچے تشریف
 لائے تو تسبیح و تقدیس خدا میں مشغول ہوئے اور اس وقت کثرت صلوات
 بھیجتے تھے حضرت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پر وَكَانَ مِنْ كَرَمِ أَخْلَاقِهِ
 أَنَّهُ يَتَفَقَّدُ النَّائِمِينَ فِي الْمَسْجِدِ وَيَقُولُ لِلنَّائِمِ الصَّلَاةَ بِرَحْمَتِكَ
 اللَّهُ الصَّلَاةُ قَهْرًا إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ عَلَيْكَ إِنَّ الصَّلَاةَ
 تَهْلِي عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَأُرْأَتْ نَحْضَرْتَ كَيْفَ مَكَارِمِ اخْلَاقٍ سَيَبْهَلُ
 کہ جو لوگ مسجد میں سوتے تھے انھیں ازراہ عنایت کے نہ می جگاتے تھے
 اور سونے والے سے فرماتے تھے خدا تجھ پر رحم کرے اُٹھو اور بجا لاؤ اس
 نماز کو جسے حق سبحانہ تعالیٰ نے تم پر واجب کیا ہے بتحقیق کہ نماز باز رکھتی ہو
 فعل بد اور امر قبیح سے ففعل ذلک لِمَا كَانَ يَفْعَلُهُ مَعَ النَّائِمِينَ
 فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ إِلَى ابْنِ مُلْجَمٍ مِنَ الْعَيْنِ قَرَأَهُ نَائِمًا عَلَى
 وَجْهِهِ لَيْسَ حَسْبَ دَمْتَوْرٍ مَسْجِدٍ مِمَّنْ سَوْنِي دَالُونِ كُوْجَا يَاهَا تَنْكَرُ ابْنِ طَم

ملک پہنچے دیکھا کہ وہ ملعون منہ کے بھل لٹیا ہے مقام غور سے کہ حضرت نے
 اپنے قاتل کو اُسوقت بھی آداب لیٹنے کے تعلیم فرمائے قَالَ لَدَيَّا هَذَا
 قَوْمٌ مِنْ نَوْمِكَ هَذَا فَإِنَّا نَوْمَةٌ يُمَقِّتُهَا اللَّهُ وَهِيَ نَوْمَةٌ الشَّيْطَانِ
 وَنَوْمَةٌ أَهْلِ النَّارِ بَلْ نِمْ عَلَى عَيْنَيْكَ فَإِنَّا نَوْمَةٌ الْعُلَمَاءِ
 أَوْ عَلَى بَيْسَارِكَ فَإِنَّا نَوْمَةٌ الْحَمَاءِ اُس سے ارشاد کیا اے
 شخص بیدار ہو اس خواب سے کہ اسطرح سے سونیکو خدا دشمن رکھتا ہو اور
 اسطرح سے سونا شیطان اور اہل جہنم کا ہو بلکہ دہنی کروٹ سو کہ اسطرح سے علم سونے
 میں یا بائیں کروٹ سو کہ اسطرح سے علم سوتے ہیں فَتَحَرَّكَ الْمَلْعُونُ
 كَأَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَقُومَ وَهُوَ مِنْ مَكَانِهِ لَا يَدْرِي أَسْ نَوْمَةٌ أَمْ لَمْ يَنْمِ
 مقام سے اسطرح سے حرکت کی کہ گویا اٹھا پاتا ہے حالانکہ وہ اپنی جگہ سے
 نَهْ اُتَحَا فَقَالَ لَدَا مِيلًا نَوْمٌ مَيْنٌ عَلَيْكَ السَّلَامُ لَقَدْ هَمَمْتُ
 بِشَيْءٍ تَكَادُ السَّمَوَاتُ تَقْطُرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخْرُجُ
 الْجِبَالُ هُدًى وَلَوْ سَدَدْتُ لَا نَبَأُكَ بِمَا تَحْتَ ثِيَابِكَ اُسوقت
 جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا اے شخص تو نے اُس امر کا قصد کیا ہو
 کہ سبب اُسکے قریب ہو کہ سب آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہوں اور زمین شق ہو جائے
 اور پہاڑ گر پڑیں اور اگر میں ہوں تو بتا دوں جو چیز تیرے لباس کے نیچے مخفی ہو
 ثُمَّ رَكَعَ وَعَدَلَ عَنْهُ إِلَى حِجْرِهِ وَقَامَ قَائِمًا يُصَلِّي وَكَانَ يُطِيلُ
 الرَّكُوعَ وَالسُّجُودَ فِي الصَّلَاةِ كَعَادَتِهِ فِي الْفَرَائِضِ النَّوَافِلِ
 حاضر تھا قلبیہ یہ فرما کہ حضرت نے اُس ملعون کو اسطرح سے چھوڑا اور حرب

عبادت میں تشریف لائے اور نماز میں مشغول ہوئے اور رکوع و سجود کو موافق اپنی عادت کے نماز فرمائیے اور نوافل میں بجز نور قلب طول دیا فلما احسن اللعین انہ مسغون فی الصلوة لا یخص مسرعاً و اقبل یمشی حتی وقف یا ذاء الا سطوانہ اللہ کان الا مام یصل الیہا فامہلہ حتی صلا السراکعہ الا ولی و سارکع و سجد السجدہ الا ولی منها و سارفع سراسہ فعند ذلک اخذ السیف و ضربہ ثم صر بہ علی ساسہ المکرہ جب اُس ملعون کو معلوم ہوا کہ حضرت مشغول ہیں نماز میں تو جلد اٹھا اور چلا یہاں تک کہ مقابل اُس ستون کے کھڑا ہوا جس کے محاذی حضرت نماز پڑھ رہے تھے پس اُس ملعون نے مہلت دی کہ حضرت رکعت اول کا رکوع اور سجدہ اولیٰ بجالائے اور سر اقدس اپنا اوٹھایا آہ اسی وقت اُس ملعون نے تلوار زہراؤدہ کی پکڑ زور سے سر نور پر ماری فوقعت الضربۃ علی ضربۃ عمر بن عبدودین العامری ثم اخذت الضربۃ من مفرق ساسہ الی موضع السجود پس وہ تلوار وہاں پر پڑی کہ جس مقام پر ضربت عمرو بن عبدودین عامری کی بروز جنگ خندق واقع ہوئی تھی اور سر اقدس اُس جناب کا وسط سر سے پیشانی اطراف مقام سجدہ تک شق ہوا فلما احسن الا مام یصل الیہا فامہلہ و صبر و احتسب و وقع علی وجہہ قائلاً یشم اللہ و یا اللہ و علی ملہ ثم سئل اللہ فزت برب الکعبۃ آہ جب حضرت کو صدمہ ضربت محسوس ہوا تو اُس جناب نے آہ نکلی اور صبر کیا اور پابند صلائے خدا ہوئے اور صدمہ

آہ نماز ناظر صبح و اگر نماز صبح بودے ماموین عقب شریک جماعت بودند

عَلَىٰ الْمُرْتَضَىٰ قَتَلَ وَاللَّهُ سَيِّدُ الْكَافِرِيَّاتِ قَتْلًا شَقِيًّا لَا شَقِيًّا
اور جبریل نے درمیان آسمان وزمین کے باواز بلند ندا کی اس طرح سے کہ جو
شخص بیدار تھا اُسے سنا قسم بخداستون ہدایت مُہندم ہوئے اور قسم خدا
کی ستارے آسمان کے منکسف ہوئے اور نشان پر ہیز گاری کے مٹ گئے
اور گوشتہ ریمان مضبوط ایمان کا ٹوٹ گیا آہ قتل ہوئے ابن عم محمد مصطفیٰ
اور قتل ہوئے برگزیدہ خدا علی مرتضیٰ قسم بخدا جو سردار و صیبا تھا شہید کیا
اُنھیں بدترین شقیانے فَلَمَّا سَمِعَتْ اُمُّ كَلثُومٌ مِّنْ نَّعْيِ جَبْرِئِيلَ لَطَمَتْ
وَجْهَهَا وَشَقَّتْ جَيْبَهَا وَصَلَحَتْ وَاَبْنَاهُ وَعَلِيَّاهُ ثُمَّ اَقْلَتَتْ
اِلَىٰ اَخَوَاتِهَا وَقَالَتْ لِهَذَا لَقَدْ قَتَلَ اَبُو كُمَا حَبِيبُ صِدِّيقِ جَبْرِئِيلَ
کی اُم کلثوم نے سنی تو منھ اپنا پیٹ لیا اور گریبان اپنا چاک کیا اور صدا و ابتہام
واعلیٰہ کی بلند کی اور اپنے بھائی امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی طرف متوجہ ہوئی
اور اُسے کہا افسوس ہے کہ بابا تمہارے قتل ہوئے فَخَرَجَا فَاذَّالْنَاهُ
يُنْفِ حَقَّكَ وَنَادَوْا وَلَا اِمَامَاہُ وَلَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۲ قُتِلَ
وَاللّٰہِ اِمَامٌ عَابِدٌ مُّجَاهِدٌ لِّحَدِّ يَسْجُدُ لِصَلَوٰتِہٖ وَكَانَ اَشْبَدَ النَّاسِ
بِسُقُوتِ اللّٰہِ پس دونوں شاہزادے گھر سے روتے ہوئے باہر تشریف
لائے ناگاہ دیکھا کہ لوگ راہ میں روتے ہوئے چلے جاتے ہیں اور فریاد
وایماہہ وایمیر المؤمنین کی بلند کرتے ہیں اور کہتے ہیں قسم ہے خدا کی وہ
جناب جو امام اور عابد اور مجاہد تھے قتل کیے گئے جنھوں نے سوائے خدا سے
یگانہ کے ہرگز کسی کو سجدہ نہیں کیا اور وہ جناب مشابہ ترین مردم تھے

جناب رسول خدا کے قتلِ اسمع الحسن والحسين صرحت الثانی نادیا یا یا
 ایتھا و اعلیٰ کا لیت الموت أعدا منّا الحیوة پس جب حسین علیہا السلام
 نالہ فریاد لوگوں کی سنی تو آواز بغیر باد بلند کی کہ اے پدر فریاد گوار ہاے علی مرتضیٰ
 کا شکہ ہمیں موت آتی اور یہ خبر آپ کے قتل کی نہ سنتے پس محزون و مغموم روتے
 ہوئے طرف مسجد جامع کے روانہ ہوئے آہ جب داخل مسجد ہوئے تو دیکھا کہ وہ
 جناب آلودہ بخون ہیں اور اہل مسجد رو رہے ہیں پس دونوں بھائی بشتت رونے
 لگے حضرت نے فرمایا اے فرزند و میرے آج کے بعد کوئی غم و الم تمھارے
 باپ پر نہیں ہو پس صبر و شکر کرو مقام غور ہے کہ حضرت نے اس وقت اپنے
 فرزندوں کو امر بصبر و شکر فرمایا اور تسلی و دلاسا دیا آہ کہاں تھے وہ جناب جب
 ایک صاحبزادے کو اشقیائے امت نے زہر دیکر شہید کیا اور جنازہ پر تیر ہا لاکھ
 کیے اور روضہ رسول میں دفن ہونے نہ دیا اور دوسرے صاحبزادے کو صحرا کے
 کربلا میں گھیر کے مع اصحاب و اقربا کے تشنہ لب قتل و ذبح کیا اور لہا تنک
 لوٹ لیا کوئی عمامہ لیگیا کوئی ردائیگیا کوئی کرتہ لیگیا اور لاش اطہر ریگ صحرا پر
 پڑی رہی اور ان کے اہل حرم کو اسیر و مقتید کیا اور مع سر ہائے شہدائے شہر شہر
 لیے پھرے الا لعنة الله على القوم الظالمین

مجلس سوم

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ سَبِّحُوا بِمَا لَسَكُمْ بِذِكْرِ عَلِيِّ بْنِ
 أَبِي طَالِبٍ لَا تَذْكُرُوا ذِكْرِي وَذِكْرِي ذِكْرُ اللَّهِ وَذِكْرُ اللَّهِ عِبَادَةُ

بکار الباقی اور وغیرہ میں منقول ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے
 کہ زینت دو اپنی مجلسوں کو ساتھ ذکر علی بن ابی طالبؑ کے اس واسطے کہ ذکر
 علیؑ کا میرا ذکر ہے اور ذکر میرا ذکر خدا ہے اور ذکر خدا کا عبادت ہے اور کتاب روضہ
 میں منقول ہے کہ جس جگہ ذکر حضرت محمدؐ و آل محمدؑ صلی اللہ علیہ وآلہ کا ہوتا ہے
 تو اس جگہ لاکھ رحمت نازل ہوتے ہیں اور شیاطین دور ہوتے ہیں وَفِي
 مَدِينَةِ الْمَعَارِجِ اِنَّهُ كَانَ حِجْوً جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ يُسْأَلُ
 عَنْ قَضَايَا مُشْكَلَةٍ اِذْ قَدْ اَقْبَلَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ
 اور مدینۃ المعارج وغیرہ میں منقول ہے کہ ایک جن خدمت میں جناب رسولؐ
 کی حاضر تھا اور کچھ مسائل مشککہ آنحضرتؐ سے پوچھتا تھا ناگاہ جناب امیر المؤمنین
 علی بن ابی طالبؑ بھی وہاں آئے فَصَاعِرًا اِلَیَّ حَتَّى صَارَ كَالْعَصْفِ
 ثُمَّ قَالَ اَجِبْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مِمَّنْ فَقَالَ مِنْ هَذَا الشَّائِبِ
 الْمُقْبِلِ پس ناگاہ اُس جن کی آنحضرتؐ پر پڑی یہاں تک کہ خوف سے مثل
 النجشک کے ہو گیا اور حضرت کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ مجھے پناہ
 دیجیے حضرت نے فرمایا کس سے عرض کیا اس جوان سے جو آپ کے سامنے چلا
 آتا ہے قَالَ النَّبِيُّ وَمَا ذَاكَ فَقَالَ اِلَیَّ اَتَيْتُ سَفِينَةً فَوَجَّ
 لَا غَيْرَ فَخَافْتُ مَا لَوْ فَانِ فَلَا تَنَاقُلْتُهَا ضَرَبْتَنِي هَذَا فَقَطَعَ
 يَدَيَّ ثُمَّ اَخْرَجَنِي دَا مَقْطُوعَةً حضرت نے فرمایا تیرے اس قدر
 خوف کا باعث کیا ہو اُس جن نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے بروڑ طوق
 پہا ہا کہ کشتی نوح کو غرق کر دوں جب میں نے ہاتھ پانہ اڑا کیا تو ہر جمع ان نے

ایک ایسی تلوار میرے ہاتھ پر ماری کہ ہاتھ میرا کٹ کر گر پڑا پس اُس جن نے ہاتھ لٹکا ہوا
 اپنا دکھا دیا فقال النبیؐ هذا اخی علی ابن ابی طالب جناب رسول خدا
 نے فرمایا یہ بھائی میرے علی بن ابیطالب ہیں وَفِیْهِ اَنَّ حَتِّیْكَ اَنَّ
 جَابِلِسًا عِنْدَ رَسُوْلٍ اَللّٰہِ فَاَقْبَلَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَؑ اور اُسی کتاب
 میں منقول ہے کہ ایک جن ایک روز خدمت میں جناب رسول خدا کی حاضر
 تھا ناگاہ جناب علی بن ابیطالب وہاں آئے فَاَسْتَعَاثَ الْحِجَّتِیْ وَ
 قَالَ اَجْرَانِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ ہَذَا الشَّابِّ الْمُقْبِلِ قَالَ
 یَا ہَذَا مَا فَعَلَ بِكَ ہَذَا الشَّابُّ اُس جن نے دیکھ کر آواز بفریاد
 بلند کی اور جناب رسول خدا کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ مجھے پناہ
 دیجیے اس جوان سے جو سامنے آگے چلا آتا ہو انحضرت نے فرمایا اسے
 شخص اس جوان نے تجھ سے کیا کیا ہے قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَمَرَّدْتُ
 عَلٰی سُلَیْمَانَ فَاَرْسَلَ اِلَیَّ نَفَرًا مِنْ الْحِجَّتِیْ فَعَلَبْتُ عَلَیْہِمْ حُجَّاتِیْ
 ہَذَا الْفَارِسُ فَاَسْرَفِیْ وَجَرَّ حَتِّیْ وَہَذَا مَکَانُ الْمَضْرَبِ
 اِلٰی الْاَہْلِ اُس جن نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے سلیمان سے
 سرکشی کی تھی انحضرت نے کئی نفر جنوں کو میرے مقابلہ میں بھیجا تھا کہ مجھے
 سزا دیں لیکن میں ان پر غالب آیا پس دفعۃً یہ جوان دلیر وہاں ظاہر ہوئے
 اور مجھے زخمی کر کے قید کر لیا اور اب تک اُس زخم کا نشان یہ باقی ہے حضرت
 اسی سبب سے امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہو کہ میں نے کل انبیاء کی
 نصرت کی ہے باطناً اور جناب رسول خدا کی نصرت کی ہے ظاہراً و سرّاً و جہاً

جبریلؑ کان جالساً عند رسول اللہؐ اذ دخل علیہ علی بن ابیطالبؑ
فقلہ لہ جبریلؑ اور کتاب بستان کر امت وغیرہ میں منقول ہے کہ ایک روز
جبریلؑ خدمت میں جناب رسول خداؐ کی حاضر تھے ناگاہ جناب امیر المؤمنین
علیہ السلام تشریف لائے پس جبریلؑ انحضرت کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے
فقال النبیؐ یا اخی یا تقوہ لہذا الفتی فقال جبریلؑ یا
رسول اللہؐ ان لہذا الفتی علی حق التعلیم جناب رسول خداؐ نے
یہ دیکھ کر فرمایا اے اخی جبریلؑ کیا تم اس جوان کی تعظیم کے لیے کھڑے ہوے
جبریلؑ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ تحقیق کہ اس جوان کا مجھ پر حق تعلیم ہے فقال
رسول اللہؐ کیف ذلک یا اخی یہ سن کر جناب رسول خداؐ نے فرمایا ابو بھائی
جبریلؑ حق تعلیم کا تم پر کس طرح سے ہے فقال یا رسول اللہؐ لما خلقنا
اللہ عز وجل سألنی من انت وما اسمک ومن انا وما اسمی فتجرت
فی جوابہ وبقيت سألنا جبریلؑ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ جب جنسوں
تعالیٰ نے مجھے خلق کیا اس وقت مجھے فرمایا بتا نام تیرا کیا ہے اور تو کون ہے
اور میں کون ہوں اور میرا نام کیا ہے پس میں اس کے جواب میں متحیر ہو کر سکت
ہوا ثم حضرا میذا المؤمنین فی عالم الانوار علیہ السلام الجواب
فقال لی قل انت الرب الحلیل وانا العبد الذلیل واسمی جبریلؑ
فلہذا اقمتم لہ وعظمتہ بعد اسکے جناب امیر المؤمنین علی بن ابیطالبؑ
عالم النوار میں تشریف لائے اور مجھے جواب تعلیم کیا اور فرمایا کہہ تو رب تعالیٰ
اور میں بندہ ذلیل ہوں اور نام میرا جبریلؑ ہے پس اسی سبب سے میں

واسطے انکی تعظیم کے اٹھا و عن جابر الجعفی عن الباقر علیہ السلام کہ مرآتہ
 قال لما اسر اذ امیر المؤمنین قضاء دیون النبی و انجاس عدلہ
 آخر منادیا ینادی من کان لہ علی رسول اللہ دین او عداۃ
 فلیقبل الی اور ارشاد القلوب میں جابر جعفی سے اُس نے امام محمد باقر
 علیہ السلام سے روایت کی ہے فرمایا انحضرت نے جب حضرت امیر المؤمنین
 نے ارادہ کیا بعد جناب رسول خدا کے کہ انحضرت کے قرض کو ادا کریں اور وعدہ کو
 وفا کریں تو ایک منادی کو حکم دیا کہ مذکور جس شخص نے جناب رسول خدا کو
 قرض دیا ہو یا انحضرت نے کسی سے کچھ وعدہ کیا ہو اُسے چاہیے کہ میرے
 پاس آئے و کان یأتی الرجل و امیر المؤمنین لا یمالک شیئاً
 فیقول اللہ ہم اقض عن نبیک فیصیب ما وعد النبی تحت
 البساط لہین ید درہما و لا ینقص درہما یہ سنکر ایک شخص بعد
 ایک کے خدمت میں امیر المؤمنین کے آتا تھا حالانکہ انحضرت کے پاس
 مال دنیا سے کچھ نہ تھا اور حضرت دعا کرتے تھے کہ خداوند اپنے پیغمبر کے قرض
 کو ادا کریں جس قدر قرض اُس شخص کا ہوتا تھا حضرت اسکو زیر بساط پالتے تھے
 اور ایک درہم کم و زیادہ اُس سے ہوتا تھا فقال ابو بکر لعمرہ ہذا
 یصیب ما وعد النبی تحت البساط و نحشی ان یمیل التماسی
 الیہ فقال ینادی منادیک فانتک ستقضي لک اقضی علی
 پس ابو بکر نے عمر سے کہا کہ جو کچھ پیغمبر خدا نے کسی سے وعدہ کیا تھا اُسے
 یہ زیر بساط پالتے ہیں و جو طالب قرض ہوتا ہے اُسے دیتے ہیں ہم دہرتے

میں ایسا نہو کہ لوگ انکی طرف رجوع کریں سنے کہا تیری جانب سے بھی ایک منادی
 ندا کرے کہ جب طرح علی بن ابیطالب ادا ہی قرض بغیر خدا کا کرتے ہیں میں بھی اسی طرح
 ادا کروں گا فنادی منادیہ اَلَا مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ دَيْنٌ
 أَوْ عِدَّةٌ فَلْيَقْبِلْ إِلَيَّ پس اسکے منادی نے ندا کی آگاہ ہو جسکا قرضہ دہم
 پر رسوخدا کے ہو یا کسی سے وعدہ کیا ہو وہ ابو بکر کے پاس آوے فَسَلَطَ
 اللَّهُ عَلَيْهِمَ أَعْرَابِيًّا فَقَالَ إِنَّ لِي عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ عِدَّةَ ثَمَانِينَ
 نَاقَةً حَمْرًا أَسْوَ دَ الْمُقْبِلِ بِأَذْمَتِهَا وَسِرْجَالِهَا پس خدا نے اُسپر ایک
 اعرابی کو مسلط کیا اور اُسنے آکر بیان کیا کہ جناب رسوخدا نے مجھ سے وعدہ
 آشتی ناقون سرخ رنگ سیاہ چشم کا مع ہمارا اور پالانوں کے کیا تھا فَقَالَ
 أَبُو بَكْرٍ يَا أَعْرَابِي تَحْضُرُ عِنْدَ نَاقِي غَدٍ فَضَى الْأَعْرَابِي فَقَالَ
 أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ لَا تَرَى إِلَى هَذَا الْأَهْرَافِ أَنْكَ تُلْقِيَنِي فِي كُلِّ
 أَذْيَةٍ وَتُجْلِكَ مِنْ آيِنٍ فِي الدُّنْيَا عِشْرُونَ نَاقَةً يَهْدِيكَ إِلَى الصَّفَةِ
 مَا تُرِيدُ لَا أَنْ تَجْعَلَنِي مِنَ الْكَذَّابِينَ عِنْدَ النَّاسِ ابو بکر نے
 یہ کلام سنا اُس سے کہا اے اعرابی تو کل میرے پاس آنا پس وہ اعرابی چلا گیا بعد اُسکے
 ابو بکر نے عمر سے کہا تو نہیں دیکھتا کہ یہ امر کس قدر دشوار ہے بہ تحقیق کہ تو
 مجھے اذیتوں میں مبتلا کرتا ہے اور بلاؤں میں گرا دیتا ہے وائے ہو تجھ پر دنیا
 میں اس صفت کے بیس ناقون کا ملنا ممکن نہیں ہے پس آشتی ناقہ اس صوت
 کھان سے آونگے تو چاہتا ہے کہ میرا کذاب ہونا لوگوں پر ظاہر ہو جاوے
 فَقَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّهُمْ سَاحِلَةٌ تَخْلِصُكَ مِنْهَا قَالَ وَمَا هِيَ

قَالَ تَقُولُ أَحْضِرْ عِنْدَنَا بَيِّنَتَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ لِهَذَا الَّذِي
 ذَكَرْتَهُ حَتَّى نَوْفِيكَ أَيَاكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ لَا يَقِفُ مَرِيَّةً بَيْنَهُ
 فِي دَيْنٍ وَلَا عِدَّةٍ پس عمر نے ابو بکر سے کہا تحقیق کہ اس مقام میں ایک
 حیلہ میرے خیال میں آتا ہے کہ تیری مخلصی اُس سے ہو جائیگی اُس نے کہا وہ
 کیا ہے عمر نے کہا کہ جب وہ اعرابی آوے تو اُس سے کہنا جو تو دعویٰ کرتا ہو
 رسول خدا پر اس پر اپنے گواہ لاتا کہ ہم وفا کریں اسی سے کہ رسول خدا کے قرض اور
 وعدہ پر کوئی گواہ ہم نہ پہنچے گا کہ کان من العِدِّ احْضِرْ اَلَا عَرَابِيٌّ
 فَقَالَ قَدْ جِئْتُ الْمَوْعِدَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَا عَرَابِيٌّ احْضِرْ
 بَيِّنَتَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى نَوْفِيكَ پس جب صبح ہوئی تو وہ
 اعرابی پھر آیا اور کہا میں موافق تیرے وعدہ کے آیا ہوں ابو بکر اور عمر نے
 کہا اے اعرابی جو تو نے دعویٰ رسول خدا پر کیا ہے اُسکو بشاہد اور بئینہ ثابت
 کرتا کہ ہم اُنکے وعدہ کو وفا کریں فَقَالَ اَلَا عَرَابِيٌّ اَتُرْكُ رَجُلًا يُعْطِي
 بِالْبَيِّنَةِ وَاجِئِي اِلَى قَوْمٍ لَا يُعْطُونَ فِي اَلَا بَيِّنَةٍ مَا اَسَاى اَلَا
 وَقَدْ اِنْقَطَعَتْ بِكُمْ اَلَا سَبَابُ اَوْ تَنْعُمُونَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 كَانَ كَذَّابًا لَا تَيِّنَ اَبَیُّ الْحَسَنِ عَلِيًّا اِنْ قَالَ لِي مِثْلَ مَا قُلْتُمْ
 اَلَا سَرَدْتُ دُثَّ عَنْ اَلَا سَكَرَ یہ سنکر اُس اعرابی نے کہا تعجب کی بات ہے
 کہ چھوڑ دوں میں ایسے شخص کو جو بے شاہد کے مجھے عطا فرمائے اور آؤں
 اُن لوگوں کے پاس جو مجھے نہ دیوں بدوں بئینہ اور گواہ کے میں نہیں دیکھتا
 مگر یہ کہ راہ کار سازی کی تم پر بند ہوئی ہے آیا تمہارے گمان میں ہے کہ

جناب رسول خدا روغلو تھے تحقیق کہ اب میں جاتا ہوں خدمت میں ابو الحسن
 علی بن ابیطالب کی پس اگر اس جناب نے مجھ سے مانند تمہارے کو وہ طلب
 کیے تو البتہ میں دین اسلام سے پھر جاؤنگا حجاءِ اِلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ
 فَقَالَ لَئِنْ اَنْتَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللَّهِ عِدَّةَ ثَمَانِیْنَ نَاقَةً حَمْرًا
 سُوْدَ الْمُقْلِ فَقَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَجْلِسْ یَا اَعْرَابِیْ فَاِنَّ اللَّهَ
 سَیَقْضِیْ عَنْ نَبِیِّہٖ لَیْسَ وَہِ اَعْرَابِیْ و ہاں سے خدمت میں جناب
 امیر المؤمنین علی بن ابیطالب کی حاضر ہوا اور عرض کیا مجھ سے جناب رسول خدا
 نے وعدہ اتنی ناقون سُرخ رنگ سیاہ چشم کا کیا تھا آنحضرت نے فرمایا اے
 اعرابی بیٹہ جا تحقیق کہ حق سبحانہ تعالیٰ عنقریب اپنے نبی کے وعدہ کو
 وفا کریگا تَعْدُ قَالَ یَا حَسَنُ وَ یَا حُسَیْنُ تَعَالٰی کَا فَادْھَبَا اِلٰی وَادِیْ
 فَلَاہِ وَ نَادِیَا عِنْدَ شَفِیْعِ الْوَادِیْ یَا تَا رَسُوْلَا و ص
 رَسُوْلِ اللَّهِ وَ حَبِیْبَا کُ وَ اَنْتَ لَ اَعْرَابِیَّ عِنْدَ رَسُوْلِ اللَّهِ
 ثَمَانِیْنَ نَاقَةً حَمْرًا سُوْدَ الْمُقْلِ بعد اسکے آنحضرت نے حنین
 علیہما السلام کو بلایا اور فرمایا کہ تم دونوں بھائی جاؤ طرٹ فلاہ وادی کے
 اور اُسکے کنارہ پر تم ندا کرو کہ ہم دونوں فرستادہ وصی رسول خدا اور حبیب
 اُنکے ہیں تحقیق کہ ایک اعرابی سے جناب رسول خدا نے وعدہ اتنی ناقون
 سُرخ رنگ سیاہ چشم کا کیا تھا پس جناب حنین کنارہ وادی پر تشریف
 لیگے اور موافق ارشاد کے ندا کی فَاجَابَهُمَا حُجُبٌ مِّنْ الْوَادِیْ نَشْھَدُ
 اَنْکُمَا حَبِیْبَا رَسُوْلِ اللَّهِ وَ وَصِیَّہٗ کَا فَاسْتَظَرَّا حُجَّتَہُمْ بَیْنَنَا

پس پھر دنداکے کسی منادی نے جانب وادی سے اُن شاہزادوں کو جواب دیا کہ ہم کو اہی دیتے ہیں آپ دونوں حبیب رسول خدا اور وصی و جانشین آنحضرت کے ہیں پس آپ دونوں اتنی دیر تو قُف فرمائیں تاکہ ہم ناقون کو جمع کر لیں فَمَا لَيْسَ أَحَدٌ ظَهَرَ ثُمَّ انْزَلْنَا قَارِعًا مِّنْ سُودَ الْمُقَلِّ پس تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ قطار اُتنی ناقون سرخ رنگ سیاہ چشم کی ظاہر ہوئی اور حسنین اُن ناقون کو ہمراہ اپنے لینگے خدمت میں اپنے پد بزرگوار کی حاضر ہوئے اور آنحضرت نے وہ قطار اُس عرابی کو عطا فرمائی حضرات اب کیا حاجت بیان ہے انفسوس کہ ایسے معجز نما اور برگزیدہ باری اور مشکل کشای عالم کو ابن کجیم ملعون نے مسجد کوفہ میں ضربت شمشیر لگائی حالانکہ وہ حضرت عبادت میں خالق کی تھے اور روزہ دار تھے اور نماز میں بھی مشغول تھے آہ جب یہ امر عظیم واقع ہوا تو اُس وقت صَادِقُ قَتَلَ امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ کی آسمان سے بلند ہوئی اور وہ آواز ہر گہر میں کوفہ کے پہنچی فَا لِيَحْيَا رَاغِبًا وَغَيْرُهُ اَنْ تَرَكْنَا نَادِي جَبْرِئِلَ مِنَ السَّمَاءِ قَدْ قَتَلَ امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ سَمِعَ ذَلِكَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ سَارَا لِي الْمَسْجِدِ چنانچہ بجا الانوار وغیرہ میں منقول ہے کہ جب صدائے قتل امیر المؤمنین جبرئیل نے آسمان سے بلند کی اور یہ آواز جانب سنیں نے سنی تو روتے ہوئے طرف مسجد کے روانہ ہوئے فَلَمَّا وَصَلَ الْجَامِعَ رَأَى اَنَّ النَّاسَ يَبْكُونَ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَبْكُ قَتَلَ وَاللَّهِ مَا مَرَّ عَابِدًا مُّجَاهِدًا لَمْ يَسْجُدْ لِحَبْلٍ قَطُّ وَ كَانَ اَشْبَهَ

النَّاسِ بِرِسْوَلِ اللَّهِ جَبَّ حُسَيْنٌ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ دَاخِلَ مَسْجِدٍ جَامِعٍ هُوَ سَيُودُكُمْ
 كَمَا هَلْ مَسْجِدٍ وَرَبِّهِ هُنَّ أُنْثَىٰ أُنْثَىٰ سَيُودُكُمْ قَسَمْتُ بِخَدِيقَتِي أَنَّهُ قَتَلَ مَوْلَايَ
 مَجَاهِدٌ حُسَيْنٌ لَمْ يَكُنْ سِوَاكَ خَدَايَ يَكُنْ لَكَ أَيْدِي الْمَحْبُورِ كُتُبُ كُتُبِ كُتُبِ كُتُبِ
 وَهَمْ مَشَاهِدُ رِسْوَلِ اللَّهِ سَيُودُكُمْ فَصَحَّاحُ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ وَنَادَىٰ وَابَاكَ
 وَابْتَاكَ وَأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ لَيْتَ الْمَوْتَ أَعْدَا مَنَا الْحَيَاةَ
 يَهُ دِيكُمُ كَرْنَابِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ نَ آوَا زَنْبُورًا بَلْبَلْدِي وَأَوَّكُنْ لَكِ أُنْثَىٰ
 يَابَ بَابَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ كَاشِ هَمِّ مَوْتِ آتِي هُوَ كَيْ هَمِّ آتِي هُوَ كَيْ هَمِّ آتِي هُوَ كَيْ
 نَهْ دِيكُمُ ثُمَّ رَأَىٰ أَنَّهُ جَعْدَا وَمَعَهُ جَمَاعَةٌ مِنَ النَّاسِ يَحْتَجُّونَ
 أَنُ يُقْبِلُوا إِلَهُ مَامَرٍ فِي الْحَرَابِ يُصَلِّي وَهُوَ مِنَ الضَّعْفِ لَا يَقْدِرُ
 عَلَى الْهَوَاضِ بَعْدَ سَكِّ دِيكُمُ كَرْنَابِ حُسَيْنِ وَابَاكَ وَابَاكَ وَابَاكَ وَابَاكَ
 جَابِئِي هُنَّ كَمَا أَنُ حَضْرَتُ كُتُبِ عِبَادَتِ مِينَ وَاسْطُ نَارِ كَلْطَرِ كَرْنَابِ
 مَكْرُ حَضْرَتِ سَبَبِ ضَعْفِ كَلْطَرِ نَمِينَ جَابِئِي فَانْكَبَا عَلَى أَيْدِيهِمَا
 وَقَالَ كَرْنَابِ وَحَنَانِ ذَاكَ يَا أَبَاكَ كَيْفَ أَصْبَحْتَ فَظَرَ بِطَرَفِ الْيَمِينِ
 وَبَلَى فَقَالَ يَا بُنَيَّ يَا حُسَيْنُ أَنْتَ إِمَامُ الْخَلْقِ بَعْدِي وَوَصِيِّي
 وَخَلِيفَتِي فَصَلِّ مَعَ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ فَتَأَخَّرَ عَنِ الضَّعْفِ
 وَتَقَدَّمَ الْحُسَيْنُ وَصَلَّى بِالنَّاسِ يَهُ دِيكُمُ كَرْنَابِ حُسَيْنِ نَبِيَّ
 هُوَ كَرْنَابِ تَيْنِ أَيْدِيهِ بَابِ كَرْنَابِ أَوْ عَرْضِ كَرْنَابِ پَرِ زَرْوَا رَهْمُ فدا ہوں
 آپ پر کیا حال ہے آپ کا پس حضرت نے گوشہ چشم سے اُنکی طرف نگاہ کی
 اور رونے لگے اور ارشاد کیا اے حسن اب تم امام ہو خلق کے بعد میرے

اور وہی اور ہاشمیں ہو میرے تم نازع جماعت مسلمانوں کے پڑھو یہ ارشاد فرما کر
حضرت صف سے پیچھے بیٹھے اور امام حسن علیہ السلام نے لوگوں کو نازع جماعت
پڑھوائی وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُصَلِّيْ اِيْمَاءَ مَنْ جُلُوسٍ
وَهُوَ يَسْكُنُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَكَرِيْمَةُ الشَّرِيفِ يَمِيْلُ تَارَةً وَ
يَسْكُنُ اُخْرٰى اور جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے میٹھ کر اشارہ سے
ناز پڑھی اور خون روے انور سے پونچھتے تھے اور سر اقدس اُن جناب کا
کبھی چمکتا تھا اور کبھی ساکن ہو جاتا تھا فَلَمَّا فَرَغَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
نَادٰى وَالْاِنْقِطَاعَ ظَهَرَ فَيُبْعِثُ وَاللّٰهُ عَلٰى اَنْ اَسْأَلَكَ هَلْ كُنَّا فَقَعِمَ
اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَيْنِيْهِ وَقَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَجْرِعْ عَلٰى اَمِيْكَ فَاِنَّكَ
لَا جَزَعَ عَلٰى اَمِيْكَ بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ وَهَذَا جَدُّكَ مُحَمَّدٌ الْمُصْطَفٰى
وَهَذَا جَدُّكَ خَدِيْجَةُ الْكُبْرٰى وَاُمُّكَ فَاطِمَةُ الزَّهْرٰى
وَالْحَوْسُ الْعَيْنُ مُحَمَّدٌ قُوْنٌ مُنْتَظَرٌ قَدْ قُدِّرَ مَرَامُكَ فَطَبُ
نَفْسًا وَمَرَّ عَيْنًا وَكُفَّ عَنِ الْبُكَاءِ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ اَسْرَتَعَتْ
اَصْوَالَكُمْ اِلَى السَّمَاءِ پس جب امام حسن علیہ السلام ناز سے فارغ ہوئے
تو فریاد کی کہ افسوس ہے آج میری کمر لوٹ گئی اور قسم یہ خدا کی مجھ پر بہت
دشوار ہے کہ آپکو اس حال سے دیکھوں پس جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے
جوشی انور کھولیں اور ارشاد کیا اسے فرزند میرے صبر کرو اور نہ روؤ کہ بعد آج کلے
اب تمھارے باپ پر کسی طرح کا ریخ نہ ہو گا اور یہ تمھارے نانا رسول خدا اور
نانی تمھاری بند بیگمہ کبریٰ اور ماں تمھاری فاطمہ زہرا اور حور ان بہشتی اس وقت

ایں ناز صبح ہو کہ باپا فرادی اور از نموداران

اپنے سب گرد کھڑے میں اور منتظر میں تمہارے باپ کے آنیکے پس تم کچھ بچ نکرو
 اور نہ روؤ واسیہ کہ تمہارے رونے سے سب فرشتے رو رہے ہیں اور آوازیں
 اُکی آسمان تک بلند ہیں فَاخْلَا الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَاسَ آيِهِ
 فِي شَجَرَةٍ وَهُوَ يَكِي وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ غُشِيَ عَلَيْهِ فَجَعَلَ
 الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُقِيلُ وَجْهَ آيِهِ وَمَا يَنْ عَيْنِيهِ وَ
 مَوْضِعَ مُجُودٍ پس امام حسن علیہ السلام نے سر اقدس انحضرت کا اپنی
 آغوش میں لیا اور بحسرت و یاس روتے تھے اور جناب امیر المؤمنین علیہ السلام
 پر غش طاری تھا پس امام حسن علیہ السلام چہرہ انور اور پیشانی اطہر مقام سجدہ پر
 حضرت کی منہ اپنا رکھتے تھے اور بوسے لیتے تھے فَسَقَطَ مِنْ دُمُوعِهِ
 قَطْرَاتٌ عَلَى وَجْهِ الْمُؤْمِنِينَ فَفَقَّ عَيْنِيهِ فَرَأَى أَنَّ الْحَسَنَ
 وَالْحُسَيْنَ يَبْكِيَانِ پس کچھ قطرہ آنسوؤں کے خسارہ انور پر جناب امیر المؤمنین
 علیہ السلام کے گرے تو حضرت نے آنکھیں کھولیں دیکھا کہ حسین رو رہے
 ہیں فَبَكَى أَلَامًا وَقَالَ تَبْكِيَانِ عَلَى السَّاعَةِ وَتَجْعَلُ عَارَ عَلَى
 أَيْكُمَا وَغَدًا تُقْتَلُ يَا حَسَنُ مَسْمُومًا وَ يُقْتَلُ خَوْفُ الْحُسَيْنِ
 بِالسَّيْفِ مَظْلُومًا وَتَلْحَقَانِ بِحَدِّكُمَا وَ أَيْكُمَا وَ أَمَّا سَائِرُ قَا
 ہمارے رونے لگے اور ارشاد کیا کہ اسے نور چشمو میرے تم دونوں اسوقت
 میرے حال پر روتے ہو اور حال پر اپنے باپ کے بیتابی کرتے ہو اے
 حسن عفریب تم زہر سے شہید ہو گے اور تمہارا بھائی حسین بجات مظلومی
 تلوار سے قتل ہو گا اور تم دونوں اپنے نانا اور باپ اور مان سے اسبطرح

لعل غشی امام شمس دیکھو ان نیست کہ از خدا غافل باشد حق

اگر لوگ حضرت ابیہام حشر سے کہ میراث اس شمشیر زہر آلودہ کی جو امین بھم نے
سر قدس پر جناب امیر المؤمنین کے لگائی جناب حسین کے حصہ میں آئی لیکن
بعد انحضرت کے ایک شاہزادہ کو اشقیاء امت نے زہر دیکر شہید کیا اور
جنازہ پر تیر لگائے اور دوسرے شاہزادہ کو کربلا میں تیر و نیزہ اور پتھروں سے
زخمی کیا آخر تین دن کا بھوکا پیاسا تلوار سے ذبح کیا چنانچہ حجت خدا اپنے
بہ ظلم کی زیارت میں فرماتے ہیں السَّكَاْمُ عَلَى الْمَخْجُورِ فِي الْوَسْطِ
سَلام ہو اُس شہید راہ خدا پر جو خلق اللہ میں بحر کیا گیا السَّكَاْمُ عَلَى الْمَذْبُوحِ
مِنَ الْقَفَا سَلام ہو اُس مقتول و مذبح پر جو پس گردن سے ذبح کیا گیا
السَّكَاْمُ عَلَى الْخِذْلِ الثَّرِيبِ سَلام ہو اُس رخسارہ اطہر پر جو خاک آلودہ ہوا
السَّكَاْمُ عَلَى الشَّيْبِ الْخَضِيْبِ سَلام ہو اُس ریش نورانی پر جو خون سے
خضاب کی گئی آہ امیر المؤمنین کی دختران ستم سیدہ کو وہ ریشمان ستم گویا میراث
میں ملی جو انحضرت کے گلوے نور میں ڈال کر اعدا باہر لائے تھے اور
طالب بیعت ہوئے تھے آہ اثر اُس ظلم کا شام تک جاری رہا کہ جناب
زینب و ام کلثوم رس بستہ مجمع عام میں سامنے یزید کے ٹھہرائی گئیں اور وہ
شقی دیکھ کر خوش و مسرور ہوا اور اپنے ملامتوں سے پوچھا یہ اسیر کون کون ہیں
اُن اشقیانے کہا یہ زینب و ام کلثوم دختران علی بن ابیطالب ہیں اور یہ فاطمہ
اور سلیمہ دختران حسین بن علی ہیں اَللّٰهُمَّ اَلْعَنَ اللّٰهُ عَلَى الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

مجلس چہارم

قُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَنْ أَذَى عَلِيًّا فَقَدْ أَذَى النَّاسَ
 وَمَنْ أَذَى النَّاسَ فَقَدْ أَذَى اللَّهَ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ أَذَى عَلِيًّا يَبْغِ اللَّهُ
 يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا فَرَمَا جَنَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 نے جو شخص ایذا دے علی کو پس تحقیق کہ اُسے ایذا دی مجھ کو اور جسے ایذا دی
 مجھ کو اُسے ایذا دی خدا کو ایہا الناس جسے ایذا دی علی بن ابیطالب کو پس
 خداوند عالم بروز قیامت اُسے محشور کرے گا یہودی یا نصرانی اب مقام غور پر
 کیا حال ہوگا اُن اشقیاء کا جنہوں نے اُس جناب پر کیا کیا ظلم و ستم کیے اور
 کیا عتاب ہوگا اُس ملعون پر جسے آنحضرت کو مسجد کوفہ میں بجالت روزہ
 و نماز شہید کیا فی الجمار و غیرہ تَحْمَاتُ الْحَبْلِ مَا شَاعَ فِي جَوَانِبِ
 الْكُوفَةِ حَدَّجَ النَّاسُ حَتَّى آتَى الْمُخَدَّرَاتِ خَرَجْنَ مِنْ خُدَّ وَهَبْنَ
 إِلَى الْجَامِعِ فَدَخَلَ النَّاسُ فِي الْمَسْجِدِ فَوَجَدُوا الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ
 وَرَأَى أَمِيرًا مُؤْمِنِينَ فِي حِجْرٍ ابْنَهُ الْحَسَنَ وَقَدْ غَسَلَ
 الدَّمَ عَنْهُمْ وَشَدَّ الصُّرْبَةَ وَهِيَ بَعْدَ شُخْبٍ دَمًا وَجُوبَةً
 قَدْ بَانَ فِيهِ بَيَاضٌ بِصُفْرَةٍ وَهُوَ يَمُوقُ السَّمَاءَ بِطَرْفٍ وَلِسَانُهُ
 لَيْسَمٌ لِلَّهِ چنانچہ بجا رالانوار وغیرہ میں منقول ہے کہ جب خبر ضربت جناب
 امیر المؤمنین کی اطراف کوفہ میں منتشر ہوئی تو لوگ اپنے گھروں سے طرف
 مسجد جامع کے روانہ ہوئے یہاں تک کہ عورتیں اپنے پردوں سے باہر نکل
 آئیں اور روانہ مسجد ہوئیں پس لوگ مسجد میں داخل ہوئے تو جناب حسنین کو
 پایا اور دیکھا کہ سر اقدس جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کا آغوش میں مام حسن

علیہ السلام کے ہر چند خون کو روی انور سے آنحضرت کے پوچھ کر زخم کو باز نہ دیا
 ہو مگر خون جاری ہے اور رنگ چہرہ انور کا زرد مائل بہ سفیدی ہو رہا ہے اور
 گوشہ چشم سے طوط آسمان کے دیکھتے ہیں اور زبان اقدس سے تسبیح خدا
 جاری ہے فَقَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مَنْ قَتَلَكَ قَالَ
 قَتَلَنِي ابْنُ الْيَهُودِ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنُ مُعْجُونٍ الْمُرَادِيُّ لَعَنَهُ
 اللَّهُ فَقَالَ يَا أَبَتِ إِلَى أَيِّ أَرْضٍ مَضَى قَالَ لَا يَمْضِي أَحَدٌ مِنْكُمْ
 إِلَيْهِ فِي طَلَبِهِ فَإِنَّهُ سَيُطْلَعُ عَلَيْكُمْ هَذَا فِي السَّاعَةِ مِنْ هَذَا الْبَابِ
 وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ إِلَى بَابٍ كُنْتُ لَا أُسَوِّقُ جَنَابَ إِمَامِ حَسَنِ وَإِمَامِ حُسَيْنٍ
 لَمْ يُعْضَ كَيْسَ اے پدر بزرگوار آپکو کس نے قتل کیا حضرت نے فرمایا مجھے قتل کیا
 پسر یہودیہ عبد الرحمن بن ملجم مرادی نے پس انھوں نے عرض کیا اے بابا وہ
 ملعون کس طرف گیا فرمایا کوئی تم میں سے اُسکے طلب کو نہ جائے قریب ہو کہ
 وہ اس دروازہ سے داخل ہوگا اور اشارہ کیا طرف دروازہ کندہ کے وَ
 عُصَى الْمَسْجِدِ يَا نَاسٍ وَهُوَ مَا بَيْنَ بَابِكَ وَبَابِ كَيْتٍ وَنَادَيْتَ نَادِيَةً
 اور مسجد کو نہ انجوم سے زن و مرد کے بھری ہوئی تھی اور وہ سب مصیبت پر
 اپنے امام کی رو رہے تھے اور نوحہ کرتے تھے فَرَأَوْا ذَا الْبَاطِنِ قَدْ
 انْقَعَتْ وَقَدْ دَخَلُوا يَعِدُوا لِلَّهِ وَعَدُوا رَسُولَهُ وَهُوَ مَكْتُوفٌ
 مِنْ وَرَائِهِ وَهَذَا يُضْرِبُ بِهِ وَهَذَا يَلْطِمُهُ وَهَذَا أَيْتَقِلُ فِي فِئَةٍ
 وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ خَدَّيْفَةُ التَّخَوُّعِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ
 سَيْفٌ مَشْهُورٌ وَهُوَ يُدَوِّعُ عَنْهُ النَّاسُ حَتَّى وَصَلَ بِهِ إِلَى

اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ناگاہ ایک شور بلند ہوا اور لوگ اُس دشمن
 خدا و رسول کو گرفتار کر کے مسجد میں لے آئے اور اُسکی مشکین پس پشت سے
 بندھی ہوئی تھیں اور کوئی اُسے مارتا تھا کوئی طمانچے لگاتا تھا کوئی اُسکے منہ پر
 تھوکتا تھا اور آگے آگے اُس ملعون کے حذیفہ نخعی تھے اور اُنکے ہاتھ میں
 تلوار بھنجی ہوئی تھی اور لوگوں کو بٹاتے تھے یہاں تک کہ اُسی طرح سے سامنے
 جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کے اُسے حاضر کیا فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ وَيْلَكَ يَا لِعَيْنٍ اَنْتَ قَاتِلُ ابْنِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
 وَاِمَامِ الْمُتَّقِينَ هَذَا اجْزَاءُكَ مِنْكَ حِينَ اَوَالَكَ وَقَسْرَبَكَ وَ
 اَذْنَاكَ اَفَهْلُ كَانَ يَسُئُ الْاِمَامُ لَكَ حَتَّى جَنَيْتَهُ هَذَا الْجَزَاءُ
 يَا شَقِيًّا لَا شَقِيَاءَ اُسوقت امام حسنؑ نے اُس ملعون سے کہا وائے ہو
 تجھ پر اے لعین تو ہی قاتل ہے میرے پدر بزرگوار امیر المؤمنین امام متقین کا
 یہی جزا ہے اُن نیکیوں کی جو تیرے ساتھ کی تھیں جب تو خدمت میں اُنکی
 حاضر ہوا تھا تو تجھے زیادہ اور لوگوں سے اپنے نزدیک قرب و منزلت کی
 کیا حضرت تیرے بُرے امام تھے کہ اُنکے ساتھ اس طرح سے پیش آیا قَالَ
 فَلَمْ يَتَكَلَّمِ الْمَلْعُونُ فَالتَفَتَ الْحَسَنُ إِلَى حَذِيفَةَ النَّخَعِيِّ فَقَالَ
 لَهُ مِنْ اَيْنَ ظَنَرْتَ يَعْذُوقُ اللّٰهُ وَعَذُوقُ رَسُوْلِهِ وَاَيْنَ لَقِيتَهُ
 رَاوِی کہتا ہے کہ اُس ملعون نے کچھ جواب نہ دیا اور چپ ہو رہا اُسوقت
 امام حسن علیہ السلام متوجہ ہوئے طرف حذیفہ نخعی کے اور ارشاد کیا تم نے
 اس دشمن خدا و رسول کو کہاں پایا اور یہ کہاں تھیں ملاقاتِ یلمو کا ہی

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَذَلِكَ أَنِّي كُنْتُ كَاتِبًا عَلَى فِرَاشِي وَنَزَلَ وَجَعِي إِلَى
 جَانِبِي إِذْ سَمِعْتُ نَاعِيًا مِنَ السَّمَاءِ وَقَالَ يَقُولُ تَهْلًا مَسْ
 اللَّهُ أَسْرًا كَانَ الْهَدْيُ وَالنَّطْمَسْتُ أَعْلَامُ الثَّقَى وَانْقَضَتِ
 لِعُرْوَةِ الْوَثْقَى قُتِلَ الْإِمَامُ الْمُرْتَضَى قُتِلَ الْوَصِيُّ الْمُجْتَبَى قُتِلَ
 نَعْمُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصْطَفَى قَالَتْ لِي أَنْتَ نَائِمٌ لَا نَامَتْ عَيْنٌ بَعْدَ
 لَيْلِي بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَذِيفَةَ نَزَلَ عَرْضَ كَيْلِهَا سَيِّدُهَا قَامِيرُ مِيرِ حَكَا
 سَبَّحَ يَمِينُ سُورَها تَحَا سَبَّحَ فَرَشُ خَوَابِهَا مِيرِ رُوحِهَا سَبَّحَ سَبَّحَ
 نَاقَاہُ اُسْنِ سُنَا كُوْنِ آسْمَانِ سَبَّحَ سَبَّحَ سَبَّحَ سَبَّحَ سَبَّحَ سَبَّحَ
 نَدَمَ هُوَ اُورِ نَشَانِ پَرِہِزِ گَارِی کے مٹ گئے اور گوشہٴ رِسْمَانِ سَبَّحَ
 بٹ گیا اور وہ امام جو برگزیدہٴ خدا میں شہید ہوئے اور وصی رسول ابنِ عم
 مَصْطَفٰی صَلَّی اللہ علیہ وآلہٴ قُتِلَ مَوْتِہُ یہ سنکر مجھ سے کہنے لگی کیا تم سوتے ہو
 کہ کسی آنکھ کو بعد جناب علی بن ابیطالب کے راحت نہ دکھائے
 اَنْتَبَہْتُ فِرَ عَامِرُ عَوْبًا فَعَلْتُ لَهَا وَیَلَاکِ وَ مَا الْخَبْرُ وَ مَا
 عَیْبَتُکَ قَالَتْ اَعْظَمُ الْمَصَائِبِ قُتِلَ وَاللّٰهُ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِیْنَ
 قُلْتُ لَهَا وَیَلَاکِ مَا هَذَا الْکَلَامُ فَضَّلَ اللّٰهُ فَا لِرَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ
 اَیْدِ السَّکَمِ لَیْسَ لَاحِدٍ عِنْدَہُ تَبَعٌ وَ لَا طَارِبٌ وَ اِنَّمَا هُوَ
 یَتْلُو کَلَامَ الرَّحِیْمِ وَ لَا اَمْرَ مَلَاہُ کَالرَّوْجِ الْعُطُوفِ وَ
 نَ بَعْدَ ذَلِکَ مَنْ یَقْدِرُ عَلٰی قَتْلِ مِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ هُوَ
 سَدُّ الضَّرْعَامِ وَ الْبَطْلُ الْهَمَامُ یَسْ مِنْ خَوْفِ نَاکِ خَوَابِ سَبَّحَ

بیدار ہوا اور میں نے کہا اے ہو تجھ پر کیا خبر ہے اور کیا مصیبت ہے کہ تجھ پر واقع
 ہوئی اُس نے کہا یہ مصیبت عظیم ترین مصائب سے ہے قسم بخدا امیر المؤمنین
 شہید ہو گئے پس میں نے کہا اے ہو تجھ پر کیا کلام کرتی ہے خدا تیرے
 منہ کو توڑے جناب امیر المؤمنین نے کسی پر کچھ ظلم نہیں کیا اور نہ کسی کا
 انحضرت نے حق لے لیا ہے بلکہ وہ جناب رحیم بن یثیمون پر مثل پدر شفیع کے
 اور خبر گیری میں بیوہوں کے بہتر ہیں اُنکے شوہروں سے اور ماسوا اسکے
 کسے قدرت ہے کہ قتل کرے جناب علی بن ابیطالب کو اس واسطے کہ وہ
 شیر خدا شجاع لیتا ہیں فَانْكَرَتْ عَلٰی وَقَالَتْ وَاللّٰهِ اِنِّیْ سَمِعْتُ
 اَنَاعِیْ اَیْسَ هُوَ مِنَ الْاَرْضِ فَقُلْتُ وَمَا سَمِعْتُ مِنْهُ قَالَتْ
 سَمِعْتُهُ یَقُوْلُ یُحَدِّثُ مَتَّ وَاللّٰهِ اِنِّیْ اَنَا الْهَادِیْ وَانْطَمَسَتْ
 اَعْلَامُ النَّبِیِّ وَانْفَصَمَتِ الْعُرُوْۤۃُ اَلْوُثْقِیْ قَتِلَ الْاِمَامُ الْمُجْتَبٰی
 قَتِلَ ابْنُ عَمِّ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی قَتْلَهُ اَشْقٰی الْاَشْقِیَآءِ پس اُسے
 میرے کلام کو نہ مانا اور کہنے لگی قسم بخدا اُس نے میں نے خبر قتل انحضرت کی اُس
 شخص سے کہ وہ اہل زمین سے نہ تھا میں نے کہا کیا سنا تو نے کہا سنا میں
 کہ وہ کہہ رہا ہے کہ قسم ہے خدا کی منہدم ہو گئے ستون ہدایت کے اور نشان
 بیزیر گاری کے مٹ گئے اور گوشہ رسیانِ محکم ایمان کا ٹوٹ گیا اور امام
 خلق ابن عم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ شہید ہوئے ہاتھ سے بدترین
 اشقیاء کے وَمَا ظَنُّیْۤیَّتَیْۤیْ لَکُوْۤۃٌ فَاِذَا کُلُّوْۤۃٌ قَدْ سَمِعَ ذٰلِکَ الصَّوْتِ
 اور میں نہیں گمان کرتی ہوں کہ وہ آواز اہل کوفہ سے کسی نے نہ سنی ہو

قَبِيكُمَا هِي فِي مَرَا جَعَةِ الْكَلَامِ وَإِذَا بَصِيحَةٌ عَظِيمَةٌ أُخْرِجَتْ وَقَائِلًا
يَقُولُ قَتَلَ وَاللَّهِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَجَلَسَتْ وَحَسَّ قَلْبِي بِالشَّرِّ
فَمَكَدْتُ يَدِي خِذَا لِي فَأَتَيْتُ سَيِّئِي وَسَلَّلْتُهُ مِنْ عِمْدَةٍ وَنَزَلْتُ
مِنْ دَارِ عَائِيهِ بَاتِينَ وَهَ مَجْهَسَ كُرْسِي تَقِي نَاكَهَ بِهَرَايَكِ شَوْ عَظِيمَ بَلَنْدِ هُوَاوَرِ
سُتَامِينَ نَعْنَى كُوْنِي كَهْرَبَا هِي كَه قَسْمُ بَدَا امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ شَهِيدِ هُوَ كَغِي سِي مِينَ
أُتْهَرِ بِيْطِيَا اَوْرَهَا تَهْرَبْرَهَا كَرْتَلَوَا رَا بِنِي لِي اَوْرَا سِي مِيَا نَ سِي كَهِيْجَ لِيَا اَوْرِ مِينَ
كَهْرَسِي بَا هِرَ آيَا اَوْرِ مِيرَسِي دِل نَعْنَى كُوَاهِي دِي كَه كُجْهَ اَمْرِ عَظِيمِ وَاقِعِ هُوَا هِي
فَلَمَّا وَصَلْتُ فِي وَسْطِ الْحَادَّةِ وَإِذَا بَعْدُ وَاللَّهِ وَعَدُّ رَسُوْلِهِ
يَجُولُ فِيْهَا يَطْلُبُ مَحْرَجًا وَقَدْ سُدَّتِ الطَّرَافُ فِي وَجْهِهِ
جَب مِينَ دَر مِيَا نَ شَا هِرَا هِي كَه بِهَوْنِي دِي كِهَا مِينَ اَسْ دَشْمَنِ خَدَاوَرِ لَوْ كُو كَه هِرَ طَرِ
حَمْرَا نَ بِهَرَا هِي اَوْرَ چَا هِتَا هِي كَه كُسي طَرَفِ رَا هِ نَخْلَ جَانِي كِي طِي مَرَا سَكِي نَظَرِ مِينَ
بَا مِينَ بَنْدِ هُوَ كِسِي تَحِيْنَ كَه جَلَسَ جَانِي كِي نَهْ طَلْتِي تَقِي فَلَمَّا نَظَرْتُ شَرَا كِي وَهَقَا
كَذَاكَ نَادَيْتُهُ يَا وَنَاكَ مَا لِي اَسْرَاكَ تَجُولُ فِي وَسْطِ الطَّرَافِ
وَاَنْتَ مُتَحَيِّرٌ تَمْضِي وَتَجِي فَمَنْ اَنْتَ وَمَا اَسْمَاكَ فَتَسْأَلِي
لِي بَغِيْرَ اَسْمَا هِي وَانْتَسَبَ بَغِيْرَ حَسَبِهِ وَنَسَبِهِ جَب مِينَ نَعْنَى
اَسْ مَعُوْنِ كُو دِي كِهَا اَوْرَا سَنِي مَجْهِي دِي كِهَا تُو مِينَ نَعْنَى اَوَا زِ دِي كَه وَاسِي
تَجْهَرِ كِيَا سَبَبِ هِي كَه تُو شَا هِرَا هِي مِينَ مُتَخَيِّرَ بِهَرَا هِي اَوْرَا نَا هِي اَوْرَ جَا نَا هِي تُو كُوْنِ
اَوْرَا نَامِ وَنَسَبِ تِي رَا كِيَا هِي سِي مَجْهِي اَسْنِي نَامِ وَنَسَبِ اِيْهَانِ تَبَا يَا بَلَكِ بَغِيْرِ
اِيْهَانِ نَامِ وَنَسَبِ اَوْرَ حَسَبِ كِي سِيَا نَ كِيَا فَقُلْتُ لَهُ مِينَ اَيْنَ اَقْبَلْتُ

قَالَ مَنْ مَنُونِي فَقُلْتُ لَهُ وَإِلَى أَيْنَ تَمْضِي لِسَاعَةِ قَلِّ إِلَى الْحَبِيبَةِ
 مِينِ نِي پوچھا تو کہاں سے آتا ہے کہا میں اپنے گھر سے آتا ہوں میں نے کہا افسوس
 کہاں جا رہا ہے کہا طرٹ مقام خیر کے فُکُلتُ لَهُ اِنِّي سَمِعْتُ حَيْثُ وَ
 قَاتِلًا يَقُولُ قَتَلَ وَاللَّهِ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَتَلَ عِنْدَكَ خَبْرٌ
 مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ لَهُ وَلِمَ لَا تَأْتِي مَعِيَ حَتَّى نَتَحَقَّقَ الْخَبْرَ
 فَقَالَ اَنَا مَاضٍ إِلَى شَيْءٍ أَهْمُّ مِنْهُ فَقُلْتُ لَهُ لَعَنَكَ اللَّهُ وَآخِ
 شَيْءٍ أَهْمُّ مِنْ ذَلِكَ فَلَعَلَّكَ أَنْتَ قَاتِلُ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَأَرَادَ
 أَنْ يَقُولَ لَا فَقَالَ نَعَمْ بَلْ مِينِ نِي نے کہا میں نے سنا ہے کوئی شخص باواز
 بلند کہہ رہا ہے قسم بخدا امیر المؤمنین قتل ہوئے آیا تو نے بھی یہ خبر سنی ہے کہا
 نہیں میں نے کہا میرے ساتھ کیوں نہیں آتا ہے تاکہ خبر کو دریافت کریں کہا
 مجھے ایک امر ضروری درپیش ہے میں نے کہا خدا لعنت کرے تجھ پر کونسا امر ہے
 ضرور تر ہے کہ ہم خبر قتل اپنے آقا کی سنیں اور تحقیق نہ کریں شاید کہ تو ہی قاتل
 امیر المؤمنین کا ہے چاہتا تھا کہ میں پس بے اختیار اُسکی زبان پر جاری ہو
 بَانَ فَحَمَلَتْ عَلَيْهِ بِسَيْفِي وَهَمَمْتُ أَنْ أَعْلُوَ بِهِ وَإِذَا بِهِ قَدْ لَاحَ
 عَنِّي فَأَنْكَشَفَ سَيْفُهُ فَرَأَيْتُ بَرِيقَهُ فَتَحَقَّقْتُ أَنَّهُ قَاتِلُ
 اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَرَفَعْتُ سَيْفِي وَحَمَلْتُ عَلَيْهِ وَإِذَا بِهِ قَدْ حَمَلَ
 عَلَيَّ بِسَيْفِهِ وَأَرَادَ أَنْ يَعْلُوَنِي بِهِ فَأَحْرَفْتُ عَنْهُ وَصَرَّ بَنَةً
 عَلَى فُخْدِهِ فَوَقَعَ عَلَيَّ الْأَرْضُ مِنْ بَحْنِهِ فَوَقَعْتُ عَلَيْهِ وَصَحْتُ
 قَلْبِي وَصَيَّحْتُ شِدَائِدًا وَإِذَا قَدْ خَرَجَ أَهْلُ الْحَارَةِ وَأَنْفُ نَفُورًا

کِتَافًا وَقَدْ جِئْتُكَ بِهِ وَهَاهُوَ بَيْنَ يَدَيْكَ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ
پس میں نے اس ملعون پر حملہ کیا اور چاہا کہ اسکے سر پر تلوار ماروں لیکن یہ دھوکا
دیکر نکل گیا مگر تلوار اسکی کھل گئی اور چمک اسکی مجھے دکھائی دی اُسوقت مجھے
یقین ہوا کہ یہی قاتل امیر المؤمنین کا ہے پس میں نے تلوار لیکر اس پر حملہ کیا اسنے
بھی مجھ پر حملہ کیا پس میں نے اپنے تئیں اس ملعون سے بچا کر اسکی راہ پر تلوار
ماری کہ یہ زمین پر گر پڑا کرتے ہی اسکے مین اس سے لپٹ گیا اور آواز بلند
میں نے آواز دی پس اہل محلہ حارہ آئے اُنھوں نے اس شقی کی مشکین
باندھیں اور میں اس شقی کو لے آیا اور اب یہ سامنے آپکے حاضر ہے خدا آپ پر
مجھے فدا کرے فَقَالَ الْحَسَنُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَصَرَنَا وَلِيَّيْهِ عِلَّةُ
عَدُوِّهِ ثُمَّ انْكَرَبَ الْحَسَنُ عَلَى أَبِيهِ يُقْبِلُهُ فَقَمَّ عَيْنَيْهِ وَ يَقُولُ
لَا تُفْقُوْنِي مَلَايِكَةُ رَبِّي اُسوقت امام حسن نے ارشاد کیا کہ شکر ہے
اُس خدا کا جس نے اپنے دوست کو اپنے دشمن پر نصرت دی بعد اُسکے
جناب امام حسن علیہ السلام نے اپنے تئیں اپنے پدر بزرگوار پر گرا دیا اور
پوسے روئے انور کے لیتے تھے پس آنحضرت نے آنکھیں کھول دیں اور فرمایا
تھے بزمی پیش آؤ مجھے اے ملائکہ میرے پروردگار کے فَقَالَ الْحَسَنُ يَا
اَبَتِ هَذَا عَدُوُّ اللَّهِ وَعَدُوُّكَ اَبْنُ مُلْكٍ قَدْ اَمَكَّنَ اللَّهُ مِنْهُ وَقَدْ
حَضَرَ بَيْنَ يَدَيْكَ اِمَامُ حَسَنٍ نے عرض کیا اے بابائے دشمن اور دشمن آجکے اہل طہ
ملعون کہ خدا نے ہمیں اس پر ظفر بایاب کیا سامنے آپکے حاضر ہو فقَمَّ عَيْنَيْهِ وَ يَقُولُ
عَيْنَيْهِ وَ نَظَرَ الْبَيْدَ وَ هُوَ مَكْشُوفُ الرَّاسِ وَقَالَ يَا هَذَا جِئْتُكَ

جِنَايَةِ عَظِيمَةٍ وَأَنْ تَكُنْتَ أَمْرًا جَسِيمًا أَبْنَسُ إِلَّا مَا مَرُّكَ كُنْتَ لَكَ حَقٌّ
 جَانِبِي بَعْدَ ذَلِكَ بِالْقَتْلِ لَمْ أَكُنْ مُشْفِقًا عَلَيْكَ وَ قَدْ
 أَحْسَنْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَعْلَمُ أَنَّكَ قَاتِلِي لَا مُحَالَةَ وَلَكِنْ حُرُوتُ
 بِذَلِكَ لَا مَسْطَهَارَ عَلَيْكَ يَا أَشَقِي الْأَشَقِيَاءُ بِسْ لَكُمْ كِهْ لِكِهْ
 امیر المؤمنین علیہ السلام نے طرف اُس ملعون کے دیکھا کہ وہ شقی سرور ہندہ سے
 اکھڑا ہوا ہوا ارشاد کیا اے شقی تو مر تب اس عظیم کا ہوا یا میں تیرا برا امام تھا کہ
 تو نے مجھے جزا یہ دی کہ قتل کیا یا میں تجھے شفیق نہ تھا اور احسان تجھ پر نہ کرتا تھا
 حالانکہ میں جانتا تھا کہ تو ضرور میرا قاتل ہو لیکن یہ سب امور جو میں نے تیرے
 سامنے کئے تاکہ میں حجت اپنی تجھ پر تمام کروں قَالَ قَدْ مَعَتْ عَيْنُ ابْنِ
 مُلْجُوٍّ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَأَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ رَاوِی
 کہتا ہے یہ سنکر ابن مجمل ملعون رونے لگا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین جو ہرگز
 جہنم کا ہوا آپ اُسے کیونکر بچا سکتے ہیں ثُمَّ إِنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ انْفَجَّتْ
 لِي الْحَسَنُ وَقَالَ يَا بَنِيَّ ارْفُقْ بِأَسِيرِكَ أَمَا تَرَى خِدَالِي عَيْنِي
 قَدْ غَارَ تَأْوِيٌّ أَوْ سَاسِيٌّ وَقَلْبُهُ يَرْجُفُ مِنْكَ خَوْفًا فَقَالَ لَكَ
 الْحَسَنُ يَا ابْنَتِ قَدْ قَتَلْتَ هَذَا اللَّعِينُ وَأَنْتَ تَأْمُرُنِي بِالنِّفَاقِ
 فَقَالَ لَهُ نَعَمْ يَا بَنِيَّ عَنْ أَهْلِ الرَّحْمَةِ وَالشَّفَقَةِ فَأَطْعَمَهُ
 بِمَا تَأْكُلُ وَاسْقَاهُ مِمَّا تَشْرَبُ بَعْدَ اسْکے جناب امیر المؤمنین علیہ السلام
 امام حسن علیہ السلام سے فرمایا اے فرزند شفیقت و مہربانی کرو اپنے اسیر پر
 آیاتم نہیں دیکھتے ہو اسکی آنکھوں میں خوف سے گڑھے پڑ گئے ہیں اور دل اسکا

کافی ہے امام حسینؑ نے عرض کیا اے باپا اس ملعون نے تو اپکو قتل کیا اور آپ
 یاسین ارشاد کرتے ہیں کہ ہم مہربانی اور نرمی اسکے ساتھ کریں حضرت نے
 ارشاد کیا ہاں اسے فرزند ہم اہل بیت رحمت و شفقت ہیں پس جو تم کھانا
 وہ اسے بھی کھانا اور جو تم پینا وہ اسے بھی پلانا فَإِنْ أَنْامْتُ فَأَقْصِ
 مِنْهُ بِأَنْ تَقْتُلَهُ وَتَضْرِبَ بِضَرْبَةٍ وَاحِدَةٍ وَتُخْرِقَهُ بِالتَّسْرِوِكَةِ
 تَعْمِلُ بِهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ حَبِيبِي رَسُولَ اللَّهِ وَهُوَ يَقُولُ يَا كُمُ
 وَالْمَثَلَةُ وَلَوْ بِالنَّكْبِ لَعُقُوبًا لِّأَكْرَمِ دِينَا سَاحِلَتِ كُرُونُ تَوْقَمُ
 نقصان میرا اس سے لینا اس طرح سے کہ ایک ہی ضربت اسی کی تلوار سے
 لگانا اور اسکو آگ میں جلانا اور اعضا اسکے قطع کرنا اسواسطے کہ فرمایا ہے
 میرے حبیب جناب رسولؐ نے تمہیں لازم ہو خوف کرو قطع اعضا سے
 اگرچہ سگ درندہ ہو اللہ اکبر مومنین یہ وصیت اعضا کے قطع کرنے کی وہ
 جناب نسبت اپنے قاتل کے فرمائیں مگر افسوس ہزار افسوس کہ اشقیاء
 کوفہ نے حکم ابن زیادؓ کے فرزند دلبند مظلوم کو بلا کے اعضا یزیدؓ کو
 کیا سلوک کیا جیسا کہ حجت خدا زیارت ناحیہ مقدسہ میں فرماتے ہیں اَلْمُسْكِرُ
 عَلَى اَلْأَعْضَاءِ الْمَقْطُوعَاتِ اَلْكَسَامُ عَلَى الرَّؤُفِ مِنَ الْمُسْكَالَةِ حَتَّى
 سلام ہو ان اعضاے نورانی پر جو پارہ پارہ کیے گئے سلام ہو ان سہارے
 مقدس پر جو نیزوں پر بلند کیے گئے آہ ایک شقی نے ایک انگوٹھی کے لیے
 انگشت اطہرِ جد کی اور ایک لعین نے کمر بند کے لیے دونوں ہاتھ قطع کیے
 فَإِنَّا إِنَّا عَشِيتُ فَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا فَعَلَ بِهِ فَإِنَّا أَنَا عَفُوٌّ وَإِنَّا

لے نقصان میرا اس سے لینا اس طرح سے کہ ایک ہی ضربت اسی کی تلوار سے لگانا اور اسکو آگ میں جلانا اور اعضا اسکے قطع کرنا اسواسطے کہ فرمایا ہے میرے حبیب جناب رسولؐ نے تمہیں لازم ہو خوف کرو قطع اعضا سے اگرچہ سگ درندہ ہو اللہ اکبر مومنین یہ وصیت اعضا کے قطع کرنے کی وہ جناب نسبت اپنے قاتل کے فرمائیں مگر افسوس ہزار افسوس کہ اشقیاء کوفہ نے حکم ابن زیادؓ کے فرزند دلبند مظلوم کو بلا کے اعضا یزیدؓ کو کیا سلوک کیا جیسا کہ حجت خدا زیارت ناحیہ مقدسہ میں فرماتے ہیں اَلْمُسْكِرُ عَلَى اَلْأَعْضَاءِ الْمَقْطُوعَاتِ اَلْكَسَامُ عَلَى الرَّؤُفِ مِنَ الْمُسْكَالَةِ حَتَّى سلام ہو ان اعضاے نورانی پر جو پارہ پارہ کیے گئے سلام ہو ان سہارے مقدس پر جو نیزوں پر بلند کیے گئے آہ ایک شقی نے ایک انگوٹھی کے لیے انگشت اطہرِ جد کی اور ایک لعین نے کمر بند کے لیے دونوں ہاتھ قطع کیے فَإِنَّا إِنَّا عَشِيتُ فَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا فَعَلَ بِهِ فَإِنَّا أَنَا عَفُوٌّ وَإِنَّا

اَھْلَیِّیَّتِ لَا تَنْدَادُ عَلَی الْمَذَیِّبِ الْیَنَّا لَا تَکْکُ مَافَ عَفْوَ غَرْضُکَ حَضْرَتِی الْمَوْجُودِ
 نے فرمایا اگر میں زندہ رہا تو مجھے اختیار ہے جو مناسب جاوے گا وہ کوئی نہ گا اور اگر عفو
 کروں تو بے عیب نہیں ہے اس واسطے کہ ہم اہل بیت رسالت گنہگاروں کے ساتھ
 احسان اور عفو سے پیش آتے ہیں بعد اسکے آنحضرت نے فرمایا اب مجھے گھر میں
 بچاؤ جہاں میں نمازیں پڑھا کرتا تھا پس حضرت کو طرف گھر کے لیگئے اب مقام
 خود ہے کہ آنحضرت کو جناب حسین اور جماعت مؤمنین مسجد کوفہ سے خون آلودہ
 اوٹھا کر طرف گھر کے گس آہستگی اور نرمی کے ساتھ لیگئے ہوئے تاکہ حضرت کو سبب
 بھگان کے تکلیف و اذیت نہ ہو آہ اس مقام پر یاد آگیا حال مظلوم کو بلا کا کہ آنحضرت
 سے کس بیرحمی سے شتم بلعون نے پائے جس سے بے ادبی کی اور بارہ ضربوں کے
 شہید کیا اور سر اور نیزہ پر بلند کیا اور ہر طرف سے آواز تبلیغ کی بلند ہوئی اسوقت
 اندھی سیاہ چلنے لگی اور آفتاب کو گھن لگ گیا اور بسبب تاریکی کے دن کو ستارے
 دکھائی دینے لگے آہ مؤمنین اسوقت اہل حرم اور بچے انکے میتاب ہو کر فریاد
 کرتے تھے اور شدت روتے تھے کوئی فریاد رسی انکی نہ کرتا تھا بلکہ حوض نبوی
 کے اعدائے مقنعہ اور چادرین تک چھین لیں اور خمیوں میں آگ لگا دی اور
 اسیر و مقید کیا اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

جلسہ پنجم

قَالَ سَعْدُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ مِنْ ذَکَرِ فُضِیْلَتِہٖ مِنْ غَضَائِلِ
 عَلَیْہِ بْنِ اَبِی طَالِبٍ مُّقَرَّرًا بِمَا عَفَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَہٗ مَا تَقَدَّرَ مِنْ ذُنُوبِہٖ

وَمَا تَأْتِيكَ كِتَابٌ رَوْضَةٌ وَغَيْرُهُ مِنْ مَقُولٍ بِهِ فَرَمَا بِأَجْنَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَآلِهِ نَزَّاهُ مِنْ جُودِ مَنْ ذَكَرَ كَرَّمَ كَسِي فَضِيلَتِ كَافِضَاتِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ سَ
 بِشَرِّ عَقْدٍ تَوْحُّدِ سَجَانِ تَعَالَى كُنَاهُ كُذِّشَتْهُ أَوْرَاقُهُ أَسْ مُؤْمِنِ كَسِي نَجْشِ دِيَارِهِ
 وَقَالَ حُبُّ عَلِيٍّ يَأْكُلُ الدُّنُوبَ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ وَمَنْ أَحَبَّ
 عَلِيًّا غُفِرَ اللَّهُ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ يَعْدَدُ قَطْرَاتِ الْمَطَرِ أَوْ فَرَمَانِيَا
 أَجْنَابِ رَسُولِ اللَّهِ أَنْ كَدُوسِي عَلِيٍّ بِنِ ابْنِ طَالِبٍ كِي كُنَاهُ كَوِ اسطِجَ سَ
 فَنَا كَرْتِي سَ بِسَطْرِ حِ اَلْ كَلْطِي كُو فَنَا كَرْتِي هُوَ وَجُودِ مَنْ جُودِ مَنْ حُبَّتْ رَكْعَتِي
 عَلِيٍّ بِنِ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ سَ تَوْحُّدِ سَجَانِ تَعَالَى كُنَاهُ أَسْ مُؤْمِنِ كَسِي نَجْشِ دِيَارِهِ
 أَلْ رَجِ حُ كَثُرَتْ أَسْ كِي كُنَاهُ كِي مِثْلِ قَطْرَاتِ بَارَانِ كِي هُوَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَ لِأَخِي عَلِيٍّ بِنِ أَبِي طَالِبٍ
 فَضَائِلَ لَا يُحْصَى عَدَدُهَا غَيْرُهَا أَوْ فَرَمَا بِأَجْنَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ نَزَّاهُ مِنْ جُودِ مَنْ ذَكَرَ كَرَّمَ كَسِي فَضِيلَتِ كَافِضَاتِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ سَ
 كُو اسْقَدِ رَفَضَاتِ عَطَا فَرَمَانِي بِنِ كِي كُو نِي احاطَهُ اُنْكَاسُ سَوَايَ خَدَايَ كِي نَحْنِ
 كُو سَكَا سَ فَمَنْ كَتَبَ فَضِيلَةً مِنْ فَضَائِلِهِ كُتِبَ تَنْزِيلُ الْمَلَائِكَةِ
 تَسْتَغْفِرُ لَهُ مَا بَقِيَ لَيْتَاكَ الْكِتَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ جُودِ مَنْ جُودِ مَنْ حُبَّتْ رَكْعَتِي
 كُو فَضَائِلِ عَلِيٍّ بِنِ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ سَ لَكِهِ تَوْطَامِ فَرِشَتِي وَاسْطُ اُسْ كَاتِبِ
 فَضِيلَتِ كِي طَلَبِ مَغْفَرَتِ خَدَايَ كَرْتِي بِنِ جَبْتِكِ كِي وَهْ لَكَا بَاتِي رَا
 وَمَنْ اسْتَمَعَ فَضِيلَةً مِنْ فَضَائِلِهِ غُفِرَ اللَّهُ لَهُ الدُّنُوبُ الَّتِي
 الْكُتُبُهَا لَا سِتْمَاعِ أَوْ جُودِ مَنْ جُودِ مَنْ حُبَّتْ رَكْعَتِي عَلِيٍّ بِنِ أَبِي طَالِبٍ سَ

میں سے تو خداوند کریم عفو کرتا ہی گناہ اُسکے جو کان سے سُنے ہوں وَمَنْ نَظَرَ
فَخِيفَ لَهُ مِنْ فَضَائِلِهِمْ عَفَرَهُ اللَّهُ لَهُ الدُّنُوبُ الَّتِي كَتَبَهَا بِالنَّظَرِ
اور جو مومن کہ دیکھے طرک کسی فضیلت کے فضائل علی بن ابیطالب سے
تو عفو کرتا ہی خداوند عفا رگناہ اُسکے جو آنکھوں سے کیے ہیں وَقَالَ النَّظَرُ
إِلَى عَلِيٍّ بِنِ ابِطَالِبٍ عِبَادَةٌ وَذِكْرُهُ عِبَادَةٌ وَلَا يَقْبَلُ إِيْمَانُ
عَبْدًا إِلَّا بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ وَالْبَرَاءَةِ مِنْ أَعْدَائِهِ اور فرمایا جناب رسول خدا
نے کہ نظر کرنا طرف علی بن ابیطالب کے عبادت ہو اور ذکر اُنکا عبادت ہو
اور نہیں قبول ہوتا ایمان کسی بندہ کا مگر محبت و ولایے علی بن ابیطالب کے
اور بیزار ہونا اُنکے دشمنوں سے وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ
يَعْلَى بْنُ ابِطَالِبٍ يَا عَلِيُّ لَيْسَ لِحُبِّكَ حَسْرَةٌ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَا
وَحْشَةٌ فِي قَبْرِهِ وَلَا فَرْعٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ اور تاریخ خطیب بغدادی
میں عائشہ سے منقول ہو کہا اُسے ایک روز جناب رسول خدا نے علی بن
ابطالب سے فرمایا یا علی بشارت ہو تمہیں کہ تمہارے دوستوں کو بوقت
مرگ حسرت نہوگی اور قبر میں اُنہیں وحشت نہوگی اور وہ بیتاب اور خوفناک
بروز قیامت نہوگے وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ لَا يَعْرِفُ اللَّهُ إِلَّا أَنَا وَعَلِيٌّ
وَلَا يَعْرِفُنِي إِلَّا اللَّهُ وَعَلِيٌّ وَلَا يَعْرِفُ عَلِيًّا إِلَّا اللَّهُ وَأَنَا اور فرمایا
جناب رسول خدا نے کہ کوئی خدا کو نہیں پہچانتا ہے مگر میں اور علی اور مجھے
کوئی نہیں پہچانتا ہے مگر اللہ اور علی اور علی کو کوئی نہیں پہچانتا ہے مگر اللہ
اور میں وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَيُّهَا النَّاسُ لَنْ يَقْبَلَ اللَّهُ تَعَالَى

اِبْنِ عَبَّادٍ خَرَجَ صَاحِبًا لِعَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ اَوْ جَنَابِ رَسُولِ خُدَايَ فَرَمَا يَا
 اَيُّهَا النَّاسُ كَسِي بِنْدِهِ لِي كَوْنِي عِبَادَتٍ وَاجِبِ خُدَايَ قَبُولِ نَبِيْنِ كَرَامٍ مَكْرُوحِيَّتِ
 عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَحُبُّهُ حُبِّي وَمُبْغِضُهُ مُبْغِضِي وَوَلِيُّهُ وَلِيٌّ
 وَقَوِيٌّ لِي وَقَوِيٌّ لِي وَآمُرٌ كَأَمْرِي مِسْ دُوسْتِ عَلِيٍّ كَا مِيرِ دُوسْتِ هُو
 اَوْ دُشْمَنِ اُنْكَ دُشْمَنِ مِيرِ اِهْ اَوْ رُوْلِي اُنْكَ مِيرِ اُولِي هِے اَوْ قَوْلُ اُنْكَ مِيرِ اَقْوَلُ
 اَوْ كَلِمَةُ اُنْكَ مِيرِ اَكْمَ هِے وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ الرِّيَاضُ اَقْلَمًا
 وَابْحُوْرٌ مِّدَادًا وَالْحَيُّ حُسَابًا وَاَكْهَنُ كِتَابًا مَا احْصَوْا فَضْلِي
 عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ اَوْ فَرَمَا يَا جَنَابِ رَسُوْلِ خُدَايَ اَنْ اَكْرَسَبُ دِرْخْتِ دُنْيَا كِ
 بِجَايِ قَلَمِ كِ هُوْنَ اَوْ رَسَبُ دِرْيَا بِمَنْزَلِ سِيَا هِي كِ هُوْنَ اَوْ رَسَبُ جَنْ
 حَسَابِ كَرِيْنِ اَوْ رَسَبُ اِنْسَانِ لَكَمِيْنِ تُوْ هِرْ كَزُفَضَائِلِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَا
 اَحَاطَه نَمِيْنِ كَر سَكْتِ هِيْنَ وَعَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْتَ
 قَالِدَانِ شَيْعَتَانِ تَخْرُجُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيَّ مَا
 مَعَهُمْ مِنَ الدُّنُوْبِ وَالْعُيُوْبِ وَوُجُوْهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةً
 الْبَدْرُ اَوْ كِتَابِ صِرَاطِ سُوْمِيْ مِيْنِ مَنَقُوْلِ هِيْ جَنَابِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ سِے فَرَمَا يَا اُنْخَضِرْتَ نِے بِهْ تَحْقِيْقِ كِ شَيْعِے هِمَارِے بِرُوْزِ قِيَامَتِ
 اِنْسِيْ قَبْرُوْنِ سِے بَا هِرْ اَتِيْنْدِے اَسْطُوْر بِرِ كِ كُوْنِيْ اَثَرُ كُنَا هُوْنَ اَوْ رَعِيْبِ كَا اُنْپِرِ
 ظَا هِرْ هُوْكَ اَوْ رِ هِمَارِے نُوْرِ وِلَايَتِ سِے چِهْرِے اُنْكَ مَانْدِ پُوْرِے چَانْدِ كِ
 رُوْشَنِ هُوْنْكَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا عَلِيُّ لَوْ اَنْتَ عَبْدٌ لَّعَبْدًا لِلّٰهِ
 لَخَيَّرْتُكَ وَجَلَّ مِثْلُ مَا قَامَ نُوْحٌ فِيْ قَوْفِهِ اَوْ فَرَمَا يَا جَنَابِ رَسُوْلِ خُدَايَ

کہ یا علی اگر کوئی بندہ عبادت کرے خدا کی اتنی مدت جس مدت تک نوح
نبی نے زندگی کی ہے اپنی قوم میں وکان لکم مثل أحد ذہب فأنفقہ
فی سبیل اللہ اور بمقدار کوہ احد کے اُسکے پاس سونا ہوا اور وہ اُسے
راہ خدا میں صرف کرے وَمُتَّافٍ فِي عُمْرِهِ حَتَّى حَجَّ الْفَحْجَةَ عَلَى قَدَمَيْهِ
اور اُس بندہ کی عمر سقد ہو کہ ہزار حج پیادہ پا بجالائے ثُمَّ قَتَلَ بَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ مَظْلُومًا وَلَمْ يَكُنْ فِي قَلْبِهِ مَحَبَّتُكَ لَمْ يَشْرَ سَائِحَةً
الْجَنَّةِ وَلَمْ يَدُ خُلُفًا بَعْدَ اُسکے وہ بندہ درمیان کوہ صفا اور مروہ کے
بظلم و ستم قتل کیا جائے پس باوجود ان سب باتوں کے اگر وہ تمھاری محبت
نہ رکھتا ہو تو ہرگز وہ شخص بوسے بہشت بھی نہ سونگھیں گا اور ہرگز داخل بہشت
نہوگا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَلَا يَدْرُ عَلِيٌّ وَلَا يَدْرُ
اللَّهُ وَحُبُّ عِبَادَةِ اللَّهِ اور فرمایا جناب رسول خدا صَلَّی اللہ علیہ وآلہ نے کہ
دوستی علی بن ابیطالب کی دوستی خدا کی ہے اور محبت علی بن ابیطالب
کی عبادت خدا ہے وَابْتِغَاءُ دَرَجَاتٍ مِنَ اللَّهِ وَآوْلِيَاءُ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ
وَاعْتِدَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ وَحَرْبُ دُحْنِ اللَّهِ وَسَلْمُ سِلْحِ اللَّهِ اور اہل
حکم علی بن ابیطالب ہر بندہ پر فرض ہے جانب خدا سے اور دوست اُنکے
دوست ہیں خدا کے اور دشمن اُنکے دشمن ہیں خدا کے اور جنگ کرنا اُنسے
جنگ ہے خدا سے اور صلح اُنسے صلح ہے خدا سے وَرَوَى الْحَافِظُ
مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى فِي تَفْسِيرِ قَوْلِهِ تَعَالَى عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ النَّبَاِ
الْعَظِيمِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ اور حافظ محمد بن موسی

شیرازی نے تفسیر میں یہ کرمیہ عَمَّیْسًا تَلَوْنَ عَنْ النَّبَاءِ الْعَظِيمِ کی ساتھ اپنی اسناد کے روایت کی ہو فرمایا جناب رسول خدا نے اِنَّ وَ کَایَةَ عَلٰی اَبِیْطَالِیْبٍ یَسْتَلُوْنَ عَنْهَا فِیْ قُبُوْرِهِمْ بہ تحقیق کہ محبت علی بن ابیطالب کی وہ امر عظیم ہو کہ سوال کیے جائینگے سب بندے اپنی قبروں میں اُس سے فَکَیْبَقِیْ مِیْتٍ فِیْ شَرْقٍ وَ کَلا غَرْبٍ وَ کَلا فِیْ بَرْوَةٍ وَ کَلا فِیْ حِجْرٍ اَلَا وَ مَنْکُمْ وَ نَکِیْمْ یَسْأَلُ اِلَیْهِ عَنْهُ عَنْ وَ کَایَةَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بَعْدَ الْمَوْتِ پس نہیں باقی رہتی ہو کوئی میت شرق و غرب عالم اور صحرا اور دریا میں مگر یہ کہ پوچھتے ہیں منکر و نکیر اُس سے دوستی علی بن ابیطالب سے بعد موت کے وَ یَقُوْ کَلا فِیْ مَنْ رَسَبْتَ وَ مَا دِیْنُکَ وَ مَنْ نِیْسَکَ وَ مَنْ اِمَامُکَ اور وہ دونوں پوچھتے ہیں کون ہو معبود تیرا اور کیا ہو دین تیرا اور کون ہو نبی تیرا اور کون ہو امام تیرا پس حضرات اگر اعتقادات اُس کے درست ہوں اور ولایت امیر المؤمنین کا مقرر ہو تو بے تامل مُردہ جواب دے گا اَللّٰهُ جَلَّ جَلَالُہٗ سَابِقَ دَاوُودَ وَ یَسُوْفَ وَ اِسْمَاعِیْلَ وَ یَحْیٰی وَ یُوْنُسَ وَ عَلٰی بْنِ اَبِیْطَالِیْبٍ اِمَامِیْ الشَّعْبِ میرا ہو اور اسلام دین میرا ہو اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ آلہ نبی میرے ہیں اور حضرت علی بن ابیطالب امام میرے ہیں وَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ اَنَہَا قَالَتْ سَمِعْتُ سَیِّدَتِیْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءُ تَقُوْلُ لَیْلَةً دَخَلَ فِیْ عَلِیٍّ اَفْرَیغٌ فِیْ فِرَاشِیْ قُلْتُ یَا اَفْرَیغُ یَا سَیِّدَتِیْ اَوْ رَا سَہَا بِنْتَ عُمَیْسٍ سے منقول ہے کہ اُس نے سنا میں نے کہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا جس شب علی مرتضیٰ علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اُس شب فرش خواب پر مجھے خوف عارض ہوا میں نے عرض کیا اے شاہزادی میری کیا سبب تھا آپ کے خون کا

قَالَتْ سَمِعْتُ الْأَرْضَ تُحَدِّثُهُ وَهِيَ يُحَدِّثُ نَحْنًا فَاصْبَحْتُ وَأَنَا فَرِينَةٌ
 فَأَخْبَرْتُ وَلَدِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنِّي مَعصُومَةٌ فِي فَرَايَا سُنَّائِي فِي
 زَمَنِ الْأَنْحَضَرْتِ بِي كَچھ باتیں کرتی ہے اور حضرت بھی اُس سے کچھ فرماتے
 ہیں پس صحیح گوئیہ حال میں نے اپنے پدرِ بزرگوار جناب رسول خدا سے بیان کیا
 اور اس وقت تک مجھ پر خوف طاری تھا فَسَجَدَ سَجْدَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَفَعَ
 رَأْسَهُ وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ الْبُشَيْرَى بِطَيْبِ النَّسْلِ فَإِنَّ اللَّهَ فَضَّلَ
 بَعْلَكَ عَلَى سَائِرِ خَلْقِهِ وَأَمَّا الْأَرْضُ أَنَّ تُحَدِّثُ بِأَخْبَارِهَا وَمَا
 يُخْبِرُنِي عَلَى وَجْهِهَا مِنْ شَرِّ قَهَالِي غَرِبَهَا يَهَيِّئُ سَكْرَةً وَجَنَابِ سَجْدَةٍ طَوِيلَةٍ
 بَعْدَ اللَّائِي بَعْدَ سَكْرَتِهِ سَجْدَةٍ سَعْدَةٍ سَعْدَةٍ سَعْدَةٍ سَعْدَةٍ سَعْدَةٍ
 بَشَارَتِ هُوَ سَاحِلُ نَسْلِ طَاهِرٍ أَوْ بِرَاقِيزِہ کے تحقیق کہ حق سبحانہ تعالیٰ فی فضیلت
 دے دی تمہارے شوہر کو سب خلق پر اور حکم فرمایا ہر زمین کو کہ ہر روز خبریں اپنی اُنسے
 عرض کیا کرے اور جو کچھ مشرق سے مغرب تک زمین پر گزرے وہ سب
 اظہار کرے وَعَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ أَعْطَى النَّبِيُّ ﷺ
 أَبِيطَالِيَّةَ خَاتَمَةَ لِيُنْقَشَ عَلَيْهَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَسَاحَدَهُ
 أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَأَعْطَاهُ النَّقَاشَ أَوْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَجَدَ بِرَاقِيزِہ
 سے روایت کی ہے فرمایا انحضرت نے کہ ایک تہ جناب سوچو خدا نے جناب امیر المؤمنین
 علی علیہ السلام کو انگشتری اپنی دی تاکہ امیر محمد بن عبد اللہ کندہ ہو اور جناب
 امیر المؤمنین علیہ السلام نے وہ انگشتری لیکر نقاش کو دی فَقَالَ لَهُ انْقَشْ
 عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَانْقَشَ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَانْقَشَ

ہوئے اب یاد کیجیے اس انگشتی کو جو جناب امام حسین علیہ السلام نے کربلا میں حالت
 تشنگی میں روز عاشورا اپنے فرزند حضرت علی اکبر کو دی تھی فَخِيَ الْجَاهِلُ وَغَيْرُهُ
 لَمَّا بَنَى عَلَى بَنِي الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْقِتَالِ وَاسْتَدَّ عَلَيْهِ
 الْعَطَشُ جَاءَ عِنْدَ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ يَا أَبَتِ
 الْعَطَشُ قَدْ قَتَلَنِي وَثَقُلُ الْحَدِيدُ أَجْهَدَنِي فَهَوَّلَ إِلَى شَرِبَةِ
 مِنَ الْمَاءِ سَبِيلٌ جَنَاحِي بِجَارِ الْأَنْوَارِ وَغَيْرِهِ مِمَّنْ مَقُولٌ ہے کہ جب شاہزادہ
 علی اکبر معمر کربلا میں مصروف جہاد ہوئے اور سبب حرارت کے شدت
 تشنگی سے بیتاب ہوئے تو اسوقت اپنے پدر مظلوم امام حسین کی خدمت
 میں حاضر ہوئے عرض کیا اے بابا پیاس نے مجھے ہلاک کیا اور سنگینی سلاح
 مجھے تعوب میں ڈال دیا ہے آیا تھوڑا سا پانی ہو سکتا ہے کہ مجھے ملے فَصَحَّى
 الْحُسَيْنُ وَأَعْطَى خَاتَمَهُ وَقَالَ يَا بُنَيَّ أَمْسِكْهُ فِي فَيْكٍ وَارْجِعْ
 إِلَى الْأَعْدَاءِ فَإِنِّي أَرَى جَوْلَانَ لَا تَقْضَى بَعْدَ ذَلِكَ أَبَدًا اے پانی کہاں
 تھا یہ سنتے ہی امام حسین رونے لگے اور انگشتی اپنی اپنے نور نظر کو عنایت
 کی اور فرمایا اے فرزند اے اپنے منہ میں رکھ لے اور جہاد میں مصروف ہو
 مجھے امید ہے کہ بعد اسکے تو کبھی پیاسا نہ ہوگا پس جناب علی اکبر وہ انگشتی دہن اطہر
 میں رکھ کر لشکر اعداد پر حملہ آور ہوئے اور اس مرتبہ کمال شجاعت و دلوری
 ایک جماعت کثیرہ کو قتل کیا مگر افسوس کہ اثنائے کارزار میں ایک لعین نے
 کمینہ لگا دیا کہ ایک تلوار سر اطہر پر لگائی کہ صدمہ سے اُسکے وہ جناب غصہ لگا کر
 ٹھوڑے سے زمین پر تشریف لائے اور آواز دی اے بابا میری خبر لیجیے آج جب

حضرت قریب اپنے فرزند کے پہنچے تو روتے تھے اور فرماتے تھے یَا بُحُّی
 عَلَى الدُّنْيَا بَعْدَكَ الْعَفَاۤءُ فرزند اب بعد تیرے خاک ہوا اس دنیا پر پس
 لاش کو لیکر طرف خیمہ کے آئے بعد اسکے حضرت نے صبحہ کیا راوی کہتا ہے
 یہ سنکر ایک خاتون معظمہ خیمہ سے باہر نکل آئیں اور فریاد کرتی تھیں اور فرماتی تھیں
 ہاے اے نور نظر اے میوہ جگر اے راحت دل میرے پس نالہ وزاری کرتی ہوئیں
 لاش علی اکبر کو اپنی آغوش میں لیا میں نے لوگوں سے پوچھا یہ خاتون معظمہ
 کون ہیں انھوں نے کہا یہ جناب زینب ہیں امام حسین علیہ السلام کی بہن پس
 حضرت قریب اُنکے تشریف لانے اور تسلی و دلاسا دیکر طرف خیمہ کے پھیر دیا
 بعد اسکے اپنے فرزند کی لاش کو لاشہائے شہدائے رکھ دیا مومنین کی سی خیال
 تھا اُن حضرت کو پردہ داری جناب زینب کا مگر افسوس ہزار افسوس بعد
 شہادت امام حسین کے اشیقیاے کوفہ نے کچھ لحاظ و پاس اُنکا نہ کیا اور
 خیموں میں ہجوم کر کے بے تحاشہ در آئے اور مقنعہ اور چادرین تک جناب
 زینب و اُم کلثوم کی چین لیں اور خیموں میں آگ لگا دی اور اہل حرم کو اسیر و
 مقید کیا اور اونٹوں پر سوار کر کے طرف کوفہ کے لے گئے اَللّٰہُ لَعْنَةُ

اللہ علی القوم الظالمین

مجلس ششم

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
 مِنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تَفَتَّحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ کَتَابَ رَوْضَةٍ

عبداللہ بن عباس سے منقول ہے انھوں نے کہا فرمایا جناب رسولی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مومن کہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تودروا زے آسمانوں کے اُسکے واسطے کھل جاتے ہیں وَمَنْ تَلَاهَا مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ تَهْلَلُ وَجْهُ اللَّهِ تَعَالَى فَاسْتَشِرْ بِذَلِكَ اور جو مومن بعد کلمہ توحید کے کہے محمد رسول اللہ توحی سبحانہ تعالیٰ کی کمال خوشی اور رضا کا باعث ہوتا ہے وَمَنْ تَلَاهَا بَعْلِي وَلِيَّ اللَّهِ وَصِيَّ رَسُولِ اللَّهِ غَفَرَ اللَّهُ تَعَالَى ذُنُوبَهُ وَلَوْ كَأَنْتَ بِعَدِيدِ قَطْرَاتِ الْمَطَرِ اور جو مومن بعد اسکے کہے علی ولی اللہ وصی رسول اللہ توحی سبحانہ تعالیٰ تمام گناہ اُسکے بخش دیتا ہے اگرچہ وہ گناہ بعد قطرات باران کے ہوں سبحان اللہ یہ مرتبہ ہے ذکر ولایت امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کا اور فضائل آنحضرت کے بہت ہیں منجملہ انکے یہ فضیلت ہے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ جَالِسًا فِي جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذَا قُبِلَ عَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَجِئًا نَحْوَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ هُوَ كَتَمْتُمْ هُنَّ كَلَامَ رَسُولِ خَدَامِ أَيْكَ جَامِعَتِ اصْحَابَ كَلَامَ تَشْرِيفِ رَكْعَتَيْنِ تَحْتَهُ نَاكَاهُ جَنَابَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَشْرِيفَ لَائِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى أَدَمٍ فِي عِلْمِهِ وَإِلَى نُوحٍ فِي حِكْمَتِهِ وَإِلَى إِبْرَاهِيمَ فِي جَلَمِهِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ پس جناب رسول خدا نے فرمایا جو شخص چاہے کہ نظر کرے طرف علم آدم اور حکمت نوح اور علم ابراہیم کے پس چاہیے کہ وہ نظر کرے طرف علی بن ابیطالب کے وَقَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يُوسُفَ فِي جَمَالِهِ وَإِلَى إِبْرَاهِيمَ

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَىٰ مُوسَىٰ إِذْ أَنْزَلَ إِلَيْهِ الذِّكْرَ إِذْ أَوْفَقَهُ لِزَكَاةِ اللَّهِ فَلَيَنْظُرَ إِلَىٰ
 عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَوْ قَرَّبًا يَجْنِبُ رَسُولَ اللَّهِ سَاسَةً نَظَرَ كَرِهَ طَرَفَ
 جَمَالِ يُوسُفَ أَوْ سَخَاوَاتِ اِبْرَاهِيمَ أَوْ فَرَمَ وَدَانِشَ مُوسَىٰ أَوْ زُهْدَ دَاوُدَ كَيْ تَوْجَاهُ يَسِي
 وَهُ نَظَرَ كَرِهَ طَرَفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَيْ لَعْنِي يَسِي سَبِ اَوْ صَامَاتِ اَنْبِيَا كَيْ
 اَنْحِينَ مَوْجُودِ هِيْنَ اَبِ مَقَامِ غُورِ هِيْ كَيْ جَوَزِ رُكُوْا رِبْعِ جَنَابِ رَسُوْلِ خَدَا كَيْ
 اَفْضَلِ هُوَ اَنْبِيَا سَيَاقِيْنِ اَوْ رَفْرَشَتَا سَيَاقِيْنِ سَيَاقِيْنِ سَيَاقِيْنِ سَيَاقِيْنِ سَيَاقِيْنِ
 فَضَائِلِ وَ مَرَاتِبِ عَالِيَةِ عَطَا كَيْ هُوْنَ اَفْسُوسِ وَ هَا تَحْتِ سَيَاقِيْنِ اَبِ لَحْمِ لَعْنِ كَيْ شَهِيْدِ
 هُوَ جَا لَيْ جَسِيَا كَيْ شَاعِرِ كَيْ تَابِ

اَعْلَا لَكَ يَا هَذَا الزَّمَانُ مُحَرَّمٌ * اَمَّا الْجَوْزُ مَعْرُوفٌ حَتَّىٰ عَلَيْكَ مَحْلُومٌ
 اے زمانہ غذا آریا عدل و انصاف تجھ پر حرام ہو گیا ہو آیا ظلم کرنا بنسبت خاصان
 خدا کے تجھ پر واجب و لازم ہے

فَسَانِكَ تَعْظِيْمُهُ اَلَا لِمَا ذَلِ دَائِمًا * وَ عَرَيْنِيْنَ اَرْبَابِ لَفْظِ اَكْبَلِ تُرْعُوْ
 پس حال تیرا ابتداء سے یہ ہے کہ تجھے تعظیم منظور رہتی ہے اُن لوگوں کی جو لائق
 تعظیم کے نہیں ہیں اور واجب جانتا ہے تو صاحبان فضل و شرف کو
 ذلیل و خوار کرنا

اِذَا رَأَىٰ فَضْلُ الْمَرْءِ اِذَا مَحْتَانُهُ * وَ تَرَعَىٰ مِنَ الْفَضْلِ فَيَدُورُ وَ تَحَمُّ
 جس شخص میں تو فضل و کمال زیادہ پاتا ہے تو اُسی کو بلا اور آفات میں مبتلا
 کرتا ہو اور رعایت کرتا ہو تو اُس شخص کی جو فضل و کمال سے خالی ہے
 يَقَادُ عَلَيَّ فِي حَمَائِلِ سَيْفِهِ وَ يَقْتُلُهُ لَكُمُ لَعْنَتُكَ وَ اَلَا مَرْ

کو نہ بے تحاشا جیون میں در آئے اور اسباب و زیور لوٹ لیا اور مقنعہ و چادرین
 تک انکی چھین لیں اور جیون میں آگ لگا دی اور ان شاہزادیوں کو اسیر و مقید
 کر کے اونٹوں پر سوار کیا اور نجوم عام میں طرف کو نہ کے لیکنے قال محمد بن
 الحنفیۃ فَاذْخَلْنَاكَ فِيْ حُجْرَةٍ مَّوْطَرًا خُتَا عَلٰی فِرَاشٍ فَاقْبَلْتَ
 سَرَّيْنِیَّ وَ اُمَّ کُلْثُوْمٍ حَتّٰی اَنْکَبْتَا عَلٰی فِرَاشٍ فَهَلَاکَ تْنَادِیْ یَا
 اَبْنَاکَ مِنْ اللِّصَغِیْرِ حَتّٰی یَکْبُ وَ مَنْ لِلْکَلْبِ یَنْ اَلْمَا دِیَا اَبْنَاکَ
 لَعَزُّنَا عَلَیْکَ طَوْبُیْ وَ عَتَبْنَا عَلَیْکَ کَا تَنْ فَا غَضِبْنَا مُحَمَّدَ بْنَ حَنْفِیَّہِ
 کہتے ہیں پس ہم سب نے آنحضرت کو انکے حجرے میں پہنچا کر فرش پر لٹا دیا
 اسی اثنا میں جناب زینب و ام کلثوم روتی ہوئی آئیں اور اپنے تئیں حضرت
 کے فرش پر گرا دیا پس اس طرح سے بین کرنے لگیں ایوہا باب کون بیٹوں اور
 یتیموں کی پرورش کرے گا اسے بابا حزن و غم آپکا ہمپر دراز ہوگا اور انسو سہار
 آپکے فراق میں جاری رہینگے پس جب بیٹوں شب آئی تو اثر زہر کا قدموں تک
 حضرت کے آگیا اور نہایت ناتوان ہوئے اور نشستہ نماز پڑھی اور ہم سب کو
 وصیت فرمائی اور تسلی و دلاسا دیتے تھے یہاں تک کہ صبح ہوئی اور بعد نماز
 لوگوں کو اذن حضور دیاپس لوگ آتے تھے اور سلام کرتے تھے اور حضرت
 جواب سلام دیکر فرماتے تھے مجھے سوال کرو قبل سکے کہ مجھے نہ پاؤ پس لوگ
 بشت روتے تھے آہ حضرت کا ضعف و نقاہت سے یہ حال تھا کہ فرمایا
 اپنے امام سے سوال میں تخفیف کرو پس احکام الہی بیان کیے اور
 امر و نہی سے آگاہ کیا اور امور نیک کی تاکید فرمائی جب اکیسویں شب رمضان کی

آئی کہ وہ دوسری شب تھی حضرت کے زخمی ہونے کی اُس شب کو حضرت نے اپنی اولاد اور اہل بیت کو جمع کیا اور انھیں وداع فرمایا اور ارشاد کیا کہ میں نے تم سب کو خدا کے سپرد کیا اور وہی کافی ہے تمھارے مہمات کا اور بہتر وکیل ہے فَأَمَّا هُمْ وَأَوْصَاهُمْ بِلُزُومِ الْإِيمَانِ وَالْحُكْمِ الْمَلْفِيِّ وَأَوْصَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ پس حضرت نے سب کو حکم دیا اور وصیت کی ساتھ لزوم ایمان اور متابعت اُن احکام کی جو جناب رسول خدا نے ارشاد فرمائے تھے وَكَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ بِأَنَّهُ لَا تَبِيعَا إِلَّا خَيْرًا بِاللَّذْنِ وَأَلَا تَأْسَفَا عَلَى شَيْءٍ مَّحَافِقُ تَكُمُ مِنْهَا وَكُونَا لِلظَّالِمِ خَصِيمًا وَلِلْظُلُومِ مُعِينًا أَوْصِيكُمْ أَجْمَعِينَ أَهْلِي وَوُلْدِي وَهَمَنْ بَلَغَهُ لَتَنَالِي هَذَا ابْتِغَوْا تَقْوَى اللَّهِ وَنَظْمًا مُؤْمِرًا كَوْنًا وَاصْلًا ذَاتِ الْبَيْنِ أَفْضَلُ مِنْ عَامَّةِ الصَّلَاةِ وَالصِّيَاةِ وَأُسْوَتِ جَنِينَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

سامنے حاضر تھے پس حضرت نے ارشاد کیا میں تم دونوں سے وصیت کرتا ہوں کہ زہد و تقویٰ میں بسر کرنا اور آخرت کو دنیا کے ساتھ بدل نہ کرنا اور اگر مال دنیا سے کچھ ضائع ہو تو اُس پر تأسف نہ کرنا اور ظالموں سے دشمنی رکھنا اور مظلوم کی نصرت کرنا میں تمھیں اور سب اپنے اہل بیت اور اولاد کو اور جس کو کہ یہ وصیت نامہ میرا پہونچے وصیت کرتا ہوں کہ تم سب پر میزگاری کرنا راہ خدا میں اور اپنے نظم امور کا خیال رکھنا اور اختیار کرنا صلح کو اسیبہ کہ اصلاح درمیان برادران ایمانی کے بہتر ہے بہت سی نماز و روزہ سے ثُمَّ تَرَى بَلَدًا السَّمْعُ فِي جَسَدِهِ الشَّرِيفِ حَتَّى نَظَرْنَا إِلَى قَدَمَيْهِ

وَقَدْ احْتَرْنَا جَمِيعًا فَعَطَّ ذَلِكْ عَلَيْنَا وَاسْتَأْمِنَهُ كَيْدًا سَكَّ افْتَرَسَ زَهْرُ
 کاجس سے تلوار بن لجم کی ٹھجائی گئی تھی بدن اطہر میں پھیل گیا یہاں تک کہ دیکھا
 ہمنے کہ چہرہ انور زرد اور مائل بسفید می ہے اور ہاؤن زہر کے اثر سے سرخ ہو
 میں پس یہ امر ہم پر دشوار ہوا اور ہم زندگی سے اُس جناب کی مایوس ہوئے آہ
 مقام تصور ہے کہ اُسوقت جناب حسنین اور جناب زینب و ام کلثوم کا کیا
 حال ہوا ہو گا جب دیکھا ہو گا کہ اثر زہر کا بدن اطہر پر ظاہر ہے اور تھوڑی دیر
 مہان میں نَدَعَرَضُوا عَلَیْهِ الْمَشْرِقُ مِنْ لَبَنِ فِي قَصْعَةٍ فَآخَذَ
 فَشَرِبَهُ كُلَّهُ بَعْدَ اس کے انھوں نے ایک کاسہ شیر حضرت کی خدمت میں
 حاضر کیا پس حضرت نے وہ سب نوش فرمایا تَعَذَّرَ ابْنُ مَرْجَانٍ وَاتَّهَكَ
 يَبْقَى شَيْءٌ مِنْهُ فَقَالَ اِنَّ اَهْلَ اللّٰهِ كَانَ قَدْ رَأَى مَقْدُوْرًا وَاَعْلَمُوْا اَنْنِیْ
 مَا شَرِبْتُ جَمِيعَةً وَلَمْ اُبْقِ اِلَّا لَا تَهْ اَخْبِرْ رَفِیْ مِنْ الدُّنْیَا بَعْدَ اس کے
 حضرت نے ابن لجم کو یاد کیا اور ارشاد کیا کہ کچھ اسمیں سے تمھارے قیدی کے
 لیے رہا بہ تحقیق کہ حکم تقدیر بدلتا نہیں ہے آگاہ ہو کہ میں نے یہ شیر سب پیا اور
 تمھارے اسیر کے لیے باقی نہ رکھا اس لیے کہ یہ آخر رزق تمھارا دنیا سے فِی اللّٰهِ
 عَلَیْکُمْ اَیَّ اَحْسَنَ اِلَّا مَا سَقِیْتُ اَسْبِیْ کَوْمِثْلٍ مَا شَرِبْتُ
 اَنَا فَحَمِلَ عَلَیْهِ شَرِبْتُ مِثْلَ مَا شَرِبَ بَدَلِ پس جناب حسنین سے فرمایا تمھیں
 قسم ہو خدا کی حسیطہ کا شیر میرے لیے لائے تھے اس طرح کا شیر اپنے اسیر کے
 لیے لیجاؤ پس اُس ملعون کے لیے ویسا ہی شیر لے گئے حضرات مقام تصور ہے
 کہ اُسوقت بھی آنحضرت کو اپنے قاتل کا یہ خیال تھا اور اُسکا بھوکا پیاسا رہنا

گوارا نہوا اگر افسوس ہو اسیران صحرائے کربلا کے حال پر کہ کوئی اُن بلیسون کا بھوک
 پیاس میں بُرسان حال نہ تھا اور اطفال خرد سال اُنکے شدت تشنگی میں جان
 بلب تھے اور اعدا چاہتے تھے کہ آل رسول بھوک پیاس ہی میں ہلاک ہو جاوے
 فَلَمَّا قَرَّبَتْ وَفَاةً عَلَيَّ وَدَّعَ الْحُسَيْنُ وَالْحُسَيْنُ وَقَالَ أَبَا مُحَمَّدٍ وَيَا
 أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَوْصِيكَمْ خَيْرًا فَإِنَّمَا مِثِّي وَأَنَا مِنْكُمْ أَوْ كَأَنِّي نَبَأٌ قَدْ
 خَرَجْتُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي الْفِتْنُ فَاصْبِرْ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ وَهُوَ
 خَيْرُ الْحَاكِمِينَ الغرض جب وقت وفات جناب امیر المؤمنین علی مرتضیٰ
 علیہ السلام کا قریب ہوا تو اسوقت اپنے نورعین حسنین کو وداع کیا اور فرمایا
 اے ابو محمد اور اے ابو عبد اللہ میں تمھیں وصیت کرتا ہوں کہ امر خیر میں مصروف
 رہنا اور میں تم سے ہوں اور تم مجھ سے ہو اور بعد میرے تمہرے طرح کے ظالم ہوں گے
 میں صبر کرنا جب تک کہ حق سبحانہ تعالیٰ اُن ظالموں سے انتقام تم دونوں کا لے
 اور وہ بہترین حکام ہیں کیوں مؤمنین کیا حال ہوا ہو گا اسوقت اُن حضرت کا
 جب اپنے فرزندوں کا زہر اور تلوار سے شہید ہونا یاد آیا ہو گا جسکی اُنکو خبر
 دی ہے ثُمَّ انْفَتَحَتْ اِلَيْهِ اَوَّلُ الدِّينِ مِنْ غَيْرِ فَاطِمَةَ وَآوَصَى
 بِهِمْ اَنْ لَا يَخْلَعُوا وَلَا يَدْفَعُوا فَاطِمَةَ يَعْنِي الْحُسَيْنَ وَالْحُسَيْنُ ثُمَّ قَالَ
 اَحْسِنَ اللَّهُ لَكُمْ الْعَرَاءَ اَلَا اِنِّي مُنْصَرِفٌ عَنْكُمْ وَرَاحِلٌ وَلَا هُوَ
 بِحَبِيبِي مُحَمَّدًا كَمَا وَعَدْتَنِي بَعْدَ اِسْكَافِ حُفْرَتِ مَوْجِهٍ هُوَ ابْنِي اَنْ اَوْلَادُ
 الْبَطْرِ جَوَاطِنِ جَنَابِ سَيِّدَةِ فَاطِمَةَ زَهْرَاءِ نَحْنُ اور انھیں وصیت فرمائی
 کہ تم کبھی مخالفت نہ کرنا اولاد سیدہ سے یعنی امام حسن و امام حسین کے مطیع رہنا

بعد اسکے ارشاد کیا کہ حق سبحانہ تعالیٰ تم سب کو میری مصیبت میں صبر عطا کرے آگاہ ہو
اب میں تم سے رخصت ہوتا ہوں اور جاتا ہوں خدمت میں اپنے حبیب جناب
رسول خدا کی حسب طرح سے کہ اُس جناب نے مجھے وعدہ فرمایا تھا قَالَ مُحَمَّدٌ
بْنُ الْحَنَفِيَّةِ لَمَّا فَرَّغَ عَنِ التَّوَدِيْعِ نَظَرْنَا اِلَى شَفِئِيْهِ وَهَمَّا يَخْتَلِعَانِ
بِذَا كَرَّ اللّٰهُ وَجَعَلَ يَرْشُمُ جَبِيْنَهُ عَرَقًا وَهُوَ يَسْمُوْ بِبَيْدَا مُحَمَّدٍ حَنْفِيَّةٍ
کہتے ہیں کہ جب حضرت ہم سب کو وداع کر چکے تو دیکھا ہم نے کہ بہائے اقدس
ذکر خدا میں ہل رہے ہیں اور پیشانی انور سے عرق جاری ہے اور حضرت عرق
کو آپ ہی پوچھتے ہیں قُلْتُ يَا اَبْتَ اَسَاكَ تَسْمُوْ جَبِيْنَكَ فَقَالَ يَا بَنِيَّ
اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا نَزَلَ يَدُ الْمَوْتِ
وَدَنَتْ وَفَاتَتْهُ عَرَقٌ جَبِيْنُهُ وَصَارَ كَاللُّوْلُوِّ الرَّطْبِ میں نے
عرض کیا اسے بابا کیا وجہ ہے کہ پیشانی انور کو آپ پوچھتے ہیں اور ارشاد کیا
اے فرزند سنا ہے میں نے جناب رسول خدا سے کہ جب وقت موت
مؤمن کا قریب ہوتا ہے تو اس وقت پیشانی پر اُسکی عرق آتا ہے مثل مردار
آبدار کے مقام غور ہے کہ جس وقت جناب امیر المؤمنین کی پیشانی انور عرق
موت سے تر ہوئی تو اس وقت وہ حضرت اپنے گھر میں مجمع اہل بیت میں تھے
اور شیران حضرت کو پلا چکے تھے پیاسے نہ تھے مگر افسوس ہے حال یکسوی ظہور
کر بلا پر کہ وہ حضرت وقت اخیر عالم غربت میں ریگ گرم صحرا پر تشنہ لب خاک
و خون آلودہ اپنے اہل بیت سے علیحدہ تھے اور عرق موت کا ہلاری تھا
چنانچہ معصوم زیارت ناحیہ میں فرماتے ہیں قَدْ اَسْرَمْتُ بِالْمَوْتِ جَبِيْنَكَ

اے قد مظلوم تحقیق کہ آپکی پیشانی انور پر عرق موت کا آگیا تھا تھوڑی دیر میں آپ کا انتقال ہو گیا
 اِلٰی مَرَحِلَاکَ وَ اَهْلَکَ اُسوت آپ گوشہ چشم سے بحسرت و یاس طرف
 اپنے اہل بیت اور خیموں کے دیکھتے تھے فتَوَّجَّہَ اِلٰی الْقُبْلَہِ وَ قَالَ
 اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ مَا لَ
 لَوْ نَہُ اِلَّا اِلْبَیَاضِ فَمَا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِہِ حَتّٰی تُوْفِّیَ عَلَیْہِ السَّلَامُ
 غرض کہ یہ فرما کر حضرت امیر المؤمنین متوجہ ہوئے طرف قبلہ کے اور زبان طہر
 سے کلمہ شہادتین جاری کیا اور رنگ مائل بسفیدی ہوا آہ محمد حنفیہ کسرتین
 میں حاضر تھا کہ اُس جناب نے وفات پائی فَعِنْدَ ذٰلِکَ صَحَّتْ بِنْتَاہُ
 سَرِیذِبَ وَ اُمُّ کَلثُوْمٍ وَ جَمِیْعُ نِسَائِہِ وَ قَدْ شَقَقْنَا الْحَبُوْبَ وَ لَطَمْنَ
 الْحَدُوْدَ وَ اَنَارَتْ فَعَبَتِ الصَّبْحَہُ فَاَلْقَصِرَ اُسوت جناب زینب و
 اُمُّ کَلثُوْمٍ بیٹیاں آنحضرت کی اور سب اہل بیت اور عورتیں باوازا بلند
 رونے لگیں اور کھرام بپا ہوا اور گریبان اپنے چاک کیے اور طہانچے اپنے
 رخساروں پر مارے اور حرم سرا سے صدا گریہ و بکا بلند ہوئی فَعَلِمَ
 اَهْلُ الْکُوفَہِ اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَدْ قُبِضَ فَاَقْبَلَ النِّسَاءُ وَ اَلْوَحَا
 یُھْرِ عَوْنًا لِّیْہِ اَفْعَا جَاوْ صَا حُوْا صَبْحَہُ فَاَسْرَیَتْ اَلْکُوفَہُ فَهَلَّ
 بِاَہْلِہَا وَ کَثُرَ الْبُکَاؤُ وَ النَّحْبُ اُپس اہل کوفہ کو معلوم ہوا کہ جناب امیر المؤمنین
 علیہ السلام نے وفات پائی اُسوت سب زن و مرد روتے پیٹتے گروہ گروہ
 حضرت کے گھر کی طرف آئے اور ہر شخص بیٹابی سے روتا تھا اور کثرت گریہ و
 بکا سے کوفہ ہل رہا تھا حضرت سنا اپنے کہ جب اہل کوفہ نے خبر انتقال جناب

امیر المؤمنینؑ کی سنی تو بیتا باندہ روتے ہوئے طرف خانہ آنحضرت کے آئے اور اس قدر روتے تھے کہ کھرام بہا تھا مگر افسوس ہزار افسوس جب روز عاشورا آوازِ قَدْ قُتِلَ الْحُسَيْنِؑ کی بلند ہوئی تو اس وقت اشقیائے کوفہ کہاں سرورِ تلوارین علم کیے ہوئے آئے اور قتلِ فرزندِ رسولؐ سے مسرور تھے آہ کوئی ناری خیمِ حرم محترم کو آگ لگاتا تھا اور کوئی اسباب لوٹاتا تھا اور کوئی مقننہ چادرینِ سردن سے اہل حرم اور عورات ستم رسیدہ کے اوتار تا تھا اور وہ سب فریاد کرتی تھیں کوئی انکی فریاد رسی نہ کرتا تھا بلکہ عوض فریاد رسی کے اسیر و مقید کیا اور اونٹوں پر سوار کر کے ہجومِ عام میں طرف کوفہ کے لیگئے وَ فِي الْيَمْحَارِ وَ غَيْرِهَا أَنَّهُ قَبِضَ بِالْكُوفَةِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ لِتَسْبِيحِ لَيْلٍ بَقِيَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةِ أَسْرَ بَعِيْنٍ مِنَ الْحِجْرَةِ وَ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّينَ عَامًا الْغَرْضُ بِجَارِ الْأَنْوَارِ وَ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ مَنُوقُولُ هِيَ أَنَّهُ آنحضرت نے کوفہ میں شہ جمعہ اکیس تاریخ ماہ رمضان سنہ چالیس ہجری کو رحلت فرمائی اور سن شریف آنحضرت کا اُسدن تر سنہ برس کا تھا عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ قَدْ سَمِعْنَا أَصْوَاتَ الْمَلَائِكَةِ وَالْجِنِّ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ وَ يَقُولُ قَائِلًا

مِنَ السَّمَاءِ

فَقَدْ مَاتَ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ | وَ الْوَمُوهُ فَضْلًا وَ آقٍ فَاهُمْ عَهْدًا

اور بعض اہل کوفہ سے منقول ہے کہ ہم نے آواز فرشتوں اور جنوں کی وقت رحلت جناب امیر المؤمنینؑ کے سنی اور سنہ ہجری کہ کوئی آسمان سے کہہ رہا کہ وفات پائی اُس شخص نے جو بہتر تھے تمام خلق سے بعد جناب رسول خداؐ کے

تھی دیر تک بیان کی اور فرمایا جناب علی بن ابیطالب علیہ السلام نے کبھی کوئی چیز ناجائز مال دنیا سے نہیں کھائی یہاں تک کہ وہ حضرت شہید ہوئے و اختار
 مِنَ الطَّاعَاتِ مَا هُوَ أَصْعَبُ وَمَا نَزَلَتْ بِهِ سُورَةُ اللَّهِ نَازِلَةً إِلَّا
 دَعَا نِقْمَةً بِهِ وَلَقَدْ أَعْتَقَ مِنْ مَالِهِ أَلْفَ كُمَّلٍ لِوَجْهِ اللَّهِ
 اور طاعات خدا سے جو دشوار تھی حضرت نے اُسی کو اختیار کیا اور جو امر مکروہ
 کہ جناب رسول خدا کو وپیش ہوتا تھا تو وہ حضرت اُس جناب کو واسطے چارڈ
 کار کے طلب فرماتے تھے کہ مُغْتَمِدِ وَايْنِ اُنْكَ تَحْتِي اور اُن حضرت نے اپنے
 مال سے ہزار غلام خوشنودی خدا کے لیے آزاد کیے وَعَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 أَنَّهُ قَالَ مَا وَرَدَ عَلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِيطَالِبٍ أَهْرَانٌ إِلَّا هُمَا لِلَّهِ مِرَاحَتِي
 إِلَّا أَحَدًا أَشَدَّهُمَا عَلَى بَدَنِهِ اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے
 منقول ہے فرمایا اُن حضرت نے کہ نہیں وارد ہوئے جناب امیر المؤمنین
 علی مرتضیٰ علیہ السلام پر دو امر خشنودی خدا ہو گریہ کہ اُن دونوں سے جسمین شوق زیادہ
 ہوتی تھی وہ جناب اُسکو اختیار فرماتے تھے وَقَالَ مَعَاوِيَةُ لِيَضْرِبَ بَنَ صُحْمَةٍ
 صِفْتُ لِي عَلِيًّا قَالَ كَانَ كَاللَّهِ صَوَامًا يَلْتَهَى قَوْلًا مَالًا لَيْلٍ يُحِبُّ مِنَ اللَّيْلِ
 أَخْشَنَةً وَمِنَ الطَّعَامِ أَجْشَبَةً اور منقول ہے کہ ایک دن معاویہ نے
 خرار بن صُحْمَةٍ سے کہا کہ میرے سامنے کچھ صفات علی بن ابیطالب کے
 بیان کرو اُس نے کہا قسم بخدا وہ حضرت دن کو روزہ رکھتے تھے اور رات بہر
 عبادت خدا میں مشغول رہتے تھے اور لباس گندہ پہنتا تھا اور طعام موٹا
 و غروب تھا و کَلِمَتِ الْجَلِيسِ فَيَتَنَاوَلُ يُجِدِي إِذَا سَأَلْنَا يُقَسِّمُ بِالْأَسْوَى

سے فرمایا کہ میں نے ایک سال تک دنیا سے کچھ نہیں کھایا تھا

وَلَا يَخَافُ الضَّعِيفُ مِنْ جَوَارِهِ وَلَا يَطْمَعُ الْقَوِيُّ فِي مِثْلِهِ اور وہ حضرت
 باوصف جلالت قدر کے ہم لوگوں میں بیٹھتے تھے اور ہم جب کچھ پوچھتے تھے
 تو وہ ہمیں مہربانی سے جواب دیتے تھے اور ہر ایک شخص پر ابر کرم اور جود ان
 حضرت کا برابر تھا یعنی ہر ایک کو مال برابر تقسیم فرماتے تھے اور ضعیفوں کو انکی
 جانب سے ہرگز خوف ظلم نہ تھا اور اقویا کو سبب اپنے زور کے ہرگز خیال
 رعایت ان حضرت کا نہ تھا وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِي وَقَدْ
 اسْتَبَلَ الظُّلُمُ سُدُّوْا لَهُ وَغَارَتْ نُجُومُهُ وَهُوَ يَتَمَلَّلُ فِي
 الْمَحْرَابِ تَمَلُّلَ السَّالِيهِ وَيَبْكِي بُكَاءَ الْحَزِينِ وَ لَقَدْ رَأَيْتُهُ مُسْبِلًا
 لِلدُّمُوعِ عَلَى خَدَّيْهِ قَابِضًا عَلَى لِحْيَتِهِ يُجَاطِبُ دُنْيَاهُ وَيَقُولُ
 قسم ہے خدا کی دیکھا میں نے ان حضرت کو ایک شب درحالیکہ تاریکی شب نے
 پُر دے اپنے گرا دیئے تھے اور ستارے وسط آسمان سے جانب مغرب
 کو جھک گئے تھے کہ وہ حضرت محراب عبادت میں خوف خدا سے تڑپتے
 تھے مثل مار گزیدہ کے اور باوا از حزن روتے تھے اور دیکھا میں نے کہ خسارۃ
 انور پر اشک جاری ہیں اور ریش اقدس کو دست اقدس میں پکڑے ہوئے
 خطاب طرف دنیا کے کر رہے ہیں يَا دُنْيَا إِنِّي تَعَرَّضْتُ أَمْرًا لَّيْسَ
 لَكَ شَوْقٌ قَدْ طَلَقْتُكَ ثَلَاثًا لَا سَرَجَعَةَ لِي إِلَيْكَ فَعِيشْ لَكَ
 قَصِيرٌ وَ خَطَرٌ لِيَسِيرٌ آه آه مِنْ قِلَّةِ الزَّادِ وَ بَعْدِ السَّغَرِ
 وَ طَوِيلِ الطَّرِيقِ وَ خُشُونَةِ الْمُصْبِحِ اے دنیاے ناپایدار تو کیوں
 میرے سامنے آتی ہے یا میری طرف اظہار شوق کرتی ہو میں نے تجھے

طلاق دیا ہے تین مرتبہ جسکے بعد رجوع نہیں ہے اسلیے کہ زندگانی تیری
کو تاق ہے اور قدر تیری بہت ہی قلیل ہے آہ آہ کمی زاد اور درازی سفر اور
طول راہ اور ناہمواری خواجگاہ سے وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ كَانَ
أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَشْبَهَ النَّاسِ طُعْمَةً يَرْسُوهُ اللَّهُ
يَأْكُلُ الْخُبْزَ وَالْخَلَّ وَالزَّيْتِ وَيُطْعَمُ النَّاسُ الْخُبْزَ مِنْ بَيْتِهِ
وَاللَّحْمَ وَأَوْحَشَتْ إِمَامَ جَعْفَرَ صَادِقٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ مَقُولِهِ وَهُوَ جَنَابُ
فِرْمَاتے ہیں کہ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام بہت مشابہ تھے کھانے میں
جناب رسول خدا سے اور وہ حضرت نان جوین اور سرکہ اور زیت کھاتے تھے
اور مساکین کو گوشت اور نان گندم کھلاتے تھے وَعَنْ سَوَّيْدِ بْنِ
غَفَلَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي الْعَصْرِ فَقَوَّ حَبْدَتَهُ
بِجَالِسَاتَيْنِ يَدِيهِ طَبَقَةٌ فِيْهَا لَبَنٌ حَامِضٌ أَجْدُ رِيْحِهِ مِنْ
شِدَّةِ حُمُوقِ خَيْتِهِ وَفِي يَدِهَا سَرَاغِيْفٌ أَسْرَى مُشَارَ الشَّعِيرِ
فِي وَجْهِهِ وَهُوَ يَكْسِرُ بِيَدِهِ أَحْيَانًا فَإِذَا غَلَبَهُ كَسَرَهُ بِرُكْبَتَيْهِ
فَكَطَّرَ حَبَّهُ فِيهِ أَوْ سَوَّيْدُ بْنُ غَفَلَةَ مِنْ مَقُولِهِ کہ اُس نے ایک دن میں
خدمت میں جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کی وقت عصر حاضر ہوا دیکھا میں نے
کہ وہ بر و ان حضرت کے ایک طبق رکھا ہے اور اُس میں دوغ اسقدر ترش ہے
کہ اُسکی ترشی مجھے محسوس ہوتی ہے اور ہاتھ میں اُنحضرت کے ایک روٹی
جو کی خشک ہے کہ بھوسی اُسکی اُسپر جا بجا مجھے نظر آتی ہے اور اُسکو حضرت دونوں
ہاتھوں سے توڑتے ہیں اور جب وہ روٹی نہیں ٹوٹتی ہے تو حضرت ناؤ سے

اقدس پر اُسے زور دیکر توڑتے ہیں اور اُس دماغ میں ڈالتے ہیں فَقُلْتُ
لِجَارِئَتَيْهِ فِضَّةً وَهِيَ قَائِمَةٌ يَقْرَأُ مِنْهُ وَيُحَكِّ يَا فِضَّةُ أَكَا
تَتَقِينَ اللَّهَ فِي هَذَا الشَّيْءِ أَكَا تَخْلِينَ لَهُ دَقِيقَةً فَمَا أَرَأَيْ فِيمَا
مِنَ التَّخَالُفِ يَدِي دِيكْهُرِ مِیْنِ نَیْ اُنْکِ کَنِیْزِ فِضَّةً سَے کَ قَرِیْبِ اُنْ حَضْرَتِ کَ
اکھڑی تھی کہا اے فضہ کیا تجھے خوفِ خدا نہیں ہے کہ ان بزرگوں کے
اکھانیکے روٹی کو بھوسے سے صاف نہیں کرتی ہے فَقَالَتْ لَقَدْ أَهْمَرْتُ
هَذَا فَسَمِعَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ذَلِكَ فَقَالَ مَا قُلْتَ لِفِضَّةٍ نَخْبَرُ
قَبْلَكَ وَقَالَ يَا بَنِي وَأُمِّي مَنْ لَمْ يُخَلِّ دَقِيقَةً وَلَمْ يَشْبَعْ شَا
مُتَوَالِيَةً مِنْ خُبْزٍ حَتَّى قَبْضَهُ اللَّهُ وَأَدْرَكَتْ رَسُولُ اللَّهِ
يَا كُلُّ آيِسٍ مِنْ هَذَا أَوْ يَلْبِسُ خَشَنَ مِنْ هَذَا إِنْ أَنَا لَمْ
أَخْذُ بِهِ خِفْتُ أَنْ لَا أَحْقُقَ بِهِ پس فضہ نے کہا حضرت نے مجھے
اسی طرح فرمایا کہ یہ سنکر امیر المؤمنین علیہ السلام نے مجھے فرمایا کیا کہا
تو نے فضہ سے میں نے جو کہا تھا وہ عرض کیا پس حضرت رونے لگے
اور فرمایا خدا ہوں ماں باپ میرے اُس جناب پر جسکے کھانیکا آنا کبھی چھپانا
نہ جاتا تھا اور تین دن برابر کبھی نان گندم کو نہ کھایا یہاں تک کہ دنیا سے
انتقال فرمایا اور میں نے دیکھا ہے جناب رسول خدا کہ اس سے بھی زیادہ
نان خشک تناول فرماتے تھے اور میرے لباس سے لباس اُنحضرت کا زیادہ
سخت اور موٹا ہوتا تھا پس اگر میں اُنحضرت کی پیروی نہ کروں تو ڈھٹا ہوں کہ
کہیں اُن حضرت کے پاس نہ پہنچوں اور منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے

مخض رضائے خدا کے لیے نان گندم تناول نہیں فرمائی اور نان جوین سیر ہو کر
 نہیں کھائی اور ہر امیرین حضرت امیر المؤمنینؑ تابع اور پیرو پیغمبر خدا کے تھے
 راہدہ فی سبیل اللہ ایسے تھے کہ نان خشک کبھی رد ہی پر قناعت فرماتے تھے
 اور لباس کا یہ حال تھا کہ پیوند پر پیوند ہوتا تھا اور فرماتے تھے کہ علیؑ کو دنیا سے
 کیا کام ہے وَفِي الْحَارِثَاتِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَظَرِيفًا
 إِلَى أَمْرٍ أَوْ عَلَى كُنْفِهِمَا قِرْبَةً مَاءٍ فَأَخَذَ مِنْهَا الْقِرْبَةَ فَحَمَلَهَا
 إِلَى مَوْضِعٍ مَاءٍ سَأَلَهَا عَنْهَا أَوْ بَارِ الْإِنْوَارِ مِنْ مَقُولٍ سَمِعَ أَنَّهُ
 دُنِ جَنَابِ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَؑ نَے دیکھا ایک ضعیفہ اپنے کاندھے پر مشک پانی
 کی لیے جاتی ہے یہ دیکھ کر وہ مشک اُس سے لیکر اپنے دوش اقدس پر
 رکھ لی اور اُس کے گھر تک پہنچا دی اور حال اُس کا کمال شفقت پوچھا فَقَالَتْ
 بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ صَاحِبِي إِلَى بَعْضِ الشُّعْرَاءِ فَقَتِلَ وَتَرَكَ
 عَلِيٌّ صَبِيحًا نَائِيًا هُوَ وَلَيْسَ عِنْدِي شَيْءٌ فَقَدْ أَلْجَأَتْنِي الصُّرُورَةُ
 إِلَى خِدْمَةِ النَّاسِ فَأَنْصَرَفَ وَبَاتَ لَيْلَةً فَلَقَاعِضُ كَيْدِ
 بندہ خدا علیؑ بن ابیطالبؑ نے میرے شوہر کو بعض سرحد اسلام پر بھیجا تھا
 ایسے وہ وہاں مارا گیا اور مجھ پر یتیم بچے چھوڑ گیا ہے اور میرے پاس مال دنیا سے
 کچھ نہیں ہے اسی سبب سے مجھے ضرورت پڑی کہ بسراوقات کے لیے
 میں خدمت لوگوں کی کرتی ہوں جب یہ کلام اُس بیوہ کا آنحضرتؐ نے سنا
 تو وہاں سے مراجعت فرمائی اور تمام شب قنوت و تپنی میں بسر کی فَلَمَّا أَصْبَحَ
 حَمَلُ مَرْثِيَةٍ فِيمَا نَعَامُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَعْظِي أَحْمِلْهُ عَنْكَ فَقَالَ مَنْ

یَحْمِلُ وَنَزِدْنِي عَنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ جب صبح ہوئی تو آنحضرت نے ایک زمبیل
 میں کچھ قسم غلہ وغیرہ سے بھر کے اپنی دوش اقدس پر اوٹھایا بعض اصحاب نے
 عرض کیا میں اوٹھا کر ہمراہ لیچوں حضرت نے فرمایا اگر آج تم نے میرے بوجھ کو
 اوٹھالیا تو بروز قیامت میرا بار آخرت کا کون اوٹھائے گا فَقَرَأَ الْبَابَ فَقَالَتْ
 مَنْ هَذَا قَالَ أَنَا ذَلِكُ الْعَبْدُ الَّذِي حَمَلَ مَعَكَ الْقُرْبَانَ فَأَفْتَحِي
 الْبَابَ فَإِنَّ مَعِيَ شَيْئًا لِلصَّبِيَّانِ پس حضرت دروازہ پر اُس ضعیفہ کے
 تشریف لائے اور دُکُ الْبَابِ کیا اُس ضعیفہ نے پوچھا کون ہے حضرت نے
 فرمایا کہ میں وہ بندہ خدا ہوں جس نے کل مشک تیری اوٹھائی تھی پس دروازہ
 کھول دے کہ میں کچھ بچوں کے لیے لایا ہوں فَقَالَتْ سَرَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ
 وَحَكَمَ اللَّهُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَلِيٍّ فَفَتَحَتِ الْبَابَ فَدَخَلَ وَقَالَ
 اخْسَأْ رُحَى أُمِّي أَلَا مَرَيْنِ سَدَّتْ أَنْ تَعْجِنِي وَتَحْبِزْنِي وَتَسْغَلِي
 الصَّبِيَّانَ وَآخَبَنِي أَنَا اُس ضعیفہ نے کہا اے شخص حق سبحانہ تعالیٰ
 تجھ سے راضی ہوا اور خدا حکم کرے درمیان میرے اور علی بن ابیطالب کے
 یہ کہم دروازہ کھول دیا پس حضرت اندر تشریف لیگئے اور فرمایا تجھے اختیار ہے
 دو امروں میں جو چاہو کرو اگر تو کہے تو میں تیرے بچہ کو بہلاؤں اور تو آٹا خمیر کر
 اور انکے لیے روٹی پکایا تو ان کو بہلاؤں اور میں آٹا خمیر کروں اور روٹی پکاؤں
 فَقَالَتْ أَنَا يَا لِحُبْنِي بَصُرُ وَلَكِنْ شَأْنُكَ وَالصَّبِيَّانَ فَاسْغَلْنَهُمَا
 حَتَّى آخَبَنِي فَعَمِدًا مَتَّى الدَّقِيقِ فَعَجَّنَتْهُ وَعَمَدًا عَلِيٍّ إِلَى الْكُفْرِ فَطَحَهُ
 وَجَعَلَ يُلْقِمُ الصَّبِيَّانَ الْكُفْرَ وَالثَّمَرَ اُس ضعیفہ نے کہا میں روٹی تجھے

بہتر پکانا جانتی ہوں تو میرے بچوں کو بہلا جتنا کہ میں پکانے سے فراغت کروں
 پس اُس ضعیفہ نے اُٹا خمیر کیا اور حضرت نے ایک طرف گوشت پکایا اور بچوں کو
 وہ گوشت اور خربا کھلاتے تھے اور بہلاتے تھے فَلَکَمَا نَاوَلْ أَحَدًا مِنْ
 الصَّبِيَّانِ مِنْهُ يَقُولُ يَا وَلِيَّ جَعَلَ عَلَيَّ فِي حِلٍّ مِمَّا ضَيَّعَ فِي
 أَمْرِكَ فَلَمَّا خَصَّصَتْ الْعَيْنُ قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ اسْجِرِ النَّتُورَ قَبَادَ
 لِيَسْجِرَ فَلَمَّا أَشْعَلَهُ وَكَفَّ فِي وَجْهِهِ قَالَ ذُقْ يَا عَلِيُّ هَذَا خِرَاءُ
 مَنْ ضَيَّعَ لَا سِرَامِلَ وَالْبِتَاعُ حَىٰ جَبْ حَضَرْتُ أَنْ بُحْنُ كَيْ مُنْهَمِينَ لَقَمَهُ
 دیتے تھے تو ہر ایک سے فرماتے تھے اے فرزندِ کحل کر تو علی کو اُس کو تابی
 سے جو اُس نے تیری خبر گیری میں کی جب خمیر تیار ہوا تو اُس ضعیفہ نے کہا اے
 بندہ خدا تنور کو گرم کر پس حضرت تنور کو روشن کرنے لگے جب وہ شعلہ رہا
 تو اُس کے شعلے سے حضرت کے روئے انور کو اذیت ہوئی تو اپنے نفسِ کین
 خطاب کیا اور فرمایا اے علی کچھ ہی جزا ہو اُسکی جو خبر نہ لے بیوہوں اور یتیموں
 فَرَأَتْهُ أَمْرَأَةٌ تَعْرِفُهَا فَقَالَتْ لَهَا وَيْحَكَ هَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
 وَصِيَّ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَنَرَوْهُ سَيِّدًا لِّلنِّسَاءِ الْعَالَمِينَ فَلَاكِرَةً
 الْمُرَأَةُ وَهِيَ تَقُولُ وَاحْيَا فِي مِنْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ بَلْ
 وَاحْيَا فِي مِنْكَ يَا أَمَةَ اللَّهِ مِمَّا قَصَّصَتْ فِي أَمْرٍ لِّسَانِ بِنِ عَوْرَتِ
 ہمسایہ نے اُن حضرت کو دیکھ کر ہچا نا اور اُس ضعیفہ سے کہا اے ہوتی ہو تو
 جناب امیر المؤمنین وصی سید المرسلین اور شوہر بن جناب فاطمہ زہراؑ سیدہ
 نساء العالمین کے جب اُس ضعیفہ نے یہ سنا تو حضرت کی طرف بڑھی اور عرض کی

یا امیر المؤمنینؑ یہ کینز آسے بہت شرمندہ ہوئی، حضرت نے فرمایا اے کینز خدا میں
خود تجھے شرمندہ ہوں کہ مجھے خبر گیری میں تیری کوتاہی ہوئی کیوں مؤمنین جو
بزرگوار ایسا عابد و زاہد اور فقرا و مساکین نوازا اور پرہیزگار اور یتیم پرور اور معجز نما ہو
افسوس ہزار افسوس وہ بحالت روزہ و نماز ہاتھ سے ابن طلحہ بن عیینہ کے مجروح ہوا
وہ شقی سرانور پر ضربت شمشیر زہر آلودہ لگائے جسکے صدمہ سے سر اقدس شگافہ
ہوا و خون جاری ہوا و اسی حالت میں آنحضرتؐ کو جناب حسینؑ مع جماعت شیعہ کے مسجد کو فہ
اٹھا کر گھر میں لینگے چنانچہ ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے حبیب بن عمر و خراج سے
روایت کی ہے جسکا حاصل یہ ہے حبیب کہتا ہے میں حضرت امیر المؤمنینؑ کی خدمت
میں حاضر ہوا آنحضرتؐ نے اپنے سرانور کا زخم کھولا میں نے دیکھ کر عرض کیا کہ کچھ
اندیشہ نہیں ہے یہ سنکر آنحضرتؐ نے فرمایا کیا کہتے ہو میں عنقریب مفارقت
کرتا ہوں پس میں رونے لگا اور جناب ام کلثومؑ پس پردہ بیٹھی تھیں وہ بھی
رونے لگیں حضرت نے فرمایا اے نور چشم کیوں روتی ہو عرض کیا اے بابا
آپ نے فرمایا میں عنقریب مفارقت کرتا ہوں فرمایا اے بیٹی تو گریہ و زاری نہ کر
اگر تو وہ دیکھے جو میں دیکھتا ہوں تو بیشک نہ روؤ گی حبیب کہتا ہے میں نے
عرض کیا آپ کیا دیکھتے ہیں فرمایا میں انبیاء اور ملائکہ کو دیکھ رہا ہوں کہ صف بصف
کھڑے میرے منتظر ہیں اور حبیب میرے جناب رسول خداؐ میرے پاس تشریف
رکتے ہیں اور فرماتے ہیں اے علیؑ میرے پاس جلد آؤ جو کچھ میرے پاس ہے وہ
تمہارے لیے بہتر ہے حبیب کہتا ہے کہ ابھی میں وہاں سے نہ ہٹا تھا کہ حضرت
نے وفات پائی و فی الجحیر وغیرہ قال محمد بن الحنفیۃ لما مات

اَبِیْ امِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ قَصَدْنَا نَفْسَیْہِ وَتَغْنِیْہِ فَكَانَ الْحَسَنُ یَغْسِلُہُ
 وَالحُسَیْنَ یَصِیْبُ الْمَاءَ عَلَیْہِ وَكَانَ جِسْمُہُ یَنْقَلِبُ مِنْ جَانِبٍ اِلَى
 جَانِبٍ وَتَقْوُحُ مِنْہُ عِبْقَةُ احْسَنُ مِنَ الْمِسْكِ اَوْ بِجَارِ الْاَنْوَارِ وَغَیْرَہُ
 مین محمد بن حنفیہ سے روایت کی ہو وہ کہتے ہیں کہ جب میرے پدر بزرگوار جناب
 امیر المؤمنین علیہ السلام نے وفات پائی تو ہم نے قصدِ حجیر و تغنین کا کیا پس
 امام حسن علیہ السلام آنحضرت کو غسل دیتے تھے اور امام حسین علیہ السلام
 پانی ڈالتے تھے اور حاجت اور کسی کی نہ تھی اور نعشِ طہر ایک جانب سے
 دوسری جانب خود بھی پھرتی تھی اور جسمِ انور سے خوشبو بہتر مشک و عنبر کی آتی
 تھی فَقَالَ الْحُسَیْنَ یَا اَخِیْ اَمَّا نَحْنُ اِلٰی حِفَّتِ اَبْنِکَ قَالَ الْحَسَنُ
 یَا اَخِیْ اَنْ مَعَنَا قَوْمًا سَارَ کَوْ نَا فِیْ غُسْلِہِ امام حسین نے کہا اے
 بھائی آپ دیکھتے ہیں کہ نعشِ طہر میرے بابا کی کس قدر سبک ہو امام حسن نے
 ارشاد کیا اے بھائی اس وقت ہمارے ساتھ ایک گروہ ہے فرشتوں کا کہ
 وہ ہمارے شریک ہیں غسل دینے میں فَحَنَطَہُ بِفَضْلِ حُنُو طِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
 قَالَ اللّٰہُ قَدْ بَقِیْتُ رَیْحَہُ مُدَّةً فِیْ سِلَکِ الْکَوْفَةِ وَ اَسْوَاقِہَا
 بعد غسل کے امام حسن نے اُس جناب کو حنوط کیا اُس کا نورِ جنت سے جھونچ
 رہا تھا حنوطِ جناب رسولِ خدا سے راوی کہتا ہو کہ قسم بخدا سر کو چہ و بازار میں
 کوفہ کے مدت تک خوشبو اُس کا نورِ جنت کی باقی رہی فَلَقْنٰہُ الْحَسَنُ بِمِجْسَہِ
 ثِیَابٍ فَصَلَّى عَلَیْہِ نِسْ اَمَامِ حَسَن نے پانچ پارچوں سے اُس جناب کا کفن
 کیا اور نمازِ جنازہ پڑھی اور ابنِ شہر آشوب نے روایت کی ہو کہ جناب امیر المؤمنین

علیہ السلام نے جنابِ حسنین علیہما السلام سے وصیت فرمائی کہ جب میں رحلت
 کروں تو میرے سرہانے کے قریب کانورجنت اور میں کفن استبرق جنت کے
 پاؤں کے پس مجھے غسل دینا اور حنوط کرنا اور پارچہ ہائے بہشت میں کفن کرنا امام
 حسن علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بعد وفات آنحضرت کے سرہانے انکے کانورجنت
 اور برگِ سدر اور پارچہ ہائے جنت ایک طباقِ طلا میں پائے وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
 أَهْلٍ لَكَوْفَةَ أَنَّ حَمَلَهُ الْحَسَنَ عَلَى سَرِيرَةٍ إِلَى مَكَانٍ لِسَرَابٍ مُخْتَلِفٍ
 فِيهِ إِلَى جُحْفٍ الْكَوْفَةَ فَوَجَدَ قَائِمًا تَفُوحُ مِنْهُ سَائِحَةُ الْمِسْكِ
 وَالْعَنْبَرِ قَسَمَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ قَالَ لَهُمَا سَلِّمَا إِلَى دَامِضًا فِي دَعَاةِ اللَّهِ
 وَبِجَارِ الْأَنْوَارِ مِنْ مَشَارِقِ الْأَنْوَارِ سے نقل کیا ہے کہ جب امام حسن علیہ السلام
 تابوت اُس جناب کا لیئے ہوئے اُس راہ پر پہنچے جس سے آمد و رفت
 لوگوں کی طرف نجف کے تھی دیکھا ایک سوار کو کہ اُس سے خوشبو بہتر مشک
 وغیرہ سے آتی تھی وہ قریب آیا اُسے حسنین پر سلام کیا اور کہا یہ تابوت مجھے
 دو اور تم دونوں بامان اللہ چلے جاؤ فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ إِنِّي أَتُحِبُّ لِيُنَا
 أَنْ لَا نُسَلِّمَ إِلَّا لِأَحَدٍ الرَّجُلَيْنِ جَبْرِئِيلُ أَوْ الْخَضِرَاءُ فَقَعْنُ أَنْتَ
 فَكَشَفَ النَّقَابَ فَإِذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ امام حسن علیہ السلام نے
 اُس سے کہا ہمارے پدر بزرگوار نے یہیں وصیت کی ہے کہ اس تابوت کو
 سوائے جبرئیل یا خضر کے اور کسی کو نہ دینا پس تم کون ہو یہ سنکر اُس سوار نے
 نقاب چہرہ سے اٹھالی دیکھا حسنین نے خود مظهر العجاائب جناب امیر المؤمنین
 علیہ السلام ہیں وَفِي سِرِّهِ وَآيَةٍ أَنَّهُ حَمَلَهُ الْحَسَنَانِ عَلَى سَرِيرَةٍ بِمِنْ

مَوْخَرَةً فَإِذَا مَقْدَامُهُ قَدِ اسْتَرَفَعَ لَا يُرَى حَامِلُهُ وَكَانَ يَحْمِلُهُ
 جَبْرَيْئِيلُ وَمِيكَائِيلُ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جناب حسین علیہ السلام
 نے تابوت کو حضرت کے جانب مؤخر سے اٹھایا اور مقدم تابوت خود بخود
 بلند ہوا اور اٹھانے والا اسکا کوئی نظر نہ آتا تھا اسی لیے کہ حامل اُس کے جبرئیل
 اور میکائیل تھے فَمَا مَرَّ نَعْشُهُ بِشَجَرٍ عَلَى وَجْهِهِ إِلَّا رَضِيَ إِلَّا أَنْخَفَ
 لَهُ سَاجِدًا أَوْ ضَجَّتْ الْكُوفَةُ يَا بُكَاءٍ وَالْحُجَيْبُ پس تابوت جس
 درخت کے پاس سے ہو کر گذرتا تھا وہ واسطے تعظیم کے جھک جاتا تھا
 اور کوفہ میں شور گریہ و بکا اور ماتم کا برپا تھا وَخَرَجَنَ النِّسَاءُ يُتَبَعْنَ
 الْكَلَامَاتِ حَاسِرَاتٍ فَتَعْنَنَ الْحَسَنُ وَرَادَّهُنَّ إِلَى بُيُوتِ نَحْنِ
 اُس وقت سب اہل حرم سرون کو بیٹھے ہوئے پا برہنہ سمجھے سمجھے جنازہ کے
 باہر نکل آئے پس امام حسن علیہ السلام نے انھیں تسلی دیکر گھروں کی طرف
 پھیر دیا حضرات سنا آپ نے کہ امام حسن علیہ السلام نے کہا تسلی دلاسا
 اَنْ عَوْتُوْنَ كَوْطَرُفَ الْغُرِّ كَيْ يَمْلَأَ اَنْفُسُكُمْ بِمَا فِي اَهْلِ حَرَمِ اَمَامِ حُسَيْنٍ
 کوئی بھی تسلی دینے والا نہ تھا جبکہ وہ ستم رسیدہ روتی ہوئیں طرف قتل کے
 آئیں بلکہ عوض تسلی کے بعد شہادت اُن حضرت کے اعدائے خیمون میں لگ
 لگا دی اور اسباب لوٹ لیا اور تازیانہ سے اذیت دیتے تھے اور مقنعہ
 اور چادرین سرون سے اوتارتے تھے اور روز روشن مجمع عام میں اسیر کیا اور
 اونٹوں پر سوار کر کے مع سرباے شہدائے شہر شہر پھرایا قَالَ الْحَسَنُ فَلَمَّا
 كُنَّا إِلَى مَوْضِعٍ دَفِنَاهُ حَفْرًا حَفِيًّا فَوَجَدْنَا لَوْحًا مَكْتُوبًا

عَلَيْهِ هَذَا مَا أَذْخَرَكَ نُوحٌ لِعَبْدِ الصَّالِحِ الظَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
 غرض کہ جناب امام حسن علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب ہم مقام دفن پر حضرت کے
 پہنچے اور ہم نے قبر کو کھودنا شروع کیا پایا ہم نے ایک لوح کو اسی پر بعد بسم اللہ کے
 یہ لکھا ہوا تھا کہ یہ وہ قبر ہے کہ بنایا ہوا اسکو لوح پیغمبر نے واسطے بندہ صلح طاہر
 و مطہر علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے فَلَمَّا لَرَّخْنَا أَنْ نُنْزِلَكَ سَمِعْنَا هَاتِفًا
 يَقُولُ أَنْزِلُونَا إِلَى الثَّنْبَةِ الظَّاهِرَةِ فَقَدْ اسْتَأْذَنَ الْحَبِيبُ الْحَبِيبُ
 جب ہم نے چاہا کہ قبر میں اوتاریں تو سنی ہم نے آواز ہاتف کی کہ کہتا تھا جلد اوتارو
 قبر مطہر میں حضرت کو کہ دوست اپنے دوست کا مشتاق ہو فلَمَّا وَضَعْنَاكَ
 فِي الضَّرِيحِ الْمُقَدَّسِ وَنَظَرْنَا إِلَيْهِ اِمْتَنَّا لَهُ لَا مَرِيضَةً وَكَشَفْتُ الرِّسْدَاءَ
 عَنْ رَأْسِهِ وَجَدْتُ جَدِّي رَاسُوكَ لِلَّهِ وَادَمَرُوا أَبْهَامَهُمْ يُجَدِّتُونَ
 مع آبی جب ہم حضرت کو قبر میں اوتار چکے اور موافق حکم کے ہم نے اندر قبر کے نگاہ
 کی تو دیکھا کہ ایک پردہ سندس بہشت کا کھنچا ہوا ہوا اور میں نے گوشہ رد اکو سر ہا
 کی جانب سے اٹھایا تو وہاں اپنے نانا رسول خدا اور حضرت آدم اور حضرت ابراہیم
 کو پایا کہ وہ ہمارے پدر بزرگوار سے باتیں کر رہے ہیں وَكَشَفْتُ الْحُسَيْنَ الرَّحْمَنَ
 مِنْ رَجُلَيْهِ فَوَجَدَا فَاطِمَةَ الرَّهْمَاءَ وَحَقًّا أَوْ مَرِيضَةً أَوْ سَيِّئَةً
 یَحْنُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اور امام حسین علیہ السلام نے پائوں کی جانب
 سے گوشہ رد اکو اٹھایا تو وہاں جناب سیدہ فاطمہ زہرا اور حوا اور مریم اور آسیہ
 کہ وہ سب پائین پاؤں حضرت پر رو رہی ہیں پس اُس جناب کو جناب حسین نے
 دفن کیا اور وہاں سے محزون و غموم گھر کی طرف مراجعت کی باب مقام غور ہو

کہ وقت انتقال جناب امیر المؤمنین کے سب اولاد اُن حضرت کی زن و مرد اور الحرم اور زن و مرد جماعتِ شیعہ بھی حاضر تھے اور جناب حسنین علیہما السلام نے کس اتقم سے تجہیز و تکفین اُن حضرت کی کر کے بعد نماز جنازہ کے دفن کیا مگر افسوس ہزار افسوس حال سبکیسی مظلوم کو بلا پر کہ بعد شہادت کے لاش اطہر اُن حضرت کی تین دن تک خاک و خون آلودہ بغسل و کفن اُس صحرا میں پڑی رہی اور لباس لوٹ لیا اور کوئی متوجہ طرف دفن کے نہوا بلکہ دامن صحرا کفن اور غسل اُس تن اطہر کا خون بدن سے ہوا اور اعدائے سر اور نیزہ پر رکھ کر شہر بشہر پھیرایا یہاں تک کہ سامنے دشمن کے بطور ہدیہ پیش کیا اور وہ شقی دیکھ کر خوش و مسرور ہوا اور لب و دندان اور پر چھری سے بے ادبی کرنے لگا اور الحرم اور بچے آنحضرت کے کس مصیبت میں مبتلا تھے اے لعنة الله على القوم الظالمین

مجلس ششم

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَلِيُّ حَلِيفَتِي عَلَيْكُمْ فَرَفَّ حَيَاتِي وَبَعْدَ فَمَاتِي فَمَنْ عَصَاهُ فَقَدْ عَصَانِي بِحَارِ الْأَوَارِ وَغَيْرِهِ مِنْ مَنْقُولٍ بِفَرَمَا جَنَابِ رَسُولِ خَدَا صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نَكَمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَلِيفَهُ وَجَانَشِينَ مِيرے میں تم سب پر میری حیات میں اور بعد میری ممات کے پس جو انکی نافرمانی کرے تحقیق کہ اُس نے میری نافرمانی کی وَقَالَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا فَقَدْ أَبْغَضَنِي اور فرمایا جناب رسول خدا صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نے جو شخص دوست رکھے علی کو پس دوست رکھا مجھ کو

اور جو دشمن رکھے علی کو پس تحقیق کہ دشمن رکھا مجھ کو قَالَ أَقْضَىٰ أَمَّتِي عَلَىٰ
 بَنِیِ طَالِبٍ اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے قاضی ترا اور
 عالم شرع میری امت کے علی بن ابیطالب ہیں واقعی جناب امیر المؤمنین
 جس طرح قاضی احکام دین تھے اُسی طرح قاضی حوائج مؤمنین بھی تھے اور
 حاجت روا نے عالم تھے وقت شہادت تک غربا و مساکین کی پرورش
 کرتے تھے اور اپنے نفس پر انکو مقدم جانتے تھے رَوِیَ أَنَّهُ لَمَّا مَاتَ
 أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَتَوَلَّى الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ تَجَنَّبَ
 وَحَمَلَ سِرَّيْنِ وَجَنَازَتَهُ إِمْتِنَانًا لِّأَهْلِهِ وَامْضَاءً لِّوَصِيَّتِهِ
 وَخَرَجُوا مِنَ الْكُوفَةِ وَدَفَنُوهُ وَرَجَعُوا بَاكِينَ مُحْزُونِينَ
 چنانچہ مجالس مغبہ وغیرہ میں منقول ہے کہ جب جناب امیر المؤمنین نے وفات
 پائی اور جناب حسنین نے حسب وصیت غسل و کفن دیا اور نماز جنازہ پڑھی
 اور تابوت اُس جناب کا حسب وصیت کوفہ سے باہر لیگئے اور دفن کر کے
 دوسری راہ سے محزون و غموم روئے ہوئے قریب صبح کے مراجعت فرمائی
 فَاتَّفَقَ مُرَاقِبُهُمْ عَلَىٰ أَرْضٍ بَلَاءَ سَرَّاجَةٍ بَتَرِ سَمْعُوا مِنْهَا نَيْلًا
 بِحَرْقَةٍ وَنَحِيبٍ پس گند ان شاہزادوں کا ایک زمین ویران پر سے ہوا
 کہ اُس جگہ سے آواز گریہ و بکا کی آتی تھی فَاقْتَفَوْا إِنَّهُ قَوْلُ جَدِّهِ
 هُنَاكَ رَاجِعًا وَحِيدًا قَدْ تَحَفَّ بِكَ نَدِيرًا اسْتَفْتَى ابْنُ الْأَكْثَرِ
 وَسَادَتُ الدَّلْبَنَاتُ یَبْنِیْ پس واسطے دریافت کرنے حال اُس آواز کے
 اُسی طرف تشریف لیگئے دیکھا کہ ایک شخص گئے و تنہا نہایت ناتوان فرش

خواب پر بجائے تکیہ کے چند خشک سر جانے رکھے ہوئے رو رہا ہے فساً لَوْ اَعْرَفَ
حَالَهُ فَقَالَ اَنَا ضَعِيفٌ كَثِيبٌ غَرِيبٌ وَحِيدٌ مَرِيضٌ مَسْكِينٌ
لَيْسَ لِي نَاصِرٌ وَلَا مُعِينٌ اُسوقت پوچھا اے شخص اپنے حال سے
ہمیں آگاہ کر اُس نے کہا میں ضعیف و ملول و ربکیں و درآوارہ وطن اور
علیل اور محتاج ہوں اور کوئی میرا معین و مددگار نہیں ہر قَالَ الْحَسَنُ ۴
وَالْحُسَيْنُ يَا هَذَا اَفَمِنْ الدَّيْنِ يُمِرُّ ضَلَكَ فَبَلَىٰ بِحُرْقَةٍ وَنَحِيبٍ
وَقَالَ اَنَا مُنْذُ سَنَةٍ كُنْتُ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ يَا تَبْنِي كُلَّ
يَوْمٍ رَجُلٌ فَيَقْعُدُ عِنْدَ رَاسِي وَيَتَلَطَّفُ لِي تَلَطَّفَ الْاَبِ
الشَّفِيقِ وَيَتَفَقَّدُ حَالِي وَيُطْعِمُنِي وَيَسْقِيْنِي وَيُعَلِّمُنِي بِدِيَارِهِ
پس جناب حسنین علیہما السلام نے اُس سے پوچھا کہ اے شخص پھر کون
تیری تیمارداری کرتا ہے یہ سن کر وہ مسکین بشت روئے لگا اور کہنے لگا
کہ میں ایک سال سے اس مقام میں وارد ہوں ہر روز ایک مرد مقدس
میرے پاس آیا کرتا تھا اور میرے سر پر ہاتھ بیٹھاتا تھا اور مثل پدر شفیق کے
مجھ پر شفقت کرتا تھا اور میرے حال پر نہایت عنایت کرتا تھا اور کھانا
کھلاتا تھا اور پانی مجھے پلاتا تھا اور میری تیمارداری کرتا تھا قَالَا اَتَعْرِفُهُ
قَالَ لَا اَعْرِفُهُ قَالَا هَلْ سَأَلْتَهُ عَنْ اسْمِهِ قَالَ لَعَنَ سَأَلْتَهُ كَيْفَ
فَقَالَ لِي مَا لَكَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي مَا اُرِيدُ مِنْ مُجَابَا سَأَلْتَهُ
غَيْرَ اللّٰهِ جناب حسنین نے پوچھا اے شخص تو پہچانتا ہے اُنکو اُس نے کہا
میں نہیں پہچانتا ہوں پھر پوچھا کہ تو نے نام بھی اُنکا دریافت کیا تھا اُس نے کہا

ایک دن میں نے نام اُنکا پوچھا تھا کہ مجھے میرے نام سے کیا کام ہے میں تیری
 غمخواری اور اعانت واسطے رضاے خدا کے کرتا ہوں فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ
 حَلِيتَهُ وَهَيْئَتَهُ قَالَ اَنَا رَجُلٌ اَعْمٰی لَا اَقْدِرُ عَلٰی ذٰلِكَ پس جناب
 حسنین نے کہا کہ آیا تو صورت و شکل اُنکی پہچانتا ہو اُس نے کہا میں اَعْمٰی ہوں دیکھئے
 فَاذْهَبْ مِنْ هٰؤُلَاءِ وَلَكِنَّهُ لَمْ يَأْتِنِيْ مِنْ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَلَا اَعْلَمُ مَا صَنَعَ لَهَا
 لیکن وہ شفیق میرا تین دن سے میرے پاس نہیں آیا ہو مجھے معلوم نہیں کہ اُس پر
 کیا گزری ہے قَالَ اَيْهَا الشَّيْخُ هَلْ تَعْلَمُ مِنْ مَقَالَتِهِ وَخِصَالِهِ پھر جناب
 حسنین نے کہا اے شیخ آیا کچھ کلام اُنکا اور خصال حمیدہ سے اُنکے جانتا ہے
 قَالَ لَوْ نَدَلُّ نُسَيْجَهُمْ يَهْلِلُ وَمَتَى جَالَسْنِيْ يَقُولُ مَسْكِيْنٌ جَالَسَ مَسْكِيْنًا
 وَغَرِيْبٌ جَالَسَ غَرِيْبًا اُس نے کہا ہر وقت تسبیح اور تملیل زبان پر جاری تھی
 اور جب میرے پاس بیٹھے تھے تو فرماتے تھے مسکین مسکین کے پاس بیٹھا ہو
 اور غریب غریب کا ہم نشین ہے فَقَالَ يَا شَيْخُ هُوَ ابْنُ عَلِيٍّ بْنِ طَالِبٍ
 وَصِيُّ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ یہ سنکر جناب حسنین نے فرمایا
 اے شیخ وہ بابا ہمارے علی بن ابیطالب وصی جناب محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ کے
 تھے قَالَ فَمَا بَالُكَ لَوْ تَجِيْ عِنْدِيْ مِنْدُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اُس بیارنے کہا پھر
 کیا سبب ہو کہ وہ جناب تین دن سے میرے پاس تشریف نہیں لائے قَالَ
 يَا شَيْخُ خَرَبَةٌ شَقِيَّةٌ خَرَبَةٌ فَارْتَمَاهَا بِرُضْوَانِ اللّٰهِ جناب حسنین نے
 فرمایا اے شیخ ایک شقی نے اُس جناب کے سر اطر پر ضربت تلوار ماری کہ وہ
 سے اُسکے رضوان خدا سے فائز ہوئے فَلَمَّا سَمِعَ الْمَسْكِيْنُ هٰذَا الْوَاْقِعَةَ

الْحَائِلَةُ طُفِقَ بِصِيْرِ قَمَلٍ تَمَلُّ لِسْلِيُو يَقُولُ مَا لِي يَتَفَقَّدُ بِي
 اَمِيرُ الْمُؤْمِنِيْنَ جَب اُس مسکين نے یہ واقعہ ہانکے سنا تو فریاد کرنے لگا
 اور زمین پر لوٹا تھا اور مش مار گزیدہ کے ٹپتا تھا اور کہتا تھا ہائے افسوس
 امیر المؤمنین میری خبر گیری کو تشریف لایا کرتے تھے یہ مجھے معلوم نہ تھا
 فَعَرَّاهُ الْحَسَنَانِ وَهُوَ مُضْطَرَّبٌ يَقُولُ اَسْتَلِكُمَا اِيْمَحْمَدِيْنَ الْمُصْطَفَى
 وَابْنَيْكُمَا الْمُرْتَضَى اَنْ تُوَصِّلَا نِيْ اِلَى قَبْرِ مَوْلَايْ كَاَسْرُوفٍ سَرَّاهُ
 جناب حسنین سے تسلی دیتے تھے مگر اضطراب اُس کا کم نہوتا تھا اور کہتا تھا اور
 شاہزاد میرے واسطے اپنے نانا جناب محمد مصطفیٰ اور اپنے بابا علی مرتضیٰ
 علیہما السلام کے مجھے قبر شریف پر میرے آقا کی سجدہ تاکہ میں زیارت اُن حضرت کی
 کروں فَاخْذَاهُ الْحَسَنَانِ بِيَدَيْهِمَا وَجَاءَا اِلَى قَبْرِ اَبِيهِمَا اَمِيرِ جَنَابِ حُسَيْنِ
 ہاتھ اُسکے پکڑ لیے اور قبر مطہر پر اپنے بابا کی لائے قَطْرَحَ نَفْسَهُ عَلَي الْقَبْرِ
 وَبَكَى وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْشُدْ لَكَ بِحَقِّ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ اَنْ تَقْبِضَ
 رُوْحِيْ فَاِنِّيْ كَاَقْدِرُ عَلٰى فِرَاقِهِ فَاَجَابَ اللّٰهُ دُعَاؤَهُ وَ قَبَضَهُ
 اِلَيْهِ پس اُس نے اپنے تین قبر پر گرا دیا اور روتا تھا اور کہتا تھا خداوند امین مجھے
 قسم دیتا ہوں بحق اس صاحب قبر کے کہ میری روح کو ابھی قبض کر اور مجھے
 دنیا سے اٹھا لے اس واسطے کہ بعد وفات ایسے آقا کے مجھے اب لطف
 زندگی باقی نہیں ہو پس حق سبحانہ تعالیٰ نے دعا اُسکی قبول کی اور اُس مرد
 دیندار نے اُسی وقت انتقال کیا اور اپنے آقا کی خدمت میں پہونچا اب
 مقام غور ہے کہ جب اُس مسکین اور مریض کو خبر انتقال جناب امیر المؤمنین

علیہ السلام کی معلوم ہوئی تو کیسا محزون و مغموم ہوا کہ زندگی اپنی دشوار ہوئی اور جناب حسنینؑ نے اُسے تسلی و دلاسا دیکر قبرانور پر حضرت کی واسطے زیارت کے پہونچا دیا اور بعد اُسکی رحلت کے دفن بھی کیا مگر افسوس ہی حال پر سچا کہ بلا کے کہ وہ جناب روز عاشورا وقت شہادت اپنے پدر مظلوم کے بسبب شدت مرض تپ کے خاک پر غش میں پڑے تھے اور طاقت نشست و برخاست کی نہ تھی کہ حضرت کی خدمت میں آکر زیارت و دیدار آخری کرتے آہ بعد شہادت سید الشہداء کے اُس بیمار کو عوض تسلی و تسفی کے اعدا نے طوق و زنجیروں میں جکڑ دیا اور اسباب لوٹ لیا اور خیموں میں آگ لگا دی اور اسیر و مقید کیا اور اتنی مہلت نہ دی کہ لاشمائے شہدا کو دفن کرتے انفرن علامہ مجلسی علیہ الرحمہ وغیرہ نے روایت کی ہے کہ بعد دفن جناب امیر المؤمنینؑ کے جب جناب حسنینؑ مراجعت فرمائی تو امام حسن علیہ السلام کیسویں تاریخ ماہ رمضان کو روز جمعہ مسجد جامع کوفہ میں منبر پر تشریف لیگئے اور ایک خطبہ کمال فصاحت و بلاغت پڑھا اور فرمایا ایہا الناس تمسکوا بزرگوار نے مفارقت کی ہے کہ اُنہر کمالات میں سابقین نے سبقت نہیں کی ہے آگاہ ہوا اسی شب کو قرآن مجید نازل ہوا اور اسی شب کو عیسیٰ بن مریم آسمان پر گئے اور اسی شب کو یوشع بن نون نے وفات کی اور اسی شب کو میرے پدر بزرگوار امیر المؤمنینؑ شہید ہوئے قسم ہے خدا کی و وصیائے گزشتہ اور آئندہ میں سے کوئی وصی طرف جدت کے اُنہر سبقت نہ کر گیا اور جب جناب رسول خداؐ انکو جہاد پر بھیجتے تھے تو اپنا علم اُنکے ہاتھ میں دیتے تھے اور جبرئیلؑ اُنکے داہنے طرف اور میکائیلؑ اُنکے بائیں طرف جلتے

اور جب تک خدا فتح و ظفر عطا نہ فرماتا تھا تب تک جہاد سے واپس نہ آتے تھے پس مصیبت میں امیر المؤمنینؑ کی اہل شرق و غرب تعزیت و ماتم میں ہیں اور میں خدا سے اپنے صبر میں انحضرت کی مصیبت جہائی پر اجر و ثواب کا طالب ہوں پس امام حسنؑ کو گریہ گلو گریہ ہو اسقدر کہ بات نہ کر سکے اور اہل مسجد سے خروش بلند ہوا بعد اسکے فرمایا ایہا الناس جو مجھے پہچانتا ہے وہ پہچانتا ہے اور جو نہیں پہچانتا ہے وہ جانے کہ میں فرزند جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ کا ہوں میں فرزند بشیر و نذیر کا ہوں میں فرزند اُسکا ہوں جو طرٹ خدا کے دعوت کو نیا لے تھے میں فرزند سراج منیر کا ہوں میں فرزند رحمۃ للعالمین کا ہوں اور میں اُن اہل بیت سے ہوں جنکی شان میں آیہ تطہیر نازل ہوئی ہے میں اُن اہلبیت سے ہوں جنکی مودت و محبت خدا نے اجر رسالت قرار دی ہے اور میں دو ثقلین میں سے ہوں جنکی اطاعت تم پر واجب ہے پس فرمایا آگاہ ہو مجھے میرے نانا رسول خداؐ نے خبر دی ہے کہ بعد جناب امیر المؤمنین علی بن ابیطالبؑ کے اُنکی اولاد سے امام و پیشوا برگزیدہ خدا ہونگے اور وہ سب بعض تلوار بعض نہر سے شہید کیے جائینگے یہ فرما کر وہ جناب منبر سے نیچے تشریف لائے اور لوگوں نے اُن حضرت سے بیعت کی مگر اپنی بیعت پر کو فیون نے وفانہ کی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے جب ابن ہجمرادی لعین کو سامنے امام حسن علیہ السلام کے لائے تو اُس شقی نے کہا میں نے عہد کیا تھا کہ آپکے باپ کو قتل کروں پس میں نے اپنا عہد پورا لیا اب چاہو مجھے قتل کرو چاہو عفو کرو اگر عفو کرو گے تو میں آپکے دشمن معاویہ کو قتل کروں گا اور پھر آپکے پاس

چلا آؤنگا یہ سنکر انحضرت نے فرمایا میں قصاص سے دست بردار نہ ہوں گا عنقریب
 تجھے قتل کرونگا پس اسی وقت اُسکو ایک ضربت شمشیر لگا کر قتل کیا اُسوقت
 امام ششم نے عرض کیا اے مولا میرے اس عین کا بدن تجھ مجھے دیکھیے تاکہ اس
 شقی کو جلاؤں یہ سنکر حضرت نے دیدیا اور اُسنے اُس عین کو جلا دیا اب مقام
 غور ہے کہ بعد شہادت امیر المؤمنین کے کہ ابھی انحضرت کا کفن تک خشک
 نہ ہوا تھا اور انکی اولاد کو فرصت اقامت غراسے بھی نہ ہوئی تھی اشیائے کوفہ
 انحضرت کے فرزند اور وصی وجہانشین حضرت امام حسن علیہ السلام سے روئے
 ہوئے اور اکثر کو فی معاویہ سلطان شام سے ملنے اور چاہا کہ انحضرت کو اُسکے
 حوالہ کر دیں پس بوجہ کمی اعوان انصار کے بچہ شراط معاویہ سے صلح واقع
 ہوئی مگر افسوس اُسنے کسی شرط پر وفانہ کی پس امام حسن علیہ السلام بعد ٹھوڑی
 مدت کے مع اپنے عزیز و اقربا اور اہل و عیال کے اپنے وطن مدینہ منورہ
 میں تشریف لائے اور گوشہ نشین ہوئے اور عبادت خدا اور عبور و شکر میں
 مشغول رہے اور جہاد نفس فرمایا اور راضی برضا رہے آہ یہ بھی معاویہ کو
 ناگوار ہوا اور ہمیشہ درپے اذیت و آزار رہا اور اُنکے شیعوں کو جا بجا قتل کیا
 آخر جبہ بنت اشعث کے پاس زہر قاتل بھیج کر اُسی زہر شرم سے شہید کر دیا
 پس جب خبر وفات اُس فرزند رسول کی معاویہ کو پہونچی تو خوش ہو کر سیدہ شکر
 کیا انقرض حسب وصیت انحضرت کے امام حسین علیہ السلام نے غسل و کفن
 دیا اور نماز جنازہ مع جماعت نبی ہاشم اور اپنے اصحاب کے پڑھی اور طرف
 روضہ رسول خدا کے لیچلے اُسوقت نبی اُمیہ آل عثمان اور مروان مع عائشہ کے

جمع ہوئے اور جنازہ پر تیر بار ان کیسے اور روضہ رسولؐ میں دفن ہونے لگے اور قریب فاطمہ بنت اسد کے دفن کیا
 آہ اس مقام پر یاد آگئی مظلومی اور بکیسی امام حسینؑ کی کہ آنحضرتؐ کو کوفیوں نے
 مہمان بلایا اور روگردان ہوئے اور حکم ابن زیاد لعین کے صحرا سے کربلا میں گھیر لیا
 اور عوض مہمانی کے پانی تک بند کیا جسکے سبب سے اہل حرم اور بچے انکے
 فریاد العطش العطش کرتے تھے آخر روز عاشورا ہجوم کر کے آنحضرتؐ کو مع مہمان
 و اقربا کے تین دن کا بھوکا پیاسا مع بچہ شیر خوار کے شہید کیا اور لباس تک
 اتار لیا اور کوئی متوجہ نہ تھا جنازہ اور دفن کے نہوا اور لاش اطہر کو بے سہرا
 اور لباس کے ریگ گرم صحرا سے کربلا پر چھوڑ دیا اور خمیوں میں آگ لگا دی
 اور انکے فرزند بیمار سید سجاد کو مع اہل حرم کے اسیر و مقید کیا اور مع سہرا
 شہداء کے طرف کوفہ کے لیگئے اور ہجوم عام اور بازاروں میں پھرایا اور
 دربار ابن زیاد میں لائے اور وہ لعین دیکھ کر خوش و مسرور ہوا
 اے لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس نہم

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَجْمَعُ إِلَّا سَكُونٌ كَسِ
 عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَرَمَا بِجَنَابِ رَسُولِ فَدَا صُلَّيَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي زَيْنَتِ
 دُوَابْنِي مَجْلِسُونَ كُوسَاتِهِ ذَكَرَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَمَا ذَكَرْتُ
 وَذِكْرِي ذَكَرَ اللَّهُ وَذَكَرَ اللَّهُ عِبَادَةً أَسْلَمَ لَهُ ذَكَرُ الْخَامِ مِيرَاذُ كَرِهَ

اور ذکر میرا خدا کا ذکر ہے اور ذکر خدا کا عبادت ہو و عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ هُوَ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 تَفَتَّحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ اور کتاب روضہ وغیرہ میں عبد اللہ بن عباس
 منقول ہے کہ انھوں نے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جو مومن
 کہے لا الہ الا اللہ تو دروازہ آسمان واسطے اُسکے کھل جاتے ہیں وَمَنْ
 تَلَاهَا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَكُلُّ وَجْهٍ آتَى الْحَقِّ مُبْتَدِئًا وَتَعَالَى
 وَاسْتَبْشَرَ بِذَلِكَ آوَرَجُ مَوْسَمٍ بَعْدَ كُلِّهِ تَوْحِيدُ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ
 تَوْبَاعَتِ حَقِّ سَجْدَةِ تَعَالَى كَمَا لَمْ يَكُنْ خَوْشِدُ دِي اور رضا کا ہوتا ہے وَمَنْ تَلَاهَا
 يَعْلَى وَلِيًّا لِلَّهِ عَفَرَ اللَّهُ تَعَالَى ذُنُوبَهُ وَلَوْ كَانَتْ يَعْدُ قَطْرَاتِ
 الْمَطَرِ اور جو مومن بعد اسکے علی و علی اللہ کہے تو بخش دیتا ہے حَقِّ سَجْدَةِ تَعَالَى
 تَامَ گناہ اُسکے اگرچہ وہ بعد قطرات باران کے ہوں وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ حُبُّ عَلِيٍّ يَكْفِي الدُّنْيَا كُلَّ الذُّنُوبِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ
 الْحَطَبَ اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ محبت اور دوستی علی بن ابیطالب
 کی فنا کرتی ہے گناہوں کو اس طرح سے جیسے آگ لکڑی کو فنا کرتی ہے
 وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَنْ حَبَّبَ إِلَى السَّمَاءِ وَغُرُصَتِ عَلَى الْجَنَّةِ
 اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جب شب معراج مجھ کو
 آسمان پر لیگئے اور مجھے سیرِ جنت کی دکھائی گئی تو میں نے اُسکے درختوں کے
 پتوں پر لکھا دیکھا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ عَلِيُّ وَلِيُّ اللَّهِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ
 مَحْمُودٌ اللہ اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جب مجھے آسمان ہفتم پر لے گئے

تو سرورِ وزہ پر اُسکے مین نے لکھا دیکھا کَلَامُ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ
 عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ اور جب حجاب ہاے نور تک پہنچا تو
 ہر پردہ پر یہی لکھا دیکھا اور جب مین عرش پر پہنچا تو اُسکے ہر رکن پر یہی لکھا دیکھا
 خوش ما خوش دین دنیاے ما کہ سچون علی ہست مولائے ما

اور حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے وہ جناب فرماتے تھے
 قسم ہے خدا کی اگر مسند حکومت میرے لیے بچائی جائے اور میں اُس پر
 جلوس کروں تو حکم دوں اہل توریت کو توریت سے اور اہل انجیل کو انجیل
 سے اور اہل زبور کو زبور سے اور اہل فرقان کو فرقان سے اور کوئی ایسا
 نہیں ہے جو صحرا یا دریا میں یا آسمان و زمین میں یا جبل میں یا شب و روز
 میں نازل ہوا ہو مگر یہ کہ میں بخوبی جانتا ہوں کہ کسلی شان میں اور کسکے لیے
 آیا ہے اور سعید بن مسیب سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ عمر کو اپنے عہد میں
 جب کوئی مشکل درپیش ہوتی تھی تو وہ حضرت علی بن ابیطالبؓ کی طرف
 رجوع کرتا تھا اور وہ جناب حل مشکل فرماتے تھے اُسوقت وہ کہتا تھا
 لَوْ لَا عَلِيٌّ لَهْلَكَ عُمَرُ اَلْاَعْلَىٰ بن ابیطالبؓ نہوتے تو عمر ہلاک ہوتا اور
 استیعاب میں روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا
 اَقْضَاكُمْ عَلِيٌّ بِنُ أَبِي طَالِبٍ عالم و دانا تر تم سب سے علی بن ابیطالبؓ
 ہیں اور عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں قسم ہے خدا کی کہ
 علی بن ابیطالبؓ کو نو حصہ علم عطا کیا گیا جو مخصوص آنحضرت ہی کے لیے تھا
 اور ایک حصہ باقی سب لوگوں کو دیا گیا اُس میں بھی وہ جناب شریک تھے

اور عمر نے کہا کہ عالم ترقضایا اور احکام کے ساتھ ہم میں علی بن واقعی عالم و دانائے
 ورمیان اصحاب رسول کے حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسا کہ اُن کے
 دشمن نے بھی کہا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جتنا کہ کوئی شخص کل علوم میں مہارت
 کامل نہ رکھتا ہو وہ ماہر ساتھ فضا یا اور احکام کے نہیں ہوتا ہے پس آنحضرت کی
 عزت علم و حکمت کا کیا بیان ہو سکتا ہے جبکہ باریک جناب رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ نے باب علم و حکمت ہونے کی تصدیق و تصریح فرمائی ہو قال رسول اللہ
 اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا خُتْمُهَا نَبِيِّهَا وَغَيْرِهِمْ رِوَايَتُهَا
 فرمایا جناب رسول خدا نے کہ میں شہر ہوں اور علی دروازہ اُس کے ہیں و قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا اور فرمایا جناب رسول خدا نے
 کہ میں شہر حکمت ہوں اور علی دروازہ اُس کے ہیں و قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا مَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِ مِنْ بَابِهَا
 اور استیعاب میں یوں روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے میں شہر علم
 ہوں اور علی بن ابیطالب دروازہ اُس کے ہیں پس جس کسی کو علم چاہیے وہ طرف
 دروازہ کے آنحضرت ان احادیث مسلمہ فریقین سے متحقق و ثابت ہے
 کہ واسطے دریافت کرنے علم کے طرف اُن حضرت کے رجوع لازم ہے کیونکہ
 وہ جناب حق اور اعلم ہیں بعد جناب رسول خدا کے تمامی امت سے اور
 عمدہ احتیاج طرف امام کے تحصیل علم دین ہے پس اُن حضرت کے ہوتے ہوئے
 دوسرے کو امام اور مرجع علم دین قرار دینا کوئی دانا پسند نہیں کرے گا مگر وہ اسے
 شقییہ امت پر کہ اُخولہ نے بعد رسالت جناب رسول خدا کے عوض طلب

علم اور ہدایت کے بغیر کیطرت رجوع کر کے دروازہ باب علم کو جلا دیا حالانکہ وہ جناب
مفارتت میں رسول خدا کی نہایت رنج و غم میں خانہ نشین تھے قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ تَنَزَّلَ فِي مِنْ وَفَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
صَلَاةُ الْكَوْنِ نَظُنُّ أَنَّ الْجَبَالَ لَوْ حَمَلَتْهُ كَانَتْ تَهْضُ بِهِ چنانچہ خود جناب
امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وفات جناب رسول خدا
مجھ پر ایسا صدمہ نازل ہوا کہ گمان نہیں رکھتا ہوں میں کہ اگر پہاڑوں پر بار اُسکا
رکھا جاوے تو وہ تحمل اُسکے ہو سکیں فَحَمَلْتُ نَفْسِي عَلَى الصَّبْرِ بَعْدَ وَفَاتِهِ
وَكِرِمْتُ الْقَمَمْتُ وَأَلَا شَتَّغَالَ بِمَا آخَرِيَهُ مِنْ تَجَوُّعِي بِهِ وَتَفْسِيلِهِ
وَجَمْعُ كِتَابِهِ مِنْ نِي تَكْلِيفِ تَامَ بَعْدَ وَفَاتِ الْخَضِرَتِ كَيْسِ نَفْسِ كُو
صبر و شکیبائی پر رکھا اور میں نے سکونت کو اپنے اوپر لازم کیا اور اُن امور میں
مشغول ہوا جنکی بابت اُنحضرت نے وصیت اور حکم فرمایا تھا مثل تجہیز و تفہیل
اُن حضرت اور جمع قرآن کے لَا يَشْغُلُنِي عَنْ ذَلِكَ بَادِرُادَ مَعْنَى وَلَا
هَاجِي سَافَرَةٍ حَتَّى آدَيْتُ فِي ذَلِكَ الْحَقَّ الْوَاجِبَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدًا وَآلِهِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ بَارِئِينَ رَحْمَتِهِ وَآلِهِ وَغَمِّهِ
رَنُجٍ وَالْمِنْ جَوْمِيرِ سَيْنِهِ مِنْ هَيْجَانِ مِنْ آتَمَّا تَحْجَرُ رُوْنِي بِرَأْمَا وَه
کہ تا تھا یہاں تک کہ میں نے اُس حق واجب و لازم کو واسطے رضاے خدا کے
اُسکے رسول کے بار میں ادا کیا حضرات سنا اپنے کہ امیر المؤمنین علی بن ابیطالب
علیہ السلام جمع کرنے میں قرآن مجید کے موافق وصیت کے مشغول تھے
اور مفارتت پر رسول خدا کی عکسین اور رنجیدہ اور دروازہ بند کر کے گریہ و زاری

کرتے تھے یہ بھی شقیہ اُمت کو ناگوار ہوا اور بعض ماتم پر سے کے دروازہ
 جلا کر اندر داخل ہوئے اور رسیماں ستم گلوے اور مین ڈاکروا سبطے بیعت کے
 باہر لائے پس باوجود قدرت کے صبر و تحمل فرمایا اور راضی برضا رہے یہاں تک
 کہ صفت صبر کا ظہور کامل طور پر آنحضرت کی ذات اقدس سے ہوا اس پر بھی اعدائے
 اکتفا نہیں کی اور زور بروز بلکہ ہر لحظہ ظلم و ستم تازہ کیے یہاں تک کہ زمانہ خلافت
 ظاہری میں طرف کوفہ کے ہجرت کرنی پڑی اور وہاں بھی نواسب و خواجہ نے
 چین لینے نہ دیا کبھی جنگ جمل و پیش ہوئی کبھی جنگ صفین و ہمدان میں مشغول
 جہاد رہے آخر ابن ملجم لعین نے حالت روزہ و نماز میں مسجد کوفہ میں تلوار زہر لود
 سے شہید کیا آہ مؤمنین اثر اس آتش ظلم و حسد کا جو مدینہ میں مشتعل ہوئی تھی کربلا
 تک پہنچا غور کیجیے کس نبی یا وصی نبی کی آل پر اور دنیا میں طرح طرح کے ود
 ظلم و ستم ہوئے جو اولاد علی مرتضیٰ پر ہوئے ہیں آہ امام حسنؑ کو زہر دیا اور خباہ
 پہ تیر باران کیے اور روضہ رسولؐ میں دفن نہونے دیا اور امام حسینؑ کو کوفیوں نے
 ہمان بلا کر حکم ابن زیاد کے روگردان ہوئے صحرا کے کربلا میں محاصرہ کیا اور مع
 اصحاب واقربا اور بچہ شیر خوار کے تین دن کا بھوکا پیاسا روز عا شورا شہید کیا
 افسوس شقیہ کوفہ نے حکم ابن سعد لعین کے بعد شہادت امام حسینؑ کے
 خیموں میں آگ لگا دی اور علی بن الحسینؑ بیمار کر ملا کو عوض ماتم پر سے کے
 طوق و زنجیروں میں جکڑ کے مع اہل حرم کے اسیر و مقید کیا اور شہر بشہر یہ
 بھرے چنانچہ حجت خدا زیارت ناحیہ میں فرمانے ہیں **يَا أَيُّهَا الْمَعْزُورُ لَهُ**
لِيَ الْأَعْنَاقِ يُطَافُ بِهِمْ فِي الْأَسْوَاقِ ہاے افسوس ہاتھ اُنکے

گردنوں سے باندھے تھے اس طرح بازاروں میں پھرتے تھے یہاں تک کہ دربار
میں یزید لعین کے لائے چنانچہ بیمار کر بلا فرماتے ہیں کہ اس وقت ہم بارہ نفر
اہل بیت رسالت سے ایک رسیمان ستم میں بندھے ہوئے تھے
اَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

مجلس دہم

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى الَّذِينَ يَنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ خداوند عالمہ قرآن مجید میں فرماتا ہے جو ثواب صرف کرتے
ہیں اپنے اموال شکو اور دنگو پر پوشیدہ اور ظاہر کر کے یعنی برآمدہ نسبت
ہیں اُنکے واسطے اجر و ثواب اس کے پروردگار کے نزدیک جتنا ہے
اور اُن پر خوف اور ہول قیامت پر نہیں ہے اور وہ خوف سے محزون
و غمگین ہوں گے تفسیر مجمع البیان و کشاف وغیرہ میں عبد اللہ بن عباس
سے روایت کی ہے کہ یہ آیت کریمہ حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب
علیہ السلام کے بار میں نازل ہوئی کہ آنحضرت کے پاس جاؤ تم تھے
انہیں سے ایک رات کو اور ایک دن کو اور ایک پوشیدہ اور ایک ظاہر
کر کے راہ خدا میں تصدق کیا پس حق سبحانہ تعالیٰ کہ یہ فعل پسند ہوا اور یہ آیت
نازل فرمایا اور اپنے حبیب کو مطلع کیا حال تصدق امیر المؤمنین سے
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لَوْ أَجْمَعَتِ الْخَلَائِقُ

عَلٰی حَبِّ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ مَا خَلَقَ اللهُ تَعَالٰی النَّاسَ اَوْ رَكَابَ رَوْضِهِ
 مِنْ مَنْقُولٍ هُوَ فَرَمَا بِاجْنَابِ رَسُولِ خُدَا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ کہ اگر خلائق محبت
 و دوستی علی بن ابیطالب پر جمع ہوتی اور باہم اتفاق کرتی تو حق سبحانہ تعالیٰ
 جہنم کو پیدا ہی نہ کرتا و قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ
 لَوْلَا اَوْ عَلٰی مُشَارِكِي فِيهَا وَاُعْطِيَ عَلِيٌّ ثَلَاثًا وَلَمْ يُشَارِكْ فِيهَا
 اور فرمایا جناب رسول خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ کہ مجھے تین چیزیں ایسی عطا
 کی گئیں کہ علی بن ابیطالب انہیں شریک میرے میں اور علی بن ابیطالب کو
 ایسی تین چیزیں عطا ہوئیں کہ انہیں میں شریک اُنکا نہیں ہوں فَقِيلَ لَرَبِّكَ
 يَا رَسُولَ اللہِ وَمَا الثَّلَاثُ الَّتِي سَأَلَكَ فِيهَا فَقَالَ لِيَوَاءُ الْحَمْدِ
 لِيْ وَاَعْلٰی عَاحِمِلَدَ وَاَلَدُوْثُ لِيْ وَاَعْلٰی سَاقِيَرٍ وَاَلْمَجْدُ لِلَّهِ وَاَلنَّارُ
 لِيْ وَاَعْلٰی قَسِيْمُهَا بَعْضُ اصْحَابِ نَبِيِّنَا سَأَلَ رَسُولَ اللہِ وہ کونسی تین چیزیں
 ہیں جنہیں علی بن ابیطالب شریک آپ کے میں فرمایا وہ لواءِ حمد ہے جو مجھے عطا ہوا
 ہے اور علی بن ابیطالب حاملِ سکے میں اور کوثرِ مجھ کو عطا ہوا اور علی بن ابیطالب
 ساقِ اسکے ہیں اور جنت و نار خدا نے مجھ کو عطا کیا اور علی بن ابیطالب اُن دو کو
 قسمت کر دیا ہے میں یعنی بروز قیامت اپنے دوستوں کو داخل جنت کرینگے
 اور اپنے دشمنوں کو داخل جہنم کرینگے وَاَمَّا الثَّلَاثُ الَّتِي اُعْطِيَ عَلِيٌّ وَكَوْنُ
 اُسَیْرٍ کَرَفِيْہَا فَاِنَّہُ اُعْطِيَ حَمُوًّا مِثْلِيْ وَلَوْ اَعْطِیْتُ مِثْلَہُ وَاُعْطِيَ
 سَرَوُجًا وَاُعْطِیْتُ مِثْلَہَا وَاُعْطِيَ وَلَدًا یُرِی الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ
 وَلَوْ اَعْطِیْتُ مِثْلَہُمَا لَیْکِنْ وَہ تین چیزیں جو خاص علی بن ابیطالب کو عطا

ہوئی ہیں اور میں انہیں شریک نہیں ہوں پس یہ تحقیق کہ علی بن ابیطالب کو خدا نے
 شریک سمجھا عطا کیا اور مجھے مثل اس کے نہیں عطا کیا اور علی بن ابیطالب کو سیدہ نسا
 سی زوجہ عطا کی اور مجھ کو مثل اس کے عطا نہ کی اور علی بن ابیطالب کو دو فرزند حسن و
 حسینؑ مسدود جوانان اہل جنت عطا کیے اور مثل ان کے مجھے عطا نہ کیے اور
 معالم التمرین میں روایت ہے کہ ایک مرتبہ یہودیوں نے جناب رسول خدا
 کی خدمت میں عرض کیا اے ابوالقاسم خدا کی صفت تم سے بیان کیجیے تاکہ ہم
 آپ کا ایمان لائیں کیونکہ صفت خدا کی ہم نے تو رکیت میں دیکھی ہے اب آپ
 بیان کریں کہ خدا کیا چیز ہے اور کیا کھاتا ہے کیا پیتا ہے کس سے میراث لی ہے
 اس کی میراث کون لیگا پس جبریلؑ سورہ توحید لیکر نازل ہوئے قُلْ هُوَ اللَّهُ
 أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ
 اے حبیب ہمارے اُسے کہو خدا کیلئے ہے خدا بے نیاز ہے نہ وہ کسی سے متولد
 ہوا نہ اُس سے کوئی متولد ہوا وہ ہر عیب و نقصان سے منزہ ہے اور نہ
 اُس کا کوئی کفو اور ہمسر ہے وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 أَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ أَنَّهُ قَالَ لِي مَثَلُ حُبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مَثَلُ
 قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فِي الْقُرْآنِ اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
 نے یہ تحقیق کہ خدای مجھ کو جبریلؑ نے کہا مجھے مثال محبت علی بن ابیطالب کی
 مثال سورہ قل ہو اللہ احد کی ہے قرآن میں مَن قَرَأَهَا مَرَّةً وَاحِدَةً
 كَانَ لَهُ ثَوَابٌ ثَلَاثِ الْقُرْآنِ وَمَن قَرَأَهَا مَرَّتَيْنِ كَانَ لَهُ ثَوَابٌ
 ثَلَاثِي الْقُرْآنِ وَمَن قَرَأَهَا ثَلَاثًا كَانَ لَهُ ثَوَابٌ مِّنْ قُرْآنِ كُلِّ

جو شخص سورہ توحید کو ایک مرتبہ پڑھے تو اُسکو ثوابِ ثلاثِ قرآن کا لینے دین کا ہوا اور جو دو مرتبہ سورہ توحید کو پڑھے تو اُسکو ثوابِ دو ثلاثِ قرآن کا ہوا اور جو تین مرتبہ سورہ توحید کو پڑھے تو اُسکو مثل اُسکے ثواب ہوگا جس نے قرآن کو ختم کیا وَلَکَذَا احَبُّ عَلٰی بْنِ اَبِی طَالِبٍ مَنْ احَبَّہٗ یَلِسَانِہٖ کَانَ ثَوَابُ ثَلَاثِ اُمَّتِکَ وَمَنْ احَبَّہٗ یَلِسَانِہٖ وَقَلْبِہٖ کَانَ لَدُنَّ ثَوَابِ ثَلَاثِ اُمَّتِکَ وَمَنْ احَبَّہٗ یَلِسَانِہٖ وَقَلْبِہٖ وَعَمَلِہٖ کَانَ لَدُنَّ ثَوَابِ اُمَّتِکَ بِاَسْرِہَا جَبْرِیْلُ نے عرض کیا اسی طرح دوستی علی بن ابیطالب علیہ السلام کی ہے پس جو مؤمن زبان و دست رکھے علی بن ابیطالب کو تو ہوگا واسطے اُسکے ثواب آپکی ثلاثِ اُمت کا اور جو مؤمن دوست رکھے اُنحضرت کو اپنی زبان و دل سے تو اُسکے لیے ثواب دو ثلاثِ اُمت کا ہوگا اور جو مؤمن دوست رکھے اُنحضرت کو اپنی زبان و دل و عمل سے تو اُسکے واسطے مثل آپکی تمامی اُمت کے ثواب ہوگا اور کیونکر نہ خیال تو کیجیے وحدانیتِ خدا کا ثبوت کنی ذاتِ اقدس سے ہوا اسی وجہ سے شاعر کہتا ہے

یا علی ذاتِ ثبوتِ قل ہو اللہ احد	نام تو نقشِ نگین اَمْرِ اللہ الصمد
لَمْ یَلِدْ اَزْ مَا دَرِیْتِی وَلَمْ یُولَدْ جُو تُو	لَمْ یَلِکْ بَعْدَ اَزْ نَبِیِّیْ ثَلَاثَ لَفْوَا اَحَد

وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ صَلَٰوٰتُہٗ عَلَیْہِ یَوْمَ الْاٰخِرِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَیْنِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَمَةِ اور فرمایا جنابِ رسول خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ صَلَٰوٰتُہٗ عَلَیْہِ یَوْمَ الْاٰخِرِ نے ضربتِ علی بن ابیطالب کی بروز جنگِ خندق عبادت کے

جن داس کے افضل و بہتر روز قیامت تک اور ان حضرت کی مدح و تہنیں
دوسرا شاعر کہتا ہے

چراغ شبستانِ داس علیؑ	کز و ظلمتِ کفر شد منجلی
اما میکہ بے بادۂ منہ او	نخیزد کسے از لحدِ سُرخِ رو
بشمیرِ آن شاہ والا گھر	جدا شد حق و باطل از یکدگر
نہ مہر شش بہین فتحِ خیر نمود	کہ مہر شش بسے قلعہ دل کشود
نبی و علیؑ ہر دو نسبت بہم	دوتاؤ یکے چون زبانِ قلم

اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہو فرمایا آنحضرت نے کہ جناب
رسو خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جب میں شب معراج آسمانِ نجم پر پہنچا
تو اس جگہ میں نے صورتِ علی بن ابیطالبؑ کی مشاہدہ کی پس میں نے جبرئیل
سے پوچھا اے اخی جبرئیل یہ کیسی صورت ہو جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ! کہ
نے تمنا کی مشاہدہ جمالِ علی بن ابیطالب علیہ السلام کی پس درگاہِ خدا میں
عرض کیا بار آسمانی آدمؑ ہر صبح و شام بہرہ مند ہوتے ہیں مشاہدہ جمالِ علیؑ سے
کہ دوست اور محبوب تیرے اور تیرے حبیب سید انبیاء کے ہیں اور خلیفہ اور
وصی اور امین آنحضرت کے ہیں پس حکو بھی اپنے فضل و کرم سے بہرہ مند فرما
آنحضرت کے جمال سے اُس قدر کہ اہل زمین اس سعادت سے فائز ہوتے
ہیں پس خلاقِ عالم نے مثالِ علی بن ابیطالبؑ کی اپنے نورِ اقدس سے خلق
فرمائی اور وہ نزدیک اہل آسمان کے ہو کہ شب و روز اُسکی زیارت کرتے
ہیں اور ہر شبانہ روز اُسکے مشاہدہ جمال سے منتفع ہوتے ہیں اور ایک روایت

میں وارد ہو کہ مثال آنحضرت کی عرش پر بھی چڑھ کر ملا کہ زیارت سے مشرف بنیاد ہو
 میں پس جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے فرماتے ہیں کہ جب ابن طلحہ
 شقی نے سرانور پر آنحضرت کے ضربت لگائی تو اثر اُس ضربت کا اُس صورت
 مقدس پر بھی ظاہر ہوا جو آسمان میں ہے آہ مؤمنین اُسوقت اہل آسمان کا
 کیا حال ہوا ہو گا جب دیکھا ہو گا کہ ضربت تلوار زہر آلودہ سے سرانور شقی ہوا
 اور وہ امام حسین روئے زمین پر خون آلودہ غش میں پڑے ہیں آہ اُسوقت
 صدا آسمان سے بلند ہوئی قَتْلَ عَلِيٍّ الْمُرْتَضَىٰ اور وہ آواز ہر گھر میں گونج
 کے پہونچی چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جب
 ابن طلحہ نے سرانور پر امیر المؤمنین علی بن ابیطالب کے حالت روزہ و نماز
 میں ضربت لگائی اور فرشتوں نے آسمان سے صدا بلند کی تو یہ آواز سن کر
 فرزند آنحضرت کے جناب حسین علیہما السلام روتے ہوئے طرف مسجد کے
 روانہ ہوئے آہ جب داخل مسجد ہوئے تو دیکھا کہ وہ جناب خاک و خون
 آلودہ زمین پر پڑے ہیں اُسوقت حسینؑ رونے لگے حضرات اس مقام پر
 اور دو جوان علوی یاد آگئے جنکے سرانور پر ضربت شدید حالت تشنگی اور
 کارز میں لگی ہے آہ وہ قمر بنی ہاشم جناب عباسؑ اور شبیبہؑ بنو ہاشم علی اکبرؑ
 میں چنانچہ روز عاشورا اعدائے جناب عباسؑ کو تیر باران کیے اور نیزہ و
 تلواروں سے زخمی کیا اور دونوں ہاتھ جدا کیے اور گرد آہنی سے سرانور
 شق کیا اور ناتوان ہو کر گھوڑے سے زمین پر تشریف لائے اور اپنے بھائی
 کو آواز دی اُسوقت امام حسینؑ روتے تھے اور فرماتے تھے فَاَخْأَكُ

وَأَعْتَبَا سَامَاكَ أَكَاثَانَ لَفَنَكْسَرَ طَهْرًا فَيَ هَا هِيَ ابْنُ بَهَائِي عِبَّاسُ ابْنِ تَهَارِ
 مَرْنِيسَ كَمَرِ بَارِي ثَوْتِ كَمْنِي يَعْنِي زُورَ كَمَرِ جَانِبِهَا وَابْنُ عَلِيٍّ الْكَبِيرُ كَالْحَالِ مِ
 يُونِ لَكَا هُوَ كَمَا وَهْ جَوَانِ رَعْنَا لَشُكْرَ اَعْدَا سَ مَشْغُولِ جِهَادِ تَحْتِ اَفْسُوسِ اَسِي
 اَشْنَامِ اِيَكِ اَلْعَيْنِ نَ سِرَاطِ طَرِيقِ تَلَوَارِ مَارِي كَمَا صَدَمَهُ سَ اُسْ ضَرْبَتِ كَ
 وَهْ شَبِيهِ سَفِيرِ غِشْ كَحَا كَرُ گُھوڑے سَ زَمِينِ پَرِ تَشْرِيفِ لَائے اَوْر اَعْدَا نَ
 سُجُومِ كَرِ كَ وَارِ تَلَوَارِ وَنِ كَ لَگَا نَ لَپِ اَسِنِ پَرِ مَظْلُومِ كُو آوازِ دِی تَاہ
 اَسْوَقَتِ مَظْلُومِ كَرِ بَلَا فَرَمَاتے تھے يَا بُنَيَّ عَلَيَّ الدُّنْيَا بَعْدَكَ الْعَقْلُ
 اے فرزند اب بعد تیرے خاک ہو اس دنیا پر آہ ہی سبب تھا کہ بعد شہادت
 مَظْلُومِ كَرِ بَلَا كَ آسْمَانِ سَ خَاكِ سُرُخِ بَرَسْتِي تَحْتِ اَلْفَرَضِ جَبِ جَنَابِ
 حُسَيْنِ دَاخِلِ مَسْجِدِ هُوے تُو اَسِنِ پَرِ بَرِ بَرِ گُوَارِ اَسِيرِ اَلْمُؤْمِنِيْنَ كُو زَنَدِ پَايَا اَوْر
 وَهَانِ سَ بَرْمِي وَ اَسْتِغْلِي اَوْٹھا كَرِ طَرَفِ حَرَمِ سِرَا كَ لِيچلے تَا كَ حَضْرَتِ كُو تَكْمَلِ
 سَ اَذِيَّتِ وَ تَكْلِيْفِ اَنُو كَرِ اَفْسُوسِ هُوَ مَظْلُومِي پَر اَمَامِ حُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامِ كِي
 كَ جَبِ وَهْ جَنَابِ زَخْمِي هُو كَرُ گُھوڑے سَ زَمِينِ پَرِ تَشْرِيفِ لَائے اَوْر اَعْدَا
 وَارِ تَلَوَارِ وَنِ كَ لَگَا نَ تُو لَشُكْرَ اَعْدَا سَ آوازِ قَدْ قَتِلَ الْحُسَيْنُ كِي بلند هُوئی
 هَا نَ اَفْسُوسِ اَسْوَقَتِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بِيَارِ كَرِ بَلَا غِشْ مِ اَسِنِ پَرے تھے اَوْر
 اَوْلَادِ وَاقْرَبَا سَ كُوْنِي اَيِسَا پَاسِ نَهْ تَحَا كَ مَقْتَلِ سَ بَا سْتِغْلِي اَوْٹھا كَرِ دَرْخِيْمَتِ كَ
 لَا تَابَلَكُ شَمْرَعِيْنَ نَ بَكَا لِ بَرِ حَمِي بَے اَدَبِي كِي آہ اب كَسِ زَبَانِ سَ بِيَانِ
 كَرِ وَنِ كَ اُسْ شَقِي نَ كَسِ ظَلَمِ وَ سْتَمِ سَ سِرَا تَسِ بَدَنِ اَطْمَرِ سَ جِدَا كِيَا اَوْر
 نِزَرِ پَرِ بلند كِيَا اَسْوَقَتِ جَنَابِ آسْمَانِ سَ نَدَا هُوئی اَلَا قَتِلَ الْحُسَيْنُ بَلَا

اگاہ ہوا اے اہل آسمان و زمین! امام حسینؑ زمین کو بلا پر پیا سے شہید کئے گئے
 آہ جب یہ آواز عورات ستم رسیدہ نے سنی تو بے شدت رو میں اور موہر پستان
 و احسینا ہ کتنی ہویں اُس تلاطم عظیم میں خیمہ سے ہا ہر نکلیں اور بچے فریاد
 کرتے تھے آہ اُس وقت شور گریہ و بکا سے کمرام ہوا تھا اور صحراے کربلا
 تیر ہوتا ریک ہو گیا اور آندھی سیاہ چلنے لگے اور دریا جوش و خروش میں آئے
 اور پھیلیاں مضطرب ہویں

آن قصہ کہ کس نتواند شنیدنش | یارب براہن بیت چہ آمد ز دیدنش
 اے لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

جلسہ یازدہم

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا مُحَمَّدُ
 إِنِّي خَلَقْتُكَ وَ عَلِيًّا نَوْراً يَعْزِي رُوحاً بِكَ بَدَنٍ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ
 سَمَوَاتِي وَ أَرْضِي وَ عَرَشِي وَ بَحْرِي فَلَمْ تَكُنْ لِي هَمْلِي وَ تَجَدُّ
 كَافِي وَ غَيْرِهِ مِنْ جَنَابِ مَامِ جَعْفَرٍ صَادِقٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَمِعْتُ
 حَضْرَتَ نَبِيِّنَا وَ نَدَاةً عَالَمَ نَبِيِّنَا جَنَابِ رَسُولِ اللَّهِ سَمِعْتُ
 بَحْتِيقَ كَيْفَ پیدایا میں نے تلو اور علیؑ کو ایک نور سے یعنی ایک روح بغیر
 بدن کے قبل پیدائش میرے آسمانوں اور زمینوں اور عرش و دریا کے
 پس ہمیشہ تم میری تمہیں و تجہید کرتے تھے ثُمَّ جَمَعْتُ رُوحَ حَيْكُمَا
 فَجَعَلْتُهُمَا وَاحِدَةً فَكَانَتْ مَجْدُفِي وَ تَقْدِاسِي وَ هَمْلِي بَعْدَ سَمْعِي

میں نے تمہاری دونوں ارواح کو جمع کر کے ایک کیا پس وہ روح تمہیں اور تقدیس اور تہلیل میری کیا کرتی تھی **ثُمَّ قَسَمْتُهَا ثِنْتَيْنِ وَقَسَمْتُ الثَّانِيَتَيْنِ** فصارتا ثلثا بَعَثَ مُحَمَّدًا وَاحِدًا وَعَلِيٌّ وَاحِدًا وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اِثْنَانِ پھر اُس ایک نور کے میں نے دو حصہ کیے اور اُن دو حصوں کے اور دو حصے کیے پس چار نور ہوئے محمدؐ و علیؑ اور حسنؑ و حسینؑ **ثُمَّ خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى فَاطِمَةَ مِنْ نُورِهِ ابْتَدَأَ هَارُوقَ حَايِلًا بَدَنٍ شَرَّ مَسْكَنًا بِمِيزَانِهِ فَأَصْنَاءُ نُورِكَ فَيُنَابِعُكَ خَدَاؤُنَا عَالَمٌ** نے جناب فاطمہؑ زہراؑ کو اور ایک نور سے پیدا کیا کما سوقت اُن معصومہ کی خلقت روح بے بدن کے تھی پھر خدا نے اپنے دست کرم کو ہماری ارواح پر بلطف و رحمت پھیر دیا کہ وہ ارواح طاہرہ اُسکے نور خاص سے نورانی ہو گئیں یعنی نور ہم اہل بیت رسالت کا نور خدا سے منور ہوا اور امامی وغیرہ میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا امیر المؤمنین حضرت علیؑ بن ابیطالب علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے نور جناب رسول خدا کو قبل خلقت آسمان و زمین اور عرش و کرسی اور لوح و قلم اور بہشت و دوزخ کے پیدا کیا اور قبل کل انبیاء کے چار سو بیس ہزار سال کے خلق کیا اور اُس نور کے ساتھ بارہ حجاب پیدا کیے اور ہر حجاب میں سالہا سال تسبیح و تقدیس و تجید الہی کرتا رہا پس وہ نور مقامات رفعت و جلالت میں رہا یہاں تک کہ خدا نے اُس نور کو پشت حضرت آدمؑ میں قرار دیا اور صلب آدمؑ سے طرف اصلا ب طاہرہ انبیاء

منقل ہوتا رہا یہاں تک کہ صلب حضرت عبدالمطلب میں آیا پس اس نور کے دو دو
 کیے ایک حصہ صلب حضرت عبداللہ میں اور دوسرا حصہ صلب حضرت ابوطالب
 میں قرار دیا پس نصف اول سے جناب رسول خدا پیدا ہوئے اور نصف
 دوم سے مجھے پیدا کیا اور کتب معتبرہ میں منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ روز جمعہ سترھویں تاریخ ماہ ربیع الاول عام الفیل یعنی جس سال کربہ
 فیل لیکر واسطے گرائے خانہ کعبہ کے آیا تھا زمانہ نوشیروان میں کہ سنہ ۶۰۰
 اسکا چالیسواں برس تھا بکان شوعب حضرت ابوطالب پیدا ہوئے اور
 جناب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب تیرھویں تاریخ ماہ رجب بروز جمعہ خانہ کعبہ
 میں تیس برس بعد ولادت جناب رسول خدا کے پیدا ہوئے اور یہ وہ بزرگوار
 ہیں جنکو خدا نے فضائل و مراتب عطا فرمائے ہیں چنانچہ جب شکم مادر میں تھے
 تو جناب رسول خدا کی خدمت میں تسلیم عرض کرتے تھے اور وہ جناب جو اسلام
 دیتے تھے جب جناب رسول خدا گھر میں تشریف لاتے تھے تو فاطمہ بنت اسد
 حضرت ہاشم اپنے مقام سے بے اختیار کھڑی ہو جاتی تھیں کہ علی مرتضیٰ
 آنحضرت کی تعظیم کرتے تھے اور مجملہ آنحضرت کے معجزات کے یہ ہے کہ جب
 والدہ ماجدہ اُنکی فاطمہ بنت اسد طواف خانہ کعبہ کرنے میں قریب اصنام کے
 ہو جاتی تھیں تو وہ جناب اُنکے شکم اطہر میں متحرک ہو کر مانع قریب اصنام ہوتے
 تھے اور وہ جناب شکم مادر میں اپنی کلام کرتے تھے ایک دن اس طرح سے کلام
 فرمایا کہ جناب جعفر طہار بھائی اُن حضرت کے سنکر بیہوش ہو گئے اور سب
 بت خانہ کعبہ کے گر پڑے اور مجملہ معجزات اُن حضرت کے یہ ہے کہ اُن جناب

اپنے ہاتھوں کو قیاط میں بندھا رہنا پسند نہ کیا اور قیاط کو کئی مرتبہ پارہ کر ڈالا
 اور ان حضرت نے اپنے گمراہی میں بڑے اڑدے کو قتل کیا جسکی وجہ سے
 اُنکی والدہ ماجدہ نے نام اُنکا جبرکھا اور وہ معجزت جو حالت طفلی میں
 ان حضرت سے ظاہر ہوئے ہیں کہاں بیان ہو سکے ہیں جسے آثار شجاعت
 کے ظاہر ہوتے ہیں اور ثابت ہوتا ہے کہ وہ جناب محمد طفلی سے اشجع عرب تھے
 یہی شجاعت اُنکی اولاد امجاد میں دراثہ باقی رہی اسی وجہ سے معرکہ کربلا میں
 ان حضرت کی اولاد اور اولاد ادا دے آثار عظیمہ شجاعت ظاہر ہوئی اور
 کم سن بچوں نے خاندان نبی ہاشم سے کارہائے نمایان کی جو صفوہ روزگار یادگار
 میں مگر انسوس شقیلے کو فہ اور بنی امیہ نے اُنپر مطلق رحم نہ کیا اور اُنکو بھی
 تشنہ لب شہید کیا یہاں تک کہ بچہ شیرخوار کو بھی پھوڑا چٹا بچہ منقول ہے کہ جب
 عبداللہ رضیع پر جو معروف بن علی اصغر بن غلبہ تشنگی کا شدت ہوا اور وہ بچہ
 شیرخوار ہاں بلب ہوا تو اسوقت بنا بر تمام حجت کے حضرت امام حسینؑ
 اُس شیرخوار کو اپنے ہاتھوں پر لیکر میدان کارزار میں سامنے لشکر اعدا کے
 لائے اور ان ہیرمون سے اُس بچہ تشنہ لب کے لیے پانی طلب کیا
 انسوس عوض پانی کے حوالہ لینے ایک تیرسہ پہلو مارا کہ وہ تیرستم حلق تانیا
 پر علی اصغر کے لگا اور وہ شیرخوار شہید ہوا اور خون جاری ہوا اور مظلوم کو بلا
 شدت روئے حضرات اسی سبکی اور غربت و تشنہ لبی میں چھ مہینے کے
 بچہ شیرخوار کا باپ کی آغوش میں تیرستم سے شہید ہونا بڑی مصیبت ہے
 پھوڑا کیجیے کہ اسوقت امام حسینؑ کے قلب اقدس پر کیا صدمہ ہوا ہو گا اور

اُنکے اہل بیت پر کیا مصیبت گذری ہوگی جس کا بیخ و بومہ امام زین العابدینؑ کے
 قلب اقدس پر مدتِ العمر رہا عَنِ مَنَہَالٍ اَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى سَيِّدِي
 وَ مَوْكَائِي عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ مُنَصَّرِفِي مِنْ
 مَكَّةَ چنانچہ بجا والا نوار اور کشف الغمۃ میں منہال سے منقول ہے وہ کہتا ہے
 کہ بعد زیارتِ روضہ رسول خداؐ کے حاضر ہوا میں خدمت میں امام زین العابدینؑ
 علیہ السلام کی اُس زمانہ میں کہ جب میں حج خانہ کعبہ سے مشرعت ہوئے اپنے
 وطن کوفہ کو آتا تھا پس اُس جناب نے مجھے فرمایا اے منہال خرطہ بن کاہل
 اسدی کیسا ہے میں نے عرض کیا یا بن رسول اللہ میں اُس ملعون کو کوفہ میں زندہ
 چھوڑ آیا تھا یہ سنکر آنحضرتؐ نے دونوں ہاتھ بدرگاہِ خدا بلند کیے اور دو مرتبہ
 عرض کی بار اٹھا چکا تو اُس شقی کو حرارتِ لوسہی کی اور تیسری مرتبہ عرض کی
 اے خداوند قہار چکا تو اُس ملعون کو حرارتِ نار کی آتشِ اکبر یہ صدمہ تھا آنحضرتؐ
 کے دل پر کہ خبر حیاتِ اُسکی سنکر دعائے بد کی منہال کہتا ہے کہ بعد اسکے میں اُن
 حضرت سے رخصت ہو کر روانہ کوفہ ہوا اور قطع منازل کرتا ہوا دروازہِ فرگ
 کوفہ پر پہونچا دیکھا میں نے کہ اُس جگہ مختار گھوڑے پر سوار سب ایک جماعت
 انصار کے کھڑے ہیں پس میں بھی کھڑا ہوا اور اُنہیں سلام کیا ناگاہ دیکھا میں نے کہ
 کچھ لوگ خرطہ کو باندھ کر لاتے ہیں آہ یہ شقی وہی ہے جس نے ہاتھوں پر امام حسینؑ
 روز عاشورا علی الصغر کو تیر ستم سے شہید کیا تھا اور عبد اللہ بن امام حسنؑ کو پہلو
 میں امام حسینؑ کے وقتِ آخر اُن حضرت کے تیر مارا تھا جسکے صدمہ سے وہ
 یتیم شہید ہوا غرض کہ مختار نے خرطہ کو دیکھ کر حکم دیا کہ آگ روشن کریں اور اُٹھائے

جدا کر دیں پس موافق حکم کے حرمہ کا سینہ زید جدا کیا اور آگ میں جلایا گیا منہاں کھتا ہوا
 اسی آفتاب میں مجھے دعا حضرت کی یاد آگئی اور میں نے مستم ہو کر سجان اللہ کہا یہ سکر
 مختار نے مجھے سبب اسکا پوچھا اور میں نے جو زبان اقدس سے امام زین العابدین
 کے سنا تھا وہ سب بیان کیا مختار نے قسم دیکر کہا کیا میرے آقا نے اسی طرح
 فرمایا تھا پس میں نے تین مرتبہ اسی طرح سے اظہار کیا جی طرح سے کہ اُن
 حضرت سے سنا تھا یہ سکر مختار گھوڑے سے اترے اور دو رکعت نماز
 پڑھی اور دیر تک سجدے میں رویا کیے بعد اسکے جب وہاں سے واپس
 ہو کے داخل شہر ہوئے تو گڈرا نکلا میرے دروازہ پر سے ہوا میں نے کہا
 غذا تیار ہو کچھ نوش کیجیے کہا اے منہاں سوقت تک کہ تم نے یہ خوشخبری
 مجھے سنائی ہے میں نے کچھ نہیں کھایا تھا اب شکر یہ میں اسکے کہ دعا
 حضرت کی مستجاب ہوئی اور میرے ہاتھ پر جاری ہوئی میں نے نیت وزہ
 کی کی ہے یہ سکر میں نے کہا خدا آپکو توفیق نیک عطا کرے اور بروایت
 جب مختار نے حرمہ کو دیکھا تو رونے لگے اور فرمایا ابے حرمہ تو نے جو ظلم و
 مستم فرزند رسول پر کیے کیا وہ تجھے کافی نہوئے تھے کہ تو نے بچہ شیر خوار کو
 تیرم سے ذبح کیا آیا تو نہیں جانتا تھا کہ وہ پارہ جگر رسوخ تھا پس حرمہ کو نشانہ
 تیر کر کے ہلاک کیا خدا مختار اور اُنکے رفقا کو جزا سے خیر عطا کرے کہ انھوں نے
 دشمنوں سے بدلہ لینے میں ایک دوسرے پر سبقت کی آہ اسوقت اپنے
 آقا کی مصیبت یاد آگئی کہ بعد شہادت عزیز و اقربا کے جب ہ جناب عازم شہاد
 ہو کر طرف میدان قتال کے جانے لگے تو جناب عباس نے روکا اور چاہا کہ

سبقت کریں اور جب جناب عباس عازم میدان ہوئے تو ان حضرت نے روکا آخر
دونوں بھائیوں نے ملکر جہاد کیا اور اثنائے جنگ میں جب روز عاشورا پیا
امام حسینؑ پر غلبہ کیا تو حضرت نے قصد کیا کہ نہ فرات تک تشریف لیجائیں پس
اُس جانب کو بڑھے اور جناب عباسؑ انحضرت کے آگے آگے تشریف لیے چلتے
تھے ناگاہ لشکر ابن سعد کے سوار آگے آئے اور ان حضرت سے جنگ
کرنے لگے اسی اثنائے ایک لعین نے کہ نبی دارم سے تھا ایک تیر امام حسینؑ
کی جانب مارا اور وہ تیر گلوے انور پر آکر لگا حضرت نے اُس تیر کو پھینکی پھینکیا
اور اپنے دونوں ہاتھ نیچے گلوے رکھ لیے یہاں تک کہ دونوں پتیلیاں خون سے
مملو ہو گئیں بعد اسکے خون اپنے ہاتھ سے پھینکیا اور درگاہ خدا میں عرض کیا
بار اے میں تجھے شکایت کرتا ہوں اُس ظلم و ستم کی جو تیرے نبیؐ کے نواسے پر
کیا جاتا ہے بعد اسکے لشکر اعدا پر ایسا حملہ کیا کہ اُس ہنگامہ کارزار میں وہ صحرا استقامت
غبار آلودہ ہوا کہ کوئی کیسکو نہ دیکھ سکتا تھا آخر کار کچھ لوگ درمیان میں دوڑ کر
بھائیوں کے حائل ہو گئے اور جناب عباسؑ کو امام حسینؑ سے علیحدہ کیا یہاں
کہ اُس عہدار کو شہید کیا آہ جب یہ حال امام حسینؑ نے دیکھا تو فرماتے تھے
وَاَخَاكَ وَاعْتَبَا سَاكَا اَلَا نَا نَكْسَرُ ظَهْرًا جِی اے بھائی عباسؑ اب
تمھارے مرنے سے کم ہاری ٹوٹ گئی یعنی زور کم جاتا رہا آہ بعد شہادت جناب
عباسؑ کے تمام لشکر نے ہر طرف سے هجوم کیا اور امام حسینؑ پر تیر بار ان مکیہ
اور نیزہ اور تیغوں سے مجروح کیا اور خون جاری ہوا بعد اسکے تلواروں پر
تلواریں مارنے لگے یہاں تک کہ ناتوان ہو کر گھوڑے سے زمین پر تشریف لائے

اور قاتل قریب آگیا چنانچہ اسوقت کے حال کو معصوم زیارت ناحیہ مقدسیہ میں
 فرماتے ہیں قَدْ سَكَنْتُ حَوْلَ اسْكَ وَخَفِيتُ اَنْفَاسُكَ اے مجھ مظلوم
 پہ تحقیق کہ ساکن ہو گئے حواس آپ کے اور سانس آپ کی خفی و نرم ہو گئی اور دم رک
 گیا و سَافِعَ عَلٰی اَنْفَاسِكَ سَاسُكَ اور سیرا قدس آپ کا نیزہ پر بلند کیا گیا
 اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی الْقَوْرِ الظّٰلِمِیْنَ

مجلس دوازدہم

عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ اَقُلْ مَا يَبْدُوْا بِهٖ فِي الْاَخِرِ وَصَدَقَةُ الْمَاءِ يَغُوْ
 فِي الْاَخِرِ كَانِيْ وَغِيْرِهِ مِنْ جَنَابِ اِمَامِ جَعْفَرِ صَادِقٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَمِعْتُ
 فَرَمَا يَا اَخْفَرْتُ نَعْنِيْ كَهْ حَضْرَتِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَعْنِيْ
 بِهٖ كَهْ جَبْ بِرُوزِ قِيَامَتِ ثَوَابِ عَطَا هُوْكَ اَوْ اَبْتَدَا اُسْكِيْ اَنْ لَوْ كُنْ سَمِعْتُ
 جَنُوحُ نَعْنِيْ كَهْ سَمِعْتُ سَمِعْتُ كَهْ كَوْبَانِيْ اَلَا يَا هُوْ قَالَ اَفْضَلُ الصَّمَا قَتَرِ اِنْ اَدُ
 كَبِيْدَ حَتَّى اَوْ اِنْ حَضْرَتِ نَعْنِيْ فَرَمَا يَا كَهْ بَهْرِيْنِ تَصَدَّقَاتِ سَمِعْتُ كَهْ اَسْ
 جَلُوكَ اَوْ سَبَبِ شَدَّتْ تَشْكِيْ كَهْ جَلُوكَ اَوْ سَبَبِ شَدَّتْ تَشْكِيْ كَهْ جَلُوكَ اَوْ سَبَبِ شَدَّتْ تَشْكِيْ
 اَلَا يَا هُوْ كَهْ اَوْ اِنْ حَضْرَتِ رَسُوْلُكَ اَوْ اِنْ اَمْتُهُ مَرِيْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ نَعْنِيْ اَوْ اِنْ اَمْتُهُ مَرِيْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
 كَهْ اَوْ اِنْ حَضْرَتِ رَسُوْلُكَ اَوْ اِنْ اَمْتُهُ مَرِيْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ نَعْنِيْ اَوْ اِنْ اَمْتُهُ مَرِيْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
 اَلَا يَا هُوْ كَهْ اَوْ اِنْ حَضْرَتِ رَسُوْلُكَ اَوْ اِنْ اَمْتُهُ مَرِيْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ نَعْنِيْ اَوْ اِنْ اَمْتُهُ مَرِيْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
 اَلَا يَا هُوْ كَهْ اَوْ اِنْ حَضْرَتِ رَسُوْلُكَ اَوْ اِنْ اَمْتُهُ مَرِيْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ نَعْنِيْ اَوْ اِنْ اَمْتُهُ مَرِيْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
 اَلَا يَا هُوْ كَهْ اَوْ اِنْ حَضْرَتِ رَسُوْلُكَ اَوْ اِنْ اَمْتُهُ مَرِيْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ نَعْنِيْ اَوْ اِنْ اَمْتُهُ مَرِيْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

کہ ہم سب اصحاب ہمراہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے واسطے جہاد کے سفر کو گئے اور ایک دن ایسی منزل پر پہنچے کہ وہاں پانی نہ تھا اور سب اصحاب پیاسے تھے پس آنحضرت نے ایک ظرف طلب فرمایا کہ اُس میں تھوڑا پانی تھا اور دست اقدس اُس ظرف پر رکھا تو آنکلیوں سے اُن حضرت کی اس قدر پانی جاری ہوا کہ سب اصحاب مع اپنے مرکبوں کے سیراب ہوئے اور ہر ایک نے اپنے ظرف اور مشکیزے بھی پُر کیے اور لشکر میں آنحضرت کی اُس روز تیس ہزار آدمی اور بارہ ہزار گھوڑے اور بارہ ہزار اونٹ تھے پس حضرات فیضان سے اُن حضرت کے یہی اعجاز اور دستگاہ اُس جناب کے اوصیا کو بھی حاصل تھی چنانچہ شیخ ابو جعفر قتی علیہ الرحمہ وغیرہ نے حبیب بن جُبَیم سے روایت کی ہے کہ اُس نے ہم سب اصحاب ہمراہ جناب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب کے متوجہ صفین تھے تو ایک روز ایسے بیابان میں پہنچے کہ وہاں پانی نہ تھا اور تشنگی مجھ پر اور تمامی لشکر پر ایسی غالب ہوئی قریب تھا کہ ہلاک ہوں پس اصحاب نے ہر طرف سے پانی تلاش کیا لیکن کسی نے نہ پایا اتنی اشنا میں ایک دیر دکھائی دیا اور بعض اصحاب ہل دُور کے پاس گئے اور راہب سے تفحص کیا اُس نے کہا کہ یہاں پانی موجود نہیں ہے اور جہان سے میرے لیے پانی آتا ہے وہ مقام یہاں سے دو فرسخ سے زیادہ دور ہے اور جب قدر پانی قبل اسکے لائے تھے وہ سب صحران ہو گیا ہے اسوجہ سے مجھ پر تشنگی ایسی غالب ہوئی ہے کہ طاقت کلام کی نہیں ہے اور قریب یہ شدت تشنگی سے ہلاک ہوں یہ سنکر جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے قریب اُس کے ایک زمین کی طرف اشارہ فرمایا اور اصحاب کو حکم دیا کہ اس زمین کو کھودو

حق سبحانہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہر کو اس مقام سے آب سرد و خوشگوار عطا فرمایا پس اصحاب حسب الحکم اُن حضرت کے طرف کھودنے اُس زمین کے مصروف ہوئے جب تھوڑا کھودا تو ایک سنگ سیاہ بزرگ پیدا ہوا حضرت نے فرمایا اس سنگ عظیم کو ہٹاؤ اسکے نیچے چشمہ ہے پس اصحاب نے بہت کوشش کی اور ہر چند چاہا کہ اُس سنگ عظیم کو با تفاق ہٹا دیں مگر اُسکو حرکت نہ دے سکے اور عاجز ہوئے اُسوقت حضرت نے فرمایا تم سب ہٹ جاؤ جب اصحاب ہٹ گئے تو خود مظہر العجائب مظہر الغرائب حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام نے اُس سنگ عظیم کو اٹھا کر چند گز دور پھینک دیا تو نیچے اُسکے ایسا آب سرد و شیرین ظاہر ہوا کہ کسی نے ایسا پانی لذیذ اور خوشگوار اُس جماعت میں نہ پہنچا پس تمام لشکر نے وہ پانی پیا اور ظروف اور شکیزے پُر کیے اور حیوانات بھی سیراب ہوئے بعد اسکے حضرت نے اُس سنگ عظیم کو اٹھا کر اپنے مقام پر رکھ دیا اور اُس چشمہ کو بند کر دیا اسی طرح اُنحضرت کے فرزند امام حسین علیہ السلام نے بھی ایک بیابان میں بحالت تشنگی تازت آفتاب میں لشکر کو کہ ہزار سوار تھے سیراب فرمایا لیکن انہوں نے کہ ظالمین کوفہ نے اس حسن سلوک کے عوض میں اُن جناب پر صحراے کربلا میں پانی بند کر دیا اور عمر بن سعد نے عمرو بن تغلاب کو مع چاہنہ از تیر اندازوں کے کنارہ نہر فرات پر معین کیا تا کہ امام حسینؑ اور اُن حضرت کے اصحاب کو پانی لچانے سے منع کرے پس جب اہل حرم و اور بچوں اور اصحاب و اقربا پر اُن حضرت کے تشنگی نے غلبہ کیا اور فریاد و لعش و لعش بچوں نے بلند کی تو اُسوقت حضرت کھڑے ہوئے اور عقب خیمہ

تشریف لائے اور خیمہ سے رو بہ قبلہ اڑھیں قدم اٹھائے اور فرمایا اس مقام پر زمین کو کھودو جب اصحاب نے اُس مقام پر کھودا تو باعجازاً آنحضرت کے ایک چشمہ آب شیریں خوشگوار ظاہر ہوا پس سب نے وہ پانی پیاجا اسکے وہ چشمہ غائب ہوا پھر کسی نے اُسکا اثر بھی نہ دیکھا بعد اسکے پھر تشنگی نے آنحضرت کے اصحاب و اطفال پر غلبہ کیا پس بروایت ابو مخنف وغیرہ حضرت نے اپنے برادر حق شناس جناب عباس کو طلب کیا اور فرمایا اب عباس چند بنی ہاشم کو جمع کر کے ایک کنواں کھودو پس جو انان ہاشمی نے ایک چاہ کھودا ہاے افسوس اُس میں پانی نہ نکلا ناچار اُس چاہ کو پاٹ دیا اور دم بدم اہل حرم اور بچوں پر شدت تشنگی بڑھتی گئی اور آواز اَلْعَطَشُ اَلْعَطَشُ کی بلند ہوئی حضرات قیامت تک تمام عالم کے دریا اور نہریں اور چشمے جاری رہیں گے اور ہر ذبیحہ اُسے سیراب ہوگا مگر افسوس ولاد رسول خدا کے جو شدت تشنگی سے کہ ان پر دم زدہ اور خشک ہوئے اور باران بھی بمشیت اتنی اپنے اوقات میں بہتا رہے لیکن تشنگان و شستہ ننوی کو تین دن تک ایک قطرہ پانی کا میسر نہ ہوا اور پیاسے رہے

خوشداشتند حرمت مہمان کو بلا
خاتم ز قحط آب سلیمان کو بلا
آواز اَلْعَطَشُ ز بیابان کو بلا
ظُلُمًا وَالْإِلَادُ کَوْنِیْ لَکُمْ

از آب ہم مضائقہ کردند کو فیان
بودند ام و دہم سیراب می بکید
زان تشنگان ہنوز بعیقہ میرسد
اَسْأَلُکَ عِنْدَ الشَّرِّ بَعْدَ بَشْتِکَ

افسوس جس فرزند رسول کا باپ ساقی کو تر ہو وہ قحط آب سے شکایت پیاس کی نزدیک نہر فرات کے کرے اور اعدا ایک قطرہ پانی کا اُس مظلوم کو نہ دیں

لَقَالِ الْيَمِينُ كَافٍ اَشْكَلُ | ظَلَمَ اَوْ فِيْ يَمْنَانَا خَمْسَةَ اَنْجَارٍ

مقام حسرت ہو اُس مظلوم کے حال پر جو خود اپنی پیاس پر از رو سے افسوس کے شکایت شدت تشنگی کی کرتا رہا حالانکہ پانچون اور گلیان اُس جناب کی پانچ دریا رحمت اتی تھے یعنی باوجود قدرت کے اپنا پیاسا رہنا گوارا کیا اور کیسا صبر و تحمل فرمایا کہ صفت صبر کا کامل طور سے ظہور اُن حضرت سے ہو اچنانچہ تحت خدا زیارت ناحیہ مقدسہ میں فرماتے ہیں قَدْ اَعْجَبْتُ مِنْ صَبْرِكَ مَلَايِكَةُ السَّمَوَاتِ اے جد مظلوم آپ نے ایسا صبر کیا کہ ملائکہ سموات نے آپ کے صبر سے تعجب کیا اور آپ نے بڑی بڑی ذتیوں کا تحمل کیا الغرض جب وہ چشمہ باعجاز امیر المؤمنین علیہ السلام کے ظاہر ہوا تو راہب دیکھتا تھا اور دیر پر سے مشاہدہ کیا کہ امام اولیاء نے سنگ عظیم کو اٹھالیا اور چشمہ ظاہر ہوا اسوقت اُس نے آواز دی کہ مجھے دیر سے اوتار و جب وہ اترتا تو خدمت میں جناب امیر المؤمنین کی حاضر ہو کر عرض کیا کیا آپ نبی مرسل ہیں حضرت نے فرمایا نہیں پھر عرض کیا آپ کوئی ملک مقرب ہیں حضرت نے فرمایا نہیں پس اُس راہب نے عرض کیا پھر آپ کون ہیں یہ سنکر اُس معجز نام نے اُسکا نام لیکر فرمایا اے شمعون میں وصی جناب رسول خدا قائم انبیاء کا ہوں یہ سنکر راہب نے عرض کیا ارشاد ہو کہ یہ کیسا چشمہ ہے جسکو آپ نے ظاہر فرما کر بند کر دیا ہے آنحضرت نے فرمایا تین ہزار تیرہ شخص اوصیاء انبیاء سے اس چشمہ کے پانی سے سیراب ہو چکے ہیں اور میں آخر ان خلفاء اور اوصیاء سے ہوں یہ سنکر راہب نے عرض کیا واقعی آپ سچ فرمایا میں نے بھی باخیل میں ٹوہا کر اور کتب سماویہ میں

دیکھا ہوا اب ہاتھ بڑھائیے تاکہ میں آپ کی بیعت کروں اور آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوں
 پس حضرت نے اُسکی طرف دست اقدس بڑھا کے فرمایا لکھ شہادتین پر معو
 اُسی وقت اُس راہب نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ اَشْهَدُ
 اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ وَ اَشْهَدُ اَنْتَ وَ صِیَّتُ رَسُوْلُ اللهِ
 وَلَحَقَّ النَّاسِ بِالْاِمَامَةِ وَالْحِجْرَةُ مِنْ بَعْدِکَ مِنْ گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود
 لائق پرستش نہیں ہے سوائے معبود حق کے کہ وہ وحدہ لا شریک ہے اور
 میں گواہی دیتا ہوں بہ تحقیق کہ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ وصی برحق ہیں رسول خدا کے اور بعد
 اُن حضرت کے آپ واسطے امامت و خلافت کے احق ترین مردم ہیں
 سنا آپ نے نصاریٰ تو یہ اعجاز دیکھ کر مسلمان ہوں اور ان الفاظ سے اقرار
 امامت و خلافت کریں اور کبالی آرزو حضرت علی مرتضیٰ کی بیعت کریں اگر نہیں
 بعد جناب رسول خدا کے اشیقیاے امت نے اُن حضرت پر طرح طرح کے
 ظلم و ستم کیے یہاں تک کہ نقض بیعت خم غدیر کر کے کہ اُسکو بہت زمانہ نگذرا تھا
 واسطے بیعت ابو بکر کے ریمان ستم گلوے انور میں ڈال کر گھر سے باہر لائے اور
 اُس باب علم کا دروازہ جلا کر ناجائز داخل حرم سرا ہوئے اور آمادہ قتل ہوئے
 اور جناب سیدہ فاطمہ زہرا کو ضرب دروازہ سے ایسا صدمہ پہونچا یا کہ
 شاہزادہ محسن شکم اطہر میں شہید ہوا علاوہ اسکے اعدائے وہ ظلم کیا کہ نشان
 نازیبا نہ کا بازو سے جناب سیدہ پر وقت رحلت تک باقی تھا ہوا افسوس
 ساتھ ہی انتقال جناب رسول مختار کے اہل بیت اطہار اُن حضرت کے

کیسے کیسے مصائب میں مبتلا ہوئے مفارقت اُس جناب کی ایک طرف تھی اور ظلم و ستم اشقیاء امت کا ایک طرف تھا اور بہت بڑا صدمہ امیر المؤمنینؑ کو یہ تھا کہ دین اسلام جو بڑی محنت و مشقت سے مستحکم ہوا تھا ضائع ہوا جاتا تھا انقرض اُس راہب نے عرض کیا کہ یہ دُور واسطے طلب اور ٹھانیو اے اسی سنگ گران کے بنایا ہوا زمین نے کتب میں دیکھا ہوا اور اپنے علماء سے سنا ہوا وہ کہتے تھے کہ اس مقام پر ایک چشمہ ہوا ہے ایک سنگ عظیم ہوا ہے کوئی شخص اُس چشمہ کو نہیں جانتا ہے اور نہ کوئی اُسکے گھودنے اور پھر ٹھانی پر قادر ہوا ہے سو اسے نبی مرسلؐ یا وصی نبی مرسلؐ کے اور قبل میرے بہت سے راہب اس دیر میں رہتے تھے اس واسطے کہ اس سنگ گران کے اٹھانیو پاورین اور انکی سعادت خدمت سے مستفیض و سرفراز ہوں اسی آرزو میں وہ لوگ اس دنیا سے رحلت کر گئے الحمد للہ کہ میں اس سعادت عظمیٰ کا فائز ہوا پس جب امیر المؤمنین علیہ السلام نے اُس راہب سے یہ سنا تو بشارت روئے اور فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَوْ اَکُنْ عِندَکَ مَنَسِیْبًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ فِیْ کُتُبِہٖ مَدَکُوْرًا حمد و ثنا خاص اسطے اُس خدا یگانہ کے ہو جس نے مجھے فراموش نہ فرمایا اور شکر و سپاس خاص اُس خدا کے لائق و سزاوار ہوا ہے جس نے اپنی کتابوں میں میرا ذکر کیا ہے پس راہب نے بعد سلام کے خدمت و طاعت اُن حضرت کی اختیار کی اور اُس جناب نے ایک شخص کو اپنے اصحاب سے معین فرمایا تاکہ وہ اُس دیندار کو مسائل دین کے تعلیم کرے پس جب حضرت وہاں سے متوجہ صفین ہوئے تو وہ بھی ہمراہ

رکاب تھا یہاں تک کہ جنگ صفین میں شہید ہوا اور جناب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب
 علیہ السلام نے اُس نیک انجام پر ناز جنازہ پڑھی اور دفن کیا اور اُسکے واسطے درگاہ
 خدا میں دعائے مغفرت کی حضرات سنا آئے کہ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے
 اُس دیندار پر صرف ناز جنازہ پڑھی اور دفن کیا جو شہید کے لیے حکم خدا و رسول ہے
 بعد اُسکے دعائے مغفرت فرمائی ہاے افسوس روز عاشورا اُن حضرت کے فرزند
 امام حسین علیہ السلام کو اعدائے اتنی مہلت نہ دی کہ کسی جان نثار پر اپنے اصحاب
 ناز جنازہ پڑھ سکے دفن کرتے بلکہ ہمان کی ہمان نوازی کی بھی فرصت نہ دی چنانچہ
 جب روز عاشورا آخر تائب ہو کر خدمت میں آنحضرت کی حاضر ہوئے اور نصرت
 و مدد کی اپنے آقا کے مظلوم کی اور معرکہ کارزار میں زخمی ہو کر گھوڑے سے
 زمین پر گرے تو اسوقت آواز دی اے سید و آقا میرے میری خبر لیجیے پس
 فوراً حضرت اُسکے بالین میں تشریف لائے اور اُسکے لیے درگاہ خدا میں دعا کی
 اور اُسکو بشارت جنت کی دی فی الکمالی فَاَتَاكَ الْحُسَيْنُ وَكَمَدَ تَشْفِئُ
 فَقَالَ بَنِي يَاحْرُوتَ الْحَسَنُ كَمَا سَيَمُوتُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ انْشَأَ
 الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حُجَّاجًا مَالِي مَن مَّنْ قَوْلُ هُوَ کہ امام حسین علیہ السلام فرمایا
 اُنکے تشریف لیگئے اور اُنکے جسم سے خون جاری تھا پس فرمایا اے خرمبارک ہو
 مبارک ہو تجھے کہ تو آزاد کیا گیا ہو دنیا و آخرت میں جیسا کہ تیرا نام خرم رکھا گیا ہے
 بعد اُسکے امام حسین علیہ السلام نے ماتم میں جُر کے یہ اشعار انشا فرمائے

صَبُّوا عَيْنًا مَّتَلَفَ الزَّمَانُ
 لِحَادٍ يَنْفُسُهُ عِنْدَ الصَّبِيحِ

لَقِنَعُوا الْحَسَّ حَرْبِي رَايَا
 لِي نَعْمَ الْحَسَّ إِذْ نَادَى حُسَيْنًا

کیا بندہ آزاد خدا تھا حربن زید ریاحی اور میدان قتال میں صابر و شاکر تھا جب
اسپر نیزوں اور تیروں کے دار چلتے تھے اور خوشا نصیب حر کے کہ جب حسینؑ
مظلوم کو آواز دی اور پکارتے ہی جان بحق تسلیم ہو کر اسی جنت ہوا

وَإِذَا كُنَّا لِلْأَنْبِيَاءِ وَقَدْ كُنَّا لِلْأَنْبِيَاءِ	وَإِذَا كُنَّا لِلْأَنْبِيَاءِ وَقَدْ كُنَّا لِلْأَنْبِيَاءِ
---	---

اور کیا نیک بندہ خدا تھا خراور کیا صبر و تحمل کیا گرد و غبار میں موت کے جب اعدا
تلواریں لیے ہوئے اسپر حملہ آور تھے پس اسے پروردگار میرے تو اسکی مہمانی
جنت میں کر اور تزویج اسکی حورانِ بہشتی سے فرما شاید مراد یہ ہو کہ میں تو خود
تشنہ و گرسنہ اس ہنگام کا رزا میں ہوں اسوجہ سے میں حر کی مہمانداری نہ کر سکا
اب تو اسکے عوض میں حر کی مہمان داری جنت میں فرما اب مقام تصور ہے
کہ حضرت نے تو اسوقت ماتم حرم میں یہ نوحہ پڑھا ہاے افسوس جب وہ جناب
روز عاشورا شہید ہوئے تو اسوقت مردانِ اہل بیت سے کوئی اٹکا نوحہ
کرنے والا نہ تھا کیونکہ اولاد و اقربا تو سامنے اُن حضرت کے شہید ہو چکے
تھے اور خاک صحرا و رگے انکی لاشوں پر جمتی جاتی تھی اور فرزند بیمار اُن حضرت کے
امام زین العابدینؑ محض میں پڑے تھے اور اُنکے اہل حرم اور بچے تلاطمِ عظیم میں
مبتلا تھے آہ شدتِ تشنگی ایک طرف تھی اور غم و الم مفارقتِ اقربا کا ایک
طرف تھا علاوہ اسکے اعدائے خیمون میں آگ لگا دی تھی اور اسبابِ لوٹ
رہے تھے یہاں تک کہ مقنعہ و چادرین تک اُن بکیوں کی چھین لین تھیں اور
سیر و مقتید کر کے مجمع عام میں لیٹے چنانچہ حجتِ خدا زیارتِ ناحیہ مقدسہ میں

فرماتے ہیں اَللّٰهُمَّ عَلٰی النَّسْفِ وَالْبَارِزَاتِ سَلَامٌ ہُوَ اَنْ مَحْدَثَاتِ عَالِمِ تَرْبَتِ
 پر جو کہ بلا میں خیموں سے نکالی گئیں آہ یہ حال تو اہل بیت امام حسینؑ کا بعد شہادت
 آنحضرت کے تھا اب حال سر اقدس کا کس زبان سے بیان کروں افسوس ہزار
 افسوس وہ سر نور جز آغوش جناب رسولؐ خدا اور فاطمہؑ زہرا میں پلا تھا جسکے گیسو
 مشکین آب سلسیل سے جناب رسولؐ خدا اور جبریلؑ دھوئے تھے ہاے افسوس
 وہ تنور فائدہ خولیٰ میں رکھا گیا کبھی شاخ درخت پر ٹکایا گیا کبھی صندوق میں
 بند کیا گیا کبھی نیزہ پر نصب کیا گیا اور شہر بشہر پھرایا گیا کبھی دروازہ قصرِ نیرید پر آویزان
 کیا گیا کبھی دروازہ مسجد جامع پر ٹکایا گیا ہاے افسوس یہ ظلم و ستم بھی اشقیاء کو کافی
 نہوا بلکہ طشتِ طلا میں رکھ کر دربارِ نیرید میں لائے اور وہ شقی بکمالِ عداوت
 لب و دندان انور پر چھڑی سے بے ادبی کرنے لگا جسے دیکھ کر ابو بزرہؓ اسلمی
 بیتاب ہوا اور کہا واسے ہو تجھ پر نیرید تو چھڑی لگاتا ہی دندان انور پر امام
 حسینؑ کے میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے مگر جناب رسولؐ خدا کو
 دیکھا ہی کہ انکے اور انکے بھائی کے لب و دندان انور کو چوستے تھے اور فرماتے
 تھے تم دونوں سردار ہو جو اتنا اہل جنت کے اور انکے ظالموں پر نعرین
 کرتے تھے یہ سن کر نیرید غضبناک ہوا اور اسکو اپنے دربار سے نکلوا دیا
 اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

مجلس سیزدہم

عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْعُقَابَةِ قَالُوا دَخَلَ الشَّيْءُ نَوْمًا دَارَ فَاطِمَةَ فَقَالَ

يَا قَاطِمَةُ إِنَّ أَبَاكَ الْيَوْمَ مَضَىٰ فَكَفِّ مَتَحَبِّ مِنْ شَيْخِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ
ایک جماعت صحابہ سے روایت کی جو وہ کہتے ہیں ایک روز جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ گھر میں فاطمہ زہرا علیہا السلام کے تشریف لائے اور فرمایا
اے فاطمہ آج باپ تمہارا ہمارا ہے فَقَالَتْ يَا أَبَتِ إِنَّ الْحَسَنَ
وَالْحُسَيْنَ يُطَالِبَانِي بِشَيْءٍ مِنَ التَّوَادُّ فَلَوْ أَحَدُهُمَا شَيْئًا يِقْنَانَانِي
جناب سیدہ نے عرض کیا اے بابا آج میرے دونوں فرزند حسن و حسین
کہنا مانگتے تھے مجھے کچھ میرے ہوا کہ اُنکو دیتی تُو اِنَّ النَّبِيَّ جَلَسَ مَعَ عَلِيٍّ
وَ قَاطِمَةُ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ قَاطِمَةُ مُتَحَبِّةٌ مَا تَذَارِئِي كَيْفَ
تَصْنَعُ بَعْدُ اُسکے جناب رسول خدا بیٹھ گئے ساتھ علی بن ابیطالب اور حسین
اور فاطمہ زہرا علیہم السلام کے اور جناب سیدہ متحیر تھیں کہ کیا تدبیر کروں ہماری
اُن حضرت کی تُو اِنَّ النَّبِيَّ نَظَرَ اِلَى السَّمَاءِ سَاعَةً وَ اِذَا اجْبَدَ سَبِيلَ
قَدْ نَزَلَ وَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَلْعَلَى اَكَا عَلَى يَقْرَأُكَ الشَّكْرُ وَ يُغْنِيكَ
بِالْحَيَّةِ وَ اَكَا كُو اُہ بعد اُسکے جناب رسول خدا نے ایک ساعت تک طرف
آسمان کے نگاہ فرمائی ناگاہ جب سُبُل نازل ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ
خداوند عالم آپ کو سلام کہتا ہو اور خاص کرتا ہو آپکو ساتھ تخت و اکرام کے
وَ يَقُولُ لَكَ قُلُّ لِعَلَى وَ قَاطِمَةُ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ اَمَّا شَيْءٌ
تَشْكُونُ مِنْ قَوْلِكِهِ الْجَنَّةُ اور آپ سے فرماتا ہو کہ علی اور فاطمہ اور حسن
اور حسین سے کہہ دیجیے کہ تمہارا میوہ ہائے جنت سے کس میوہ کو بھی چاہتا ہو
فَقَالَ النَّبِيُّ يَا عَلِيُّ يَا قَاطِمَةُ يَا حَسَنُ يَا حُسَيْنُ اِنَّ

سَمِعَ الْبَعَثَ قَدْ عَلِمَ أَنَّكُمْ جِياعٌ فَأَتَى شَيْخٌ تَشْتَهُونَ مِنْ قَوْلِكِ الْجَنَّةَ
پس جناب رسول خدا نے فرمایا اے علیؑ اور اے فاطمہؑ اور اے حسنؑ اور اے حسینؑ
تحقیق کہ خداوند عالم جانتا ہو تم بھوکے ہو پس تمہارا میوہاے جنت سے کس
چیز کو حبی چاہتا ہو فَاَمْسِكُوا عَنِ الْكَلَامِ وَلَوْ بَيِّنٌ دُوَاجِبًا بِأَحْيَاءٍ عَنِ
النَّبِيِّ پس سب نے سکوت کیا بوجہ حیا کے اور اُن حضرات کو کسی نے جواب
نہ دیا فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ إِذْنِكَ يَا أَبَاكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
وَعَنْ إِذْنِكَ يَا أُمَّكَ يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَعَنْ إِذْنِكَ يَا
أَخَاكَ الْحَسَنَ أَخْتَارُ لَكُمْ شَيْئًا مِنْ قَوْلِكِ الْجَنَّةَ پس شاہزادہ کوثرؑ
امام حسینؑ نے کہ خود وہ شفقت و رحمت اُن حضرات کے اور کم سن تھے
عرض کیا اے ابابا امیر المؤمنینؑ اور اے مادر گرامی سردار عورات عالم اور اے بھائی
حسنؑ مجھے اگر آپ سب اجازت دیں تو میں آپ کے لیے ایک میوہ میوہاے
جنت سے پسند کروں فَقَالُوا جَمِيعًا يَا حُسَيْنُ مَا شِئْتَ فَقَدْ
رَضِينَا بِمَا تَخْتَارُ لَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْ لِحَبِيبٍ يُبَلِّغُنَا
نَشَاتِي رُطْبًا جَنَّتِيَا فَقَالَ النَّبِيُّ قَدْ عَلِمَ اللَّهُ ذَلِكَ أُسَوِّتُ سَبَّ
حضرات نے فرمایا اے حسینؑ جو تمہارا حبی چاہے پسند کرو وہی ہو پسند ہے
پس اُس شاہزادہ نے عرض کیا اے نانا رسول خداؐ جبریل سے کہد مجھے کہ ہمارا
رُطب تازہ کو حبی چاہتا ہو جناب رسول خداؐ نے فرمایا جس چیز کو تمہارا حبی چاہتا
ہو وہ خدا کو معلوم ہو ثُمَّ قَالَ يَا فَاطِمَةُ قُومِي وَادْخُلِي الْبَيْتَ فَالْحَصْرُ
لَنَا مَا فِيهِ فَادْخُلْتِ وَرَأَتْ فِيهِ طَبَقًا مِنَ الْبُلْبُلِ مِنْ مَخْطُومِ مَعْدِي

مِنْ السُّنْدِ سِوَا الْخَضِرِ وَفِيهِ رُطْبٌ جَنِيٌّ فِي غَيْرِ الْوَالِدِ بَعْدَ اسْكَ
 حضرت نے فرمایا ای فاطمہ اوٹھو اور اندر گھر کے جا کر جو وہاں ہو لے آویہ سنکر
 جناب سیدہ اندر تشریف لے گئیں دیکھا کہ ایک طبق بلور کا رکھا ہوا اور اس میں
 بے فصل کے رطب تازہ ہیں اور اس پر ایک رومال سُندس سبز سے ڈھکا ہوا
 فَقَالَ النَّبِيُّ أَقَى لَكَ هَذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنْ اللَّهُ يُرِيدُ
 مِنْ يَسَاءٍ بِغَيْرِ حِسَابٍ كَمَا قَالَتْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ ايِس
 جناب رسول خدا نے فرمایا یہ نعمت کہاں سے آئی جناب سیدہ نے عرض
 کی خداوند عالم کی جانب سے خدا جسکو چاہتا ہو روزی دیتا ہو بغیر حساب کے
 جیسا کہ مریم بنت عمران نے کہا تھا فَقَامَ النَّبِيُّ وَتَنَاولَ وَقَدْ مَلَأَ
 يَدَايِهِمَا ثُمَّ قَالَ كَسِبَ اللَّهُ التَّحْنِ التَّحْنِ التَّحْنِ پس جناب رسول خدا
 کھڑے ہوئے اور طبق اُنکے سامنے رکھ کر کھلانے لگے پھر فرمایا بِسْمِ اللَّهِ
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ أَخَذَ رُطْبَةً وَاحِدَةً فَوَضَعَهَا فِي فَمِ الْخُسَيْنِ
 فَقَالَ هَنِيئًا مَرِيئًا لَكَ يَا حُسَيْنُ بعد اس کے اُنحضرت نے ایک رطب
 لیا اور اپنے فرزند حسین کے منہ میں دیا اور فرمایا نوش جان اور گوارا ہو تمہیں ای
 حسین ثُمَّ أَخَذَ رُطْبَةً فَوَضَعَهَا فِي فَمِ الْخُسَيْنِ ۲ وَقَالَ هَنِيئًا
 مَرِيئًا لَكَ يَا حُسَيْنُ ۳ پھر ایک رطب لیا اور منہ میں اپنے دلہند حسین
 کے دیا اور فرمایا نوش جان اور گوارا ہو تمہیں اے حسن ۴ ثُمَّ أَخَذَ رُطْبَةً
 ثَالِثَةً فَوَضَعَهَا فِي فَمِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ ۵ وَقَالَ هَنِيئًا مَرِيئًا
 لَوَفَا فَاظِمَةً پھر حضرت نے تیسرا رطب لیا اور اسکو اپنی پارہ بزرگوار سیدہ

مستحمین دیا اور فرمایا نوش جان اور گوارا ہو تمہیں اسے فاطمہؑ ثَمَّ أَخَذَتْ طَبْخًا
 سَرَابِيْعًا فَوَضَعَهَا فِي قَوْمِ عَلِيٍّ وَقَالَ هَنِيئًا مَرِيئًا لَكَ يَا عَلِيُّ
 پھر جو تھا رطب لیا اور جناب علی بن ابیطالبؑ کے دہن اطہر میں دیا اور فرمایا
 نوش جان اور گوارا ہو تم کو اسے علی ثَمَّ نَاقِلٌ عَلَيَّ طَبْخٌ أُخْرَى ثَمَّ طَبْخٌ
 أُخْرَى النَّبِيُّ يَقُولُ لَهُ هَنِيئًا مَرِيئًا لَكَ يَا عَلِيُّ بعد اسکے حضرت نے جناب علیؑ پر
 کو رطب کھلایا اور پھر رطب کھلایا اور سو خدا ہر مرتبہ فرماتے تھے کہ نوش جان
 اور گوارا ہو تم کو اسے علی ثَمَّ وَشَبَّ النَّبِيُّ قَائِمًا ثُمَّ جَلَسَ ثُمَّ أَكَلُوا
 جَمِيعًا مِنْ ذَلِكَ الشَّرْطَبِ بعد اسکے جناب رسول خداؐ کھڑے ہوئے
 اور پھر بیٹھے بعد اسکے سب نے ملکر اُس طبق سے رطب جنت کے نوش
 فرمائے فَلَمَّا اكْتَفَوْا شَبَعُوا ارْتَفَعَتِ الْمَائِدَةُ إِلَى السَّمَاءِ يَا ذَا الْجَلَالِ
 تعالیٰ جب سب حضرات نوش کر کے سیر ہوئے تو وہ طبق بکلم خدا طرف
 آسمان کے بلند ہوا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ يَا أَبَاكَ لَقَدْ سَأَيْتُ الْيَوْمَ مِنْكَ
 عَجَبًا فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ أَمَّا الشَّرْطَبُ الْأَوَّلِيُّ لِي النَّبِيُّ وَضَعَهُ يَارِفُ
 فَعَلَا حُسَيْنٌ وَقُلْتُ لَهُ هَنِيئًا مَرِيئًا لَكَ يَا حُسَيْنُ اسوقت جناب
 فاطمہؑ زہرا علیہا السلام نے عرض کیا اے ابابا آج میں نے آپسے امر عجیب شاہدہ
 کیا حضرت نے فرمایا پہلا رطب جو میں نے حسینؑ کو دیا اور کہا میں نے
 هَنِيئًا مَرِيئًا لَكَ يَا حُسَيْنٌ فَإِنِّي سَمِعْتُ مِيكَائِيلَ قَرَأَ سَرَابِيلَ
 يَقُولُ لَا نَ هَنِيئًا مَرِيئًا لَكَ يَا حُسَيْنُ فَقُلْتُ أَيُّضًا مَوْافِقًا لَهُمَا
 فِي لَقَوْلِي پس بتحقق سنائیں نے میکائیل واسرافیل کو کہتے ہیں هَنِيئًا مَرِيئًا

لک یا حسینؑ تو میں نے موافق اُنکے کہا تھا اَخَذْتُ الثَّانِيَةَ فَوَضَعْتُهَا
 فِي فَمِهَا حَسَنٌ فَسَمِعْتُ جَبْرِيْلَ وَمِيكَائِيْلَ يَقُوْلَانِ هِنِيئًا مَرِيئًا
 لَكَ يَا حَسَنٌ فَقُلْتُ اَنَا مُوَاْفِقَاهُمَا فِي الْقَوْلِ بَعْدَ اسْكَ جِب
 میں نے دوسرا طلب لیا اور دہن حسنؑ میں دیا پس سُنَّامیں نے جبریل و میکائیل
 کو کہتے ہیں ہنیا مریئا لک یا حسنؑ میں نے بھی اُنکے موافق کہا تھا اَخَذْتُ
 الثَّلَاثَةَ فَوَضَعْتُهَا فِي فَمِيكَ يَا فَاطِمَةُ فَسَمِعْتُ الْحُوْرَ الْعَيْنِ وَ
 الْهَيْئَ مَسْرُوْرَاتٍ مُشْرِفَاتٍ مِنَ الْجَنَانِ يَقُوْلْنَ هِنِيئًا مَرِيئًا لَكَ
 يَا فَاطِمَةُ فَقُلْتُ مُوَاْفِقَا لَهُنَّ بِالْقَوْلِ بَعْدَ اسْكَ میں نے تیسرا طلب
 لیا اور تھو دیا فَاطِمَةُ پس سُنَّامیں نے حوروں کو درآن حالیکہ وہ خوش و مسرور
 غرقون سے جنت کے دیکھتی تھیں اور کہتی تھیں ہنیا مریئا لک یا فاطمہ پس
 میں نے بھی اُنھیں کے موافق کہا تھا اَخَذْتُ الرَّابِعَةَ فَوَضَعْتُهَا فِي
 فَمِي عَلِيٍّ فَسَمِعْتُ النِّدَاءَ مِنْ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ هِنِيئًا مَرِيئًا لَكَ
 يَا عَلِيُّ فَقُلْتُ مُوَاْفِقًا لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی پھر جب میں نے چوتھا طلب
 لیا اور دہن علی بن ابیطالبؑ میں دیا پس سُنَّامیں نے ایک ندا آئی جانب خدا
 ہنیا مریئا لک یا علیؑ پس میں نے موافق قول خدا کے کہا فَنَادَى لْتُ عَلِيًّا
 مَرَّكَتَبًا اٰخَرٰی ثُمَّ اٰخَرٰی وَاَنَا اَسْمَعُ الْحَقَّ يَقُوْلُ هِنِيئًا مَرِيئًا لَكَ
 يَا عَلِيُّ پس میں نے علی بن ابیطالبؑ کے مسخ میں اور طلب دیا بعد اس کے اور
 طلب دیا اور مرتبہ جانب حق سبحانہ تعالیٰ سے یہی ندا میں نے سنی ہنیا مریئا
 لک یا علیؑ اَتَقْرَأُ فَمَنْ رَجَا كَلَامَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَسَمِعَتْهُ يَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ

وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَوْ نَاوَلْتُ عَلَيَّ مِنْ هَذَا السَّاعَةِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
 رُطْبَةً مَوْجِبَةً لَقُلْتُ لَكَ هَنِيئًا مَرِيئًا غَيْرَ انْقِطَاعٍ يَهْنِكُ مِنْ وَاسِطَةِ عَظِيمٍ رُوَّارٍ
 عالمین کے کھڑا ہوا پس سنی میں نے ایک ندا جانب خدا سے اے محمد قسم ہے
 مجھے اپنی عزت و جلال کی اگر دیے جاتے تم علی کو اس ساعت سے قیامت
 تک ایک ایک رُطب تو ہر آئینہ کہتا میں بدون انقطاع کے ہنسیا مریئاً لک یا علی
 سبحان اللہ درگاہ خدا میں کیا مرتبہ اعلیٰ ہو ہمارے آقا کا مگر مقام افسوس ہے
 کہ جن خاصان خدا کے واسطے رُطب جنت نازل ہوں اور جناب رسول خدا
 اپنے ہاتھ سے کھلائیں وہ مقربان درگاہ باری بعداً حضرت کے کیسے کیسے
 مصائب میں مبتلا ہوئے آہ اعدائے دین نے کل حقوق غصب کیے اور
 فدک جو جناب رسول خدا نے جناب سیدہ کو عنایت فرمایا تھا وہ بھی چین لیا
 اور اُسکے باغ کا ایک رُطب بھی اُنکے چوں کو نہ ملا اور اعدائے چاہا کہ آل رسول
 لپیٹو کے ہلاک ہوں آہ اسپر کتفانہ کی بلکہ نجوم کر کے دروازہ جلا دیا اور اُس بارہ
 جگر رسول خدا کے پہلو سے اظہر کو مجروح کیا جسکے صدمہ سے شانہ زادہ حسن شکم
 اظہر میں شہید ہوا آخر وہ مجروح و درد پہلو سے شکستہ اور فراق پذیر گوار میں
 بعد کچھ روز کے روتے روتے دنیا سے انتقال کر گئیں اور امیر المؤمنین
 جناب علی بن ابیطالب علیہ السلام کو رس بستیہ گھر سے باہر لانے اور طالب
 بیعت اور آمادہ قتل ہونے اور طرح طرح کے مصائب و محن میں مبتلا کیا اور سلسلہ
 ظلم و ستم کا اُن جناب پر برابر جاری رہا یہاں تک کہ اُس جناب کو حالت روزہ
 و نماز میں ابن ابی عمیر نے مسجد کوفہ میں شہید کیا اور امام حسن علیہ السلام کو زہرِ غا

ہلا کر شہید کیا اور جنازہ پر تیر لگائے اور امام حسین علیہ السلام کو کوفیوں نے مہمان
 ہلا کر صحرا سے کربلا میں حکم ابن زیاد و لعین تشنہ لب مع اصحاب و اقربا کے ذبح کیا
 اور بعد شہادت کے اسباب لوٹ لیا اور خیموں میں آگ لگا دی اور ابن بیت کو
 اُن حضرت کے طوق و زنجیروں میں اسیر و مقید کر کے طرف کوفہ کے لیے لے گئے
 چنانچہ مسلم حصّاص سے منقول ہے وہ کہتا ہے کہ جب وہ اسیر قریب عورات
 کوفہ کے کہ وہ سب کو تھون پر واسطے دیکھنے کے جمع تھیں آپہونچے پس اُن
 عورتوں سے حال اُن اسیروں کا نہ دیکھا گیا سب رونے لگیں اور سالکان
 کوفہ اُن اسیروں پر خرما اور روٹیاں اور جوڑے یعنی اخروٹ بطور تصدق کے
 پھینکنے لگے اُسوقت جناب ام کلثومؓ نے اُسے باؤ از بلند فرمایا اے
 سالکان کوفہ بہ تحقیق کہ صدقہ ہمہ پر حرام ہے پس اُن معظّمہ نے وہ خرما اور روٹیاں
 اور جوڑے منہ اور ہاتھوں سے بچوں کے لیکر پھینک دیے اور فرمایا اے سالکان
 کوفہ عجب ہے کہ تمہارے مردوں نے ہمارے عزیز و اقربا کو قتل کیا اور عورتیں
 تمہاری ہمارے اس حال پر روتی ہیں پس جب وہ روز آئیگا جس روز تمام
 قضایا عالم کے فیصل ہونگے اُس روز خداوند قہار درمیان ہمارے اور تمہارے
 حکم حق کرے گا اے مومنین اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بچے نہایت بچہ
 تھے کیونکہ یہ حال نہ ہوتا اعدائے انہر ساتوین محرم سے پانی تک بند کر دیا تھا
 اور حال اسیرین میں بھی کوئی آب و طعام کی خبر گیری نہ کرتا تھا بلکہ دشمن چاہتی
 تھے کہ بقیۃ اہل بیت رسالت بھوکے پیاسے ہلاک ہو جاویں
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

مجلس چہارم

قَالَ سَأَلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَنْ ذَكَرَ فَضِيلَةً مِنْ فَضَائِلِ
 عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ غَفَرَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَأَخَّرَ
 بَخَّارِ الْأَنْوَارِ مِنْ مَنْقُولِ سَيِّدِ الْبَرِيَّةِ رَسُولِ الْخَلْقِ مَنْ ذَكَرَ كَرَّمَ كَسْفِيَّتِ
 كَا فَضَائِلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَعَى تَوْخَا وَنَدَامُ أَسْ مُؤْمِنٍ كَوْنَجْشَدِ يَكَا
 كُنَاهُ أَسْ كُذْشَتِ هُونِ يَأْأَيْنِدَه پَسْ ذَا كِرْچَا هَتَا جُو كَشْتَمَه فَضَائِلِ سَعَى اِنِپَه آقَا
 حَضْرَتِ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْ بَيَانِ كَرَمِ تَا كَه بَطْفِيلِ الْخَفِزَتِ كَيْ مِيرِ
 كُنَا هَانِ كُذْشَتِ اَوْرَ آئِيْنِدَه سَعَى خَدَا وَنَدِ غَفُورِ وَرَحِيمِ دُرْگَزَرْ فَرَمَا نَعَى تَقْسِيرِ حَضْرَتِ
 اِمَامِ حَسَنِ عَسْكَرِي عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ رَوَايَتِ كِي هِي اِيَكِ مَرْتَبَه يَهُودِيُونِ لِي
 حَضْرَتِ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اِمَامِ الْمُسْلِمِينَ غَالِبِ كُلِّ غَالِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 اَبُوْتِ مِنْ خَاتَمِ اَنْبِيَا كِي مَنَظَرَه كِيَا پَسِ وَهْ جَنَابِ اُنْكَ اَوْنُتُونِ كِي طَرَفِ مَخَاطَبِ
 هُو سَعَى اَوْرَ فَرَمَا يَابَقْدَرَتِ خَدَا كُو يَاهُو اَوْرَ شَهَادَتِ دَوْتَمِ سَبِّ وَاسَطِ مُحَمَّدِ مُصْطَفَى
 اَوْرَ وَصِيِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ كَيْ بَجَرْدِ اُسْكَ اُنْكَ اَوْنُتِ اَوْرَ كِرْطِي كُو يَاهُو
 اَوْرَ عَرْضِ كِيَا اِي عَلِيٍّ اَبِ صَادِقِ مِنْ حَضْرَتِ مُحَمَّدِ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ هُو فَرَمَا
 هِيْنِ اَوْرَ اَبِ وَصِيِّ بَحْتِ الْخَفِزَتِ كَيْ هِيْنِ پَسْ كَرِ بَعْضِ يَهُودِ اِيْمَانِ لَانَعَى اَوْرَ بَعْضِ
 نَرِيَا نَكَارِ هُو سَعَى اَوْرَ مَنْقُولِ جُو كَه حَضْرَتِ نَعَى فَرَمَا يَا اَلُو ذَلِيْلَتِ الْكِتَابِ
 لَا سَابِيْ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ يِهْ كِتَابِ جَسِيْنِ كِيْ شَكِ وَشَبَهْ نَعِيْنِ رُو
 امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ هِيْنِ اَوْرَ مُتَّقِيْنِ اُنْكَ شَيْعَه هِيْنِ اَوْرَ اِمَامِيْنِ مِنْ شَيْخِ ابُو جَعْفَرِ طَوْسِي عَلِيٍّ رَضِيَ

اسلمان فارسی سے روایت کی ہو وہ کہتے ہیں ہم اصحاب خدمت میں جناب رسول خدا کی بیٹھے تھے ناگاہ حضرت امیر المؤمنین یعسوب الدین تشریف لائے پس جناب رسول خدا نے اُن حضرت کو چند سنگریزے دیے مہنوز وہ ہاتھ میں مستقر نہیں ہوئے تھے کہ بقدرت خدا گویا ہوئے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ سَاضِيَتْ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِ مُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَبِعَلِيٍّ رَئِيْسًا لِّبَنِي إِمَامًا مَّا بَعْدَاسْكَ جناب رسول خدا نے فرمایا جو شخص تم میں سے صحیح کرے اور راضی ہو ساتھ وحدانیت خدا اور میری رسالت اور ولایت علی بن ابیطالب کے تو البتہ وہ خوف اور عذاب سے امین ہو گا اور تجار الا نوار میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے فرمایا اُن حضرت نے ایک آدمی کو دوسرے شخص سے خصوصیت رکھتا تھا پس اُس نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے عرض حال کیا اور وہ جناب لیچے ایک دیوار کے بیٹھے ایک شخص نے عرض کیا یہ دیوار گرتی ہو فرمایا حفاظت کے لیے خدا کافی ہے پس جب اُن دونوں آدمیوں میں فیصلہ کر کے کھڑے ہوئے تو اُس وقت وہ دیوار گر پڑی اور مناقب ابن شہر آشوب میں روایت کی ہو کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے ایک شیر کو دیکھا کہ سامنے اُن حضرت کے ہمراہ کرتا ہوا چلا آتا ہو اور سامنے ہو چکر سر اپنا زمین پر ملنے لگا اور اُن حضرت سے کچھ کلام کر کے چلا گیا پس لوگوں نے حضرت سے سوال کیا فرمایا یہ اپنی سیرنی کے باب میں شکایت عرض و رفع حل کی کرتا تھا اور اُس نے مجھ کو دعا دی اور کہا خدا ہم میں سے کسی کو آپ کے دوستوں پر مسلط نہ کرے اور حضرت امام محمد باقر

علیہ السلام سے روایت کی ہو فرمایا اُن حضرت نے ایک مرتبہ جویریہ بنت مسطحہ کوفہ سے باہر جانیکا ارادہ کیا اسوقت حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے اُس سے فرمایا اُٹھنا راہ میں ایک شیر تجھے طیگا اُسے عرض کیا پھر کیا تدبیر کروں فرمایا اُسکو میرا سلام کہدینا اور کہنا کہ حضرت نے مجھے تجھے امان دی ہو پس وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر چلا گیا اور راہ میں ایک شیر بزرگ نے اُسکی طرف رخ کیا اور اُسکے شکار کا قصد کیا یہ دیکھ کر جویریہ نے آواز دی اُسکے ابو الحارث اسد اللہ غالب جناب علی بن ابیطالب نے سلام کہا دی اور مجھے تجھے امان دی ہو یہ فرمان سُن کر اُس شیر نے سر جھکا لیا اور اُسکی طرف سے منحنہ پھیر کے ہمہہ کرتا ہوا طرف جنگل کے واپس گیا اور جب تک جنگل میں پہنچا پانچ مرتبہ ہمہہ کیا اور غائب ہوا پس جب جویریہ واپس آئی تو اُنحضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا اور جو راہ میں گذرا تھا وہ سب عرض کیا حضرت نے فرمایا تم نے شیر سے کیا کہا اور اُس نے کیا جواب دیا عرض کیا جو آپ نے فرمایا تھا وہی میں نے اُس سے کہا اور جو شیر نے جواب دیا وہ خدا اور رسول اور آپ و صی رسول بہتر جانتے ہیں حضرت نے فرمایا تیری طرف سے شیر نے پشت پھیر لی اور پانچ مرتبہ ہمہہ کرتا ہوا چلا گیا اُس نے عرض کی تم نے خدا کی ایسا ہی کیا اسوقت حضرت نے فرمایا شیر نے تم سے کہا و صی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کو میرا سلام عرض کرنا اور بجا رانا اور میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے جسکا حاصل یہ ہو فرمایا اُن حضرت نے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام مسجد کوفہ میں منبر پر کھڑے خطبہ پڑھ رہے تھے

اور گردان حضرت کے لوگ جمع تھے اسی اثنا میں ایک اژدھا آیا اور لوگ
 اس سے بھاگتے تھے حضرت نے فرمایا اسے جگہ دو اور آنے دو خون نہ کرو
 پس وہ منبر پر آیا اور لوگ دیکھ رہے تھے اُسے حضرت کے پانوں پر پوسے
 دیے اور اپنا راز عرض کیا اور تین مرتبہ آواز دی بعد اسکے منبر سے اتر کے
 چلا گیا اور حضرت نے خطبہ کو قطع نہیں فرمایا جب خطبہ سے فارغ ہوئے
 تو لوگوں نے اُسکے حال سے سوال کیا حضرت نے فرمایا یہ ایک جن ہے
 ایک مرد انصاری نے اُسکے فرزند کو مار ڈالا اب وہ چاہتا ہے کہ اُس سے
 بدلہ لے میں نے اسے طلب کیا تاکہ اپنے فرزند کا خون اُسکو چل کرے
 یہ سنکر جابر بن سبیع کھڑا ہوا اور عرض کیا میں نے نزدیک موضع خفان کے
 ایک سانپ کو مار ڈالا اب اُس دن سے مجھے یہ قدرت نہیں ہے کہ کسی جگہ قہر
 لے سکوں اسی وجہ سے یہاں بھاگ کر آیا ہوں اور چھ دن سے اس مسجد میں
 مقیم ہوں پس حضرت نے فرمایا تو اپنا اونٹ لیجا کر اُسی جگہ پر کر اب تجھ پر
 کچھ خوف و خطر نہیں ہے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت
 ہے فرمایا انحضرت نے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام روز جمعہ منبر پر خطبہ
 پڑھ رہے تھے اور لوگ جمع تھے یکایک ایک آواز بلند ہوئی اور لوگ خوف
 ہر طرف دوڑتے تھے حضرت نے فرمایا تم لوگوں کی یہ کیا حالت ہے اُنھوں نے
 عرض کیا یا امیر المؤمنین ایک اژدھا مانند درخت خرما کے دروازہ مسجد سے
 آیا ہے ہم نے چاہا کہ اُسکو مار ڈالیں لیکن اُس پر قادر نہ ہوئے حضرت نے فرمایا کہ قرآن
 اُسکے نجاؤ اور راہ دو کہ وہ قاصد خون کا ہے اور ایک حاجت لیکر آیا ہے پس

اُسکو راہ دی اور وہ صفوں کو چیرتا ہوا قریب حضرت کے آیا اور منبر پر گیا اور
 صدا کی اور حضرت نے بھی مانند اُسکے جواب دیا پس منبر سے اتر کے اُس
 جماعت سے علیحدہ ہوا اور بہت جلد وہاں سے چلا گیا اور سبکی نظر سے غائب
 ہوا بعد اُسکے لوگوں نے اُسکے حال سے سوال کیا حضرت نے فرمایا یہ ہم
 دُر جان بن مالک تھا جو میری طرف سے نائب ہی مومنین جن پر انھیں ایک
 مسئلہ دین میں اختلاف تھا اُسکے دریافت کے لیے آیا تھا میں نے جواب دیا
 اور میرے ہاتھ چوم کے اُنکی طرف چلا گیا اور سید علی بن طاووس علیہ الرحمہ نے
 عثمان یاسر سے روایت کی یہ وہ کہتے ہیں کہ میں خدمتِ بابرکت میں حضرت
 امیر المؤمنین کی حاضر تھا ناگاہ بیرون مسجد کو فہ سے شور بلند ہوا یہ سنکر حضرت
 مجھ سے فرمایا اے عمار باہر جا کر اُس مرد کے ظلم سے عورت کو بچا اور اگر وہ مرد
 اپنے ظلم سے دست بردار نہ تو اُسکو بضرِ شمشیر باز رکھو نکال عمار کہتے ہیں
 حسب الارشاد میں مسجد سے باہر آیا دیکھا کہ ایک مرد اور ایک عورت ایک
 اونٹ کی مہار سے لپٹے ہیں مرد کہتا ہے اونٹ میرا ہے عورت کہتی ہے میرا مال ہے
 پس میں نے مرد سے کہا امیر المؤمنین منع فرمائے ہیں اس عورت پر ظلم
 کرنے سے اُس مرد نے جواب دیا علیؑ سے کہو وہ اپنے کام میں مشغول
 ہیں اور ہاتھ خون سے مسلمانانِ لبرہ کے دھوئیں جنگو جنگِ جبل میں قتل
 کیا ہوا اب چاہتے ہیں کہ اس عورت دروغ گو کو میرا اونٹ دیدین عمار
 کہتے ہیں یہ سنکر میں واپس آیا تاکہ اپنے آقا کو خبر دوں دیکھا کہ وہ جنابِ نبوی
 باہر تشریف لائے اور چہرہ انور سے آثارِ غضب کے ظاہر ہیں اور اُس مرد سے

فرمایا اے ہونچر دست کو اس عورت کے چھوڑ دے اُس نے کہا کیونکر چھوڑوں
 مال میرا یہ حضرت نے فرمایا تو کاذب ہو اُس نے جواب دیا کون گواہ ہو کہ اوٹ
 عورت کا یہ حضرت نے فرمایا شاید وہ جسکی تکذیب کوئی نہیں کر سکتا ہے
 اگر وہ گواہی دیکے تو میں یہ اوٹ اُس عورت کو دیدونگا پس حضرت متوجہ ہوئے
 اُس اوٹ کی طرف اور فرمایا بقدرت خدا گویا ہو کہ تو کسکا مال ہے تجھ پر حکم کیا
 اوٹ نہ زبان فصیح گویا ہو اور عرض کیا یا امیر المؤمنینؑ دیا خیر الوصیتین میں میں
 سے زیادہ گزرے ہیں کہ میں ملک سے اس عورت کے ہوں پس حضرت نے
 اُس عورت سے فرمایا اپنا اوٹ لے لے اور اُس خارجی کذاب کے
 ایک ضربت سے دو ٹکڑے کر دیے یہ دیکھ کر حاضرین نے آواز نکبیر کی بلند
 کی سبحان اللہ جس وصیتی رسولؐ اور خلیفہ حقؑ کے ملائکہ اور جن اور وحش و طیور
 اور ذابحہ و دوا اور سنگ و گل و غیرہ تابع فرمان ہوں اور وہ تمام خلائی کی
 زبانوں کو کھینچی جانتا ہوا دُائے سوال کا جواب اُنکی زبان میں بخوبی دیتا
 ہوا اور مشکلات حل فرماتا ہو جیکہ دست اقدس میں سنگریزے تسبیح خدا
 کریم جنکی غزابت علم و حکمت کا اقرار بارہا دشمن تک کر میں اور اپنی شکل میں
 اُنکی طرف رجوع کر میں افسوس وہ نیر گوار اس دار دنیا میں ہاتھ سے
 اُٹھائے اُست کے طح طرح کے مصائب میں مبتلا ہوئے آخر مسجد کوفہ
 میں بحالت روزہ و نماز شہید ہوئے اور بعد شہادت کے بھی اعدائے
 اُنکی روح اقدس کو غم میں اُنکے فرزندوں کے بچیں کیا جیسا کہ وفائی کہتے ہیں
 خدا سے علی مرتضیٰ کہ ظہیر خداستی

بکوفہ آرمیدہ و خود کجاردستی

کہ زینبؓ تو روبرو زناستی + گمشدہ خویش بشنو، بین چہ ماجراستی

چہ او کند سؤال او این بد جواب را

بہ سوی شام خویش از راہِ محبت وصال + بدختران بکلیست بین تطاول و خسان

راہِ نام تو بکسان ز قید و بند نا کسان + ز پارہٴ دل کسان و اشک چشم بکسان

بمجلس نرید بین شراب را کباب را

بدختران خود فکر کہ ایستادہ صفت بصف + ز شامیان نظارہ گر نظارہ کن ہر طرف

نرید شوئم باد و صد نشاط و شادی شغف + سر حسین و جام می نے زور باب چنگ و دف

بہ ہمی این چنین بین سکینہ و رباب را

ہیایا امیرے نرید بے تمیز بین + بہ پشت پردہ دختران او ہمہ عزیز بین

کشدادہ موی دختران خویش چون کنیز بین + نکلجدار بغیرت ہیا و این دو چیز بین

بطشت زر سر حسین و ساغر شراب را

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

مجلس پانزدہم

قَالَ اللهُ تَعَالٰی وَمَا یَعْلَمُوْنَ اَوْ یَلْمِزُوْنَ اَلَا اللهُ وَ السَّمَوَاتُ فِیْ اَعْلٰمٍ

حق سبحانہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہوا اور اسکی تاویل کو نہیں جانتے سوائے

خدا اور اُن نفوس قدسیہ کے جو علم میں راسخ ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

نے فرمایا جناب رسول خدا افضل راسخین فی العلم ہیں کہ جو کچھ خداوند عالم نے

نازل فرمایا تنزیل و تاویل سب کو وہ جناب بخوبی جانتے تھے اور علم کان بکان ہے

حقانے واقع کیا تھا اور کوئی شے ایسی نہیں رہی جو خدا نے اپنا رزل فرمائی لیکن وہ حضرت اور اُنکے اوصیا ائمہ طاہرین اُسکو جانتے ہیں جو خلفائے اثنا عشر اُن حضرت کے ہیں بعد ایک دوسرے کے وہی حضرات حج اشدا و سرشدین واقعی مؤمنین سوائے اسخنین فی العلم کے جہلا حضرت رسول شد کی نیابت تمہیں کر سکتے اور خلیفہ جناب رسول خدا میں یہ صفات لازم و ضروری ہیں کہ افضل و بہتر ہو تمام امت سے سب باتوں میں خصوصاً علم و ملک میں اور معصوم ہو مثل نبی کے ابتدا سے عمر سے آخر عمر تک گناہان کبیرہ اور صغیرہ سے اور ہاشمی اور اخلاق حسنہ اور علم اور کرم اور سخاوت و مروت وغیرہ رکھتا ہو اور شجاعت کاملہ رکھتا ہو اور زہد و تقویٰ میں سب اُمت سے زاید ہو اور عبادت خدا اور اطاعت رسول اُس میں سب سے زائد ہو اور قرب و منزلت اُسکی نزدیک خدا کے سب سے زائد ہو اور صاحب اعجاز مثل نبی کے ہو اور جملہ عیوب ظاہری اور باطنی سے پاک ہو اور خلافت و امامت اُسکی عام ہو لاکھ اور جن اور انس اور تمامی مخلوقات پر اور ہر مخلوق کی مخلوقات خدا سے زبان نثار تاکہ اُسکے سوال کا جواب دے اور مشکل اُسکی حل کرے بلکہ عند الضرورت بدون رحمت عرب کو زبان عجم اور عجم کو زبان عرب کے کلام کرنے پر قادر ہو کہ اب بنظر انصاف غور فرمائیے کہ یہ اوصاف ذاتی اور صفاتی بعد جناب رسول خدا کے سوائے حضرت علی مرتضیٰ اور اُنکی اولاد طاہرین کے کسی اُمتی میں تھے یا نہ اُسوقت حق و باطل بخوبی ثابت ہو گا یون تو منافقین اور دشمنان دین جو چاہا وہ وضع کیا اور جو چاہتے ہیں اختراع کرتے ہیں اور اپنی پشت کو باس

گناہ سے گراں کرتے ہیں ہمارا کیا ضرر ہو دنیا کھیتی آخرت کی ہے جیسا بونیکے
 ویسا ہی تو آخرت میں پائینکے وعدہ خدا برحق ہے اور حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام
 کی طرح و ثنا آیات قرآن اور احادیث میں خدا و رسولؐ نے فرمائی ہوں ان کے
 فضائل کا احاطہ بشر سے ممکن نہیں ہو قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 الہ ویتوں عجائب کما یذکر علی بن ابیطالب لا تذاکرہ ذکرہ فی
 و ذکرہ فی ذکر اللہ و ذکر اللہ عباد کا فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ نے کہ زینت دو اپنی مجلسوں کو ساتھ ذکر علی بن ابیطالب کے
 اس واسطے کہ ذکر انکا میرا ذکر ہے اور میرا ذکر خدا کا ذکر ہے اور ذکر خدا عبادت
 ہو اور حدیث میں وارد ہو جہاں ذکر حضرت محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا
 ہوتا ہو وہاں ملائکہ رحمت نازل ہوتے ہیں اور اہل مجلس کو گھیر لیتے ہیں اور
 انکے لیے دعا کرتے ہیں اور دعا ملائکہ کی انکے لیے مستجاب ہوتی ہو اور وہ جگہ
 محل قبول دعا ہو آب ذکر چاہتا ہو کہ شتمہ فضائل سے اپنے آقا امیر المؤمنین
 امام المسلمین عیوب الدین ابو الحسنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کے
 اجمالاً بیان کرے تاکہ قلوب مؤمنین حاضرین کے خوش و مسرور ہوں اور
 ملائکہ رحمت سبکو گھیر لیں اور انکے لیے دعائے خیر دہیں کریں بکار الانوار
 وغیرہ میں منقول ہو کہ ابو الملیح ہنرلی نے اپنے باپ سے روایت کی ہو
 وہ کہتا ہو ہم سب عمر کے پاس اُسکے عہد سلطنت میں بیٹھے تھے اسی اثنا
 میں ایک مرد رومی نصرانی آیا اور اُس سے کہا تم عرب ہو اُس نے کہا ہاں
 نصرانی نے کہا میں تم سے تین سوال کرتا ہوں اگر جواب موافق مراد کے

پاؤں کا تو سلام لاؤنگا اُسے کہا جو تیرا جی چاہے سوال کر نصرا نے کہا وہ
 کیا ہو جو خدا نہیں جانتا ہو اور وہ کیا ہو جو خدا کے لیے نہیں ہو اور وہ کیا ہو
 جو خدا کے پاس نہیں ہو یہ سنکر عمر نے کہا تو کفر کی باتیں کرتا ہو اسی اثنا میں
 جناب علیؑ مرتضیٰ علیہ السلام تشریف لائے اور عمر سے فرمایا میں تمکو مغموم
 پاتا ہوں سبب اسکا کیا ہو اُس نے عرض کیا اسے برادر رسولؐ کیونکر میں مغموم
 ہوں اس رومی نے مجھے تین سوال کیے ہیں پس وہ سوال بیان کر کے
 کہنے لگا اے ابوالحسنؑ انکا جواب آپکے پاس ہو حضرت نے فرمایا ہاں ہو
 عمر نے کہا خدا آپکو خوش رکھے میرا دل تو قریب شق ہو نیکی تھا تحقیق کہ
 قول رسول خدا ﷺ جو فرمایا ہوا اَنَا مَدِينَةُ اَلْعِلَوِّ وَعَلِيٌّ بَابُهَا
 پس حضرت نے فرمایا لیکن وہ چیز جو خدا نہیں جانتا ہو وہ یہ ہو کہ خدا کسی کو
 شریک اپنا نہیں جانتا ہو نہ زن و فرزند رکھتا ہو جیسا کہ فرماتا ہو قُلْ اَتَعْبُدُونَ
 اللّٰهَ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ لیکن وہ چیز جو خدا کے لیے نہیں ہو وہ یہ ہو کہ خدا کے
 لیے بندوں کے واسطے ظلم نہیں ہو نہ ظلم کو پسند کرتا ہو بلکہ ظالموں پر نفرین
 فرماتا ہو اَلَا لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلٰی الظّٰلِمِیْنَ لیکن وہ چیز جو خدا کے پاس
 نہیں ہو وہ یہ ہو کہ خدا کوئی مثل و نظیر ہو نہیں ہو جیسا کہ فرماتا ہے قُلْ لَّوْ كَانَ لَہٗ کُفُوًا
 اَحَدًا یَّہٗ سِوَکَہٗ لَکُنَّ اَمَّا اَوْ دَرَمِیَانٍ دُولُوْنَ اَکْھُوْنَ کے بوسہ دیا وَقَالَ
 لَوْ کَانَ لَہٗا لَکُمُومٌ اور کہا اگر علیؑ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہوتا اور ملائسن ہوا
 نے ہشامؓ کی سے روایت کی ہو کہ ایک شخص کو عمر کے پاس لائے اور
 اسکی چار آنکھیں اور چار ہاتھ اور چار پاؤں اور دو تیل اور دو دُر تھے اور

بدن ایک تھا لوگوں نے کہا اسکی میراث میں کیا کتے ہو پس وہ متحیر ہو کر کہنے لگا کہ
 میں نے کبھی نہ ایسا دیکھا ہے نہ سنا ہے یہ امر سوائے علی بن ابیطالب کے کسی سے
 حل نہوگا اور وہاں مسجد نبوی میں اسوقت شاہزادہ کونین مام حسین موجود تھے
 وہ اپنے پدر بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا عم کو ایک مشکل پیش
 ہوئی ہے اور مجھے آپکی خدمت میں بھیجا ہے اور سب حال بیان کیا پس آنحضرت نے
 فرمایا یہ کیا مشکل ہے قسم ہے خدا کی تمہارے باپ کو ویسے قضا یا کے حل کرنیکی
 کوئی دقت نہیں ہے آپس حضرت نے دھنوکیا اور لباس پہنا اور مسجد میں تشریف
 لائے اور عمر کو سب حاضرین تعظیم کے لیے کھڑے ہوئے اور عمر نے کہا اے ابوالحسن
 اس امر میں توجہ کیجیے اور سب حال بیان کیا حضرت نے فرمایا یہ امر کچھ مشکل نہیں
 ہے اس شخص کو سٹلاؤ و اگر یکبار آتکھ بند کرے اور یکبار کھول دے تو وہ ایک شخص ہے
 یا اسکو پانی پلاؤ اور قضاے حاجت کا خیال رکھو اگر بول دو نوں جگہ سے یکبار
 آوے اور یکبار بند ہو تو بھی وہ ایک شخص ہے اگر دو مرتبہ بول باہر آوے
 اور باہم بند ہو تو وہ دو شخص ہیں پس انکو پانی دیا جب بول کیا تو پہلے ایک مخرج
 سے نکلا پھر دوسرے سے نکلا پس حضرت نے یہ سنکر فرمایا یہ دو شخص ہیں اسوقت
 حاضرین مسجد نے نعرۂ صلوات بلند کیا اور عمر کھڑا ہوا اور حضرت کے سر انور کو
 بوسہ دیا اور کہنے لگا اُسدن عمر دنیا میں نہ رہے جسندن آپ نہوں پس بعد
 چند روز کے لوگ انکو پھر عمر کے پاس لائے اور کہا انکا نکاح کیونکر کریں گے
 کہا یہ امر پہلے سے بھی مشکل تر ہے میں نہیں جانتا ہوں علی بن ابی طالب
 کو بلاؤ جب حضرت تشریف لائے تو عمر نے کہا اس مشکل میں آپ کیا فرماتے ہیں

حضرت نے فرمایا تلو گون کو نکاح انکا جائز نہیں ہوا ایسا نہو کہ انکے شرمگاہ پر کوئی
 نظر کرے بعد اسکے فرمایا جب انکا زمانہ بلوغ آئیگا تو یہ تھوڑی دیر زندہ
 رہینگے اور ایک دوسرے کے بعد مرینگا یہ سنکر سب نے آواز نکسیر کی بلند کی پس
 جب وہ بعد تھوڑے دنوں کے قد بلوغ تک پہنچے تو ایک وقت عصر گریا
 اور دو سہرا قبل غروب آفتاب کے مر گیا اور متسارق الا نوار میں روایت کی
 ہو جسکا حاصل یہ ہے کہ جب فضہ خانہ جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام میں آئیں
 تو وہاں اشیائے ضروری سے کچھ نہ پایا سوائے ایک تلوار اور ایک زرہ
 اور ایک چٹلی کے اور فضہ اہل ثوب سے تھیں اور انکے پاس تھوڑی اکسیر تھی
 پس انھوں نے ایک ٹکڑا تانبے کا گلا کر اسکو بشکل قرص کے بنایا اور اس
 اکسیر سے اسپر تھوڑا سا ڈال دیا اور وہ طلا ہو گیا پس جب حضرت امیر المومنین
 علیہ السلام اپنے گھر میں تشریف لائے تو فضہ نے وہ طلا ان حضرت کے
 سامنے رکھا حضرت نے فرمایا اچھا بنا ہے لیکن اگر تو جسد کو چلاتی تو رنگ عہدہ
 اور قیمت زیادہ ہوتی یہ سنکر فضہ نے عرض کی اے آقا کیا آپ علم کیمیا کو جانتے
 ہیں فرمایا ہاں میرا یہ فرزند بھی جانتا ہے اور اشارہ کیا طرف امام حسین کے
 اور اس شاہزادہ نے بھی وہی فرمایا جو حضرت نے فرمایا تھا بعد اسکے حضرت
 نے فرمایا ہم اس سے ہمراہ تہ بہتر جانتے ہیں پس دست اقدس سے زمین
 کی طرٹ اشارہ کیا تو دیکھا معدن طلا کے اور خزانے زمین کے چلے جاتے
 ہیں بعد اسکے فرمایا اے فضہ اس طلا کو اس طلا میں رکھو پس وہ قرص
 افسین رکھا اور وہ سب زمین میں غائب ہو گیا سبحان اللہ کیا معجزہ باہر آتا ہے

نام مقامی و شہرستان "ان کے نزدیک انکار کرنا نامحرم ہے کہ لڑا ختم شود و اسے طلا ستمین آیت

واقعی ہمارے آقا مظہر العجائب مظہر الغرائب تھے اور آپ کا ہر ایک کام اور کلام
معجزہ ہو چنانچہ بجا رالانوار وغیرہ میں منقول ہو کہ بروز جنگ خیر بعد قتل حضرت
ایسے پہلوان نامی کے جب وہ جناب در قلعہ تک پہنچے تو دست چپ
سے حلقہ دروازہ کو پکڑا اور ہاتھ اُس میں دیا اور ایسی حرکت دی کہ قلعہ کو
زلزلہ ہوا اور اُس دروازہ کو اپنی جگہ سے اُٹھا کر کے برہو اچھینکا یہاں تک
کہ چالیس ہاتھ دور ہوا اور گر پڑا بعد اسکے اُٹھا کر بجائے سپر کے دست
چپ میں لیا اور دست راست میں تلوار لیکر یہودیوں کو قتل فرمانے لگے
بعد اسکے پس پشت پھینک دیا کہ چالیس ہاتھ دور جا کر گر آلا لکہ وہ دروازہ زنی
سنگ سخت کا تھا اور اُس کے اطراف میں آہن لگا تھا اور طول اُس کا اٹھارہ
ہاتھ اور عرض پانچ بالشت اور اتنا ہی موٹا بھی تھا اور شتر آدمی اُس دروازہ
کو اٹھانہ سکتے تھے پس جب جناب رسول خدا مع اصحاب کے تشریف لائے
تو درمیان میں خندق میں ہاتھ چوڑی تھی پس حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام
نے اُس دروازہ کو اٹھا کر بل بنایا اور ایک سرکنارہ خندق پر رکھا اور دوسرا
سر اپنے دست اقدس پر رکھا یہاں تک کہ آٹھ ہزار سات سو شخص شکر
اسلام نے عبور کیا قول مشہور ہے فضیلت وہی فضیلت ہے جسکی دشمن ہی
دے اُس وقت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے تعجب اسکا نہیں ہے کہ
علی نے دروازہ اٹھا لیا اور سپر بنایا اور دو پھینک دیا بلکہ تعجب یہ ہو کہ بل
بنایا اور ایک سر اپنے ہاتھ پر لیے ہیں حضرت نے فرمایا تو اُنکے ہاتھ کو
دیکھتا ہو اُنکے پانوں کو تو دیکھ وہ کتنا ہی میں نے بڑے پانوں کو دیکھا تو ہوا

معلق پایا اور میں نے کہا یہ اُس سے زیادہ عجیب ہو یہ سنکر جناب رسول خدا
 نے فرمایا پانوں علی کے ہوا پر نہیں ہیں پروں پر جبرئیل کے ہیں
 خوشامخو شادین و دنیا سے ما : کہ بچوں علی ہست مولاے ما
 اور پر جبرئیل کا کیا ذکر ہو وہ تو حضرت کے خادم تھے اپنے مخدوم کے دوش
 اطہر پر جہاں مہربوت تھی اُن حضرت نے پانوں رکھے ہیں چنانچہ کشف الغمہ
 وغیرہ میں منقول ہے کہ جب بروز فتح مکہ جناب رسول خدا طواف خانہ کعبہ سے
 فارغ ہوئے تو بتوں کو توڑنا شروع کیا جو گرد خانہ کعبہ کے کفار قریش نے
 جنت اور رائے اور کچے سے متکرم کر کے نصب کیے تھے حضرت اُلو کو نوک
 نیزہ سے گراتے تھے اور فرماتے تھے جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ
 إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا حَقَّ آيَا اور باطل ہلاک ہوا تحقیق کہ باطل ہلاک
 ہونیوالا ہوا اور وہ بُت باوجود اُس استحکام کے بجز اشارۃ اُن حضرت کے
 منہ کے بھل زمین پر گرتے تھے اور کچھ اُصنام بہت بلندی پر نصب کیے
 تھے پس حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام نے جناب رسول خدا سے عرض کیا
 آپ میرے دوش پر کھڑے ہو کر ان بتوں کو توڑیں یہ سنکر اُن حضرت نے
 فرمایا اسے علی تم میرے دوش پر قدم رکھ کر بت شکنی کرو پس موافق حکم اُن
 حضرت کے جناب علی مرتضیٰ نے قدم اطہر دوش اقدس پر آنحضرت کے
 رکھے اور مصداق نور علی نور کے ہوئے اور کھڑے ہو کر بتوں کو گراتے
 تھے اور برابر توڑتے تھے یہاں تک کہ خانہ کعبہ کو پاک و صاف کیا کیون
 مؤمنین جس بزرگوار کا پیش خدا و رسول یہ مرتبہ ہوا انبوس بعد جناب سے

لے نہ تھے ۲۰ ماہ رمضان ۳۰ھ

اشقیانے اُترتے اپنے طرح طرح کے ظلم و ستم کیے اور تمام حقوق غصب کیے اور
 ورپے اذیت و تکلیف ہوئے اور دروازہ جلا کر نامحرم داخل حرم سرا ہوئے
 اور رسیانِ ستم گلوں کے انور میں ڈال کر باہر لانے اور طالبِ بیعت اور آمادہ
 قتل ہوئے اور روز بروز بلکہ ہر ساعت مصیبت تازہ میں مبتلا کیا اور چہین لینے
 نہ دیا یہاں تک کہ بعد ایک مدت کے طرف کوفہ کے ہجرت فرمائی اور وہاں
 بھی کبھی جنگِ جبل و صفین درپیش ہوئی کبھی جنگِ نردان میں مشغول تھا و
 رہے آخر ابنِ ہشام نے مسجد کوفہ میں بحالتِ روزہ و نماز ضربتِ شمشیر پر
 آلودہ سر انور پر لگائی اور سر اقدس شق ہوا اور ریش نورانی خون سے خضاب
 ہوئی اور زہر بدن اطہر میں پھیل گیا جسکے صدمہ سے رحلت فرمائی اُسوقت
 حرم سرا میں شور و گریہ و بکا کا بلند ہوا اور جبرئیل پکارے قُتِلَ عَلِيُّ بْنُ الْمُتَضَيِّیِّ اَمْعَزَتْ
 عَلٰی مَرْتَضٰی عَلَیْہِ السَّلَام شہید ہوئے یہ منکر شیعہ ہر طرف سے روتے اور فریاد کرتے
 ہوئے جمع ہوئے اور کوفہ میں کھرام پایا۔ اور زن و مرد بشتِ روتے تھے
 گمراہ فوس ہو حال پرانے فرزندِ امام حسین کے کہ جب وہ جنابِ تین دن کے چھوٹے
 پیاسے صحرا سے کر بلا میں روز عاشورا ہاتھ سے دشمنوں کے شہید ہوئے اور
 صدام کا قَتَلَ الْحُسَيْنَ لَکِنَّا لَا نَعْبُدُہُ تُو اوصحاب و اقربا سے کوئی وہاں
 موجود نہ تھا آہ وہ سب جانِ نثار قتل ہو چکے تھے اور خاک و خون میں آلودہ
 تھے اب کون روتا اور فریاد کرتا مگر بہنِ آنحضرت کی جنابِ زینبؓ روتی اور
 فریاد کرتی ہوئی خیمہ سے باہر چلی آئیں دیکھا کہ سر انور نیزہ پر بلند کیا ہے پس فریاد
 کرتی تھیں فدا ہو باپ میرا اُس شہید راہِ خدا پر جسکی ریش اچھ سے خون چھپا ہے

اَلَا لَعَنَآ اللّٰهُ عَلٰی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

مجلس شانزدہم

قَالَ اللَّهُ الْعَلِيُّ الْحَكِيمُ عَمَّا يَسْأَلُونَ عَنِ النَّبَأِ الْعَظِيمِ
 خداوند عالم قرآن مجید میں فرماتا ہے کس چیز سے سوال کرتے ہیں وہ لوگ خبر
 بزرگ سے الَّذِیْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُونَ اِیْسِی وہ خبر بزرگ کہ اُس میں لوگ
 اختلاف کرتے ہیں حافظ ابو نعیم نے روایت کی ہے فرمایا جناب رسول خدا نے
 کہ مراد نبأ عظیم سے ولایت علی بن ابیطالب علیہ السلام ہے کہ لوگ انکی شان میں
 مختلف الاقوال ہیں اور تفسیر متی میں ہے کہ نبأ عظیم ولایت حضرت امیر المؤمنین
 علی بن ابیطالب علیہ السلام ہے جو ہر میت سے نکیرین سوال کرتے ہیں
 وہ میت شرق و غرب عالم میں ہو یا بڑ و بچہ میں جہاں ہو جس طرح اُس سے
 سوال کرتے ہیں کہ رب تیرا کون ہے اور نبی تیرا کون ہے اسی طرح سے سوال
 کرتے ہیں کہ امام تیرا کون ہے اور علمہ نے روایت کی ہے کہ جنگ صفین میں
 ایک شامی خارجی سلاح جنگ سے آراستہ قرآن مجید حائل کیے ہوئے
 مبارز طلب ہوا اور کہاے رجز کے عَمَّا يَسْأَلُونَ عَنِ النَّبَأِ الْعَظِيمِ
 پڑھتا تھا میں نے چاہا کہ اُس سے مقابلہ کروں یہ دیکھ کر جناب امیر المؤمنین
 فرمایا اپنے مقام پر کھڑے رہو اور خود اُسکی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا
 اَتَعْرِفُ النَّبَأَ الْعَظِيمَ اَیَا تُوْبَأُ عَظِيمٌ کُوْجَاتَا ہُوْ اُس نے جواب دیا نہیں
 حضرت نے فرمایا اَنَا النَّبَأُ الْعَظِيمُ الَّذِیْ فِیْ بَابِیْ اِخْتَلَفْتُمْ وَفِی

لے اعلیٰ ہی بال سنت و جاست است حق

خلافت کیا اور میری خلافت پر تلو گون نے تنازع کیا یعنی میری ولایت سے بعد اقرار کے تلوگ پھر گئے اور اپنی بغاوت سے تلوگ ہلاک ہوئے بعد اسکے کہ میری کوشش سے تم نے کفر سے نجات پائی تھی اور بروز غدیر تم نے میرے مرتبہ ولایت و خلافت کو بخوبی جاننا اب قریب ہے کہ بروز قیامت اُسکے نتیجہ کو جانو گے یہ فرما کر اُن حضرت نے ایک ضربت شمشیر سے ہر اس شامی کا جدا کیا اور مؤید اس آیت کے یہ ہو کہ خدا فرماتا ہو وَقِفُوهُمْ اَھُمْ مَسْئُؤْلُوْنَ اَھْ رَاؤْا نَ لَوْ کُنْ کُوجتھق کہ وہ سؤل کیے جائینگے لافتح الشد علیہ الرحمہ مفسر لکھتے ہیں کہ جب خلائق بروز قیامت موقوف میں کھڑے کیے جائینگے اور طرٹ مراط آخرت کے لے جائینگے تو اسوقت حکم خدا ہوگا ٹھراؤ اُنکو جتھق کہ اُنسے سؤل کیا جائیگا اور ابو سعید خدری نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ ہم حیات جناب رسول خدا میں اس آیت کو اس طرح سے پڑھتے تھے وَقِفُوهُمْ اَھُمْ مَسْئُؤْلُوْنَ عَنْ وَکَایَھِ عَلِیْ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ ٹھراؤ اُنکو جتھق کہ وہ سؤل کیے جائینگے ولایت علی بن ابیطالب سے اور مناتب میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیہ نازل ہوا تو جناب رسول خدا متوجہ ہوئے طرف اپنے اصحاب کے اور فرمایا اَھُمْ مَسْئُؤْلُوْنَ یُسْئَلُوْنَ عَنْ الْاَقْرَابِ رِیَوْکَایَھِ عَلِیْ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ جتھق کہ خلائق سؤل کیے جائینگے اور اُنسے پوچھا جائیگا اقرار ولایت و امامت علی بن ابیطالب سے جو اعظم ارکان دین ہے اور مذکور ہونا نام جناب

لے یعنی ۱۸ ذیحجہ ۱۲۱۲

۱۷۰ در عهد عثمان تغیر در الفاظ ظاہری و احزاب مذہبی

ایر المؤمنین کا قتل میں عجب نہیں ہر اس لیے کہ ہر مکلف پر نماز پڑھنا اور میتہ میں سورہ نحر
بسم اللہ کے پڑھنا شریعت میں واجب ہے اگر عداوت کرے تو نماز باطل ہے
اصحیح درگاہ خدائین سوال کیا جاتا ہے اِلهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ
الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ تو ہمیں راہ راہ است کی ہدایت فرما اور صراط مستقیم پر
ثابت رکھ وہ راہ راہ است اور طریق مخصوص اُن بندوں کا جو جنہر تو نے اپنی ہر
قسم کی نعمت تمام کی ہے اور یہی وہ صراط ہے جسکو خداوند عالم نے دوسرے
مقام پر تصریح فرمایا ہے صِرَاطَ عَلِيِّ مُسْتَقِيمَ یہ راہ علی کی سیدھی ہے اس طرح
خدا نے فرمایا ہے وَجَعَلْنَا هُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ہم نے اُنکے لیے لسان
صدق علی کو قرار دیا اس وجہ سے خدا نے فرمایا ہے كُوفُوا مَعَ الصَّادِقِينَ
صادقین کے ساتھ ہو کہ وہ آل رسول ہیں انقرض حدیث میں وارد ہے کہ سوال
و جواب قبر کا مخصوص ہے مؤمن کامل اور کافر و منافق محض کے لیے پس جو مستضعف
اور معنوں اور غفل میں اُن سے سوال نہیں ہوتا اور منقول ہے کہ جب فاطمہ بنت
اسد بن حضرت ہاشم نے جو مادر شفیقہ جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام کی تحنین دنیا
سے رحلت کی تو جناب رسول خدا خود اُنکی تجہیز و تکفین میں مشغول ہوئے اور
اپنی ردا کا کفن دیا اور نماز جنازہ پڑھی اور قبل اسکے کہ اُنکو قبر میں اتاریں اُنکی
قبر میں لیٹے بعد اسکے باہر تشریف لائے اور اُنکو قبر میں دفن کیا اور حضرت
تھوڑی دیر تک بالین سر قبر پر توقف فرما کر کان دھر کے سنتے تھے بعد اسکے
تین مرتبہ حضرت نے فرمایا اِنَّكَ اَبْنُكَ اَبْنُكَ اَبْنُكَ غیثی فرزند تیرا
علی ہے پس جب اُن حضرت نے وہاں سے مراجعت فرمائی تو اصحاب نے

عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے کسی کے ساتھ ایسی مہربانی نہیں کی جو آپ نے فاطمہ بنت اسد کے ساتھ فرمائی اُنحضرت نے فرمایا اُکھا حق پرورش و درانہ مجھ پر بہت ہو اور اُنک اُنک کہنا میرا اسیلے تھا کہ جب نکیرین آئے تو اُنھوں نے اُنسے سوال کیا رب تیرا کون ہے جواب دیا اللہ ساری پھر سوال کیا نبی تیرا کون ہے کہا مُحَمَّدًا نَبِیِّی پھر کہا امام تیرا کون ہے اس کے جواب میں وہ خاموش رہیں پس میں نے تین بار تلقین کی اِنَّکَ لَابْنُکَ لَابْنُکَ عَلَیْکَ یہ سنکر نکیرین چلے گئے اور جب میت کو قبر میں رکھتے ہیں تو فرشتے حکم خدا اُسکی روح کو بدن میں داخل کرتے ہیں اور وہ سینہ تک زندہ ہوتا ہے اور ہوش و حواس اُس کے درست ہوتے ہیں بعد اُس کے ملائکہ خدا و رسول اور امام کا سوال کرتے ہیں اگر جواب درست دیا تو کہتے ہیں کہ اے دوست خدا ماوند عروس کے آرام کرا اور سورہ کہ پس ایک فرشتہ اگر قبر کو کشادہ کرتا ہے اور دروازہ جنت کا اُس میں کھول دیتا ہے کہ وہ مردہ سیر کرتا ہے اور خوشبو سے جنت سے بشتاش ہوتا ہے اور اگر وہ میت جواب درست سے عاجز ہوتا ہے تو ملائکہ گزرتشیں اُس پر مارتے ہیں کہ قبر آگ سے ملبو ہو جاتی ہے اور دروازہ جہنم کا اُس میں کھول دیتے ہیں کہ حرارت اور نار و عقر جہنم کے داخل ہوتے ہیں اور اُس کو اذیت و آزار پہنچاتے ہیں اسی وجہ سے جناب رسول خدا نے فرمایا ہُوَ الْقَبْرُ مَتَّارٌ وَصَۃٌ مِّنْ رِّیَا ضِلَّ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفْرِ النَّارِ قبر مؤمن و ابرار کے لیے ایک باغ ہے باغ نماں جنت سے یا کافرو منافق اور اشرار کے لیے ایک غار ہے غار ہائے جہنم سے پس ہر مکلف کو لازم و ضرور ہے کہ اپنے اعتقادات حقہ کو درست کر کے

اور اہل حق کو بجا لائے اور فواجی کو ترک کرے تاکہ خداوند رحمن و رحیم بحق حضرت
 محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کل المؤمنین و المؤمنات پر مرحلہ موت سہل و
 آسان فرمائے اور کل عقبات سکرات و جاکنی اور عالم برزخ قبرین اور فشار
 قبر اور لعث قبر اور حشر و نشر اور عرصہ محشر اور ہول قیامت اور میزان عدل
 اور پل صراط اور عرض اعمال و حساب اور لغزشوں کے عقاب سے نجات
 دیوے گو تفضل و تملطف خداوند غفور و رحیم کا بہ نسبت مؤمنین کے بسبب
 قبول ولایت و امامت حضرت امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام
 اور ان حضرت کی اولاد طاہرین کے بہت ہی خصوصاً زائر اور باکی اور عز و
 امام حسین کے لیے درگاہ خدا میں بڑا اہتمام و احترام ہوتا ہی منجملہ اسکے حضرت
 امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب وقت وفات مؤمن کا آتا ہے
 تو خداوند عالم اُسکے لیے دو ہوائیں بھیجتا ہی جو اُسکے بدن پر ہو کر گذرتی ہیں اور
 اُنکو خداوند عالم نے عجب تاثیر عطائی ہی انہیں سے ایک مٹھیہ ہی وہ خیال
 اہل و عیال و اقربا و مال کا بھلا دیتی ہی اور دوسری مٹھیہ ہی وہ جان دینے
 پر سعی اور راضی کرتی ہی یعنی وہ مؤمن چاہتا ہی کہ اُن نعمتوں اور مرتبوں
 پر جلد پہنچ جاؤں جو درگاہ خدا میں اُسکے لیے مٹیہ ہیں پس جب ملک الموت
 آتے ہیں تو اُس مؤمن سے کہتے ہیں کہ اے دوست خدا بیتابی نہ کر قسم ہی
 اُس خدا کی جس نے جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کو نبی برحق اپنا کیا ہے
 میں تجھ تیرے مان باپ سے زیادہ مہربان اور شفیق ہوں اپنی آنکھیں
 کھول کر دیکھ پس جب وہ مؤمن دیکھتا ہی تو جناب رسول خدا اور علی مرتضیٰ

اور ان حضرات کی اولاد طاہرین نظر آتے ہیں اسوقت ملک الموت کہتے ہیں کہ تو ان حضرات کا رفیق ہوگا پس منادی جانب خدا سے ندا دیتا ہوا نفس مطمئنہ اپنے پروردگار کی طرف رجوع کر اور ہمراہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی آل کے داخل جنت ہوا اسوقت وہ مؤمن حالت جانکنی میں طرف لقاء الہی کے جلد رجوع کرتا ہوا اور روح اُسکی طرف گلشن جنت کے پرواز کرتی ہو اور ملائکہ اور ارواح اولیا اور اقربا کے گزشتہ اُسکا استقبال کرتے ہیں اور بشارت جنت کی دیتے ہیں حضرات یہ احترام مؤمن کا تو جانب خدا سے ہوتا ہوا اور عزیز و اقربا اور احباب اُسکا یہ احترام کرتے ہیں کہ اُسکی خوبیاں یا مصائب یاد کر کے روتے ہیں اور غسل و کفن دیتے ہیں اور حنوط کرتے ہیں اور مع جماعت مؤمنین نماز جنازہ پڑھ کے دفن کرتے ہیں بعد اسکے صفت ماتم بچھاتے ہیں آہ اس مقام پر یاد آگئی بلیسی اور مظلومی اپنے آقا جناب امام حسینؑ کی کہ ان حضرت کو اشتیاق اُترت نے بحال ظلم و ستم مع اصحاب و اقربا اور بچہ شیرخوار کے بھوکا پیاسا صحرا کے کربلا میں روز عاشورا شہید کیا اور لباس تک لوٹ لیا اور لاش طہر سے بے ادبی کی نہ غسل دیا گیا نہ کفن ملا نہ نماز جنازہ پڑھکے دفن کیا بلکہ لاش طہر میں روز تک خاک و خون اور ریگ گرم پڑ پڑی رہی نہ صفت ماتم بچھائی گئی کیونکہ تخر شہادت ان حضرت کے اعدا بے محابا هجوم کر کے خیموں میں دے آئے اور اسباب لوٹ لیا اور انکے اہرم کی مصلعہ اور چادرین تک چھین لیں اور خیموں میں آگ لگا دی اور وہ شعلہ ود ہوئی اور اہل حرم مجبور ہو کے باہر آئے اور اس تلاطم عظیم میں اہل حرم اور بچے

فریاد کرتے تھے کوئی فریادری اُنکی نہ کرتا تھا بلکہ عوض فریادری کے دشمن بتایا نہ
سے اذیت دیتے تھے اور اسیر و مقید کیا اور اونٹوں پر سوار کر سکھ مع سرہانے
شہدائے طرف کو فہ کے لینگے حب و ارد کو فہ ہوئے تو اُسکی صجوا بن زیاد
لعین نے ہجوم عام میں اسیروں کو طلب کیا اور سرانور امام حسینؑ کا بطور ہدیہ
سامنے اُسکے پیش کیا گیا پس وہ شقی دیکھ کر خوش و مسرور ہوا اور لب و دندان
انور پر چھڑی سے بے ادبی کرتا تھا آہ یہ تو ہین دیکھ کر زید بن ارقم صحابی رسولؐ
بیتاب ہوا اور آواز دی اے ابن زیاد اوٹھالے چھڑی کو ان لب و دندان
انور پر سے قسم ہو خدا کی مین نے جناب رسول خدا کو کمر دیکھا ہو کہ اس مقام کے
بوسے لیا کرتے تھے جہاں تو چھڑی رکھے ہو پس زید بشت روتے لگا اور
ابن زیاد نے اُسکو بُرا کہا اور کہا اگر تو مرد پیر نہوتا تو تجھے قتل کرتا

ان قصہ کہ کس نتواند شنیدش | یارب براہل بیت چہ آمد ز دیدش

اَلَا لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

مجلس مفتاح ہم

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ زَيْتُونُ الْعَجَابِ السَّكُونُ بِذِكْرِ
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَانَ ذِكْرُهُ ذِكْرِي وَذِكْرِي ذِكْرُ اللَّهِ وَذِكْرُ اللَّهِ
عِبَادَةُ كِتَابِ رَوْضَةٍ مِّنْ مَّقُولِ هُوَ فَرَمَا يَا جَنَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
زَيْنَتِ دَوَانِي مَجْلِسُونَ كُوَسَاطَةِ ذِكْرِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَسَيْلِ
كَهْ ذِكْرِ عَلِيِّ كَامِيرِ ذِكْرِهِ وَذِكْرِ مِيرِ خَدَاكَ ذِكْرِهِ وَذِكْرِ خَدَاكَ عِبَادَتِهِ

وَقَالَ ذِكْرًا عَلِيُّ عِبَادَةَ مَقْبُولَةً مِّنْ دُرَّةٍ أَوْ فَرَمَا أَنِ حَضْرَتُ نَعَمْ ذَكَرَ
 عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَالْعِبَادَةِ مَقْبُولَةً مَّبْرُورَةً أَوْ حَدِيثٌ مِّنْ وَارِدٍ كَيْسَ جُلُوسِ
 كَرِ حَضْرَتِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَآلِهِ كَالْمُتَابِرَةِ أَوْ جُلُوسِ حَضْرَتِ نَازِلِ مَوْتِ
 مِّنْ أَوَّلِ مَجْلِسٍ كَوَافٍ لِّتَمِيزِ مِّنْ أَوَّلِ شَيْطَانٍ دَوْرٍ مَّوْتِ مِّنْ أَوَّلِ مَجْلِسٍ مَّحَلِّ قَبُولِ
 دَعَا بِأَكْرَمِ مَوْتِ حَاجَتِ طَلَبِ كَرْتِ مِّنْ تَوَلَّاهُ كَالْمَنِ كَمَتِ مِّنْ دَعْنِ سَلَمَانَ
 الْفَارِسِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِنَّا مَدِينَةُ
 الْعِلْمِ وَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَوْ شَيْخُ يَوْشَعٍ بَحْرَنِي عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ نَعَمْ سَلَمَانَ فَارِسِي رَضِ
 سَعِ رَوَايَتِ كَلِيٍّ بِحَسْبِ حَاصِلِ يَهُدِيٍّ كَمَتِ مِّنْ فَرَمَا بِحَسْبِ رَسُولِ صَلَافَةِ اللَّهِ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ نَعَمْ مِّنْ شَهْرِ عِلْمٍ مَّوْنِ أَوْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَسْكَرَ وَرَوَاهُ
 مِّنْ فَلَمَّا سَمِعَ الْخَوَارِجَ بِذَلِكَ حَسَدًا وَعَظِيمًا فَاجْتَمَعَ عَشْرَةُ أَفَرِجٍ مِّنْ
 سُرُقِ سَاءِ الْخَوَارِجِ بِحَسْبِ حَاصِلِ اسْ حَدِيثِ كَوَافٍ لِّتَمِيزِ مِّنْ أَوَّلِ شَيْطَانٍ دَوْرٍ مَّوْتِ
 عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِحَسْبِ حَاصِلِ يَهُدِيٍّ كَمَتِ مِّنْ فَرَمَا بِحَسْبِ رَسُولِ صَلَافَةِ اللَّهِ
 تَدْعِي عِلْمِ تَحْتِ مَشْفِقٍ مَّوْنِ كَمَتِ مِّنْ سَبِّ أَيْكِ هِيَ سَوَالِ جَدًّا أُنْسِ كَرِيٍّ أَوْ
 دَلِيلِينَ كَيْوَلُكَ جَوَابِ مَسْكَتِ مِّنْ فَإِنْ أَجَابَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَاجِبًا
 وَاحِدًا عَلِمْنَا أَنَّهُ لَا عِلْمَ لَدُنِّيٍّ أَوْ كَرَامَةٍ هِيَ جَوَابِ بِكُلِّ دَلِيلَةٍ تَوَلَّاهُ كَالْمَنِ كَمَتِ مِّنْ
 مَّوْجَائِيكَ كَالْمُكَلِّفِ عِلْمِ مِّنْ هِيَ فَجَاءَ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ لَدُنِّيَّ عَلِيُّ الْعِلْمُ
 أَفْضَلُ أَمَّا الْمَالُ قَالَ الْعِلْمُ أَفْضَلُ مِّنْ أَيْكِ شَخْصٍ مِّنْ سَعِ حَاضِرِ مَوْنِ
 أَوْ عَرْضِ كَيْوَلُكَ عَلِيٍّ عِلْمِ أَفْضَلُ مِّنْ أَيْكِ مَالٍ أَنِ حَضْرَتِ نَعَمْ فَرَمَا بِحَسْبِ رَسُولِ صَلَافَةِ اللَّهِ
 لَدُنِّيٍّ دَلِيلٍ قَالَ لَدُنِّيَّ الْعِلْمُ مِيدَانُ الْإِنْبِيَاءِ أُنْسِ كَرِيٍّ أَوْ

سَلَمَانَ فَارِسِي رَضِ سَعِ رَوَايَتِ كَلِيٍّ بِحَسْبِ حَاصِلِ يَهُدِيٍّ كَمَتِ مِّنْ فَرَمَا بِحَسْبِ رَسُولِ صَلَافَةِ اللَّهِ

دلیل سے حضرت نے فرمایا اس لیے کہ علم میراث انبیاء اور مال میراث دشمنان خدا کا یہ قذہب الزحلۃ الی اصحابہ یہذا الجواب فاعلموہ ففہض الآخر
عنہ عوف سئل کما سئل الاول یہ جواب سنکر وہ شخص اپنے رفقا کے پاس گیا اور اُسے بیان کیا پس دوسرا نہیں سے حاضر ہوا اور مانند پہلے کے سوال کیا کہ علم افضل ہو یا مال حضرت نے فرمایا علم بہتر ہو یا مال سے اُس نے عرض کیا کس دلیل سے قال لا ینال الخیر سئلہ والعلم یمیز سئل فرمایا اس واسطے کہ مال کی حفاظت تجھے کرنی پڑتی ہو اور علم خود تیری حفاظت کرتا ہو یہ سنکر وہ بھی اپنے رفقا کے پاس گیا اور اُسے بیان کیا بعد اسکے تیسرا شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا علی علم بہتر ہو یا مال فرمایا علم افضل ہو اُس نے عرض کیا سوچو سے قال لا ینال صاحب المال أعداء کثیرین ولصاحب العلم أعداء کثیرین حضرت نے فرمایا صاحب مال کے دشمن بہت ہوتے ہیں اور صاحب علم کے دوست بہت ہوتے ہیں اور قدر و منزلت کرتے ہیں یہ سنکر وہ بھی اپنے رفقا کے پاس گیا اور اُسے بیان کیا پس چوتھا شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا علی علم افضل ہو یا مال فرمایا علم افضل ہو اُس نے عرض کیا کس دلیل سے قال لا ینال إذا تصرفت فیہ ینقص والعلم إذا تصرفت فیہ ینبذ فرمایا اس واسطے کہ جب تو مال کو صرف کرنا شروع کریگا تو وہ رفتہ رفتہ گھٹ جائیگا اور علم جس قدر تو صرف کریگا وہ زیادہ ہوگا یہ سنکر وہ بھی اپنے رفقا کے پاس گیا اور بیان کیا بعد اسکے پانچواں شخص حاضر ہوا اور عرض کیا علم افضل ہو یا مال فرمایا علم افضل ہو اُس نے عرض کیا کیا باعث ہے

قَالَ لَا تَصَاحِبِ الْمَالَ يُدْعِي بِإِسْمِهِ الْبُخْلَ وَاللُّوْمَ وَصَاحِبِ الْعِلْمِ يُدْعَى
بِإِلَهِ كَوَامِرِهِ أَكْوَاعُ عِظَامِهِ فَرَمَا اِسْلیمہ کہ صاحب مال اکثر بخیل کہلاتا ہو اور بدنام ہوتا ہو
اور صاحب علم کا نام تعظیم و تکریم سے لیا جاتا ہو پس وہ بھی اپنے رفقا کے پاس گیا
اور بیان کیا بعد اسکے چٹا شخص حاضر ہوا اور مثل اُنکے سوال کیا حضرت نے فرمایا
کہ علم افضل ہو عرض کیا کیا دلیل ہو فقال لَا تَصَاحِبِ الْمَالَ يُخْشَى عَلَيْهِ مِنَ
السَّارِقِ وَالْعِلْمُ لَا يُخْشَى عَلَيْهِ فَرَمَا اِسْلیمہ کہ مال کو چور سے خوف ہو
اور علم کو چور نہیں لے سکتا ہو وہ خزانہ دل میں محفوظ ہو یہ سنکر وہ بھی اپنے رفقا
کے پاس گیا اور بیان کیا پس ساتھ ان شخص حاضر ہوا اُس نے بھی وہی سوال
کیا حضرت نے علم ہی کو ترجیح دی عرض کیا کس سبب سے فقال لَا تَلْمِزُ
يَنْتَدِرُ مِنْ بَطُولِ الْمَلَاةِ وَالْمَرْءُ قَرِيبُ الشَّيْءِ مَا نِ وَالْعِلْمُ لَا يَنْتَدِرُ مِنْ
وَلَا يَكْبَلُ فَرَمَا اِسْلیمہ کہ مال و اسباب طول زمانہ اور بدت سے کہنا اور خراب
ہو جاتا ہو اور علم شکستہ اور کہنہ نہیں ہوتا ہو یہ سنکر وہ بھی واپس گیا پس اُنھوں
شخص حاضر ہوا اور وہی سوال کیا حضرت نے علم ہی کو ترجیح دی عرض کیا
کس دلیل سے فرمایا اِسْلیمہ کہ علم مونس قبر ہو اور ہر عقبہ میں عالم کو نفع پہنچاتا ہو
اور مال حلال میں حساب ہو اور مال حرام میں عقاب ہو پس وہ بھی واپس چلا
گیا اور اپنے رفقا سے بیان کیا بعد اسکے نوان شخص حاضر ہوا اور وہی سوال کیا
علم افضل ہو یا مال حضرت نے فرمایا علم افضل ہو مال سے عرض کیا کس وجہ سے
فَقَالَ لَا تَصَاحِبِ الْمَالَ يَقْصِبُ الْقَلْبَ وَالْعِلْمُ يُنْقِئُ الرُّغَاةَ پس اُنحضرت نے فرمایا
مال دنیا دلوں سیاہ کرتا ہو اور علم دل کو منور و روشن کرتا ہو یہ سنکر وہ بھی واپس گیا

اور سوان شخص حاضر ہوا و قال یا علیٰ العلما فضل امیر الممالک قال یا علیٰ
 افضل من الممالک قال یا علیٰ دلہی اور عرض کیا یا علیٰ علم افضل ہو یا مال
 فرمایا علم افضل ہو مال سے عرض کیا گس دلیل سے فقال لا ت صاحب
 المال یککبر و یتعظم بنفسہ و ربما اللہ علی التوبۃ ینصہ و صاحب
 العلم خاشع ذلیل مسکین فرمایا اسلئے کہ صاحب مال متکبر و مغرور
 ہوتا ہو اور اپنے تئیں بزرگ ہانتا ہو اور کبھی دعوائے خدا کی بھی کرتا ہے
 بخلاف صاحب علم دین کے کہ وہ خاشع ہوتا ہو اور فروتنی کرتا ہو اور اپنے
 تئیں کوئی چیز نہیں سمجھتا یہ سکر وہ بھی واپس گیا اور اپنے رفقا سے بیان
 کیا پس وہ سب باہم کہنے لگے صدق اللہ و رسوٰی کزو کا شکر
 ان علیٰ باب العلو کلھا قول خدا و رسول کا سچ ہو اور بلا شک علیٰ ہی
 ابی طالب تمامی علوم نبی کے دروازہ ہیں اسوقت حضرت امیر المؤمنین
 فرمایا اگر مجھے تمامی مخلوقات میری حیات تک اسی سوال کو کرتے تو میں
 علم ہی کو ترجیح دیتا اور ہر ایک سے دلیل تازہ بیان کرتا و اتنی علم و حکمت
 اعلیٰ درجہ کی چیز اشرف و افضل ہو جس سے اسلام کی رونق ہوئی ہے
 اب مقام افسوس ہو کہ جس بزرگوار کی غزوات علم و حکمت اس درجہ ہر اسکو
 امت نے چھوڑ کر جاہلون کیطرت رجوع کر لی اور انکو مرجع علم اپنا قرار دیا
 جسکی طرف ہر شخص کو بہت احتیاج ہو کہ بدون علم کے معرفت خدا کامل طور
 سے حاصل نہیں ہوتی ہے نہ احکام الہی کی تعمیل بہ نفع مطلوب ہو سکتی ہو
 اور وہ جناب تو عالم علوم لدنی و دلوٰنی اور واقف اسرار الہی بلکہ اصل قبلہ و

لے کر دور و غریب میں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر طرف سے مدد و نصرت

اور حج و عمرہ اور صوم و صلوة اور جہاد اور زکوٰۃ اور قرآن، ناطق اور حجبت خدا اور
آیۃ اللہ اور شہادت اور اسد اللہ اور یثا اللہ تھے جنکی جہد و کوشش اور جانفشانی
سے کامل طور پر ان ارکان اسلام کا قیام ہوا اور دین پسندیدہ خدا اسلام اور
سنت نبی کی رونق ہوئی، جنکی مودت و محبت خدا نے اجر رسالت قرار دی ہے اور
طاعت و پیروی انکی ہر فرد بشر پر واجب و لازم ہے جنکی قبول ولایت و امامت
ممن جنت ہو مگر وائے ہوا شقیاء امت پر کہ انھوں نے بعد جناب سوختا
کے عوض طلب علم و حکمت اور ہدایت کے تمام حقوق انکے غضب کئے اور
دست ظلم و ستم دراز کیا اور اس باب علم کے بیت الشربت کا دروازہ جلا کر
جناب سیدہ پر گرا دیا اور نامحرم حرم سرا میں داخل ہوئے اور ان حضرت کے
گلوے انور کو رسیاں ستم سے باندھ کر طرف مسجد نبی کے واسطے بیعت کے
لیگئے اور آمادہ قتل ہوئے جسکے سبب سے اسلام منضعل ہوا آہ اُسوقت
جناب سیدہ بہت سچیں تھیں اور اپنے رنج و غم اور درد پہلو کا کچھ خیال
نہ کیا اور بیتاب ہو کر حضرت کے پیچھے پیچھے گھر سے باہر نکلیں اور مسجد رسول
تک آئیں۔ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ خَلُّوا اَبَا الْحَسَنِ وَلَا تَكُلُوا شَرَاتِ
شَعْرِ نَحْيٍ اور فرمایا ایتھا الناس ابوحسن کو چھوڑ دو ورنہ میں اپنے سر کے بال
کھونتی ہوں اور کرتے اپنے بابا کا سر پر رکھ کر فریاد کرتی ہوں سلمان فارسیؓ
کہتے ہیں کہ ابھی جناب سیدہ یہ فرما رہی تھیں ناگاہ دیکھا میں نے کہ دیوارین
مسجد نبی کی زمین سے بلند ہوئیں اور اتنا غضب اتنی کے ظاہر ہو کر یہ دیکھ کر
میں نے عرض کیا کہ اے سیدہ عالم پر بزرگو! آپ کے رَحْمَةُ لِّلْعَالَمِينَ میں آپ

رحم فرمائیے اور باعث نزول غضب نموجیے اللہ اکبر جس سیدۂ عالم کا پیش خدا
ایسا مرتبہ ہوا اور جنگے گھر سے رواج پردہ داری کا عالم میں جاری ہوا ہوا افسوس
انہیں کی بیٹیاں جناب زینب و ام کلثوم صحرائے کربلا میں بعد شہادت اپنے
بھائی امام حسین کے مجمع عام میں خیموں سے بظلم و ستم نکالی گئیں اور اشیائے
اُمّت نے اسباب لوٹ لیا اور مقنعہ اور چادرین تک چھین لیں اور انکے خیموں کو
آگ لگا دی اور وہ شعلہ درہوئی اور اہل حرم اور بچے اُس تلامذہ عظیم میں فریاد کرتے
تھے کوئی فریاد رسی نئی نہ کرتا تھا آہ نئی اُمّیہ اور کوفیوں نے اس پر بھی اکتفا نہ کی
بلکہ اُن ستم رسیدوں کو اسیر و مقید کیا اور طوق و زنجیروں میں جکڑ دیا جیسا کہ حجت
فرماتے ہیں وَ سُبْحَا أَهْلَكَ كَالْعَبِيدِ وَ صُفْدًا فِي الْحَدِيدِ فَوْقَ أَقْتَابِ
الْمِطِيطَاتِ اِی جد مظلوم اہل بیت آپکے مانند بندیوں کے اسیر کیے گئے اور
لوہے میں جکڑ کے شتران برہنہ پر سوار کیے گئے یَسَاقُونَ بِالْأَسْبَابِ
فِي الْبَرَائِیِّ وَالْفُلُوحَاتِ آہ اہل حرم آپکے مثل کنیزوں کے جنگلوں
اور صحراؤں میں پھرائے گئے تَلْفُو وَجُوهَهُمْ حُرُوحًا جَوَاتِ افسوس ستم
انکے دوپہر کی دھوپ تیزی آفتاب سے جلتے تھے اَیْدِیْہُمْ مَغْلُوبَاتٌ
إِلَى الْأَعْنَاقِ یُطَافُ بِہُمْ فِی الْأَسْوَاقِ ہاے افسوس ہاتھ انکے
گردنوں سے باندھے بازاروں میں پھراتے تھے افسوس ہزار افسوس آخر
اسی طرح مع سر ہاے شہدائے کوفہ و شام میں سامنے ابن زیاد اور زید کے
لانے اور وہ اشیاء اہل حرم اور سرانور کو دیکھ کر خوش و مسرور ہوئے قَسَاکُمْ عَلٰی
بَنِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِمَا السَّکَامُ فَلَمْ یَاکُلْ رَأْسَ الطَّيْآنِ مُدَّةَ عُمْرِہٖ

حُزْنَ عَلَیْهِ سِیَامِ زَیْنِ الْعَبَادِیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ نے سرانور اپنے پدر مظلوم کا پشت
 طلا میں رکھا ہوا سامنے یزید کے دیکھا تو بہت روئے اور دت العمر بھی کلاؤں
 تناول فرمایا یہ صدمہ تھا قلب اقدس پر اور اپنے پدر مظلوم کی مصیبت میں
 محزون و غموم رہے لیکن حب جناب زینبؓ نے سر اقدس اپنے بھائی کا
 سامنے یزید کے رکھا دیکھا تو گریبان اپنا چاک کیا اور ایک آہ سرد دل پر در سے
 کھینچی اور سوزش دل سے رونے اور فریاد کرنے لگیں آہ اُسوقت یزید سر بخارا
 میں مشغول تھا اور سلائی سے خون سرانور کا لیکر مثل سرمہ کے اپنی آنکھوں میں
 لگاتا تاکہ ٹھنڈی ہوں اور لب و دندان انور پر چھڑی سے بے ادبی کرنے لگا
 جیسا کہ حجت خدا زیارت میں فرماتے ہیں اَللّٰهُمَّ عَلَی الشَّعْرِ الْمُقْرِقِ
 بِالْقَضِیْبِ سَلَامٌ ہُوْا نِ دَنَانِ انور پر جنیر چھڑی لگائی گئی انوس یہ
 تو این دیکھ کر سید سجاد کو کیا صدمہ ہوا ہو گا

تو این قصہ کہ کس نتواند شنیدش | یارب براہ بیت چہ آمد ز دیدش

اَلَا لَعَنَّا لِلّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ

مجلس ہدیم

مَرْوِیْ اَنَّ سَمْعَانَ اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ جَالِسًا ذَاتَ یَوْمٍ
 عِنْدَکَ عَلَیْ بْنِ اَبِیطَالِیْبٍ عَلَیْمَا السَّکَامِ اَدْخَلَ الْحُسَیْنَ فَلَخَدَا
 النَّبِیَّ وَاجْلَسَتْ فِی حِجْرَہٖ وَ قَبْلَ مَا یَبِیْنِ عَیْنِیْہِ وَ شَفَتِیْ لَکَ الْفَضْلُ
 مِیْنِ شَاوَانَ بْنِ جَبْرِیْلَ قُتِی عَلَیہِ الرَّجْمَہُ نے روایت کی ہے کہ ایک دن جناب

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ تشریف رکھتے تھے اور جناب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام انحضرت خدمت میں حاضر تھے یکایک شاہزادہ کونین امام حسین داخل ہوئے پس جناب رسول خدا نے اُس فرزند کو بیکراہی آغوش میں اٹھالیا اور اُنکی پیشانی انور اور لبوں کے پوسے دیے وَكَانَ الْحُسَيْنُ سِتًّا مِثْنَيْنِ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَبُّ وَلَدِي الْحُسَيْنُ اور سن تشریف امام حسین علیہ السلام کا اُس زمانہ میں چھ برس کا تھا پس حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام نے بغیر خدا کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ آیا آپ میرے فرزند حسین کو دوست رکھتے ہیں فَقَالَ النَّبِيُّ كَيْفَ كَأَحِبُّهُ وَهُوَ عُضْوٌ مِنْ أَعْضَائِي یہ سنکر جناب رسول خدا نے فرمایا کیونکر اسے دوست نہ رکھوں حالانکہ یہ ایک عضو ہو میرے اعضا سے فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنَا وَهُوَ الْحُسَيْنُ جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم دونوں میں سے آپ کو کون زیادہ دوست ہو میں یا حسین فَقَالَ الْحُسَيْنُ يَا أَبَتِي مَنْ كَانَ أَعْلَى شَرًّا فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ النَّبِيُّ وَأَقْرَبُ إِلَيَّ مِنْكَ یہ سنکر امام حسین علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے بابا جو شخص ہم میں سے اعلیٰ ہوگا از روئے شرف کے وہی محبوب تر ہو نزدیک بغیر خدا کے اور اقرب ہوگا از روئے منزلت کے فَقَالَ عَلِيٌّ يَا لَوَدَاكَ الْحُسَيْنُ مَا تَفْلَحُ فِي يَوْمٍ يَا حُسَيْنُ فَقَالَ نَعَمْ يَا أَبَتِي إِنَّ شِدَّتْ جَنَابِ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نِيَّ اسنے فرزند امام حسین سے فرمایا اے حسین آیا تم میرے مقابلہ میں غم نہ کر سکتے ہو اُس شاہزادہ نے

عرض کیا ہاں اسے بابا اگر آپ چاہیں تو فخر کر سکتا ہوں فقال لہ ایا ما امرنا
 امیر المؤمنین انا لسان الصادقین انا وزیر المصطفیٰ انا خازن
 علیہ اللہ و تحتہ سرکہ من خلقہ انا قائد السائقین الی الجنة انا
 قاضی الدین عن رسول اللہ انا الذی عمہ سید الشہداء
 فی الجنة یہ سکر امیر المؤمنین نے فرمایا اے فرزند میں سردار ہوں مؤمنوں کا
 میں زبان صادقین کی ہوں میں وزیر جناب محمد مصطفیٰ کا ہوں میں خزانہ دار علم
 خدا کا ہوں میں مختار خدا کا ہوں اسکی خلق میں سے میں بھیجے والے ہوں باقیوں کا
 طرف بہشت کے میں ادا کروں گا ہوں دین کا رسول خدا سے میں وہ ہوں جسکے
 چچا حمزہ سید الشہداء جنت میں ہیں انا الذی احوٰ کا جعفرین الطیار
 فی الجنة عند الملائکہ انا حامل سورۃ الباء الی اہل مکہ
 بیاہر اللہ انا الذی اختار فی اللہ من خلقہ انا حبیب اللہ المتین
 الذی امر اللہ ان یعصموا یدہ کما قال و اعصموا بحبل اللہ انا
 نجاہ اللہ الذاہر میں وہ ہوں جسکے بھائی جعفر طیار ساتھ ملائے کے جنت
 میں ہیں میں حامل ہوں سورۃ براءت کا طرف ساکنان کہ کے حکم خدا سے میں وہ
 ہوں کہ خدا نے مجھے اپنی مخلوقات سے منتخب کیا ہے میں ہوں رسن حکم خدا کی
 جسکی تمسک کا خدا نے حکم فرمایا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں فرماتا ہے تمسکوا بحبل اللہ
 رسن خدا کو میں ہوں ستارہ روشن خدا کا انا الذی تدرکہ ملائکہ السموات
 انا لسان اللہ التاطق انا حجة اللہ علی خلقہ انا ید اللہ العلویا
 انا وجہ اللہ تعالیٰ فی السموات و الارضین انا الذی قال ربہ

تَعَالَى فِي رَفِي حَقِّ بَلِّ عِبَادَتِكَ مُنَ لَا يَسْقُوقُ نَدْبَ الْقَوْلِ وَهُوَ بِأَمْرٍ
يَعْلَمُونَ مِنْ وَهْ هُونِ حَسْبِي مَا لَكَ سَمَوَاتِ زِيَارَتِ كَرْتِ هِنِ مِنْ زَبَانِ نَاطِقِ خَدَاكِ
هُونِ مِنْ حُجَّتِ خَدَاهُونِ أَسْكِي خَلْقِ بَرِّ مِنْ بَلَدِهَا تَهْ خَدَاكَ هُونِ مِنْ آسَمَانُونَ وَرَزْمِيُونِ مِنْ جِهَةِ الشَّمْسِ
هُونِ مِنْ وَهْ هُونِ كِهْ مِيرِ سَاوِرِ مِيرِ حَقِّ مِنْ خَدَاكِ فَرِيَا هُوَ بَلَكِهْ وَهْ بَنْدِ سَ كَرْمِ مِنْ
كِهْ نَبِيْنِ سَبَقَتْ يَجَاتِي مِنْ خَدَاكِ سَا تَهْ قَوْلِ كِهْ اُوْر وَهْ اُسْ كِهْ حَلْمِ بِرْ عَمَلِ كَرْتِ
مِنْ اَنَا عُرُوْهُ اللهُ اَلْوُثْقَى اَلَّتِي لَا اَنْفَعَامَ لَهَا وَاللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اَنَا
بَابُ اللهِ الَّذِي يُفِي مِنْهُ اَنَا عِلْمُ اللهِ عَلَى الصِّرَاطِ اَنَا بَيْتُ اللهِ
الَّذِي مِنْ دَخَلْ كَانَ اَمِنًا مَنْ تَمَسَكَ بِوَلَايَتِي وَحَبَّتَنِي اَمِنَ مِنْ
النَّارِ اَمِنْ هُونِ كُوْشَهْ رَسَنِ سَتَكُمُ خَدَاكِ لِيْهِ اَنْقَطَعَ نَبِيْنِ هُوَ اُوْر خَدَا سَمِيعِ اُوْر
عَلِيمِ هُوَ مِنْ وَهْ دُرُوْزِ خَدَاهُونِ حَسْبِ سَ لُوْگِ مَا حُضُرِ حُضُوْرِ پُرُوْر دُگَارِ هُوْتِ مِنْ
مِنْ هُونِ نَشَانِ خَدَاكَ صِرَاطِ بَرِّ مِنْ وَهْ كُحْرِ خَدَاكَ هُونِ جُوْ اَسْمِيْنِ دَاخِلِ هُوْ اُوْر مَحْفُوْظِ
رِهَا بِسِ حَسْبِ شَخْصِ نَزْمَتِكَ كِيَا مِيرِ وَلا يَتِ وَحُبَّتِ سَ اُسْنِ آتَشِ جَنَنِمِ
اَمَانِ يَا اَنَا قَاتِلَ النَّارِ الْكَثِيْنِ وَالْقَاسِطِيْنَ وَالْمَآرِقِيْنَ اَنَا اَبُو الْبَيَّاهِ
اَنَا كَيْفُ الْاَسْرَاطِيْ مِنْ قَاتِلِ الْكُثِيْنِ قَاسِطِيْنَ اُوْر مَارِقِيْنَ كَاهُونِ مِنْ هُونِ
بَابِ شَمِيُونِ كَا مِنْ هُونِ حَارِ پَنَاهِ هُوْ عَمَّا اَنَا الَّذِي يُسْأَلُونَ عَنْ كَلِمَتِهِ
يَقُوْمُ الْقِيَمَةُ قَوْلُهُ تَعَالَى لَتُسْأَلُنَّ عَنْ صِدْقِ عَنِ التَّعْلِيْمِ مِنْ وَهْ
هُونِ كِهْ مِيرِ وَلا يَتِ سَ سَ بَرُوْر قِيَا سَمْتِ سَدَالِ كِيْجِيْ كِهْ حَيَا كِهْ حَقِّ سَكَا نَهْ
تَعَالَى فَرَمَانِ هُوَ سَوَالِ كِيَا جَانِيْكَ اُسْدَنْ تَمَسَتْ كَا اَنَا نِعْمَةُ اللهِ اَلَّتِي
اَنْعَمَ عَلَيَّ خَلْقِهِ اَنَا الَّذِي قَالَ اللهُ تَعَالَى فِي رَفِي وَلا يَتِ اَلْيَوْمِ

اَکْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَانْتَمَتْ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَاضِيَتْ لَكُمْ اِلٰهُكُمْ
 خَيْرًا لِّنَفْسٍ اَقْرَبُ يَوْكِ بَنِي كَانَ مُؤْمِنًا مَّسِيحًا كَامِلًا لِلْبَنِي مَن وَهْنَمِ خَدَاهُ وَجَبَا
 انعام خدا نے خلق پر کیا ہو میں وہ ہوں کہ خدا نے میرے اور میری ولایت کے
 باری میں فرمایا ہو آج کے روز کامل کیا ہو میں نے تمہارے دین کو اور تمام کی
 میں نے تم پر اپنی نعمت اور پسند کیا میں نے تمہارے لیے دین اسلام پس
 جسے میری ولایت کا اقرار کیا وہ مؤمن و مسلم کامل الدین ہو اَنَا الَّذِي
 اهْتَدَاكُمْ بِدِينِ الَّذِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي وَفِي عِلْدِي وَفَقُوهُمْ اَهْمُ
 مَسْئُولُونَ فَهُمْ يُسْئَلُونَ عَنْ وَلَا يَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَا الَّذِي اَحْمَلُ اللَّهُ
 تَعَالَى بِهِ الدِّينَ يَقُو مَعْدًا يَخْرُجُ مِنْ وَه هُونِ كَهْ جَبَلِي وَجَه سَمْتِ
 ہدایت پائی میں وہ ہوں کہ میرے اور میرے دشمنوں کے بارے میں
 خداوند عالم فرماتا ہو اور ٹھہراؤ انکو تحقیق کہ وہ مسنون ہوئے پس اُن سے سوال
 کیا جائیگا میری ولایت سے بروز قیامت میں وہ ہوں جبلی وجہ سے
 خدا نے بروز غدیر خم اپنے دین کو کامل کیا اَنَا الَّذِي قَالَ سَأُفَلِّحُ اللَّهَ
 فِي مَنْ كُنْتُ مَوْلاَهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاَهُ اَنَا صَلَوَةُ الْمُؤْمِنِ اَنَا سَاحِ
 عَلَى الصَّلَاةِ اَنَا سَاحِ عَلَى الْفَلَاحِ اَنَا سَاحِ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ مِنْ هُونِ
 کہ میرے باری میں جناب رسول خدا نے فرمایا ہو جبکہ میں مولا و حاکم ہوں اُسکا علی
 بھی مولا و حاکم ہو میں ہوں نماز مؤمن کی میں حق علی الصلوہ ہوں میں حق علی الفلاح
 ہوں میں حق علی خیر عمل ہوں اَنَا الَّذِي اَنْزَلَ اللَّهُ فِي الْعِدَابِ سَائِلِ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ اَنْكَرُ اَعْمَالِي اَنَا مَالِي الْخَوَافِ

فَقُلْ حَاجِي أَلَا نَاوِلِي الْحَقَّ حِينَ غَيْرِي مَن وَه هُون كَه مِيرے دشمنوں
 کے باریں خدا نے نازل کیا سوال کیا ایک سائل نے عذاب واقع کا فروغ
 لیے جس کا کوئی دفع کرنے والا نہیں ہے میں ہوں بلانیو الا خلق کا طرف حوض
 کوڑکے آیا ہو کوئی میرے سوا طرف حوض کوڑکے مومنوں کا بلائے والا
 اَنَا بَوَالِغَةِ الظَّاهِرِينَ اَنَا مِيزَانُ الْقِسْطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَا
 يَسُوبُ الدِّينَ اَنَا قَائِدُ الْمُؤْمِنِينَ اِلَى الْخَيْرَاتِ وَالْغَفْلَانِ
 میں ابو الائمہ ہوں میں ہوں میزان عدل روز قیامت کا میں ہوں بادشاہ
 دین کا میں ٹھہرنے والا ہوں مومنوں کا طرف خیر اور بخشش کے اَنَا الَّذِي
 احصائي عِنْدَ الْمَوْتِ كَيْفَ اُقُوْنَ وَلَا يَخْرُجُونَ وَفِي قُبُورِهِمْ
 لَا يُعَذِّبُونَ وَهُمْ الشُّهَدَاءُ وَالْحَيَاتُ يَقُونَ وَعِنْدَ سَائِرِهِمْ
 يَقْفَحُونَ میں وہ ہوں کہ رفا میرے وقت موت کے خائف مچروں
 نہونگے اور وہ اپنی قبروں میں معذب نہونگے اور وہ رفا میرے شہدا
 اور صدیقین ہیں اور وہ اپنے پروردگار کی درگاہ میں خوش و سرور ہونگے
 اَنَا الَّذِي شِيعَتُهُ اَمْنُونَ وَهُمْ هَتَدُونَ اَنَا الَّذِي شِيعَتِي
 لَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ اَنَا الَّذِي عِنْدَهُ دِيْوَانُ الشِّيعَةِ
 يَا سَمَائِهِمْ اَنَا عَوْنُ الْمُؤْمِنِينَ وَشَفِيعُهُمْ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 میں وہ ہوں جسکے شیعہ امان میں رہینگے اور وہ سب ہدایت یافتہ ہیں میں
 وہ ہوں کہ شیعہ میرے بدون حساب کے داخل بہشت ہونگے میں وہ ہوں
 جسکے پاس نامہ اعمال شیعوں کا مع انکے ناموں کے ہر مین مومنوں کا ناصر ہوں

اور شفیق انکا ہوں نزدیک پروردگار عالمین کے انا الضارب بالسیفین
 انا الظاعن بالزحین انا قاتل الکافرین یوم بدر وحنین انا
 حرادی لکما یومہما حلاً انا ضارب عمر بن عبد ود یوم الخندق
 میں ہوں جہاد کرنے والا و تلواروں سے میں ہوں مارنے والا و نیزوں سے میں
 قاتل کافروں کا ہوں بروز جنگ بدر و حنین میں ہوں ہلاک کرنے والا کرسشونکا
 بروز جنگ اُحد میں ہوں قتل کرنے والا عمر بن عبد ود کا بروز جنگ خندق انا قاتل
 ام حب انا قاتل فرسان خیبر انا الذی قال فی جدیل الامین
 لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی میں ہوں قاتل حرب کا
 میں ہوں قاتل شہسواران خیبر کا میں ہوں جسکے بایں جبریل امین نے پکار کے
 کہا لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی انا صاحب فتح مکہ انا کا سر
 اللات والعزای انا ہادم ہبل الا علی و مناة الثلث الا حرادی
 انا علوت علی کعب النبی و کسرت کھصنہما انا الذی
 کسرت یغوث و یعوق و نسر انا الذی قاتلت الکفار
 فی سبیل اللہ انا الذی تصدقت بالخندق فی الحرب میں ہوں
 صاحب فتح مکہ میں ہوں توڑنے والا لات و عزری کا میں ہوں گرانے والا ہبل کا جو
 نہایت بلند تھا اور منات کا جو تمیرا بہت آخر میں بسکے تھا میں وہ ہوں کہ بلند
 ہو امین شانہ اقدس پر پیغمبر کے اور تبون کو میں نے توڑا میں وہ ہوں کہ یغوث
 اور یعوق اور نسر کو میں نے توڑا میں وہ ہوں کہ مقاتلہ کیا میں نے کفار سے
 راہ خدا میں میں وہ ہوں کہ میں نے انکو بھی راہ خدا میں تصدق کر دی محراب

عبادت میں انا الذی بنت علی فراشا النبی و فدایتہ بنفسی من
المشرکین انا الذی تخاف الجن من بایع انا الذی بہ یعبد اللہ
میں وہ ہوں کہ شب ہجرت فرش رسول خدا پر سویا اور ان حضرت پر اپنے نفس کو فدا
کر دیا اور میں نے ان حضرت کی شر سے شرکین کے حفاظت کی میں وہ ہوں کہ
میرے خوف سے جنات ڈرتے ہیں میں وہ ہوں کہ جسکی جان فشانے کی وجہ سے
خدا کی عبادت کی گئی انا ترجمان و حجا للہ انا خازن علم اللہ انا وارث
علم رسول اللہ انا قاتل الناکثین و القاسطین یومما الحاصل
وصیقین بعد رسول اللہ انا قاسم الجنة و النار ثم سکت
علی بن ابیطالب علیہ السلام میں مترجم و وحی خدا کا ہوں میں خازن علم خدا
کا ہوں میں وارث علم و حکمت رسول خدا کا ہوں میں مقاتلہ کرونگا ناکثین و قاسطین
سے بروز جنگ جبل و صقین بعد رسول خدا کے میں تقسیم کرنے والا ہوں جنت و دوزخ
کا بعد اسکے حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام ساکت ہو رہے قال النبی
الحسین اسمعت یا ابا عبد اللہ ما قال ابوک و هو عشاء عشاء
میشاء ما قال الذین فضائلہ و من الف الف فضیلہ و هو فوق
الخالق و اعلی اسوقت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ازراہ شفقت
کے فرمایا ای حسین آیا سنا تے جو کچھ کہ تمہارے پدر بزرگوار نے بیان کیا ہے
اپنے فضائل سے حالانکہ وہ دسواں حصہ ہر دسویں حصہ کا شمار میں ہزار درہم
فضائل سے حالانکہ وہ مافوق اسکے ہیں اور اس سے بھی اعلیٰ میں فقال
الحسین الحمد للہ الذی فضلنا علی کثیر من عبادہ المؤمنین

عَلَىٰ جَمِيعِ الْمَخْلُوقِينَ وَخَصَّ جَدَّنَا يَا لَتَنْزِيلِ وَالتَّوَاتُؤِ فِي الصَّدَقِ
مُنَاحَاةَ الْأَمِينِ جَبْرِئِيلَ وَجَعَلْنَا خِيَارَ مَنْ أَصْطَفَاكَ الْجَلِيلُ
أَمْرًا فَعْنَا عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ يَهْ سَكْرَتَا هَزَادُهُ كَوْنِيْنَ أَمَامِ حَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
امام احمد بن حنبل سے روایت ہے کہ اے رسول کو بہت سے
بندگان مومنین اور سب مخلوقین پر اور خاص کیا ہمارے قدامت کو ساتھ نازل
اور تاویل اور صدق اور منامات جبرئیل امین کے اور گردانا ہکو بہترین اُن
خاص سے جنکو خداوند عظیم نے برگزیدہ کیا ہو اور بلند مرتبہ کیا ہکو سب
الموفات پر تھہر قال الحسین اما ما ذکرته يا امين المؤمنين فانت
نبی صادق امین فقال النبی یا ولدی انا ذکر انت فضايلك بعد ائمتي
امام حسین نے عرض کیا اے ابابا امیر المؤمنین جو کچھ کہ آپ نے بیان فرمایا اے سید
پچا میں میں پس جناب سوچنے فرمایا اور فرزند تم بھی جو فضائل بیان کرو تھہر قال الحسین
اَبْرَأَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ بِيْطَالِبٍ وَأُمِّي فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ عَمِيَّةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ
مَجْدِي مُحَمَّدَانِ الْمُصْطَفَى سَيِّدُ بَنِي آدَمَ أَجْمَعِينَ بعد اس کے امام
حسین نے عرض کیا اے ابابا میں حسین بن علی بن ابیطالب ہوں جنکا فضائل
بے شمار ہیں اور والدہ میری فاطمہ زہرا سردارین عورات عالمین کی اور جد امجد
میرے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دارین تمامی نبی آدم کے بعض
بسکے جد امجد اور والدین ایسے مقرب خدا ہوں وہ کیونکر محروم کے کا ربیب
یہ یا ابا اُمی اَفْضَلُ مِنْ أُمَّيْكَ وَأَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَفْضَلُ عِنْدَ
النَّاسِ أَجْمَعِينَ وَأَنَا خَيْرٌ مِنْ أُمَّيْكَ وَأَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَفْضَلُ

عَنْكَ النَّاسُ أَجْمَعِينَ وَجَدَّيْ خَيْمٍ مِنْ جَدِّكَ وَأَفْضَلُ
عِنْدَ اللَّهِ وَأَفْضَلُ عِنْدَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ وَأَنَا فِي
الْمَدِينَةِ عَتِيقٌ جَبَلًا مَيْلٌ وَمَنَاغِي مَيْكَائِيلُ يَا أَبَتَاهُمَا نَسَبُ عِنْدَ اللَّهِ
أَفْضَلُ مِثْقَلٍ وَأَنَا أَفْخَرُ بِكَ يَا أَبَا بَاءٍ وَلَا لَهْمَا نَسَبُ وَلَا لَهْمَا جَدَّادَا
بابا اسین کچھ شک نہیں کہ والدہ میری آپکی والدہ سے افضل ہیں خدا کے
نزدیک اور سب لوگوں کے نزدیک افضل ہیں اور والد میرے آپکے والد
سے بہتر ہیں خدا کے نزدیک اور سب لوگوں کے نزدیک افضل ہیں اور
جدا مجد میرے آپکے جد سے بہتر ہیں خدا کے نزدیک اور سب لوگوں کے
نزدیک افضل ہیں اور میں وہ ہوں کہ جبرئیل نے مجھے گوارے میں کھلایا اور
میکائیل نے مجھے براحت و آرام سلا یا آی بابا آپ خداوند عالم کے نزدیک
مجھے افضل ہیں اور میں فخر و میاہات کرتا ہوں آپ پر بوجہ آبا و اہمات
اور اجداد کے قَالَ تَحْرَاتُ الْحُسَيْنِ اَعْلَنَ اَبِيهِ يَقْبَلُهُ وَاقْبَلِ عَلِيَّ
يَقْبَلُهُ وَيَقُولُ نَسَا دَكَ اللَّهُ شَرًّا وَفَخْرًا وَعِلًّا وَجَلًّا وَاعْنِ اللَّهُ
ظَالِمِيكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ رَجَعَ الْحُسَيْنُ إِلَى النَّبِيِّ رَاوِي كِتَابِي
بعد اسکے امام حسینؑ اپنے پد بزرگوار کے گلے سے لپٹ لیا اور چومنے لگے اور حضرت علیؑ نے
نے بھی بڑھ کر اپنے دل بند کو گلے سے لگایا اور بوسے دینے لگے اور فرماتے
تھے کہ اے فرزند خدا زیادہ کرے تیرے شرف و فخر اور علم و حلم کو اور خدا
نفرین کرے تیرے ظالموں پر اے ابو عبد اللہ! حسینؑ بعد اسکے امام حسینؑ
اپنے نانا رسول خدا کی طرٹ واپس آئے سچاں اللہ کیا شرف و بزرگی عطا کی ہے

خدا نے اُس فرزند رسول کو اور کیسے ناز پروردہ شفقت تھے جناب رسول خدا اور علیؑ مر تقیٰ اور فاطمہؑ زہرا علیہم السلام کے جیسی تو ملا لکھ اُنکی خدمت گزاری کا محسوس نہایت کرتے تھے اَلشَّكَاْمُ عَلٰی مَنْ اَفْتَحَرِيْهِ جَبَلًا سَيُّلُ الشَّكَاْمِ عَلٰی مَنْ اَنَا غَا لَا فِي الْمَقْدَامِيْكَ اَيْلُ سلام ہو اُس فرزند رسول پر جسکی خدمت گزاری کا فخر جبرئیل کرتے تھے سلام ہو اُس مقبول ہاری پر جسے گموارہ میں میکائیل آرام راست سلاتے تھے اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ

جلسہ روزِ جمعہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ زَيْنُ الْحَبَاءِ كُنْ بِذِكْرِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لَا تَذْكُرْهُ ذِكْرِيْ وَذِكْرِيْ ذِكْرُ اللَّهِ وَذِكْرُ اللَّهِ عِبَادَةُ فَرِيَا
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے زینتِ دو اپنی مجلسوں کو ساتھ ذکرِ علی بن ابیطالب علیہ السلام کے اسلئے کہ ذکرِ علیؑ کا میرا ذکر ہے اور ذکرِ میرا ذکر خدا ہے اور ذکرِ خدا کا عبادت ہے وَقَالَ ذِكْرُ عَلِيٍّ عِبَادَةُ مَقْبُولَةٌ اور فرمایا اُن حضرت نے کہ ذکرِ علی بن ابیطالب علیہ السلام کا عبادت مقبولہ ہے عَنْ اُمِّ مَسْلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ مَا مِنْ قَوْمٍ جُمِعُوا يَذْكُرُونَ فَضْلَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ اِلَّا هَبِطَتْ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ مِنَ السَّمَاءِ حَتَّى تَخْفَ بِهِمْ كِتَابُ رَوْضَةٍ مِنْ جَنَابِ اَمِّ سَلَمَةَ سَمِعْتُهَا يَقُولُ هِيَ وَهِيَ مَخْدُومَةٌ مَسْتَمِيَّةٌ مِنْ جَنَابِ رَسُولِ اللَّهِ سَمِعْتُهَا يَقُولُ هِيَ وَهِيَ قَوْمٌ جُمِعُوا يَذْكُرُونَ فَضْلَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَيْفَ مَكْرِيَةً نَازِلٌ مِنْ رَبِّهِ

اُس جماعت پر ملائکہ آسمان سے یہاں تک کہ اُنکو گھیر لیتے ہیں فاذا تفرقوا عرجت الملائكة الى السماء فيقول لهم الملائكة انا انشع من رايحتكم مالا نشم من الملائكة فلو نر رايحت اطيب منها فيقولون انا كنا عند قوم يدكرون محمدًا واهلبيتاه فعبقنا من رايحتهم فتعطر پس جب وہ اہل مجلس متفرق ہو جاتے ہیں تو وہ ملائکہ طرٹ آسمان کے چلے جاتے ہیں اسوقت اُن سے اور ملائکہ کہتے ہیں ہم تم سے ایسی خوشبو پاتے ہیں کہ وہ اور ملائکہ سے نہیں پاتے ہیں اور ہم نے تو ایسی خوشبو پاکیزہ تر نہیں پائی یہ سکر وہ ملائکہ کہتے ہیں کہ ہم سب اُس جماعت کے پاس تھے جو ذکر کرتے تھے حضرت محمد و اہلبیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا پس محکم سے اُس خوشبو کے ہم سب معطر ہو گئے فيقولون اهبطوا بنا اليهم فيقولون لهم تعرقوا و مضي كل واحد منهم الى منزله پس وہ ملائکہ کہتے ہیں ہکو نیچے اُن کے پاس لیچو وہ ملائکہ کہتے ہیں وہ سب اہل مجلس متفرق ہو گئے اور ہر ایک اپنے اپنے گھر کی طرف چلا گیا فيقولون اهبطوا بنا الى المكان الذي كنا فيه حتى نتعطر بهذا المكان اسوقت وہ ملائکہ کہاں اشتیاق کہتے ہیں ہکو اُس مکان ہی کی طرف لیچو جس میں وہ سب اہل مجلس جمع تھے یہاں تک کہ ہم بھی اُس مکان سے معطر ہو جائیں اور امام جعفر صادق علیہ السلام منقول ہو فرمایا انحضرت نے خداوند عالم کے کچھ فرشتے ایسے ہیں کہ وہ زمین پر پھرتے ہیں پس جب ایسی جماعت پر گزرتے ہیں کہ وہ ذکر حضرت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا کرتے ہیں تو ہا ہم ایک دوسرے سے کہتے ہیں ٹھہ جاؤ

جَبَّ بَيْتُ ثَانِيًا وَمَعَهُ طَبَقٌ فِيهِ رَطْبٌ فَقَضَعَهُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ
 كَلَامًا كَلَامًا پس جناب رسول خدا نے علی مرتضیٰ کو بلایا اور وہ جناب حاضر ہوئے
 اور حضرت نے انکو اپنے روبرو بٹھایا اور جبریل فوراً دوبارہ نازل ہوئے اور
 انکے ساتھ ایک طبق تھا اُس میں رطب جنت کے تھے اُسکو درمیان میں سے
 دونوں بزرگواروں کے رکھا بعد اسکے عرض کیا نوش کیجیے پس اُن حضرات نے
 تناول فرمائے ثُمَّ اخْضَرَ طُسْتُهُ وَابْتَرِيقًا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ۲
 قَدْ أَمَرَكَ اللَّهُ أَنْ تُصِيبَ الْمَاءَ عَلَى يَدَيْ عِلِّيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ۳
 فَقَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ لِلَّهِ وَرَبِّهِمَا ثُمَّ رَاقَى بَعْدَ سَكِّهِ طُسْتُهُ آتَابَهُ
 حاضر کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ خداوند عالم فرماتا ہے آپ دونوں ہاتھ علی بن ابیطالب
 کے دُھلاویں اُن حضرت نے فرمایا فرمان برداری خدا کے لیے میں اس امر کو
 بعمل لاؤنگا جو میرے پروردگار نے فرمایا ہو ثُمَّ اخْضَرَ لَاحِظِي نِقِي وَاقَامَ يَصِيبُ
 عَلَى يَدَيْ عِلِّيٍّ فَقَالَ لَكَ عَلَى ۳ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا فِي بَابِ
 أَصِيبَ الْمَاءَ عَلَى يَدَيْكَ فَقَالَ لَكَ يَا عِلِّيُّ ۴ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى
 اَحْرَاقِي بِذَلِكَ بَعْدَ سَكِّهِ آتَابَهُ اُتْحَايَا اور کھڑے ہوئے اور ہاتھوں پر علی بن
 ابی طالب کے پانی ڈالنے لگے حضرت علی مرتضیٰ نے عرض کیا یا رسول اللہ
 مجھے مناسب ہے کہ میں آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالوں اور دُھلاؤں حضرت نے
 فرمایا اور علی مجھے حق سبحانہ تعالیٰ نے اس امر کا حکم فرمایا ہے اسی کے ارشاد سے
 تمھارے ہاتھ دُھلاتا ہوں وَكَانَ كُلُّ أَحَبِّ عَلَى يَدَيْ عِلِّيٍّ الْمَاءَ
 لَا يَقَعُ مِنْهُ قَطْرَةٌ فِي الطُّسْتِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ يَقَعُ

مِنْ الْمَاءِ فِي الْطُسْتِ قَطْرَةً وَاحِدَةً وَأَوْ جَسَدٌ وَهُوَ جَنَابٌ هَاتُوهَا
 اعلیٰ مرتضیٰ کے پانی ڈالتے تھے اُس میں سے ایک قطرہ بھی طشت میں نہ گرتا تھا
 پس جناب علی مرتضیٰ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایک قطرہ بھی طشت میں
 گرتے نہیں دیکھتا ہوں یہ پانی کیا ہوتا ہو فقال سَأُولُ اللَّهِ يَا عَلِيُّ اسْتَغْفِرُ
 الْمَلَائِكَةَ يَكْسِبُ قَوْلَانِ عَلَى اخْذِ الْمَاءِ الَّذِي يَقَعُ مِنْ يَدَيْكَ غَبْضًا
 بِهٖ وَجُوفَ هَهُمُ لِيَمْتَنِعَ كَوْنُ جَنَابِ رَسُولِ خُدَّانِ فرمایا ای علی ملائکہ اس
 پانی کے لینے میں جو تمہارے ہاتھوں سے گرتا ہو باہم سہت کرتے ہیں اور
 تبرکاً اس سے اپنے منہ اور رخساروں کو دھوتے ہیں سبحان اللہ کیا مرتبہ ہو
 جناب امیر المؤمنین علی مرتضیٰ علیہ السلام کا کہ ملائکہ وہ پانی تبرکاً لیکر اپنے اپنے
 منہ پر ملین یہ احترام کریں اُن ہاتھوں کا مگر افسوس بعد جناب رسول خدا کے
 نگلی یہ قدر ہو کہ اُن جناب کے گلوے نور میں رسیاں تنم باز بھی جاوے اور حرم سرا
 ہر لائے جاوین ہاے افسوس جس بزرگوار کا پیش خدا یہ مرتبہ ہو ظالمین
 کے درپے اذیت و تکلیف ہوں اور چاہیں کہ کسی طرح قتل کیے جاویں
 یا تک کہ وہ جناب مدینہ سے طرف کوفہ کے ہجرت کریں اور وہاں بھی
 عداچین لینے نہ دیں اور درپے قتل ہوں آخر ابنِ عجم شامی مسجد کوفہ میں
 بحالتِ روزہ و نماز تلوار زہر آلودہ سے شہید کرے افسوس اگر وہ عین اُن
 حضرت کو قتل نہ کرتا تو معاویہ کو یہ مجال کب تھی کہ امام حسنؑ کو زہر دلاتا اور مروان
 اور عائشہ کو یہ قدرت کب تھی کہ اُنکے جنازہ پر تیر باران کرتے اور روضہ
 جناب رسول خدا میں دفن ہونے سے منع کرتے آہ اگر حیدر صفد شہید نہ ہوتا

تو شمر لعین کی یہ مجال کہاں تھی کہ امام حسینؑ کو یہاں سے بچ کر تار اور اس کے اہل حرم کو تازیانہ سے اذیت دیتا اور اشقیائے کوفہ کو یہ قدرت کہاں تھی کہ سید شہداءؑ بیمار کر بلا کو طوق و زنجیر میں جکڑ کے اسیر و مقید کرتے اور جناب زینبؑ ام کلثومؑ کی مقنعہ و چادرین تک چھین لیتے اور جناب سلیمہ کے گوشوارے اوتار لیتے اور ابن سعد کو یہ قدرت کب تھی کہ امام حسینؑ کو محاصرہ کر کے صحرائے کربلا میں انہر پانی بند کر تا جس کے سبب سے اہل حرم اور بچے اُن حضرت کے قریب و اعطش لعلش کرتے تھے افسوس بعد علیؑ مر تقضی علیہ السلام کے نبیؐ امیہ اور اشقیائے کوفہ نے اُن حضرت کی اولاد پر کربلا میں پانی سی چیز بند کر دی کہ عوض وضو کے وہ خاصانِ خدا واسطے نماز کے تیمم کرتے تھے جیسا کہ شاعر

زبانِ حالِ مظلومِ کربلا کے کہتا ہو

يَا سَاكِنِي شَلَوْ يَا أَهْلَ كَوْفَرٍ
يَا أَشْرَبُ نَبِيٍّ أَمَاءَ الْفِرَارِ يَخِيْلُكَ
فَقُلْ هَكَذَا أَقْصَى لَتَقِيَنَّ الْمَكْرَمُ
وَأَوَّلَ دُظْلَةٍ لِلصَّلَاةِ يَتِمُّوْا

اویسا کہنانِ کوفہ و شام آیا رسولؐ نے نبی و صییت کی تھی کہ میری اولاد سے بدغامیش آنا اور ظلم و ستم قتل کرنا مقامِ حسرت ہو کہ گھوڑے تک تمھارے نہر فرات سے سیراب ہیں اور پانی پینا درندوں تک کا تمھیں گوارا ہوا اور اولاد رسولؐ کو ایک قطرہ پانی کا نہ ملے اور انہر اس قدر تنگی ہو کہ وہ نایابی آبِ نماز کے لیے بجائے وضو کے تیمم کریں

يُمَوِّتُ عَطَا أَهْلِيَّيْتِ مُحَمَّدٍ
ثَلَاثَ لَيَالٍ قَدْ مَضَيْنَ عَلَى الْوَلَا
وَيَشْرَبُ هَذَا الْمَاءُ ثَلَاثَ دَوَائِلَ
يَا أَيُّهَا وَلَدُ الْمَاءِ عَلَيْنَا حَقٌّ مَرُّ

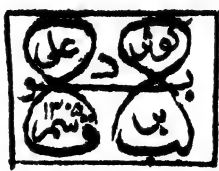
افسوس اہل بیت رسول خدا تو شدت لشکی سے جان بلب ہوں اور کفار ترکے
 ولیم پانی سے سیراب ہوں آہ تین شبانہ روز نیم گند چکے ہیں کہ ہم آل رسول
 ہو تھنے پانی حرام کر دیا ہے کس کس طرح سے اُن اشقیاء سے پانی طلب کیا
 اور اتمام حجت فرمائی مگر اُن سنگدلوں کو کچھ اثر نہ ہوا اور تشنگان دشت نبوی
 کو ایک قطرہ پانی کا نہ دیا

خوشداشتند حرمت مہمان کو بلا	از آب ہم مضائقہ کردند کو فیان
خاتم ز قحط آب سلیمان کو بلا	بودند دام و دہمہ سیراب می یکید
آواز العطش ز بیابان کو بلا	از تشنگان ہنوز بعثت میرسد

اللعنة لله على المقوم الظالمين

تذکرۃ اہل بیت علی العقیسہ

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام
 علی محمد و آلہ الطاہرین و لعنة الله علی عدائهم و ظالمیہم و قاتلیہم
 و غاصبی حقوقہم اجمعین ابد الابدین و دہر الداہرین



ہم زون شدت

کتبہ الامام السید محمد باقر الخواری الملقب بالشیخ القاسم الحسینی غفرلہ غفرلہ

فہرست کتب موجودہ مطبعہ یوسفی واقع شہری دروازہ ظہیر دہلی

نیرنگ فصاحت کتاب مستطاب پنج لہذاخت کے کامل ترجمہ کا نام ہے جو حکیم ہالی خلیب لائانی ملتان
 میر المومنین علیہ السلام رحمہم جسوں۔ غزوانوں اور فتوحات کا نام و کامل مجموعہ ہے جس کی نسبت علامہ ابی حریزہ کا قول ہے کہ سیر
 انصاف اپنی فصاحت اور بلاغت میں سب کا قوتان جہد کا نام ہے جو تصانیف انسانی کی بالاتر ہے وہ کتاب جو حکیم لائانی
 کا لباس پہنا کر جانے کیلئے ملک کا رخ خود نکالا ہے یعنی ظاہر کرنا تھا یہی وہ خواہش تھی جس کے برکنے کیلئے وہ کم فدا
 مذہب کے شیعہ کی دست بد ملت خدا کا ہزار ہزار شکریہ کا کامل دو برس کی محنت مشاقت اور مشغول ریاضت کے بعد شہر ملک کے
 سامنے پیش کرنے کی جرأت کر کے میں اب اس کا استفادہ کرنا اور تنصیح کرنا چاہتا ہوں اور اگر آپ کا کام ہے تو یہ
سفینۃ النجات اور عجیبہ۔ یہ کتاب مستطاب جو دعاؤں کا مخزن ہے جسکی ہر ایک بات میں ضرورت پڑتی
 ہے چھپ گئی ہے جو حکیم پہلے یہ کتاب فارسی میں تھی ابھی فی زمانہ از بان فارسی رفتہ جو در ہندوستان کو مفقا ہوتی
 جاتی ہے لہذا تمام دعاؤں کی اسناد کا ترجمہ زبان اردو و جناب مولانا مولوی خواجہ حاجی حسین علی صاحب قلعہ بکر کے
 طبع کر دیا ہے تاکہ کسی کو دعاؤں کی تکریب کے سمجھنے میں کو وقت باقی نہ رہے۔ قیمت ایک روپیہ
پتخہ فولادی۔ یہ کتاب مناظر کی جان پڑی تو سید کیوں کتابیں روزمرہ میں لکھی جاتی ہیں لیکن یہ تو
 یہ ہے کہ یہ اپنی طرز میں عجیب الگ ہر قسمی شیعہ اختلافات جن امور پر مبنی ہے اس کو روزمرہ کی زبان میں اس
 کتاب کے مصنف نے نہایت نظر دیا اور یہی فیض ورہ سکے گے۔ کاغذ سفید ضخامت ۲۴۸ صفحہ قیمت وائس آئے
تحقیق اینق۔ جس نام کا ایک صالہ جناب میر کر علی صاحب لہوی نے تشریف لایا جو ۱۸۲۷ء کے ۲۲ صفحہ
 پر ختم ہوا ہے گو یازدہ فی عمر بھر کی تحقیق ہے اس میں اکثر مسائل کو مطالعہ تحقیق کر کے درج کیا ہے اور یہ دکھایا
 کہ بعض رسوم عوام میں کس طرح پر رائج ہو گئیں ان میں انفسا مع جوابات درج ہیں جسکی جو ادلہ و قیمت ۲۴

تہر

المفت

سید ضحیر حسن شمس زہدی الواسطی مالک اخبار انعام ۱۸۷۰ء

